فرمودات

مُسافرِ چند روزہ

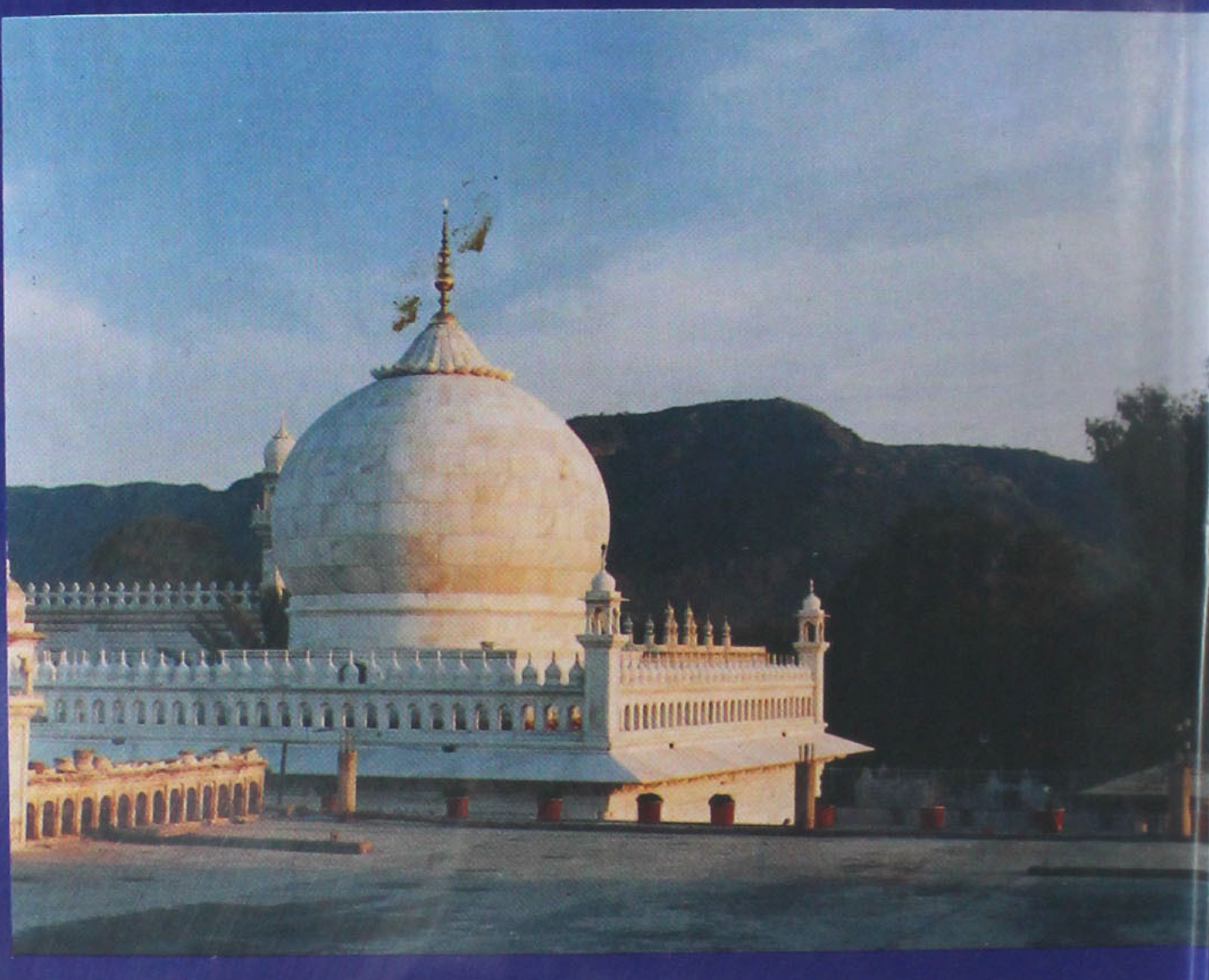

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کا فضائی منظر

پیر صاحب گولڑہ شریف السید غلام محی الدین شاہ صاحب

"بابوجی" رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب مکتوبات مختصر تشریحات کے ساتھ

مسافرِ چند روزہ

حسرتِ اردو

اِدھر ہی تھا دلیل خود ساز

فرمودات

مسافرِ چند روزہ

پیر صاحب گولڑہ شریف السیّد غلام محی الدّین شاہ صاحب
"بابو جی" رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب مکتوبات مختصر تشریحات کے ساتھ

تالیف:

غلام عبد الحق محمّد

(جی اے حق ۔ محمد)

باِیماء

جناب سیّد پیر غلام مُعین الدّین شاہ صاحب قدّس سرّہٗ

و

باِھتمام

سیّد پیر شاہ عبدُالحق شاہ صاحب مدظلّہ العالی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

○

بار سوم

مقام اشاعت : گولڑہ شریف ضلع اسلام آباد
تاریخ اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

کمپوزنگ : گرافک ورلڈ، رائل پارک لاہور
فون : 6363009

○

مطبوعہ : پرنٹنگ پروفیشنلز لاہور
فون :- ۷۵۵۳۷۱۱

○

ہدیہ -/۱۵۰ روپے

ضروری وضاحت

حضرت قبلہ سیدنا غلام محی الدین شاہ صاحب بابو جیؒ ہمیشہ اپنے ہر ایک خط میں اپنا نام نہیں لکھا کرتے تھے۔ بلکہ مسافر چند روزہ از گولڑہ شریف کے الفاظ تحریر کرتے تھے۔

حضرت بابو جیؒ نے قرآنی تعلیمات اور احادیث نبویہؐ کے عین مطابق مسافر چند روزہ کی حیثیت سے ساری زندگی بسر فرمائی اور اپنے متعلقین اور متوسلین کو بھی یہی فکر اور یہی نظریہ اور یہی پیغام دیتے رہے۔ اسی لئے اس کتاب کے سرورق پر حضرت قبلہ لالہ جی مدظلہ العالی کی ہدایت کے مطابق وہی الفاظ دیئے گئے ہیں۔ اور اس کتاب کا نام "فرمودات مسافر چند روزہ" رکھا گیا ہے۔

فہرست

مقدمہ

۱۱

مکتوبات

۱۰۱

عکس (مکتوبات)

۳۲۷

تشریحات

۱۔ یاد خدا، ۳۷۹

۲۔ اخلاص یعنی بے غرض ہو کر اللہ کو یاد کرنا، ۳۸۳

۳۔ اللہ کا ہو جانا، ۳۸۵

۴۔ دل خانہ خدا، ۳۸۸

۵۔ سپرد خدا، ۳۹۱

۶۔ سب کچھ رب تعالی کی طرف سے ہے، ۳۹۴

۷۔ اللہ اور رسول کی رضا جوئی، ۳۹۶

۸۔ عبودیت اور تسلیم و رضا، ۴۰۳

۹۔ حب رسول، ۴۰۶

۱۰۔ عقل تابع خدا و رسول، ۴۰۸

۱۱۔ وحدۃ الوجود، ۴۰۹

۱۲۔ صراط مستقیم، ۴۴۶

۱۳۔ نماز کی ادائیگی، ۴۴۷

۱۴۔ توکل، ۴۵۰

۱۵۔ الباقیات الصالحات، ۴۵۳

۱۶۔ عقائد اہلسنت، ۴۵۴

۱۷۔ اولیاء اللہ، ۴۸۶

۱۸۔ وسیلہ، ۵۰۰

۱۹۔ استعانت، ۵۰۴

۲۰۔ نسبت کی عظمت، ۵۰۶

۲۱۔ طلب علم، ۵۱۵

۲۲۔ علم با عمل، ۵۱۷

۲۳۔ ذوق و شوق، ۵۱۸

۲۴۔ قوالی، ۵۲۳

۲۵۔ والدین کی خوشنودی، ۵۳۴

۲۶۔ اچھا ساتھی، ۵۳۵

۲۷۔ استاد کی رضا مندی، ۵۴۰

۲۷۔ میانہ روی، ۵۴۱

۲۹۔ اصلی دشمن: ابلیس اور نفس پلید، ۵۴۲

۳۰۔ ڈاکو رہزن، ۵۴۸

۳۱۔ غریب الوطن، ۵۵۰

۳۲۔ دنیا مسافر خانہ ہے، ۵۵۱

۳۳۔ مستعار زندگی، ۵۵۲

۳۴۔ وقت کو غنیمت سمجھو، ۵۵۵

۳۵۔ قحط الرجال، ۵۵۷

۳۶۔ من جد و جد، ۵۶۱

۳۷۔ میانہ روی، ۵۶۳

۳۸۔ غذا کا خیال رکھنا، ۲۶۵

۳۹۔ دنیا دار ابتلا ہے، ۵۶۹

۴۰۔ فاسد خیالات، ۵۶۸

۴۱۔ دنیا قید خانہ ہے، ۵۶۹

۴۲۔ دنیا دار الحزن ہے، ۵۷۳

۴۳۔ صبر و شکر، ۵۸۱

۴۴۔ خدا کی کتاب، ۵۸۵

۴۵۔ انسان کا اصل، ۵۸۷

۴۶۔ دنیا چند روزہ، ۵۸۸

۴۷۔ عجز و انکساری، ۵۸۹

۴۸۔ خود کو کمتر سمجھنا، ۵۹۴

۴۹۔ بڑوں کی تعظیم چھوٹوں پر رحم، ۵۹۷

۵۰۔ خدمت خلق، ۵۹۸

۵۱۔ صاحبزادگی، ۶۰۱

۵۲۔ اپنے عیوب پر نظر رکھنا، ۶۰۳

۵۳۔ حسد، ۶۰۴

۵۴۔ بدلہ کسی سے نہ لو، ۶۰۷

۵۵۔ اصلی مطلب، ۶۱۱

۵۶۔ اصلی وطن، ۶۱۲

۵۷۔ کاشت کا وقت، ۶۱۳

۵۸۔ موت کو یاد رکھنا، ۶۱۵

بابِ اوّل

مقدمہ

مقدمہ

اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک نبی اکرم ﷺ کو تمام کمالات و حسنات کا مجموعہ بنایا۔ آپ کو سب سے اول تخلیق فرما کر اپنی ذات و صفات کا مظہر اور اپنے نور اصلی و ابدی کی تجلی کامل بنا کر ظاہر فرمایا۔ آپ ﷺ کے نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا جس کے وسیلے سے انوار نبوت سارے انبیائے کرام علیہم السلام کو منتقل ہوتے رہے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام آپ کے نور نبوت ہی سے فیض یاب ہوئے۔

جس طرح برگد کے بیج سے دو پتے نمودار ہوتے ہیں اور پھر اس کا پودا بڑھتے بڑھتے بہت بڑا درخت بن جاتا ہے۔ یہ سارا درخت اپنی اجمالی صورت میں بیج کے اندر موجود ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے اسی طرح تمام کمالات و انوار نبوت اجمالی صورت میں حضرت محمد ﷺ کے نور پاک میں موجود تھے جو آہستہ آہستہ سارے انبیاء و رسل میں ظہور پذیر ہوتے رہے یہاں تک کہ جب شجرہ نبوت اپنے کمال کو پہنچا اور ثمربار ہوا تو جس طرح برگد کا درخت حد کمال کو پہنچنے کے بعد پھل لاتا ہے اور وہی بیج ایک بار پھر اس پھل میں سے نمودار ہوتا ہے اسی طرح حضرت حبیب پاک جناب مصطفیٰ ﷺ نبوت کی تکمیل پر تمام تر کمالات وحسنات و تجلیات کا خلاصہ بن کر اس عالم ظاہر میں جلوہ نما ہوئے۔

آپ کی تشریف آوری کے بعد آپ کا فیضان پھر ایک نئے انداز سے اس دنیا میں فروغ پانے لگا۔ کچھ لوگ آپ کی صفت تلاوت آیات الہیہ کے مظہر بن کر قراء کہلائے۔ کچھ لوگ آپ کی صفت تعلیم کتاب و حکمت کا فیض

لیکر مفسرین محدثین، فقہا، متکلمین اور حکما کہلائے۔ تزکیہ باطن بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صفت مطہرہ تھی اس صفت کے حاملین صوفیائے کرام کے نام سے مشہور ہوئے جس سے ایک خانقاہی نظام وجود میں آیا۔

اسی خانقاہی نظام کا مرکز سید نا الشیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قرار پائے۔ اس خانقاہی نظام کے ذریعے ہر دور میں احیاء دین ہوتا رہا اسی پاکیزہ نظام کی ایک کڑی آستانہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف ہے جس کو حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے علم ظاہری و باطنی سے اپنی عظمت کردار سے، اپنی مجددانہ صلاحیتوں سے اور اللہ تعالی کے فضل و کرم سے سارے عالم میں مقبول عام بنا دیا۔

مرشدی، آقائی و مولائی حضرت سیدنا غلام محی الدین بابو جیؒ نے اپنے والد گرامی حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ سے فیض حاصل کر کے ایک دنیا کو تقسیم فرمایا۔ جب آپ کے صاحبزادگان حضرت السید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب (بڑے لالہ جی) اور حضرت السید پیر عبدالحق شاہ صاحب (چھوٹے لالہ جی) جامعہ عباسیہ بہاول پور میں حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی (شیخ الجامعہ) کی زیر نگرانی تعلیم پا رہے تھے تو اس تعلیم و تربیت کے زمانے میں حضرت بابو جیؒ اپنے دونوں لخت ہائے جگر کو بذریعہ خطوط پند و نصائح سے نوازتے رہے۔

چونکہ ان پندو نصائح میں خانقاہی نظام کے متعدد بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں جو تزکیہ نفس اور روحانی بالیدگی کے لئے صراط مستقیم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ہر دو لالہ جی صاحبان کی زیر ہدایت طے پایا کہ یہ خطوط چند تشریحات کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں تاکہ راہ حق کے متلاشیوں کے لئے منزل کے حصول کا ایک ذریعہ بن سکیں۔

اس مجموعہ مکتوبات کو مرتب کر کے شائع کرنے کا ایک اہم مقصد قارئین پر یہ واضح کرنا بھی ہے کہ حضرت قبلہ بابو جی قدس سرہ' العزیز اپنے عالی مرتبت والد بزرگوار حضرت سید نا پیر مہر علی شاہؒ کا مکمل اتباع کرتے ہوئے اور آستانہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف کی درخشندہ روایات کے عین مطابق نہ صرف اپنے فکر و عمل میں شریعت کے احکام اور طریقت کے تقاضوں کا پوری طرح لحاظ رکھتے تھے بلکہ اپنے فرزندان گرامی کی تربیت بھی انہی خطوط پر فرمانا چاہتے تھے۔ تاکہ اس آستانہ عالیہ کا فیضان آئندہ بھی جاری و ساری رہے۔

ہر دو لالہ جی صاحبان مد ظلہما العالی نے قرآن مجید اور ابتدائی فارسی کی تعلیم حضرت مولانا غلام محمد پشاوریؒ سے حاصل کی حضرت مولانا پشاوریؒ آستانہ عالیہ غوثیہ گولڑہ شریف کے مفتی اور خطیب تھے۔ ہر دو صاحبان نے ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت مولانا محمد غازی صاحبؒ سے عربی درسی کتب کا آغاز کیا۔

حضرت مولانا محمد غازی صاحبؒ انتہائی سادہ اور باوقار شخصیت کے مالک تھے آپ مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس تھے۔ انہوں نے مکہ شریف میں سنا کہ پنجاب (ہندوستان) کے ایک پیر صاحب (سیدنا مہر علی شاہؒ) نئے نئے فارغ التحصیل ہوئے ہیں اور بڑے عالم فاضل سمجھے جاتے ہیں اور اس سال حج کے لئے حجاز مقدس آنے والے ہیں تو اپنے ایک بنگالی عالم دین ساتھی کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا کہ جب وہ پیر صاحب حج کے لئے مکہ مکرمہ آئیں تو ان سے مناظرہ کریں گے۔ اسی اثنا میں (۱۳۰۷ھ) حج کا موسم آ گیا اور حضرت سیدنا مہر علی شاہ صاحبؒ اس سال حج کے لئے دیار مقدس پہنچ گئے تو مولانا محمد غازی صاحب اور ان کے ساتھی نے تلاش بسیار کے بعد ایک روز حضرتؒ کو حرم شریف میں پا لیا۔ دونوں آپ کے پاس آئے اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا۔

حضرت نے دونوں کو بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا۔ دونوں آپ کے پیچھے بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ بات کا آغاز کس طرح کریں گے اور کون سے سوالات پہلے اٹھائیں گے۔ حضرت مولانا محمد غازی صاحب (بحوالہ حضرت لالہ جی صاحبان) فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے اسی اثنا میں حضرت پیر صاحب کی پشت مبارک کو ایک نظر دیکھا حضرت قبلہ پیر صاحب پر تجلیات الٰہیہ کا نزول تھا جن کی وجہ سے ان پر کچھ ایسی کیفیات طاری ہو گئیں کہ وہ بے بس ہو کر اشکبار ہو گئے اور جب جھکی نظروں سے اپنے بنگالی ساتھی کو دیکھا تو وہ بھی انہی کیفیتوں سے سرشار ہو کر اشکبار تھے۔

جب حضرت پیر صاحب وظائف سے فارغ ہوئے تو دونوں حضرات کی طرف متوجہ ہوئے لیکن ان دونوں کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے تھے۔ حضرت پیر صاحب نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا مولوی صاحب صبر کریں صبر کریں اس تسلی کے بعد جب دونوں حضرات کے آنسو تھم گئے تو وہ مناظرہ اور سوالات کو بھول کر حضرت پیر صاحب سے عرض گذار ہوئے کہ حضور! آپ کا قیام کہاں ہے۔ حضرت پیر صاحب نے فرمایا میں حرم شریف ہی میں رہتا ہوں مولانا محمد غازی صاحب نے بیحد اصرار کے بعد آپ کو اپنی قیام گاہ پر جانے کے لئے راضی کر لیا۔ جب قبلہ پیر صاحب ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے تو مولانا غازی صاحب نے آپ کے لئے غسل کا اہتمام کیا۔ حضرت پیر صاحب کے بدن مبارک پر ایک قمیص تھی۔ اس سفر میں آپ کے پاس صرف وہی ایک قمیص تھی جو پسینہ مبارک میں پوری طرح بھیگ چکی تھی۔ مولانا محمد غازی صاحب نے اپنی نئی غیر استعمال شدہ قمیص پیش کی مگر حضرت قبلہ پیر صاحب نے غسل فرمانے کے بعد وہی اپنی پرانی قمیض زیب تن فرما لی مولانا محمد غازی صاحب نے

افسردہ ہو کر وجہ معلوم کرنا چاہی تو فرمایا مولوی صاحب ہمارے مشرب میں دوئی کفر ہے۔ ایسے ہی مجھے خیال آیا کہ یہ نئی قمیص تو مولوی صاحب کی ہے اس لئے نہیں پہنی مولانا غازی صاحب یہ سوچ کر کہ حضرت پیر صاحب نئی قمیص نہیں پہنتے نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا پانی کا برتن زمین پر گرا دیا اور وہاں سے چل دیئے۔ حضرت پیر صاحب سے ان کا رنج دیکھا نہ گیا تو انہیں آوازیں دے کر واپس بلایا اور نہایت شفقت فرمائی۔ ان کی نئی قمیض قبول فرما کر زیب تن فرمائی اور اپنی قمیص انہیں عطا فرمائی وہ قمیص مولانا محمد غازی صاحب نے تبرکاً اپنے پاس رکھی اور پھر آپ کے اہل خاندان نے اس کو اپنے ہاں محفوظ رکھا۔ یہ قمیص سارے خاندان والوں کے لئے فراخی رزق اور گونا گوں برکتوں کا سبب بنی اب وہ قمیص مبارک آستانہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف کے تبرکات میں شامل ہے۔ حضرت مولانا محمد غازیؒ فرمایا کرتے تھے (بحوالہ حضرت لالہ جی صاحبان) کہ ایک دن جبکہ حضرت قبلہ پیر صاحب حرم مکہ میں بیٹھے تھے مجھے بلا کر فرمایا مولوی صاحب طبیعت میں کچھ انقباض ہے کیا کہیں سے سبز قہوہ مل جائے گا؟ میں نے عرض کیا حضور ضرور مل جائے گا یہ کہہ کر میں قہوہ لینے کے لئے حرم شریف سے باہر آنے لگا تو دروازے پر قاری عبدالرحمن صاحب مل گئے میں نے ان سے کہا قاری صاحب جلدی کریں اور سبز قہوہ بنوا کر لے آئیں۔ قاری صاحب تھوڑی دیر میں قہوہ بنوا کر لے آئے حضرت مولانا محمد غازی صاحب نے پیالی میں ڈال کر قہوہ حضرت پیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا آپ نے آدھا پیالہ نوش فرمایا اور کہا مولوی صاحب طبیعت میں انبساط آ گیا ہے اللہ تعالی آپ کے دونوں جہان اچھے کرے۔ حضرت مولانا نے عرض کیا حضور والا یہ قہوہ قاری صاحب بنوا کر لائے تھے تو حضرت قبلہ پیر

صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے بھی دونوں جہان اچھے کرے۔ حضرت مولانا یہ واقعہ بیان کر کے آبدیدہ ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے حضرت والا کی دعا سے یہ جہان تو اچھا ہی گذر گیا ہے اور اگلے جہان کی بھی رب خیر کرے گا۔

مولانا محمد غازیؒ حضرت قبلہ پیر صاحبؒ کے ساتھ مکہ مکرمہ چھوڑ کر وطن واپس لوٹ آئے۔ ان کا معمول تھا کہ چند روز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف پر قیام کرتے اور چند روز کے لئے اپنے گاؤں موچی کڑی علاقہ چھب چلے جاتے۔ ان دنوں حضرت قبلہ بابو جیؒ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ سے تعلیم پا رہے تھے۔ اعلیٰ حضرتؒ نے مولانا غازیؒ کو فرمایا کہ اب میرے مشاغل بڑھ گئے ہیں آپ مجھے تھوڑا آرام دیں اور غلام محی الدین کو مزید اسباق آپ پڑھائیں۔ مولانا محمد غازی نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دربار شریف پر قیام کیا اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے تا آنکہ یہیں پر ان کی وفات ہوئی اور اعلیٰ حضرتؒ کے والد گرامی حضرت قبلہ اجی صاحبؒ کے احاطہ دربار شریف میں مدفون ہوئے۔

ان کی سادہ مزاجی اور علمی تبحر کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ نے ایک دن انہیں دور سے دیکھ کر فرمایا کہ اگر کوئی ناواقف شخص انہیں دیکھے تو سمجھے کہ یہ کوئی "جٹ" ہے حالانکہ اگر مجھے کسی شخص کے علم پر بھروسہ ہے تو وہ یہی ہیں۔

قبلہ بڑے لالہ جی مدظلہ العالی نے حضرت مولانا محمد غازی صاحبؒ سے شرح جامی، ہدایہ وغیرہ تک درس نظامی کی اہم کتب کا درس لیا۔ ۱۹۳۷ء میں حضرت اعلیٰ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کا وصال ہوا اور ۱۹۳۸ء میں جب مولانا محمد غازی بھی رحلت فرما گئے تو ہر دو حضرات لالہ جی صاحبان کے لئے تکمیل تعلیم کا مسئلہ درپیش ہوا۔ متعلقین کی طرف سے کئی تجاویز سامنے لائی گئیں مگر

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں بھائی جامعہ عباسیہ بہاول پور میں حضرت الشیخ الجامع مولانا غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ سے تکمیل تعلیم کے مراحل طے کریں۔

۱۹۳۸ء میں حضرت گھوٹویؒ حضرت قبلہ بابو جیؒ کے ساتھ اجمیر شریف گئے ہر دو لالہ جی صاحبان بھی ہمراہ تھے واپسی پر دہلی آئے اور دہلی سے حضرت قبلہ بابو جیؒ نے ہر دو نور چشمان کو حضرت گھوٹوی اور خادم دربار شریف محمد حیات جرنیل کے ساتھ بہاول پور کے لئے رخصت کیا۔ چاروں حضرات دہلی سے براستہ بٹھنڈا لائن بہاول پور کے دوسرے ریلوے اسٹیشن بغداد الجدید اترے۔ بعد میں مولانا قطب الدین صاحب اور مولانا خدا بخش صاحب بھی آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔

قبلہ بڑے لالہ جی مدظلہ العالی نے درس نظامی کی تکمیل فرمائی اور جامعہ عباسیہ بہاولپور سے علامہ کی اعلیٰ سند حاصل کی نیز آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ قبلہ چھوٹے لالہ جی مدظلہ العالی نے سکندر نامہ اور صرف گھوٹوی سے شروع کر کے سلم العلوم تک قیام بہاول پور کے دوران تعلیم پائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت شیخ الجامعہ صاحب سلم العلوم کی عبارت اس طرح یاد کراتے تھے جس طرح حفاظ کرام قرآن مجید حفظ کرتے ہیں۔ آپ نے اقلیدس کا درس بھی لیا۔

۱۹۴۴ء تک ہر دو لالہ جی صاحبان کا بہاول پور میں قیام رہا۔ اسی سال ہر دو حضرات نے اپنے والد محترم حضرت سیدنا بابو جیؒ اور حضرت گھوٹویؒ کے ہمراہ حج ادا کیا۔ قبلہ چھوٹے لالہ جی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حج کے دوران حرمین شریفین میں حضرت مولانا گھوٹوی سے جامع صغیر کا درس لیا۔ قیام بہاول پور کے

دوران چونکہ قبلہ چھوٹے لالہ جی کی تعلیم نامکمل رہ گئی تھی اس لئے حضرت الشیخ الجامع مولانا غلام محمد گھوٹوی ؒ نے بعد میں کچھ عرصہ تک گولڑہ شریف میں رہ کر آپ کو درس نظامی کی تکمیل کرائی۔

ہر دو لالہ جی صاحبان مدظلہما العالی کی تکمیل تعلیم کے بعد حضرت قبلہ بابو جی ؒ اپنے سفر و حضر میں انہیں اپنے ساتھ رکھتے تھے تاکہ ان کی تربیت اس اعلی معیار پر کی جا سکے جو خانقاہی اسلامی نظام کے اعلی مراتب کے تقاضے کماحقہ' پورے کرے۔ (۱)

حضرت قبلہ بابو جی ؒ کے ملکی اور غیر ملکی سفر میں بنیادی نکتہ بزرگان دین' علما و صلحاء کی ملاقات اور انبیاء اولیا کے مزارات کی حاضری ہوا کرتا تھا۔

اس سلسلے کا ایک اہم سفر ۱۹۴۹ء میں کیا گیا۔ اس سفر میں حضرت قبلہ بابو جی ؒ اپنے احباب کے ساتھ حجاز مقدس' بغداد شریف' ترکی' شام اور بیروت تشریف لے گئے حضرت لالہ جی مدظلہ العالی نے اس سفر کی مکمل روئیداد قلمبند فرمائی اس روئیداد سفر میں سے اقتباس کر کے چند معلومات قارئین کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔

مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء بروز جمعہ رات ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ پاکستان میل گولڑہ شریف جنکشن سے کراچی کے لئے روانگی ہوئی حضرت قبلہ بابو جی ؒ دربار شریف سے پیدل چل کر ریلوے اسٹیشن گولڑہ شریف تشریف لائے۔

۲۱ اگست صبح دس بجے کراچی پہنچے ۲۲ اگست کو ترکی سفیر سے ملاقات کر کے ویزے لگوائے گئے پھر سفیر عراق حضرت سید عبدالقادر گیلانی' (حضرت سید عاصم صاحب نقیب الاشراف کے بھتیجے) سے ملاقات کی اور عراق کے ویزے حاصل کئے۔ ۲۳ اگست کی صبح کراچی ایئر پورٹ پہنچے۔ سفیر عراق سید عبدالقادر

گیلانی اور وزیر امور کشمیر جناب مشتاق احمد گورمانی ایئر پورٹ پر حضرت قبلہ بابو جیؒ سے ملنے کے لئے آئے۔

دن گیارہ بجے کراچی سے استنبول کے لئے جہاز نے پرواز کی۔ جہاز براستہ بصرہ، اور دمشق استنبول پہنچا۔ استنبول کے ہوائی اڈے پر قبلہ مدنی صاحب، عراقی کونسلر اور مولوی عبدالحنان صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔

قونیہ شریف میں رجب آچے کے مکان پر حضرت قبلہ بابو جیؒ کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں قونیہ شریف کے مفتی صاحب ایک معروف خطاط اور دیگر علماء نے شرکت کی۔ کھانے کا اہتمام ایک کھلے لان میں کیا گیا تھا شام کا اندھیرا پھیل چکا تھا بجلی کے قمقمے روشن تھے اور نہایت خوبصورت منظر تھا۔ درگاہ حضرت مولانا رومیؒ کے مدیر نے مولوی عبدالحنان صاحب کو بتلایا کہ والی قونیہ شریف کے بھائی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت قبلہ بابو جیؒ کا چہرہ مبارک عین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ نظر آتا ہے اور میرا دل کرتا ہے کہ میں دیکھتا رہوں۔(۲)

کھانے کے بعد قوالی ہوئی تو ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی محبوب صاحب نے مندرجہ ذیل اشعار سے قوالی شروع کی۔

یاد او سرمایہ ایمان بود
ہر گدا از یاد او سلطان بود

(اس کی یاد ایمان کا سرمایہ ہے ان کی یاد کی دولت سے ہر گدا بادشاہ ہوتا ہے)

یاد او گر مونس جانت بود
ہر دو عالم زیر فرمانت بود

(اگر اس کی یاد تیری روح میں بس جائے تو دونوں جہاں تیرے محکوم ہو

جائیں)

گر تو پیوندی بداں شاہ شہ شوی
ذرہ گر بودی و لیکن مہ شوی
(اگر اس بادشاہ حقیقی سے رشتہ جوڑ لے تو ذرہ ہوتے ہوئے بھی مکمل چاند بن جائے گا)

اے دلا منظور حق آنگہ شوی
کہ تو جزوی سوئے آں کل می روی
(اے دل تو حق تعالی کا منظور ہو گا جب تو اپنے جزوی وجود کو کل میں فنا کر دے گا)۔

جزو از کل قطع شد بیکار شد
عضو از تن قطع شد مردار شد
(کوئی جز جب اپنے کل سے منقطع ہو جائے تو بیکار ہو جاتا ہے جس طرح جسم کا کوئی حصہ جسم سے کٹ جائے تو مردار ہو جاتا ہے)

کشف ایں معنی اگر خواہی بیا
تیغ لا زن برسر غیر خدا
اگر یہ معنی سمجھنا چاہتا ہے تو غیر خدا کے سر پر "لا" کی تلوار سے وار کر

بعد نفی خلق کن اثبات حق
تاکہ گردی غرق بحر ذات حق
(خلق کی نفی کے بعد حق کا اثبات کرتا کہ ذات حق کے سمندر میں غرق ہو جائے)

جب قوالی ختم ہوئی تو مدیر صاحب نے کہا کہ دل چاہتا ہے، کئی دن لگا

تار رات دن یہ محفل منعقد رہے۔ دل کو اس قدر سرور حاصل ہوا جو اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔

درگاہ شریف حضرت پیر رومیؒ کے محافظ بھی محفل سماع میں شریک تھے دوران سماع ان پر رقت طاری رہی قوالی کے اختتام پر ایک قاری صاحب نے چند قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر دعائے خیر کرائی گئی جناب مدیر صاحب حضرت قبلہ بابو جیؒ کو چھوڑنے کے لئے ہوٹل تک آئے۔

مورخہ ۶ ستمبر کو حضرت قبلہ بابو جیؒ نے مدیر صاحب کے ساتھ والی شہر سے اس کے دفتر میں ملاقات فرمائی۔ والی شہر نے حضرت قبلہ بابو جی سے پوچھا کہ آپ ترکوں کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں؟(۳) آپ نے فرمایا کہ ہم ترکوں کو اچھا جانتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ملک میں ایسی ہستیاں ہیں جن کا تعلق صرف اللہ جل شانہ سے ہے مثلاً حضرت مولانا رومؒ حضرت ایوب انصاریؓ اور دیگر اولیاء اللہ جو یہاں موجود ہیں اور ہم اتنی دور سے تکلیفیں اٹھا کر یہاں آئے لیکن اخلاص و محبت کی وجہ سے یہ تکلیف تکلیف محسوس نہیں ہوتی بلکہ عین راحت ہے یہ اولیاء اللہ ایسے لوگ ہیں جو ان کے ساتھ تعلق رکھے گا وہ اللہ کی طرف جائے گا اور جو حکومت کے لوگوں سے تعلق رکھے گا وہ حکومت کی طرف جائے گا۔ والی شہر نے کہا بے شک یہ بات درست ہے۔ اس نے کہا ہم بڑی مشکل میں تھے کیونکہ ہمارا چھوٹا سا ملک ہے اور ہر طرف سے ہم گھرے ہوئے ہیں ایک طرف یورپ ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کی غفلت تو ان حالات میں ہم نے یہ صورت اختیار کی کہ سب سے پہلے اپنے ملک کی حفاظت کریں (یعنی ملکی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کو بنیادی اور اولین حیثیت دی) پھر اس نے کہا کہ

میں یہ نہیں کہتا کہ مسلمان بھائیوں نے ہماری مدد نہیں کی مدد ضرور کی دعاؤں سے اور روپیہ وغیرہ سے۔ اس پر قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا کہ مسلمان بھائیوں کی غفلت نہ تھی جو کچھ ممکن تھا وہ کیا۔ جو چیز ممکن تھی انہوں نے پیش کر دی۔ باقی رہا ان کا یہاں تک نہ پہنچ سکنا تو یہ ان کی غفلت نہ تھی بلکہ معذوری تھی وہ معذور تھے ان کا یہاں پہنچنا مشکل تھا۔

حضرت بابو جیؒ نے فرمایا کہ آپ اس شہر کے والی ہیں آپ جس کے ساتھ کوئی وعدہ کریں تو آپ اس کو ضرور پورا کریں گے اس نے کہا جی ہاں میں ضرور پورا کروں گا۔ قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ نصرت کا وعدہ فرمایا **و کان حقاً علینا نصرالمومنین**

مگر نصرت کا وعدہ مومنین کے ساتھ ہے جب لوگ مومنین ہوں تو ضرور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ آپ اپنے اندر وہ چیز پیدا کریں جس کی وجہ سے آپ اس آیت کے مصداق بن جائیں پھر آپ کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ایک یورپ نہیں لاکھ یورپ ہوں پھر بھی نصرت و فتح آپ ہی کی ہو گی۔ جیسے آپ والی شہر ہیں تو آپ کے ماتحت عملے میں جو آپ کے قانون کے مطابق چلے گا آپ اس پر خوش بھی ہوں گے اور اس کی ہر طرح سے مدد بھی کریں گے بالکل اسی طرح جو قانون خداوندی ہے اس پر جو شخص عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرمائے گا۔ والی نے کہا بے شک ایسی ہی بات ہے۔

قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں بتلا دیا ہے کہ ترکوں نے مسجدوں کو منہدم کر دیا ہے، عربی نہیں پڑھنے دیتے اذان وغیرہ سب ترکی زبان میں کر دی ہے۔ آپ نے جن مساجد کو عجائب خانوں میں تبدیل کر دیا ہے

دوبارہ انہیں مساجد بنا دیں تو لوگوں کے دلوں میں آپ کی عزت بہت بڑھ جائے گی عام مسلمان بہت خوش ہوں گے۔

والی شہر نے کہا کہ ہم نے مساجد کو اس لئے عجائب خانوں میں تبدیل کیا کہ یہاں لوگوں نے مذہبی گروہ اور فرقے بنا لئے تھے جو آپس میں جھگڑے اور فساد کرتے تھے تو ہم نے اختلاف مٹانے کے لئے مسجدوں کو بند کر دیا ورنہ تو ہمارے دلوں میں مساجد اور اولیاء اللہ کی عزت اور حرمت موجود ہے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا جو اصل علماء اور مسلمان ہیں وہ ان جھگڑوں میں نہیں پڑتے البتہ جن کے ذاتی اغراض اور دنیاوی مفادات ہیں وہ ضرور فساد پیدا کرتے ہیں مگر ان کے جھگڑوں کا یہ مطلب نہیں کہ مساجد ختم کر دی جائیں آپ نے فرمایا کیا آپ کی حکومت میں باہمی اختلافات اور سیاسی جماعتوں اور گروہوں میں جھگڑے نہیں ہیں؟

والی شہر نے کہا کہ ہم ایک کثیر رقم مفتیوں اور علماء پر خرچ کرتے ہیں سب کی تنخواہیں مقرر ہیں ہر شہر اور ہر گاؤں میں مفتی مقرر ہیں۔ قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا یہ بہت اچھا ہے خدا تعالیٰ آپ کو اور ہمت دے سلطان عبدالحمیدؒ کے عہد میں یورپ کے عیسائیوں نے ایک ڈرامہ بنایا جس میں حضرت سید الکونین آقائے کل جہاں نبی اکرم ﷺ کا کردار ادا کرنے کے لئے ایک شخص متعین کیا۔ جب سلطان کو اس کی خبر ملی تو اس نے اسی وقت اپنی تلوار نیام سے نکالی اور کہا یورپ کی حکومت کو ٹیلی گرام دے دو کہ فوراً یہ ڈرامہ ختم کرنے کا اعلان کرے ورنہ ہم ان کے خلاف اعلان جنگ کر دیں گے۔ ٹیلی گرام ملتے ہی وہ شیطانی ڈرامہ بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اسی طرح اگر ہمارے اندر جذبہ ایمانی ہو گا تو عالم کفر ہم پر غالب نہ آ سکے گا۔

قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا کہ ہم یہاں سیر سپاٹے کے لئے نہیں آئے بلکہ اولیاء اللہ کی بارگاہوں میں سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر مثنوی شریف وغیرہ پڑھیں اور سلام پیش کریں۔

والی شہر نے کہا ٹھیک ہے جس وقت لوگ حاضر ہوتے ہیں وہ وقت چھوڑ کر خالی وقت میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت بابو جیؒ نے فرمایا ہزاروں پرانے محل اور عجائبات دیکھے لیکن جو مزا اور سرور حضرت مولانا رومؒ کے ایک شعر سے حاصل ہوتا ہے وہ ان محلات و عجائبات سے حاصل نہیں ہوتا۔ مزید فرمایا کہ حکومت دو قسم کی ہوتی ہے ایک جسموں پر اور دوسری روحوں پر آپ کی حکومت صرف جسموں پر ہے مگر حضرت مولانا رومؒ کی حکومت جسم اور روح دونوں پر ہے جسم کی حکومت عارضی ہے لیکن روح کی حکومت مستقل ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات (اولیاء اللہ) کا تعلق ایسی ذات سے ہے جو سب کا حاکم ہے جس طرح حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا۔

گر تو پیوندی بداں شاہ شہ شوی

ذرہ گر بودی و لیکن مہ شوی

تو انسان کو چاہیے کہ وہ اس سے تعلق پیدا کرے جس کے لئے کسی قسم کی محتاجی نہیں ہے اور جو سب کا بادشاہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا رومؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ انسان جب کسی سفر میں جاتا ہے تو وہ ضرور اپنے ٹھہرنے کی جگہ بناتا ہے تو سب سے پہلے اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کا پڑوس کیسا ہے اگر اس کا پڑوس قوی ہو گا تو وہ بھی قوی ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اس دنیا میں آیا ہے اور یہ دنیا مسافر خانہ ہے یہاں انسان کو ایسا پڑوس

(قرب) تلاش کرنا چاہیے جو ہمیشہ باقی ہے، جس کے لئے فنا نہیں) جو سب پر غالب ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے مزید فرمایا کہ چونکہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور میرے دل میں آپ کی محبت ہے اس وجہ سے میرا فرض ہے کہ میں آپ کو صحیح بات عرض کروں۔ امید ہے آپ میری ان باتوں سے ناراض نہ ہوئے ہوں گے۔ یہ سن کر والی شہر نے کہا نہیں نہیں ہرگز نہیں میں بھی آپ کو اپنا بھائی سمجھ کر آپ سے باتیں کر رہا ہوں۔ والی شہر ہونے کی حیثیت سے یا حکومت کی طرف سے بات نہیں کر رہا اور مجھے آپ کی باتوں سے بڑی خوشی ہوئی ہے آخر میں حضرت بابو جیؒ نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں عزت عطا فرمائے اور خدا کرے ہمیں پھر یہاں کی حاضری نصیب ہو۔ بطفیل حضرت مولانا رومؒ پھر آپس میں مل کر بیٹھیں۔ والی نے کہا انشاء اللہ ضرور پھر حضرت بابو جیؒ نے اجازت طلب فرمائی اور سیدھے حضرت مولانا رومؒ کی درگاہ میں حاضر ہوئے فاتحہ کے بعد مدیر صاحب کے دفتر میں بیٹھے ایک جید عالم دین حضرت بابو جی کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ جناب مدیر صاحب نے کھانے کی دعوت دی اور سب حضرات کو حضرت مولانا روم کے مطبخ میں کھانا پیش کیا گیا حضرت لالہ جی مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ اگرچہ حضرت بابو جیؒ کے فرمان کے مطابق کھانا نہایت سادہ طریقے پر تیار کیا گیا تھا۔ مگر بہت ہی لذیذ تھا۔ کھانے کے بعد واپس قیام گاہ پر آئے۔ دوپہر تین بجے ایک سرکاری انجینئر حضرت بابو جیؒ کی خدمت میں چند مقامات مقدسہ کے نقشے لیکر آئے اور بتانے لگے کہ ان مقدس مقامات کی مرمت اور تزئین کی جا رہی ہے اور آج ہی سے حضرت مولانا رومیؒ کے مزار اقدس کی مرمت و تزئین کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

حضرت بابو جیؒ کی والی قونیہ شریف سے ملاقات کے دوران والی نے مساجد بند کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ علما میں کوئی حنفی ہے کوئی مالکی کوئی حنبلی اور کوئی شافعی حالانکہ قرآن ایک ہے نبی اکرم ﷺ بھی ایک تو یہ اختلاف کیوں ہے اس پر حضرت بابو جیؒ نے فرمایا تھا کہ چاروں طریقے سچے اور بر حق ہیں اور سارے ائمہ کرام بلند پایہ مجتہدین تھے۔ انہوں نے قرآن و سنت سے مسائل کا استنباط کیا ہے اپنی خدا داد فہم و علم کے مطابق باقاعدہ دلائل دیئے ہیں۔ ان کے اجتہادات ذاتی اغراض و خواہشات پر مبنی نہ تھے۔ بلکہ ان کے اجتہادات محض اور خالصتاً" لوجہ اللہ تھے۔ لہٰذا آج کے چند مفاد پرست فسادی عناصر کو ان پاک لوگوں پر قیاس نہ کریں۔

حضرت بابو جیؒ کی انہی ناصحانہ اور مشفقانہ باتوں کا اثر تھا کہ انجینئر کو حضرت بابو جی کی خدمت میں بھیجا گیا اور حکومت نے مقامات مقدس کی طرف مثبت توجہ مبذول کی۔

عصر کے قریب طلبا کے لئے قائم کئے گئے ادارے (بورڈنگ ہاؤس) کا ناظم اعلیٰ اور اس کے ماتحت افسران قبلہ بابو جیؒ سے ملنے کے لئے آئے آپ کے ترکی آنے پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کا آنا ہمارے سر آنکھوں پر ہم معافی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی خدمت نہ کر سکے قبلہ بابو جی نے فرمایا کہ میں بھی آپ لوگوں سے مل کر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ در حقیقت ہمیں آپ کی خدمت کرنی چاہیے کیونکہ آپ اس پاک شہر قونیہ میں رہتے ہیں جہاں ایک آفتاب وحدت نے اپنی روشنی سے سب کو منور کیا ہوا ہے۔ آپ کو خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرنا چاہیے۔

ناظم اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے قونیہ شریف میں دو مکان تیار کئے ہیں جن

میں طلبا کی رہائش، تعلیم اور باقی تمام ضروریات کا انتظام کیا گیا۔ پہلے طلبا زمین پر سوتے تھے سادہ سی غذا ملتی تھی اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ اب چار پائیوں کا انتظام ہے اچھا کھانا ملتا ہے اچھے کپڑے ملتے ہیں۔ حضرت قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا ایک بات ضرور ہے کہ پہلے جو طلبا زمین پر سوتے تھے بھوکے رہ کر گذارہ کرتے تھے ان کا تعلیمی معیار بہت بلند ہوتا تھا ان کا کردار بہت پاکیزہ اور ایمان بہت پختہ ہوتا تھا۔ آپ صرف ظاہری حالت پر نہ جائیں بلکہ اصل چیز کی طرف توجہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرماتے تھے اور سر کے نیچے پتھر رکھ کر سوتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے مگر کسی کو ہمت نہ پڑتی تھی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھے دنیا کے بادشاہ ان کا نام سن کر تھرتھرا جاتے تھے۔ وہ کیا چیز تھی وہ قوت ایمانی تھی خدا کرے ایسی تعلیم ہو جس سے یہ چیز پیدا ہو۔ پھر فرمایا کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کیا وہ بھی درست ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔

ناظم اعلیٰ نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام اسلامی ممالک کو ترقی دے اور آپس میں اتفاق عطا کرے خاص کر پاکستان جو کہ ایک نیا ستارہ طلوع ہوا ہے۔ اس سے ہمیں بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔

ناظم اعلیٰ نے مزید کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی دل سے تصدیق کرتے ہیں پھر انہوں نے عربی کے اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہمارے گناہ بہت بڑے ہیں لیکن (اے اللہ) تیری رحمت ان سے بھی بہت بڑی ہے ہمارے ساتھ وہ

سلوک کر جس کا تو اہل ہے ہمارے ساتھ وہ سلوک نہ کر جس کے ہم سزاوار ہیں۔ پھر ناظم اعلیٰ صاحب نے حضرت بابو جیؒ کو ادارے میں آنے اور چائے قبول کرنے کی دعوت دی حضرت قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا چائے کے مقابلے میں یہ چاہ جو حضرت مولانا رومیؒ کی وجہ سے ہے بہت اعلی ہے ہم انشاء اللہ کسی وقت آپ کے ادارے میں حاضر ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت رومیؒ کی اولاد میں سے ایک صاحب تشریف لائے ان سے مل کر حضرت بابو جی نے فرمایا کہ یہ حضرت مولانا رومیؒ کا احسان ہے کہ اپنی اولاد کو ہماری طرف بھیج کر ہمیں زیارت کا فخر اور شرف بخش رہے ہیں۔

بعد نماز عصر جناب مدیر صاحب کے ساتھ بارگاہ حضرت رومیؒ میں حاضر ہوئے مدیر صاحب کے دفتر میں قوالی ہوئی اور حضرت رومیؒ کی بارگاہ میں سلام پیش کیا گیا حضرت بابو جیؒ نے جناب مدیر صاحب کو مبلغ ۷۵ لیرا پیش کئے تاکہ وہ دربار شریف کے خدام میں تقسیم کر دیں۔

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۴۹ء کو علی الصبح جناب محافظ صاحب تشریف لائے، چائے نوش کی باتوں باتوں مین فرمایا کہ جدائی کا وقت قریب آ رہا ہے اس کے جواب میں حضرت بابو جیؒ نے فرمایا کہ اگر محبت ہو تو فراق میں بھی لذت ہے اور اگر محبت نہ ہو تو وصال اور فراق برابر ہے۔

چند گھنٹوں کے بعد جناب مدیر صاحب ہوٹل میں آئے اور کہا کہ جو ہدیہ سلام حضرت مولانا رومؒ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تھا وہ لکھ دیں اور کہا کہ میں آپ سب کے دو فوٹو لوں گا۔ ایک صاحب نے کہا کہ شاید حضرت بابو جیؒ فوٹو لینا پسند نہ فرمائیں تو مدیر صاحب نے کہا کہ اصل تو یہ ہے کہ انہیں خود یہاں سکونت اختیار کرنی چاہیے اگر ہمیں یہاں کی سکونت کا شرف نہیں بخشتے تو

میرے پاس اپنے فوٹو چھوڑ دیں میں یہ فوٹو عجائب خانہ میں بطور یادگار رکھوں گا۔

حضرت بابو جیؒ ناظم اعلیٰ کی فرمائش پر بورڈنگ ہاؤس دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اس کی عمارت عمدہ تھی مگر مسجد نہیں تھی نماز کے لئے صرف ایک چھوٹا سا کمرہ مختص کیا گیا تھا۔ حضرت بابو جیؒ نے مولوی عبدالحنان کی وساطت سے ناظم صاحب سے کہا کہ بورڈنگ ہاؤس کی عمارت بہت بڑی ہے مگر نماز کی جگہ دیکھ کر دل پر اچھا اثر نہیں ہوا۔ خدا کرے کہ اس عمارت کے مناسب ایک خوبصورت مسجد بھی تیار ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری عمارت ایک جسم ہے اور مسجد اس کی روح۔ اگر مسجد نہ ہو تو گویا عمارت بغیر روح کے ایک مردہ جسم کی مانند ہے یہ سن کر ناظم اعلیٰ صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس عمارت کے مطابق ضرور ایک مسجد تیار کر دی جائے گی حضرت بابو جیؒ نے یہ شعر پڑھا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

فرمایا کہ روز قیامت اعلیٰ کھانوں اور عمدہ عمارتوں کے نہ ہونے پر سرزنش نہ ہو گی مگر نماز کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہٰذا اس کا انتظام بہت ضروری ہے۔ فرمایا کہ اس بات سے مجھے آپ پر اعتراض کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اس طرف متوجہ کرنا مقصود ہے اللہ تعالی آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظم صاحب سے رخصت ہو کر قلیچ ارسلان کی مسجد میں آئے جہاں آٹھ بادشاہوں کی قبریں ہیں۔ اس مسجد میں لکڑی کا بنا ہوا ایک ممبر ہے جو تقریباً آٹھ سو سال پرانا ہے اس کے باوجود وہ ممبر ذرہ بھی خستہ و شکستہ نہیں

اس کو دیکھ کر حضرت بابو جی نے فرمایا۔ پہلے لوگوں کے ایمان قوی تھے اسی طرح ان کے کام بھی پختہ ہوتے تھے۔ اس مسجد سے روانہ ہو کر حضرت صدر الدین قونویؒ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔

راستے میں ایک کچا سا مکان آیا جس کے اوپر قبہ وغیرہ نہیں تھا اور دروازہ پتھروں سے بند کیا گیا تھا مدیر صاحب نے کہا کہ اس مکان میں حضرت امام بغویؒ آرام فرما ہیں چنانچہ باہر سڑک پر ہی کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی گئی۔ مدیر صاحب نے کہا انشاء اللہ عنقریب میں یہاں دروازہ لگوا دوں گا۔

حضرت بابو جیؒ نے فرمایا کہ جب حضرت رومیؒ کی وفات ہوئی تو لوگ نماز جنازہ کے بعد رنج و الم کی وجہ سے گھروں کو نہ لوٹے بلکہ حضرت صدرالدین قونوی کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ حضرت مولانا رومیؒ کا کیا درجہ ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالی کی صورت نہیں ہے اور اگر خدائے عز و جل کسی صورت میں آتا تو وہ مولانا رومؒ کی صورت میں آتا فرمایا کہ یہ بات ان کو حضرت قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہؒ نے بیان فرمائی۔

۷ ستمبر کو درگاہ حضرت رومیؒ سے باہر قریب واقع ایک مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی اور پھر درگاہ شریف میں داخل ہو کر جناب مدیر صاحب کے دفتر میں بیٹھے آج مدیر صاحب نے اپنے دفتر میں قالین بچھائے تھے ان پر سب لوگ بیٹھ گئے جناب مدیر صاحب نے ایک پرچ میں چند انگوٹھیاں رکھ کر حضرت بابو جیؒ کو پیش کیں۔ یہ انگوٹھیاں چاندی کی بنی ہوئی تھیں اور ان پر حضرت مولانا رومؒ کی پگڑی بنی ہوئی تھی۔ مدیر صاحب نے کہا کہ یہ انگوٹھیاں اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ آپ جب مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام اور بغداد شریف اور گولڑہ شریف جائیں تو مجھے دعائے خیر میں نہ بھولیں۔

قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا آپ کی یاد ہمارے دلوں میں ہے اور ان چیزوں پر منحصر نہیں ورنہ تو یہ مطلب ہو گا کہ جب تک یہ انگوٹھیاں ہمارے پاس رہیں گی تو آپ کی یاد بھی رہے گی اور جب یہ گم ہو گئیں تو آپ کی یاد بھی ختم ہو جائے گی۔ نہیں ہرگز نہیں آپ کی یاد ہمارے دلوں میں ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رہے گی۔ اس کے بعد درگاہ شریف کے اندر محفل سماع منعقد ہوئی محبوب صاحب اور مشتاق صاحب نے چند غزلیں اور سلام پیش کیا اور مولوی عبدالحنان صاحب کی فرمائش پر وحدۃ الوجود کے مضمون پر مشتمل کلام پیش کیا:

گم گشتہ ام در ذات او انا الیہ رجعون

تقریباً" دو گھنٹے قوالی ہوئی اور پھر حضرت مدنی صاحب نے قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں اور دعائے خیر پر اختتام ہوا درگاہ شریف سے باہر آ کر حضرت بابو جی نے جناب مدیر صاحب سے کہا کہ آپ کا ہم پر بڑا احسان ہے اور یہ احسان ہم قیامت تک نہیں بھول سکتے۔ ہماری زبانیں شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں اس پر جناب مدیر صاحب استغفراللہ کہتے رہے۔

مورخہ ۸ ستمبر کو جناب مدیر صاحب ہوٹل میں آئے اور حضرت بابو جیؒ کو چند تبرکات دیئے۔ دوپہر کو ایک ۷۲ سالہ بخاری صاحب ہوٹل میں حضرت بابو جی سے ملنے کے لئے آئے وہ عرصہ چالیس سال سے وہاں مقیم تھے۔ انہوں نے بیان کیا یہاں ایک مشہور پاکستانی سید فضل حسین بن گوہر علی احمد پور قریب الہ آباد کے مدفون ہیں گذشتہ رات خواب میں آئے اور کہا کہ ہمارے ملک سے ایک سید صاحب تشریف لائے ہیں کیا انہیں میری خبر نہیں ہے؟ یہ سن کر حضرت بابو جیؒ نے فرمایا انشاء اللہ ان کے مزار پر ضرور جائیں گے۔

بعد نماز ظہر حضرت رومیؒ کی بارگاہ میں حاضری دی اور چار گھوڑوں والی

بگیوں میں سوار ہو کر خواب میں آنے والے بزرگ سید فضل حسینؒ کے مزار پر حاضر ہوئے فاتحہ پڑھی اور پھر درگارہ شریف حضرت رومیؒ آ گئے نماز مغرب کے بعد مدیر صاحب کے دفتر میں محفل سماع منعقد کی گئی اور مندرجہ ذیل کلام پیش کیا گیا۔

۱۔ تو جان پاکی سربسر نے آب و خاک اے نازنیں

۲۔ تعالی اللہ زہے حسن یگانہ

۳۔ در میکدہ وحدت ہشیار نمی گنجد

۹ ستمبر روانگی کا دن تھا سارا سامان باندھ دیا گیا سامان ایک لاری میں رکھا گیا اور اس لاری پر سوار ہو کر حضرت رومیؒ کے آستانے پر حاضر ہوئے حضرت بابو جیؒ کے فرمان پر محبوب قوال صاحب نے چند اشعار بطور آخری سلام پڑھے تو حضرت بابو جیؒ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے جھک کر زمین کو بوسہ دیا اور پھر دروازے کی چوکھٹ کا بوسہ لیا اور باہر آ گئے یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود سب لوگ پاکستانی اور ترکی اشکبار ہو گئے۔

لاری انقرہ کی طرف روانہ ہو گئی راستے میں لوگ کھیرے وغیرہ پیش کرتے اور پیسے نہیں لیتے تھے مگر زبردستی انہیں کچھ پیسے دیئے گئے عشاء کی نماز انقرہ میں ادا کی گئی۔

مورخہ ۱۴ ستمبر کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے روضہ اقدس پر حاضری ہوئی جمعہ کا دن تھا وہیں جمعہ نماز ادا کی اور پھر مزار شریف پر سلام پیش کیا اسی اثنا میں ایک جنازہ لایا گیا اس کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار کے سامنے زمین پر رکھ دیا گیا ایک مولوی صاحب نے لمبی دعا کرائی لوگ آمین آمین

کہتے تھے۔ لوگ کثیر تعداد میں عورتیں مرد حضرت بابو جیؒ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ کے ہاتھوں کے بوسے دینے لگے عورتیں اپنے اپنے بچوں کو آگے لاتیں اور دم کراتی تھیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر واپس اپنے ہوٹل میں آ گئے اس سفر میں استنبول سے دمشق بیروت اور پھر بغداد شریف جانے کا پروگرام تھا۔

۱۸ ستمبر کو استنبول میں بھارتی سفیر دیوان چمن لال سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کیا استنبول دیکھ لیا؟ تو حضرت بابو جیؒ فرمایا ہاں سب دیکھا مگر اصل یہ سمجھ میں آیا کہ سب فانی ہے اور سب کی کوشش دن رات صرف مادیات کی طرف ہے جو اصل چیز ہے اس کی طرف کسی نے بھی کوشش نہیں کی ایسی چیز کو چمٹے ہوئے ہیں جو فانی ہے جیسے ریت کا ایک ستون ہے اسے کب بقا ہے۔ جن لوگوں نے اس ذات سے رشتہ جوڑا جسے بقا ہے اور جو سب کا حاکم ہے وہی لوگ ہر طرح سے دین و دنیا میں کامیاب ہیں باقی ہم سب خسارے میں ہیں۔

مورخہ ۱۹ ستمبر کو دمشق پہنچے قبلہ لالہ جی نے لکھا ہے کہ دمشق سرسبز اور خوبصورت شہر ہے سڑکیں کشادہ اور پھل وغیرہ چیزیں سستی ہیں ترکی میں لوگ ایک طرح کے لباس میں نظر آئے مگر شام میں لوگ ہر طرح کے لباس پہنے ہوئے ہیں کوئی مخصوص لباس پہننے کی پابندی نہیں ہے۔

۲۰ ستمبر کو ناشتے سے فارغ ہو کر الجامع الاموی گئے یہ بہت وسیع اور خوبصورت مسجد ہے جسے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے ۹۶ھ میں تعمیر کرایا تھا اس مسجد میں تقریباً دس گیارہ ہزار افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی مسجد کے احاطے میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کا مزار شریف ہے جس کے اوپر گنبد بنا ہوا ہے۔ اسی مسجد کے صحن میں برآمدہ ہے جس کے اندر ایک مکان میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے یہاں ہدیہ سلام پیش کیا

اور شہر کے اندر واقع سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی قبر پر فاتحہ خوانی کی ان کے پاؤں کی جانب ان کی تصویر لگی ہے اور تصویر کے نیچے عبارت لکھی ہے جس میں ان کا نام بطل الاسلام العظیم السلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب مثاوی لکھا ہے سن ولادت ۵۳۲ھ اور سن وفات ۵۸۹ھ درج ہے۔

یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک مکان میں حضرت رقیہ بنت حضرت امام علی کرم اللہ وجہ الکریم کا مزار مبارک ہے یہاں حاضری دی اور فاتحہ شریف پڑھا۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضرت الشیخ محمد محی الدین ابن عربی (۴) کے مزار اقدس پر حاضری دی قبر شریف کے باہر جالی پر لکھا ہوا تھا۔

قبر محی الدین ابن عربی
کل من لا ذ بہ او زارہ'
قضیت حاجاتہ من بعد ما
غفراللہ لہ اوزارہ

(جس نے بھی حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی قبر کو وسیلہ بنایا یا اس کی زیارت کی تو اللہ تعالی نے اس کی حاجات کو پورا کیا اور اس کے گناہوں کو معاف کیا۔

سر مبارک کی طرف دیوار پر ایک قطعہ ہے جس پر لکھا ہے :

شیخ اکبر نور از ہر شمع بزم عارفیں
منبع علم لدنی مخزن اسرار دیں
گوہر بحر کرامت شمس چرخ معرفت
رہبر اہل حقیقت رہنمائے کاملیں

حضرت الشیخ عبدالغنی نابلسیؒ (جن کی وفات کو اس وقت تقریباً ۳۰۰ سال ہو چکے ہیں کے مزار شریف پر حاضری دی۔ ایک مکان میں مدفون دو بھائیوں حضرت صالح ایوبؒ اور حضرت محمد ایوبؒ کی قبریں ہیں۔ حضرت صالح ایوبؒ کا بایاں پاؤں قبر شریف سے باہر نکلا ہوا ہے اور صاف نظر آتا ہے وہاں ایک عورت (خادمہ) موجود تھی اس نے بتلایا کہ یہ دونوں بزرگ کرد قوم سے تعلق رکھتے ہیں وہاں سڑک بنانے کا پروگرام تھا اور دونوں بزرگوں کے مزارات سیدھی سڑک بنانے میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔ یہاں کا والی (گورنر) آیا اور اس سے کہا اگر کرد قوم میں کوئی ولی ہے تو کرامت دکھائے تو فوراً حضرت صالح ایوبؒ نے اپنا بایاں پاؤں اپنی قبر سے باہر نکال دیا۔ وہاں کے لوگ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

خادمہ نے بتلایا کہ اس کے دادا پڑدادا رات کو کچھ روئی وغیرہ اس پاؤں پر رکھ کر اس کو ڈھانپ دیتے تھے مگر جب علی الصبح یہاں آتے تو پھر سے یہ پاؤں ننگا ہوتا تھا۔ ان کی وفات ۶۳۷ھ میں ہوئی۔

حضرت بی بی زینبؓ کے مزار شریف پر حاضری دی اور پھر ایک بہت بڑے قبرستان میں آئے جہاں چھوٹے چھوٹے مقبرے بنے ہوئے تھے وہاں ایک مکان کے اندر جا کر نیچے اترے تو چند قبریں دیکھنے میں آئیں ایک پر لکھا ہوا تھا۔ هذا ضريح السيدة زينب الصغرى الملقبه بام كلثوم بنت الامام على بن ابى طالب عليهما االسلام

(یہ سیدہ زینب صغریٰ جن کا لقب ام کلثوم ہے امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مزار ہے۔

دوسری قبر کے دروازے پر لکھا تھا هذا ضريح السيدة سكينة بنت

الامام الحسین شہید کربلا علیہما السلام

(یہ امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کی صاحبزادی سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے۔

قریب ہی ایک بڑا مقبرہ ہے جس میں ۱۶ شہدائے کربلا مدفون ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت العباس بن علی رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت قاسم بن الحسین رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت علی الاکبر بن الحسین رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت عمر بن علی رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت الحر الریاحی رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ

۸۔ حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ

۱۱۔ حضرت الحسین بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۔ حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ

۱۳۔ حضرت علی بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۔ حضرت عثمان بن عقیل رضی اللہ عنہ

۱۵۔ حضرت جعفر بن عقیل رضی اللہ عنہ ۱۶۔ حضرت جعفر بن علی رضی اللہ عنہ

ایک اور مقبرے پر حاضر ہوئے اس کے دروازے پر لکھا تھا۔

سید نا عبد اللہ بن الامام زین العابد ین علی بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب علیهم السلام

سیدہ فاطمہ بنت الحسین علیہما السلام اور حضرت عبداللہ بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کے مزار کی حاضری کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف پر حاضر ہوئے اس کے دروازے پر لکھا تھا هذا مقام سید نا بلال الحبشی رضی اللہ تعالی عنه مؤذن سید نا رسول اللہ ﷺ

پھر اس جگہ حاضر ہوئے جہاں ایک سرائے کی شکل میں عمارت بنی ہوئی ہے جس کے اندر ایک قبہ ہے اور اس کے اندر چند قبریں ہیں۔ ایک طرف ایک محراب بنا ہوا ہے اس محراب میں ایک پتھر پر آنحضرت ﷺ کے قدم مبارک کے نشان ہیں۔ یہ نشان اس وقت کے ہیں جب آپ ﷺ کم سنی میں اپنے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تجارت کے لئے ملک شام تشریف لائے تھے تو بحیرہ راہب نے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا کہ آپ ﷺ کو شام نہ لے جائیں بلکہ ان کو واپس روانہ کر دیں تو آپ کے چچا نے آپ کو وہاں سے واپس بھیج دیا آپ جس مقام تک گئے تھے یہ وہی مقام ہے۔ محراب کے ایک طرف ایک تختی پر لکھا ہوا ہے۔ هذا محل القدم الشریف و زاویته اس مقدس مقام اور سرائے کی حالت قابل تعریف نہیں تھی، یہاں صرف ایک خادمہ رہتی ہے۔

اس جگہ سے تقریباً چالیس قدموں کے فاصلے پر ایک چبوترہ ہے اس کو بھی محل قدم شریف کہتے ہیں اس کے قریب ایک اور چبوترہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت سلطان عبدالحمید خان رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں جب مکہ شریف اور مدینہ شریف کے لئے غلاف لے جایا جاتا تھا تو اس چبوترہ

پر رکھ کر باقاعدہ فوجی اعزاز اور دھوم دھام کے ساتھ روانہ کیا جاتا تھا۔

محل قدم شریف والا چبوترہ چونکہ تنگ جگہ پر واقع ہے اور وہاں فوجی پریڈ وغیرہ کی گنجائش نہیں اس لئے ساتھ ہی کھلے میدان میں غلاف شریف کی سلامیؔ کا چبوترہ بنایا گیا۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کو بیروت پہنچے۔ یہاں حضرت امام اوزاعیؒ کے مزار پر حاضری دی جو سمندر کے کنارے ایک مسجد کے قریب واقع ہے۔ یہاں پر آویزاں ایک تختے پر لکھا تھا۔

هذا مقام امام اهل الشام المجتهد المطلق ابی عمر و عبدالرحمن بن عمرو بن محمد الاوزاعی۔ ولد ببعلبک ۸۸ھ ثمان و ثمانين للهجرة و مسکن بيروت و توفی بهاو د فن فی تبته هذ ا المصلے الذی کان مسجد القربته متوس الصامره و قتند علی باب بیروت ۱۵۷ھ سبع و فمین د مائته رحمه الله

مورخہ ۲۲ ستمبر رات کو دمشق پہنچے اور ۲۴ ستمبر کو بغداد شریف آ گئے۔

یہاں حضرت قبلہ بابو جیؒ کا معمول تھا کہ علی الصبح حضرت سید الاولیا الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ اطہر کی مسجد میں آ جاتے نماز کے بعد وظائف میں مشغول رہتے' وظائف سے فارغ ہو کر درگاہ شریف کی حاضری ہوتی درگاہ شریف کے دروازے پر شاؤس یعنی محافظین بیٹھے ہوتے دروازے سے باہر برآمدے میں نعت اور منقبت پڑھی جاتی اور پھر درگاہ شریف کے اندر جا کر سلام پیش کرتے اور کبھی درگاہ شریف کے اندر قبر مبارک کے سامنے بیٹھ کر نعتوں اور منقبت کا نذرانہ پیش کیا جاتا۔

۲۵ ستمبر کو بعد نماز عصر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے سلمان پاک گئے پھر حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر

کی زیارت کی حضرت عبداللہ کے مزار کے قریب ہی حضرت ظاہر بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہ کا مرقد شریف ہے وہیں مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی امام مسجد حضرت مولانا وحید الدین صاحب بغدادی کے حجرے میں ان سے ملاقات کی اور عشاء کی نماز کے لئے درگاہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ آئے۔

مورخہ ۲۸ ستمبر کو حضرت قبلہ بابو جیؒ نے پچھلی رات تقریباً" تین بجے سب کو جگا دیا۔ سب نے وضو کیا اور احرام باندھ لیا اور تمام ساتھیوں نے درگاہ شریف جا کر باہر والی مسجد میں دو رکعت سنت احرام ادا کی۔ قبلہ مدنی صاحبؒ نے سب کو حج کی نیت کرائی حج قران کی نیت کی گئی اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف کے باہر والے بڑے دروازے پر حاضر ہو کر سلام پیش کیا اور آستان بوسی کا شرف حاصل کیا اور عرب شریف کی طرف روانگی ہوئی۔ بغداد شریف سے جدہ تک پونے پانچ گھنٹے کا وقت صرف ہوا۔ اس وقت جدہ میں پاکستانی سو روپے کے بدلے سو سعودی ریال ملے۔

مورخہ ۲۹ ستمبر مکہ شریف حاضر ہو کر عمرہ ادا کیا مورخہ ۳۰ ستمبر قبلہ بابو جیؒ بہت ہی سویرے حرم شریف میں آ گئے۔

"سلمان پاک اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں قدیم زمانے میں بادشاہ نوشیرواں کا محل تھا ان دنوں اگرچہ وہ محل منہدم ہو چکا تھا تاہم اس کے بڑے دروازے کی محراب موجود تھی جس میں بڑی سی دراڑ پڑی ہوئی تھی۔ بتایا گیا کہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی اور قیصر و کسریٰ کے محلات میں لرزہ برپا ہوا تو اسی زلزلے کی وجہ سے اس محراب میں بھی دراڑ پڑ گئی تھی۔

اس جگہ پر دو صحابہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ یہ مزارات دریا کے کنارے پر تھے طوفانی موجوں کی وجہ سے مزارات کو نقصان پہنچنے کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا۔ دونوں بزرگوں نے خواب میں خلیفہ وقت کو فرمایا کہ انہیں یہاں سے منتقل کیا جائے اس نے توجہ نہ دی حتیٰ کہ انہوں نے خواب میں سخت تنبیہہ فرمائی تو خلیفہ وقت نے ایک بڑی فوج کی نگرانی میں ان کے اجسام مطہرہ ان کی قبروں سے نکالے اور باقاعدہ فوجی اعزاز کے ساتھ "سلمان پاک" لے آئے۔ ان کے کفن کے کپڑے صدیاں گذر جانے کے باوجود بوسیدہ نہ ہوئے تھے نہ میلے ہوئے تھے۔ ایک بزرگ نے اپنی شہادت کی انگلی اپنے ماتھے پر رکھی ہوئی تھی جب وہاں سے انگلی اٹھائی گئی تو نیچے ایک زخم تھا جس سے تازہ خون کا ایک قطرہ ٹپک کر نیچے گر گیا اور انہوں نے انگلی دوبارہ اسی زخم پر رکھدی"۔ طلوع آفتاب کے بعد قیام گاہ پر آ کر ناشتہ کیا جمعہ کا دن تھا نماز جمعہ حرم شریف میں ادا کی گئی۔ نماز عصر کے بعد قبلہ بابو جیؒ عبدالمحسن کے مکان پر آئے جہاں سید جماعت علی شاہ صاحب قیام فرما تھے کافی دیر تک محفل رہی پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں حرم شریف میں ادا کی گئیں۔

یکم اکتوبر کو بھی اسی طرح علی الصبح حضرت بابو جیؒ حرم شریف میں آ گئے اور پھر منیٰ کو روانہ ہوئے۔ ۲ اکتوبر کو عرفات پہنچے۔ منیٰ میں صبح کی نماز کے بعد سید جماعت علی شاہ صاحب نے حضرت بابو جیؒ کے لئے چائے بھیجی اور عرفات میں دوپہر کے وقت سیویوں کی تین پلیٹیں اور ایک لمبی چادر بھیجی اور کہلا بھیجا کہ آپ یہ چادر اوڑھ لیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یمنی چادر استعمال فرمائی تھی۔ ظہر کی نماز کے بعد قبلہ شاہ صاحب نے دو سیب بھیجے

اور مغرب سے کچھ پہلے حج کی مبارک باد کے طور پر تین پلیٹیں چینی کی بھجوائیں۔ ہر بار قبلہ بابو جیؒ فرماتے تھے کہ محترم شاہ صاحب سے کہیں وہ یہ تکلیف نہ کریں بلکہ دعا کریں۔

مغرب سے پہلے حضرت بابو جیؒ قبلہ شاہ صاحب کے خیمے میں تشریف لے گئے یہیں محبوب صاحب نے قوالی کی۔غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ آ گئے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ ۴ اکتوبر کو پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کچھ پلاؤ اور قربانی کا کچھ گوشت حضرت بابو جیؒ کی طرف بھیجا رات کو محفل سماع منعقد کی گئی بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔

۵ اکتوبر کو منیٰ ہی میں قیام تھا دوپہر سے قبل حضرت بابو جیؒ سید جماعت علی شاہ صاحب کی ملاقات کے لئے گئے قبلہ شاہ صاحب کی فرمائش پر قوالی ہوئی اور اسی روز مکہ شریف واپس آ گئے۔

مورخہ ۸ اکتوبر کو طواف و داع کرنے کے بعد مدینہ طیبہ مقدسہ مطہرہ کو روانگی ہوئی۔ راستے میں جہاں کہیں موقعہ ملتا حضرت بابو جیؒ گاڑی سے اتر کر لوگوں میں ریال تقسیم فرماتے چھوٹے بچوں کو ایک ایک ریال اور بڑوں کو پانچ پانچ ریال عطا فرماتے تاآنکہ مدینہ منورہ کے دروازے پر جسکو باب عنبری کہا جاتا ہے آ گئے یہاں جو لوگ تھے آپ نے ان کو دو دو ریال دیئے مدینہ شریف میں داخل ہو کر باب السلام کے سامنے لاری کھڑی کر دی اور سامان اتارا گیا۔ نہا دھو کر اور کپڑے بدل کر ظہر کے وقت مسجد نبوی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں آئے نماز ظہر سے فارغ ہو کر بارگاہ رسالت میں سلام اور قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ مدینہ طیبہ میں ایک سو روپے پاکستانی کے بدلے ایک سو پانچ سعودی ریال ملے۔

۱۱ اکتوبر کو علی الصبح مسجد نبوی میں حاضر ہوئے طلوع آفتاب کے بعد بارگاہ نبوت میں صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضر ہوئے محبوب صاحب اور مشتاق صاحب نے سلام پڑھا۔ بعد نماز مغرب سلام پیش کرنے کے بعد مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ایک سید صاحب جنہوں نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ؒ کا زمانہ پایا تھا تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ جب حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ ؒ آئے تھے تو حضرت حاجی امداد اللہ ؒ مثنوی شریف کا درس دے رہے تھے مندرجہ ذیل شعر پر بات ہوئی۔

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش

باز جوید روزگار وصل خویش

حضرت حاجی صاحب نے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کی مگر درس میں شریک بعض طلبا نے لفظ وصل پر اعتراض کیا۔

حضرت حاجی صاحب نے تین مرتبہ وضاحت فرمائی مگر معترض کو تسلی نہ ہوئی حضرت قبلہ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب ؒ جو حضرت حاجی صاحب کی ملاقات کے لئے درسگاہ میں آئے ہوئے تھے اس درس میں موجود تھے انہوں نے کہا اگر اجازت ہو تو میں سائل کا منشاء سوال عرض کروں۔ حضرت حاجی صاحب ؒ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ حضرت پیر صاحب ؒ نے کہا کہ صوفیاء کرام وحدۃ الوجود کے قائل ہیں جو یکتائی کو ثابت کرتا ہے اور لفظ وصل جو اس شعر میں ہے دوئی کا متقاضی ہے۔ (یعنی حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ وحدۃ الوجود کا نظریہ رکھتے ہوئے وصل کی بات کیوں کر رہے ہیں جو بظاہر وحدۃ الوجود کے منافی معلوم ہوتا ہے) یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے اور حاجی صاحب نے فرمایا آپ ہی اس کا جواب دیں اس پر قبلہ پیر صاحب نے وحدۃ الوجود اور وصل میں مطابقت بیان

کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری ہستی موہومہ ہے جو ہماری اپنی نہیں ہے اس موہومہ ہستی کو مٹا دینا وصل کہلاتا ہے یہ سن کر حضرت حاجی صاحب پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی کتاب ہاتھ کی گرفت سے نکل کر نیچے لڑھک گئی۔

اسی موقعہ پر حضور اعلیٰ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ نے مسئلہ ندا علی الغیب پر بھی گفتگو فرمائی تھی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حضور اعلیٰؒ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ تبرکات خلافت لا کر آپ کے سامنے رکھ دیے اور حضور اعلی نے معذرت کرتے ہوئے کہا میں تو مسافرت میں رہنے والا آدمی ہوں یہ سب کچھ کہاں تک سنبھال پاؤں گا مگر حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ اس کو قبول کر لیں آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ میرے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کو فروغ دے گا۔ حضور اعلیٰؒ نے ان کے اصرار پر قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس کو بھی اپنے شیخ کی عطا سمجھتا ہوں۔

حضور اعلیٰؒ کا تاحیات حجاز مقدس میں قیام کرنے کا ارادہ تھا مگر حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا آپ ہندوستان واپس چلے جائیں وہاں ایک زہریلی ہوا چلنے والی ہے۔ اگر آپ نے وہاں عملاً" کچھ بھی نہ کیا تو بھی وہاں پر آپ کا صرف موجود ہونا بھی مسلمانان ہند کے لئے نہایت فائدہ مند ہو گا۔

جب ہندوستان میں فتنہ قادیانیت ظاہر ہوا تو حضور اعلیٰؒ فرماتے تھے کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے اسی فتنہ قادیانیت کو اس کے ظہور سے پہلے ہی معلوم کر کے اس کو زہریلی ہوا سے تعبیر فرمایا تھا۔

حضور اعلیٰؒ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے جس طرح علمی اور عملی طور پر فتنہ قادیانیت کی سرکوبی فرمائی اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شان مجددیت سے سرفراز فرما کر اس فتنہ کو مٹانے کے لئے پیدا فرمایا تھا۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر کو طلوع آفتاب کے وقت حضرت قبلہ بابو جی، حضرت مدنی صاحبؒ اور دیگر تمام ساتھیوں کو لیکر سید حسین علی صاحبؒ (جو کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے زمانے سے وہیں پر تھے کی قیام گاہ پر ان سے ملنے کے لئے گئے اور ان کی خدمت میں ایک سو ریال نذرانہ پیش کیا دوسرے ساتھیوں نے بھی نذر پیش کی وہ کہنے لگے یہ بہت ہے میں اتنا کیا کروں گا۔ حضرت قبلہ بابو جیؒ نے کہا آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ وہاں سے رخصت ہو کر حرم شریف میں آ گئے اور بعد نماز عشاء اپنی قیام گاہ کو لوٹے۔ حضرت لالہ جی نے لکھا ہے کہ اس دن مدینہ شریف میں ایک سو پاکستانی روپے کے بدلے میں ایک سو دس سعودی ریال ملے اور ۱۴ اکتوبر کو ایک سو روپے پاکستانی کے بدلے ایک سو اٹھارہ سعودی ریال ملے۔

مورخہ ۱۶ اکتوبر بعد نماز فجر محبوب صاحبؒ اور مشتاق صاحب نے حسب دستور روضہ اطہر کے سامنے تین نعتیں پڑھیں۔

صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد حضرت قبلہ بابو جیؒ حضرت مدنی صاحب اور چند ساتھیوں کے ہمراہ سید جماعت علی شاہ صاحبؒ اور مولانا ضیاء الدین صاحبؒ کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

اس دن ایک حسنی سید صاحب نے حضرت بابو جیؒ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ایک خط بھیجا کہ آپ نے حسنی اور حسینی سادات میں فرق کیوں کیا؟ مطلب یہ تھا کہ حسینیوں کو زیادہ رقم کیوں دی گئی؟ حضرت لالہ جی مدظلہ العالی نے اپنی روئیداد سفر میں لکھا ہے کہ مدینہ شریف میں حسنی سادات اور حسینی سادات کے جدا جدا دفتر ہیں۔ حسینیوں کا دفتر بہت مضبوط ہے اس میں کسی غیر کا نام درج نہیں ہو سکتا مگر حسنیوں کے دفتر میں غیر لوگ بھی کثیر تعداد میں

شامل ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے حسنیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے اور حسینی سادات کی تعداد چونکہ اصل کے مطابق ہے اور اس لئے ان کی تعداد بہت کم ہے لہٰذا عطا کی گئی رقم جب فی کس کے حساب سے تقسیم کی جائے تو حسنی دفتر میں رجسٹرڈ افراد کو کثرت افراد کی وجہ سے فی کس حصہ کم ملتا ہے۔

جب حضرت بابو جیؒ ۱۹۴۴ء میں مدینہ شریف حاضر ہوئے تھے تو جتنی رقم سادات کرام کو پیش کرنی تھی اس میں سے آدھی حسنی سادات کو اور بقیہ آدھی حسینی سادات کو پیش کی گئی جو فی کس کے حساب سے تقسیم کی گئی تو حسنی سادات کے دفتر میں تعداد کی کثرت کی وجہ سے افراد کو فی کس کے حساب سے کم رقم ملی جس پر حسنی سادات میں سے چند نے ناراضگی ظاہر فرمائی تو حضرت بابو جیؒ نے اس وقت بھی وضاحت فرمائی تھی کہ جن کی طرف سے یہ رقم پیش کی گئی ہے ان کا فرمان ہے کہ آدھی حسینی اور آدھی حسنی سادات کو دی جائے تو میں ان کی اجازت کے بغیر کچھ رقم حسنی سادات کی طرف زیادہ کرتا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو ناراض نہ ہونا چاہیے آپ بڑے ہیں اور بڑے ہمیشہ چھوٹوں پر مہربانی کرتے ہیں۔ بابو جیؒ نے مزید فرمایا کہ یہ تو دینے والے کی مرضی ہے جس کو جتنی رقم چاہے دے اس پر ناراض ہونے کا حق نہیں ہے۔

پھر اس سال ۱۹۴۹ء میں ایک حسنی سید نے اپنے گم نام خط میں وہی اعتراض کیا اور خط میں اپنا نام نہیں لکھا۔ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو بعد نماز عصر حرم شریف میں ایک حسنی سید صاحب حضرت بابو جیؒ کے پاس آئے آپ نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا خط لکھنے والا میں نہیں ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہے۔ حضرت بابو جیؒ نے فرمایا کہ آپ سب ایک جگہ جمع ہو جائیں تو میں حاضر ہو کر خط کا جواب عرض کروں گا اور فرمایا کہ پچھلی بار جو رقم

پیش کی گئی وہ مختلف لوگوں کی طرف سے ہدیہ تھی لہٰذا ان کے کہنے کے مطابق تقسیم کی گئی اب جو تھوڑی سی رقم ہے یہ اپنی ہے اور میں یہ رقم تمام کی تمام آپ حسنی سادات کی خدمت میں پیش کرتا ہوں آپ حسنی، حسینی اور علوی سب آپس میں تقسیم کر لیں انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کریں اس میں باہمی اختلاف ہو جائے گا آخر قبلہ مدنی صاحب نے فرمایا میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ یہ رقم شیخ السادات کو دیدیں وہ سب میں تقسیم کر دیں گے اور کوئی ناراض بھی نہ ہو گا۔

نماز مغرب کے بعد وہ صاحب جنہوں نے خط لکھا تھا حضرت بابو جیؒ کے پاس آئے قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا کہ جو شخص آپ حضرات میں فرق کرے وہ واقعی قصور وار ہے۔ ہمارے لئے تو دونوں یعنی حسنی اور حسینی ہماری آنکھوں کے نور ہیں میرا تو یہ ایمان ہے اور آرزو ہے کہ مدینہ شریف کا کوئی کتا بھی ناراض نہ ہو آپ تو ہمارے سر کے مالک ہیں۔ آپ اس حقیر رقم کا خیال نہ فرمایا کریں بلکہ جس اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ رقم پیش کی جاتی ہے آپ کو بھی اس نیاز اور اخلاص کی طرف دیکھنا چاہیے۔

مورخہ ۱۹ اکتوبر کو نماز فجر کے بعد حسب دستور دربار رسالت میں نعتوں اور صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا گیا پھر جبل احد کی حاضری ہوئی سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے احد کی بارگاہ میں ہدیہ فاتحہ پیش کیا گیا۔ مسجد قبلتین سے ہوتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف لوٹے تو راستے میں چند کتے نظر آئے قبلہ بابو جیؒ ان کے لئے باقاعدہ روٹیاں لے گئے تھے وہ روٹیاں ان کے سامنے رکھ دی گئیں۔ ان کتوں نے انتہائی اطمینان کے ساتھ روٹیاں کھائیں جس کے آگے جو روٹی رکھی گئی اس نے صرف وہی روٹی کھائی دوسرے کی طرف

آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ یہاں سے مسجد قبا شریف گئے راستے میں وہ مقام (قبہ) دیکھا جہاں بنو نجار کا محلہ تھا جب آقائے کائنات حضرت محمد ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے تو یہاں پر بنو نجار کی بچیوں نے دف بجا کر حضور ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے یہ گیت گایا تھا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

مسجد قبا میں دو دو رکعتیں نماز نفل ادا کی گئیں۔ اس جگہ سے گذرے جس کے بارے میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہاں کی مٹی شفا ہے۔ پھر اس باغ کی زیارت کی جس میں آنحضرت ﷺ نے اپنے متبرک ہاتھوں سے کھجور کے درخت کاشت فرمائے تھے۔ ان کھجور کے درختوں میں سے تین باقی تھے اگرچہ کھجور کا موسم نہ تھا مگر حضرت بابو جیؒ نے باغ کے مالک سے کہا کہ اوپر چڑھ کر دیکھیں شاید کچھ پھل مل جائے اس نے اوپر چڑھ کر تلاش کیا تو تین چار دانے کھجور مل گئی حضرت بابو جیؒ نے تھوڑی تھوڑی تمام ساتھیوں میں تقسیم کر دی۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو نماز فجر کے بعد حسب دستور بارگاہ نبوت میں تین نعتوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ بعد نماز ظہر سید جماعت علی شاہ صاحب کی طرف سے دی گئی دعوت طعام میں شرکت کی عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع حاضر ہوئے باہر جو مساکین تھے انہیں ایک ایک ریال دیا گیا۔

مورخہ ۲۱ اکتوبر کو حسب دستور صبح کو بارگاہ رسالت میں ہدیہ صلوۃ و سلام پیش کیا گیا پھر عشاء کے وقت الوداعی سلام پیش کیا گیا اور جدہ کو روانگی ہوئی۔

مورخہ ۲۳ اکتوبر کو جدہ سے بذریعہ ہوائی جہاز بغداد شریف کے لئے

روانہ ہوئے قبلہ مدنی صاحب الوداع لینے کے لئے جدہ ایئرپورٹ تک آئے اور جب حضرت بابو جیؒ رخصت ہونے لگے تو قبلہ مدنی صاحب زار و قطار رونے لگے اور ایئرپورٹ کے اندر جہاز تک رخصت کرنے کے لئے آئے۔

جدہ سے سوا چار گھنٹے کی پرواز کے بعد جہاز بغداد شریف پہنچا۔ مغرب کی نماز حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مسجد میں ادا کی گئی۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت نقیب الاشراف صاحب تشریف لائے۔

مورخہ ۲۵ اکتوبر کو ناشتے کے بعد مسیب جا کر حضرت مسلم بن عقیل کے دونوں صاحبزادوں حضرت ابراہیمؓ اور حضرت محمدؓ کے مزار پر فاتحہ پڑھی پھر کربلائے معلیٰ پہنچ کر پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں فاتحہ پیش کیا۔ کربلائے معلیٰ میں جہاں اہل بیت اطہار کے خیمے لگائے گئے تھے اسی مقام کی زیارت کی پھر حضرت حر کی قبر شریف پر گئے اور بعد میں نجف اشرف میں حاضر ہو کر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ فاتحہ پیش کیا اور کوفہ میں مشہد حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فاتحہ پڑھا اور حضرت مسلم بن عقیلؓ کی بارگاہ میں سلام محبت پیش کیا' حضرت ام ھانیؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت خدیجۃ صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارات پر فاتحہ پیش کیا۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت ذوالکفل کی خدمت میں فاتحہ و سلام عرض کیا اور پھر واپس بغداد شریف آ کر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں سلام و نیاز پیش کیا اور قیام گاہ پر آ گئے۔

مورخہ ۲۶ اکتوبر نماز فجر کے بعد حسب دستور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف کی حاضری ہوئی اور سلام عقیدت عرض کیا گیا اور نماز مغرب کے بعد درگاہ شریف کے دروازے سے ملحقہ مکان میں کردوں کو بلا کر ان میں

رقم تقسیم کی گئی۔ کرد قوم کے لوگ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت درجے کی عقیدت رکھتے ہیں درگاہ شریف پر حاضر ہوتے ہیں تو مل کر انتہائی والہانہ انداز میں قصیدہ خمریہ (غوثیہ) پڑھتے ہیں۔

مورخہ ۲۷ اکتوبر کو واپسی کا دن تھا نماز فجر کے بعد حسب دستور بارگاہ غوثیت میں نعتوں کا ہدیہ پیش کر کے سلام رخصت عرض کیا گیا اور بذریعہ K.L.M. کراچی پہنچے۔

مورخہ ۳۰ اکتوبر بذریعہ پاکستان میل کراچی سے روانگی کا پروگرام تھا حضرت قبلہ بابو جیؒ پیلس ہوٹل میں عراقی سفیر سید عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے پھر ترکی سفیر سے ملنے گئے مگر وہ موجودہ نہ تھے ان کے نام ایک خط چھوڑا اور ریلوے اسٹیشن تشریف لے آئے۔گاڑی شام سات بجے کراچی سے روانہ ہوئی۔ اور صبح ہوتے ہی خانپور (ریاست بہاولپور) پہنچی حضرت لالہ جی مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے کہ آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی ہر ریلوے اسٹیشن پر عشاق اور پروانوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ جاتے ہوئے جو خصوصی تعلق رکھنے والے احباب مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر حاضر ہوئے حضرت لالہ جی کی تحریر کے مطلق ان کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

یہ مبارک سفر گولڑہ شریف سے شروع ہوا۔راولپنڈی ریلوے اسٹیشن پر غلام قادر اور خان بہادر ولایت خان صاحب بھی شریک سفر ہو گئے لاہور کے اسٹیشن پر محمد سعید قریشی صاحب محمد شمشیر علی اور فنانس سکریٹری انعام الرحیم صاحب موجود تھے۔ منٹگمری (ساہیوال) کے اسٹیشن پر میاں محمد مسعود صاحب اور ان کے صاحبزادے غلام فرید صاحب پاکپتن شریف سے تشریف لائے تھے۔ نیز محمد اکرم خان وٹو یہیں پر کھانا لائے۔ راستے میں موٹر خراب ہو جانے کی وجہ

سے خان بہادر دوست محمد اور ان کے لڑکے صبح صادق خان ریلوے اسٹیشن تک نہ پہنچ سکے۔

ملک تاج محمد صاحب چیف کنٹرولر ریلوے خانیوال اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے اور ملتانی مخلصین ملتان اسٹیشن پر جمع تھے عبدالودود صاحب ملتان سے شریک ہوئے۔ بہاول پور اسٹیشن پر چشتی صاحب (محمد عبدالحئ چشتی) موجود تھے۔

مورخہ ۲۰ اگست کو قافلہ صبح دس بجے کراچی پہنچا تو مخلص محمد فاضل صاحب، مولوی حبیب الرحمن صاحب اور خان بہادر حبیب اللہ خان صاحب اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

واپس آتے ہوئے مختلف مقامات پر زیارت کے لئے آنے والے لوگوں میں سے چند حضرات کے نام حضرت لالہ جی نے تحریر فرمائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ڈرگ روڈ اسٹیشن پر سعید صاحب کھانا لائے۔ علی الصبح خانپور اسٹیشن پر چوہدری اورنگ زیب موجود تھے اور ملک تاج محمد صاحب چائے لے آئے۔ سمہ سٹہ اسٹیشن پر حاجی غلام محمد صاحب لوٹھن والے اور سردار دوست محمد صاحب وٹو اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ کھانا لیکر آئے ہوئے تھے۔ بہاولپور اسٹیشن پر نورانی جھلک دیکھنے کے لئے راقم الحروف کے والد گرامی چشتی صاحبؒ موجود تھے نیز عم محترم قادری صاحب بھی ساتھ تھے۔ ملتان اسٹیشن پر کافی تعداد میں ملتانی صاحبان جمع تھے ان میں سے بعض خانیوال تک ساتھ آئے۔

رائے ونڈ اسٹیشن پر شیخ غلام رسول مستری شفاعت اللہ، فضل اور ملک ضیاء الدین وغیرہ موجود تھے۔ لاہور پہنچے تو شیخ بڈھا صاحب اور کمشنر انعام الرحیم صاحب ملے، گجر خان پر مولوی انواری صاحب، اسحاق پشاوری اور مشتاق سیٹھی

وغیرہ آئے تھے۔

یکم نومبر کو صبح چار بجے گولڑہ شریف ریلوے اسٹیشن پر گاڑی سے اترے۔ سامان تانگے پر لادا گیا۔ کچھ لوگ تانگہ کر کے دربار شریف آئے مگر حضرت بابو جیؒ پیدل چل کر دربار شریف تک آئے پہلے مزار شریف پر حاضر ہو کر سلام پیش کیا پھر بیٹھک پر تشریف لائے۔(۵)

آپ کا دستور تھا کہ جب سفر پر روانہ ہوتے تو آخر میں مزار شریف پر سلام کر کے جاتے اور آتے ہوئے پہلے مزار پر حاضر ہو کر سلام پیش کرتے۔

یہ مبارک سفر ۱۹ ستمبر سے شروع ہو کر یکم نومبر کو اختتام پذیر ہوا۔

حضرت بابو جیؒ نے ۱۹۶۴ء میں بھی مختلف ممالک کا سفر کیا۔ حضرت لالہ جی مدظلہ العالی نے اس کا اجمالی خاکہ قلمبند فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء کو راولپنڈی سے بذریعہ خیبر میل کراچی کے لئے روانہ ہوئے

مورخہ ۱۹ اپریل کو کراچی سے جدہ

مورخہ ۱۰ اپریل کو جدہ سے مدینہ منورہ

مورخہ ۱۸ اپریل کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ

مورخہ ۲۰ اپریل کو مکہ مکرمہ سے منی

مورخہ ۲۱ اپریل کو منی سے عرفات

مورخہ ۲۵ اپریل کو منی سے مکر مکرمہ

مورخہ ۲۷ اپریل کو جدہ سے بیروت

مورخہ ۲۸ اپریل کو بیروت سے دمشق

مورخہ ۳ مئی کو دمشق سے بیروت سے بیت المقدس

مورخہ ۵ مئی کو بیت المقدس سے مصر

مورخہ ۷ مئی کو مصر سے جنیوا

مورخہ ۸ مئی کو جنیوا سے پیرس

مورخہ ۹ مئی کو پیرس سے لندن

مورخہ ۱۸ مئی کو لندن سے فرینکفرٹ

مورخہ ۲۳ مئی کو فرینکفرٹ سے روم

مورخہ ۲۶ مئی کو روم سے استنبول

مورخہ ۳۰ مئی کو استنبول سے انقرہ

مورخہ ۳۱ مئی کو انقرہ سے قونیہ شریف

مورخہ ۳ جون کو قونیہ شریف سے انقرہ

مورخہ ۴ جون کو انقرہ سے بغداد شریف

مورخہ ۲۱ جون کو واپس کراچی

قبلہ لالہ جی مدظلہ العالی نے اس سفر کی تفصیلات بھی ایک ڈائری میں تحریر فرمائیں اس میں سے بھی کچھ اقتباسات قارئین کے فائدے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔

کراچی ایئر پورٹ پر حضرت خواجہ نظام صاحب قبلہ بابو جیؒ کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے اور حضرت بابو جی کو پھول پیش کئے جدہ سے مدینہ منورہ گئے اور مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر مکہ شریف پہنچے۔ حج ادا کرنے کے بعد بیروت آئے اور پھر ملک شام آ گئے یہاں پر جو زیارات کی گئیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ اصحاب کہف کی غار جو قاسیون نامی پہاڑ میں واقع ہے ان کا تذکرہ قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔

۲۔ اصحاب کہف کی غار کے دروازے پر حضرت محمد حنیف رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قبر شریف۔

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے پتھر پر قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔

۴۔ اسی قاسیون پہاڑ میں وہ غار ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام بی بی حوا علیہا السلام، قابیل اس کی بہن اقلیمہ، ہابیل اور اس کی بہن لبیدہ رہتے تھے۔

۵۔ حضرت خضر علیہ اسلام کا مصلّٰی

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مصلّٰی

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلّٰی

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے چالیس مصلے

۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش

۱۰۔ حضرت ھود علیہ السلام کا مصلّٰی

۱۱۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر شریف

۱۲۔ حضرت امام زین العابدین کا مصلّٰی

۱۳۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے ۱۲ موئے شریف اور داڑھی مبارک کے ۶ موئے شریف (بال)

۱۴۔ دمشق کی جامع مسجد کے مینار جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے۔

۱۵۔ قید خانہ جہاں اہل بیت اطہار کو قید میں رکھا گیا تھا۔

نیز مندرجہ ذیل حضرات کے مزارات پر حاضری دی گئی۔

۱۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی ابن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مقداد بن اسود الکندی رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت بی بی زینب بنت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

۴۔ حضرت سلطان بایزید بسطامی

۵۔ حضرت بی بی سکینہ بنت امام حسین علیہ السلام

۶۔ حضرت بی بی کلثوم بنت امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم۔

۷۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

۸۔ حضرت عبداللہ ابن جعفر الطیار رضی اللہ عنہ

۹۔ بی بی حفصہ ام المومنین بنت حضرت عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ

۱۰۔ بی بی اسماء بنت حضرت ابو بکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ

۱۱۔ حضرت عبداللہ ابن امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

۱۲۔ بی بی فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ

۱۳۔ حضرت آبان ابن حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۱۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

۱۵۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۶۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

۱۷۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن ام کلثوم رضی اللہ عنہ

۱۹۔ حضرت عبداللہ بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۲۰۔ کربلا معلیٰ کے سولہ شہداء کے سر مبارک

۲۱۔ حضرت ابو عبیدہ عامر ابن جراح رضی اللہ عنہ

۲۲۔ حضرت عبدالوہاب ابن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

۲۳۔ حضرت عبدالغفار ابن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

۲۴۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ

۲۵۔ حضرت اوس ابن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ

۲۶۔ نشان قدم مبارک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۲۸۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحیتہ الکلبی رضی اللہ عنہ

۲۹۔ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسیؒ

۳۰۔ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسیؒ کے صاحبزادے مصطفیٰ نابلسیؒ

۳۱۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ اور ان کے دو صاحبزادے حضرت عماد الدین اور حضرت بہاؤ الدین۔

۳۲۔ حضرت طلحہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۳۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاقؒ

۳۴۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (دمشق سے ۲۰۰ کلو میٹر شہر حمص میں)

۳۵۔ حضرت ذکریا علیہ السلام (دمشق سے ۳۲۵ کلو میٹر شہر حلب میں)

۳۶۔ حضرت ذوالکفلؒ

۳۷۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۳۸۔ حضرت ہابیل بن حضرت آدم علیہ السلام

۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (دمشق سے ۲۰ کلو میٹر غرنہ میں)

مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۴ء کو دمشق سے براستہ بیروت بیت المقدس گئے اور مندرجہ ذیل مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

۱۔ مسجد اقصیٰ

۲۔ مسجد صخرہ جہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا سفر فرمایا اسی مسجد میں

حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر شریف ہے اور جنات کی جیل کا دروازہ ہے۔

۳۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مسجد اور مصلیٰ

۴۔ بی بی مریم علیہا السلام کی مسجد اور قبر شریف

۵۔ وہ جگہ جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

۶۔ حضرت عزیر علیہ السلام کی قبر مبارک اس جگہ کو محلہ عزیریہ کہتے ہیں۔

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک بیت المقدس سے تقریباً ۲۵ کلو میٹر

۸۔ مردہ سمندر جس میں کوئی ذی روح چیز نہیں ہے نہ رہ سکتی ہے۔

۹۔ جبل زیتون پر قائم ایک مسجد جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم مبارک کا نشان ہے اسی پہاڑ پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔

۱۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا باغ اور حوض

۱۱۔ بیت اللحم جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

۱۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف اس گاؤں کو "خلیل الرحمن" کہتے ہیں۔

مصر میں اہرام مصر، ابوالہول اور سیدہ زینب علیہا السلام، حضرت امام شافعیؒ، مقبرہ سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام اور جامع ازہر کی زیارت کی۔

مورخہ ۷ مئی کو T.W.A کے جیٹ بوئینگ جہاز نے مصر سے پرواز کی اتھنز اور روم سے ہوتا ہوا جینوا پہنچا۔ ایک دن جنیوا میں قیام کرنے کے بعد پیرس آئے۔ ایک دن پیرس میں گذارنے کے بعد لندن روانہ ہوئے۔

مورخہ ۱۸ مئی کو بذریعہ K.L.M براستہ ایمسٹرڈم (ہالینڈ) فرنکفرٹ پہنچے اور مورخہ ۲۳ مئی کو بذریعہ لفتھانسا فرینکفرٹ سے روم آئے مورخہ ۲۶ مئی کو

روم سے استنبول پہنچے اور پروگرام کے مطابق قونیہ شریف میں حضرت مولانا رومیؒ کی مزار اقدس پر حاضری دی اور بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آستان بوسی کا شرف حاصل کرنے کے بعد مورخہ ۲۱ جون کو واپس کراچی آ گئے۔

قیام پاکستان سے قبل آپ تقریباً ہر سال عرس شریف کے موقعہ پر اجمیر شریف جایا کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ ۲ رجب کو بذریعہ فرنٹیئر میل روانہ ہو کر ۳ رجب کو دہلی پہنچتے۔ خواجہ نظام الدین اولیا اور دیگر اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دیتے اور رات ساڑھے دس بجے دہلی سے بذریعہ احمد آباد میل روانہ ہو کر ۴ رجب کی صبح اجمیر شریف کے اسٹیشن پر اُترتے ۶ رجب کو عرس مبارک کی تقریبات ختم ہو جاتیں تو آپ واپس آ جاتے۔ مولانا محمد حسین الہ آبادیؒ عرس کے دن محفل سماع میں شریک تھے قوال کے اس شعر پر (غالباً)

گفت قدوسے فقیرے در فنا و در بقا
خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

انہیں وجد ہوا اور اسی وجدانی کیفیت میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ان کے بیٹے ۸ رجب کو ان کا ختم شریف کیا کرتے تھے تو حضرت بابو جیؒ بھی اس ختم شریف میں شریک ہو کر واپس ہوا کرتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ ہر سال کی بجائے کبھی کبھی اجمیر شریف حاضر ہو کر حضرت سلطان الہند خواجہ معین الحق والدین چشتی اجمیریؒ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت اور سلام محبت پیش کرتے۔

حضرت قبلہ بابو جی کا سجادہ نشین پاکپتن شریف حضرت دیوان سید محمد صاحب کے ساتھ خصوصی قلبی تعلق تھا۔ آپ اپنے والد گرامی حضور اعلیٰ سید نا پیر مہر علی شاہؒ کے ساتھ پاکپتن شریف حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضور اعلی اپنے مہمانوں کا لحاظ رکھتے ہوئے حضرت بابو جیؒ کو ساتھ نہ جانے اور گولڑہ شریف میں رہ جانے کی تلقین کرتے۔ ایک مرتبہ حضور اعلیٰ نے فرمایا کہ انسان جس سے ملنے کے لئے جائے اس کے ساتھ اتنا تعلق تو ہو کہ جب اس کو سلام کہے تو اس کے جواب و علیکم السلام کو سن لے۔ اس پر حضرت بابو جیؒ نے کہا جناب آپ حضرت خواجہ گنج شکرؒ کی ملاقات کے لئے جاتے ہیں آپ انہیں سلام عرض کریں گے اور وہ جواباً" و علیکم السلام کہیں گے تو آپ سن لیں گے اور میں حضرت دیوان صاحب سے ملنے کے لئے جاتا ہوں انہیں سلام کہوں گا تو ان کے جواب و علیکم السلام کو میں بھی سن لوں گا۔ یہ سن کر حضور اعلیٰ مسکرا دیئے اور بخوشی حضرت بابو جیؒ کو اپنے ساتھ لے جانے پر تیار ہو گئے۔

جب حضور اعلیٰ پیر مہر علی شاہؒ پاکپتن شریف جاتے تو دیوان سید محمد صاحبؒ کی تمنا ہوتی کہ وہ زیادہ سے زیادہ دنوں تک وہاں قیام کریں۔ پہلے خود اصرار کر کے ہفتہ بھر تک روکے رکھتے پھر باری باری اپنی صاحبزادیوں سے کہتے کہ وہ ضد کر کے آپ کو رہنے پر آمدہ کریں پھر اپنی اہلیہ محترمہ سے کہتے کہ وہ آپ کو مزید رہنے کے لئے عرض کریں۔

ایک مرتبہ انہوں نے حضور اعلیٰ کو ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے روکے رکھا اور واپس آنے کی اجازت نہ دی۔ حضور اعلیٰ کی طبیعت تنگ ہوئی آپ کی والدہ محترمہ بیمار اور کمزور تھیں اس لئے بھی آپ بہت پریشان تھے حتی کہ آپ نے حضرت دیوان صاحب سے بات کرتے ہوئے ذرا سخت الفاظ

استعمال کئے تو حضرت دیوان صاحب اٹھ کر چلے گئے۔ حضور اعلیٰ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آئے تو ان سے کہا کہ پیچھے گولڑہ میں لوگ دور دراز کا سفر کر کے ملنے کے لئے آتے ہیں اور میری والدہ صاحبہ بھی بہت ضعیف ہیں تو آپ مجھے جانے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟

حضرت دیوان صاحب نے کہا جناب! میں تو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوں مگر آپ نے چاروں مذاہب کی ساری کتابیں پڑھی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت علم دیا ہے اور میرا یقین ہے کہ خدائے قدوس نے آپ کو علم لدنی بھی عطا فرمایا ہے آپ یہ بتلائیں کہ کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک سچے نیاز مند کا دل دکھانا جائز ہے۔ یہ سن کر حضور اعلیٰ نے کہا اچھا دیوان صاحب جس طرح آپ کہیں گے میں اسی طرح کروں گا۔

حضرت دیوان صاحب کی وفات کے وقت ان کے صاحبزادے خواجہ غلام قطب الدین صاحب کم عمر تھے۔ انگریز حکومت نے آپ کی ساری جائیداد اپنی نگرانی میں لے لی۔ ان کے اخراجات کے لئے رقم متعین کر دی اور انہیں تعلیم کے لئے چیفس کالج لاہور میں داخل کرا دیا۔

حضرت بابو جیؒ نے گورنر سے بار بار ملاقات کر کے کہا کہ خواجہ غلام قطب الدین صاحب ہمارے دینی و روحانی بزرگوں کی اولاد ہیں انہیں صرف انگریزی تعلیم دینا اور ان کو مذہبی تعلیم سے محروم رکھنا بہت بڑا ظلم ہے۔ انہوں نے جس آستانے کا نظم و نسق سنبھالنا ہے اس کے تقاضوں کے مطابق انہیں تعلیم دی جائے۔ آخر کار حضرت بابو جیؒ کی کوشش سے انہیں مذہبی تعلیم دینے کی اجازت مل گئی اور حضرت بابو جیؒ نے اس غرض کے لئے حضرت مولانا فتح محمد صاحبؒ کو مقرر فرمایا وہ چیفس کالج کے ہاسٹل میں قیام رکھتے ہوئے خواجہ

غلام قطب الدین صاحب کو دینی کتابیں پڑھاتے رہے۔

حضرت بابو جیؒ تقریباً ہر سال عرس شریف کے موقعہ پر پاکپتن شریف حاضر ہوا کرتے تھے اور جب تک آپ نہ آ جاتے حضرت دیوان صاحب بہشتی دروازہ نہ کھولتے تھے۔ ایک مرتبہ جبکہ مولانا افضال الحق رامپوریؒ بھی آپ کے ساتھ تھے انتظام بحال رکھنے کے لئے پولیس کے اہلکاروں نے لاٹھی چارج کر دیا حضرت بابو جیؒ کے چند ساتھی بھی اس سے متاثر ہوئے اور مولانا افضال الحق رامپوریؒ بھی ان میں تھے۔

یہ بات حضرت بابو جی کو نہایت ناگوار گذری اور آپ اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر اپنی قیام گاہ پر آ گئے۔ بہشتی دروازہ کھلنے میں بہت تاخیر ہو گئی دیوان صاحب فرماتے کہ جب تک حضرت بابو جیؒ نہ آئیں گے دروازہ نہ کھلے گا۔ سرکاری انتظامیہ کے لئے ایک مسئلہ بن گیا محکمہ پولیس کے انگریز اعلیٰ افسر نے بھی کوشش کی کہ حضرت بابو جیؒ راضی ہو جائیں مگر آپ کا اصرار تھا کہ جن پولیس اہلکاروں نے لاٹھی چارج کیا ہے انہیں باہر نکالا جائے پھر میں آؤں گا۔ پولیس آفیسرز میں قاسم علی بھی تھے جو حضرت بابو جیؒ کے ساتھ قلبی عقیدت رکھتے تھے اور حضرت بابو جی بھی اس پر مہربانی فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حکام نے اس کو سفارش کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے آ کر حضرت بابو جیؒ سے عرض کیا حضور! میری نوکری کا معاملہ ہے اگر آپ راضی نہ ہوئے تو میری نوکری بھی ختم ہو سکتی ہے آپ مہربانی فرمائیں اور غلطی معاف فرمائیں۔ اس پر حضرت بابو جیؒ نے فرمایا اچھا اگر تم کہتے ہو تو تمہارے خلوص دل کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں چلا آتا ہوں اس طرح حضرت بابو جیؒ درگاہ شریف میں آئے اور حضرت دیوان صاحب نے دروازہ کھولا۔

قاسم علی تھانیدار کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ حضرت بابو جیؒ کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت بابو جیؒ نے حسب عادت اس شرط پر دعوت منظور فرمائی کہ کھانے میں صرف دال پکائی جائے۔ جب حضرت بابو جیؒ اپنے تمام احباب کے ساتھ قاسم علی کے گھر تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ قاسم علی نے کھانے میں صرف دال پکائی ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت بابو جیؒ نے فرمایا کہ کوئی تو ہے جس نے میری بات مانی اور صرف دال پکائی۔ یہ سن کر وہاں موجود ایک صاحب نے از راہ تفنن کہا حضور! آپ کی بات تو مانی گئی مگر "ساڈی ترٹی تاں چوڑ کیتی ہس"۔

جناب شورش کاشمیری مرحوم ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان لاہور نے اپنی کتاب "تحریک ختم نبوت" میں حضرت قبلہ بابو جیؒ کے بارے میں لکھا۔

"سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کے بعد آپ کے فرزند سید غلام محی الدینؒ شاہ جانشین ہوئے۔ آپ نے تعلیم و تربیت کے علاوہ اپنے یگانہ عصر والد قدس سرہ کی نگاہ سے فیض حاصل کیا اور ایقان و عرفان کی متصوفانہ منزلیں طے کی تھیں۔ آپ کو اعلیٰ حضرت نے بابو جیؒ کہہ کر مخاطب کیا تو خانوادہ طریقت میں اسی لقب سے معروف ہو گئے۔ راقم کو آپ سے سولہ برس نیاز رہا۔ آپ نے ۱۹۵۹ء میں حرمین شریفین سے واپسی پر راقم کے غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز کیا۔ اس دن سے آپ کے وصال جون ۱۹۷۴ء تک احقر کو آپ سے قربت کا شرف حاصل رہا۔ ہر چیز قربت سے کشش کھو دیتی ہے۔ لیکن آپ کا وجود فی الواقعہ معرفت حق کا خزینہ تھا۔ آپ سے قرب ارادت پیدا کرتا اور محسوس ہوتا کہ اللہ کی زمین پر معجزہ الٰہی ہیں۔ آپ بلاشبہ ایک ولی اللہ اور جود و سخا کے پیکر انسان تھے۔ آپ کے وجود میں وہ تمام

اوصاف متجلی نظر آتے جو قرون اولیٰ میں صحبت یافتگان رسالت کی خصوصیت تھے۔ آپ علائق دنیا سے اس حد تک بے نیاز تھے کہ آپ کو معلوم ہی نہ تھا، دنیا کیا ہے اور اس کے شب و روز کیا ہیں؟ فیلڈ مارشل ایوب خان نے اقتدار سنبھالا اور دارالحکومت راولپنڈی لے گئے، تو آپ سے رابطہ پیدا کرنا چاہا۔ اپنا سیکرٹری بھیج کر آپ کو یاد کیا۔ راقم بھی وہیں تھا۔ صدر ایوب کی طرف سے سیکریٹری نے اخلاص کا اظہار کیا اور پیغام دیا کہ صدر آپ سے ملنے کے متمنی ہیں اور مجھے اسی غرض سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ قصر صدارت کو شرف بخشیئے۔ آپ نے بہ مقتضائے نعم الامیر علی باب الفقیر و بئس الفقیر علی باب الامیر یعنی بہتر امیر وہ ہے جو فقیر کے در پر جائے اور برا فقیر وہ ہے جو امیر کے در پہ حاضر ہو۔ فرمایا میرا معاملہ اپنے رب سے ہے مجھے ملاقات سے معذور رکھیں تو بہتر ہے۔ ارباب اقتدار سے میل ملاپ اور اس طرز کی راہ و رسم نہ میرے مشائخ کا مشرب رہا ہے اور نہ میرا مسلک ہے۔ صدر کے سیکرٹری چلے گئے۔ پھر ان سے لاہور ملے، اگلی ملاقات کراچی میں کی، لیکن بابو جی کا فقر و استغنا اس رفعت پر تھا کہ اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ فرمایا کہ اقتدار اور فقراء اکھٹے نہیں ہو سکتے۔

اس چیز نے راقم کو اس قدر متاثر کیا کہ تاریخ اسلام کی وہ صداقتیں یاد آگئیں جنہیں پڑھ کر حیرت ہوتی کہ فی الواقعہ جلال و استبداد سے فقر و استغنا نے اس طرح خطاب کیا تھا؟ اور اب راقم دیکھ رہا تھا کہ بابو جی ان صداقتوں کی ترت پھرت تصویر ہیں۔ بابو جی سیاسی انسان بالکل ہی نہ تھے۔ ان کا وجود ایک دینی تحریک تھا۔ وہ نگاہ کرتے اور انسان اپنے اندر ایک انقلاب محسوس کرتا۔ وہ بات چیت کے انسان نہ تھے۔ ان کا ختم نبوت کے مسئلہ سے موروثی تعلق تھا۔

اس غرض سے شخصا" کسی تحریک تنظیم یا موتمر میں شامل نہ ہوتے' لیکن سفرو حضر میں دعاگو رہتے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں علماء و صلحا کی یکجہتی کے لئے لاہور میں مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا تو آپ پہلی دفعہ مدعوین کی زبردست خواہش پر تشریف لائے۔ آپ کا فقید المثال استقبال کیا گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری آپ سے کچھ دیر بعد تشریف لائے اور اگلی صف کی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ کسی نے کہا شاہ جی! وہ ادھر پیچھے حضرت صاحبزادہ محی الدین شاہ گولڑہ شریف فرد کش ہیں۔ شاہ صاحب نے پلٹ کر دیکھا۔ فورا" آگے بڑھے۔ آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا جھک گئے کہنے لگے حضرت آپ آ گئے بحمداللہ ہماری نصرت قریب ہو گئی ہے۔ میرے سامنے اعلیٰ حضرت ہیں۔ ہم تو انہی کا مشن لے کر چل رہے ہیں۔ شاہ جی نے دعا کرائی' بابو جی نے دعا کی۔ بابو جی کا فیضان تھا کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر جو بعض فروعی جھمیلوں کے باعث کبھی اکھٹا نہ ہوتے تھے۔ اس تحریک میں اکھٹے ہو کر قادیانیت سے ٹکرا گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اس تحریک میں دیوبندی' بریلوی' حنفی' اہلحدیث اور شیعہ ایک ہو کر قادیانیت کے خلاف متحد العمل ہوئے۔ حضرت بابو جی اس وقت کے مقتدرین' ملک غلام محمد گورنر جنرل' خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم اور میاں مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ سے بھی ملے۔ انہیں مسلمانوں کے جذبات اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا اور اسیران تحریک کی مشکلات کے ازالہ پر توجہ دلائی راقم کو شروع مئی ۱۹۶۸ء میں فیلڈ مارشل ایوب خان کی ہدایت پر جنرل موسیٰ گورنر مغربی پاکستان نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت بلا معیاد نظر بند کیا۔ ہفتہ وار چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ کر ڈالا اور چٹان پریس ضبط کر لیا۔ اس کی تفصیلات چٹان کے تذکرہ میں بیان ہوں گی۔ مختصر یہ کہ گورنر موسیٰ راقم کو مروا دینے پر

ٹل گیا۔ اس نے منصوبہ تیار کیا کہ شورش کو ڈیرہ اسماعیل خان سے کراچی منتقل کرتے وقت بنوں کے راستوں میں مروا دیا جائے۔ اس غرض سے ایک قادیانی انسپکٹر پولیس کو قادیانی سپاہیوں کے ساتھ مقرر کیا گیا۔ اس کا انکشاف ایک بہت بڑے پولیس افسر نے جولائی ۱۹۷۳ء میں راقم سے مری میں کیا۔ اس پولیس افسر سے ملاقات کا باعث حضرت بابو جیؒ قدس سرہ تھے اور وہ غالباً" آپ سے بیعت تھا۔

ان دنوں بابو جی قدس سرہ نے راقم کے بچوں کو اپنی شفقتوں میں شریک کیا احقر کی اہلیہ نے آپ سے عرض کیا۔ حضور رحمت اللعالمینؐ کے صدقے میں اللہ تعالی کا لطف و کرم شریک حال ہے، کوئی تردد نہیں۔ نہ کسی چیز کی احتیاج ہے۔ صرف اپنی دعاؤں میں شریک کر لیں۔ اللہ تعالی شورش کو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ اعلی حضرت کی اس پر نگاہ ہے۔

بابو جی نے ۱۹۵۸ء سے لے کر اپنے وصال ۱۹۷۴ء تک ہمارے مودبانہ اعراض و انکار کے باوجود اپنا تلطف جاری رکھا۔ فرماتے "شورش ختم نبوت کا سپاہی ہے اور ہم اس کے دعا گو ہیں"۔

راقم نے حکومت کی دھاندلی سے تنگ آ کر کراچی کے ایام نظر بندی میں ۴۵ روز بھوک ہڑتال کی۔ اس دوران میں حالت خستہ سے خستہ ہوتی گئی۔ نوبت بہ اینجا رسید کہ صبح و شام کا معاملہ ہو گیا۔ کسی وقت بھی سانحہ آ جانے کا احتمال تھا۔ ایوب خاں اور موسی خاں راقم کو موت کی نیند سلا دینا چاہتے تھے۔ پینتالیسویں روز حالت تشویشناک ہو گئی۔ مولانا تاج محمود مدیر "لولاک" نے اکابر کو اطلاع دی۔ ملک کے طول و عرض سے راقم کے نام تاروں کا تانتا بندھ گیا "بھوک ہڑتال چھوڑ دو" اس روز دس بجے شب کے لگ بھگ حافظ

عزیزالرحمن تشریف لائے اور فرمایا کہ انہیں لاہور سے مختلف راہ نماؤں کا پیغام آیا اور دین پور شریف سے حضرت مولانا عبدالہادی نے تار دیا ہے۔ ایک اور تار حضرت عبداللہ درخواستی کا ہے کہ بھوک ہڑتال چھوڑ دو۔ تمہاری زندگی ضروری ہے۔ راقم نے حافظ جی کو ٹال دیا کہ صبح سوچیں گے۔ وہ چلے گئے۔ راقم تین بجے سو گیا۔ اذان کے وقت خواب دیکھا کہ جنت الفردوس کی ایک روش پر، سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ' العزیز' علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہ' اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کھڑے ہیں۔ راقم کے شانہ کو ان کے مقدس ہاتھ نے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"شورش گھبرانا نہیں' آخری فتح تمہاری ہے"

جب دن چڑھا راقم کو جگایا گیا تو پائنتی کی طرف پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد' کمشنر کراچی اور سپرنٹنڈنٹ جیل کھڑے تھے۔ تینوں آپس میں کانا پھوسی کر کے چلے گئے۔ راقم ایک جاں بلب مریض کی طرح تھا۔ ایکا ایکی دوبارہ آنکھ لگ گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد گورنر موسیٰ سے مل کر لوٹے جھنجھوڑ کر جگایا کہنے لگا۔ "مبارک ہو' آپ کو حکومت نے رہا کر دیا۔ پولیس چلی گئی۔ اب آپ آزاد ہیں" اس کے بعد انہوں نے انجکشن لگانا شروع کئے اور رات کے آغاز تک انجکشن دیتے رہے۔ اس کے بعد راقم نے ۱۹۶۸ء سے سانحہ ربوہ تک اتن تنہا قادیانی امت کا سیاسی محاسبہ جاری رکھا۔ بابو جی قدس سرہ نے راقم کو صبح شام کی دعاؤں میں شریک کر لیا۔ آپ کے روحانی تصرفات کے فیضان تھا کہ راقم کا قلب مضبوط ہوتا گیا۔ پھر جب جون ۱۹۷۴ء سے تحریک کا فیصلہ کن دور شروع ہوا' تو حضرت بابو جیؒ نور اللہ مرقدہ مرض الموت کے نرغہ میں تھے۔ لیکن آپ کے معمول میں کوئی فرق نہ تھا۔ آپ کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ اللہ والے یہی ہوتے

ہیں۔ راقم نے وصال سے چند دن پہلے نیاز حاصل کیا، تو فرمایا

"جدوجہد کیئے جاؤ، نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے" پھر خاموش ہو گئے۔ چہرہ مبارک دمک رہا تھا۔ فرمایا۔ اب مسئلہ طے ہو کے رہے گا، نصرت آ چکی ہے۔ میں اعلیٰ حضرت کے پاس جا رہا ہوں۔ ان سے عرض کروں گا آپ نے جو پودے کی آبیاری کی تھی وہ پھل لے آیا ہے۔"

میرے والد گرامی مفتی بہاولپور علامہ حافظ محمد عبدالحئی چشتی کا مجھ سے وعدہ تھا کہ میں قرآن مجید حفظ کر لوں تو وہ مجھے گولڑہ شریف لے جائیں گے۔ میں نے تقریباً" دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور رمضان شریف میں مصلی سنایا تو میرے والد محترم حسبِ وعدہ مجھے گولڑہ شریف لے آئے اس کے بعد میں ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں اور کبھی کبھی موسم سرما میں بھی اپنے والد گرامی کے ساتھ گولڑہ شریف حاضر ہوتا اور کئی کئی ماہ اس مقدس مقام پر رہنے کی سعادت حاصل کرتا تھا اس طرح حضرت قبلہ بابو جی کے قریب رہنے کا شرف ملتا رہا۔

حضرت والا کے شب و روز اور زندگی کا ہر لمحہ سیرت النبی ﷺ کا نمونہ تھا۔ میں ایک دن صبح کے وقت بیٹھک شریف پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے خاندان کے بزرگ سید صاحب کسی گھریلو معاملے پر بات کرنے کے لئے آئے اسی اثنا میں ناشتہ پیش کیا گیا حضرت بابو جیؒ نے مجھے چائے کی ایک پیالی عطا فرمائی اور سید صاحب کو چائے کے ساتھ ایک ٹکڑا روغنی روٹی کا بھی مرحمت فرمایا میں سید صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے از راہ عنایت وہ روٹی کا ٹکڑا مجھے مرحمت فرمایا۔ یہ دیکھ کر حضرت قبلہ بابو جیؒ نے مجھ سے فرمایا دیکھا اچھے لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہو تو فائدہ ہوا اسی لئے حضرت مولانا

رومؒ نے فرمایا ہے کہ انسان کو اچھا پڑوس اختیار کرنا چاہیے۔ اس طرح حضرت بابو جیؒ نے مجھے نہ صرف یہ کہ ایک اچھی نصیحت فرمائی بلکہ ساتھ ہی حضرت مولانا رومیؒ کے ساتھ عقیدت رکھنے اور ان سے تاحیات استفادہ کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔

ایک دفعہ بہاولپور سے ماسٹر عبداللہ جوہر صاحب تشریف لائے اور بعد نماز عشاء مجھے ساتھ لے کر حضرت بابو جیؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ راولپنڈی سے واپس آ کر بیٹھک شریف میں کھانا تناول فرما رہے تھے اور ٹیکسلا والے ماسٹر عبداللہ صاحب بھی موجود تھے۔ ہم جا کر بیٹھ گئے تو ماسٹر جوہر صاحب نے دوران گفتگو حضور اعلی کے روضہ شریف پر لکھے ہوئے مثنوی شریف کے ایک شعر کے بارے میں کہا کہ یہ شعر ایسے نہیں جیسے یہاں لکھا گیا ہے۔ اس پر جناب ماسٹر عبداللہ صاحب ٹیکسلا والے ناراض ہوئے دونوں حضرات میں بحث چھڑ گئی اور آواز بلند ہونے لگی تو حضرت بابو جیؒ نے ماسٹر عبداللہ صاحب کو خاموش کرایا اور پھر آپ نے فرمایا کہ پرانے زمانے میں کتابوں کی طباعت کا انتظام نہ تھا اور کتابوں کی قلمی نقول تیار کی جاتی تھیں اور اس طرح نقل کرتے وقت کاتب سے کبھی کبھی بھول ہو جاتی تھی اور کہیں کہیں بعض الفاظ بدل جاتے تھے اس طرح حضرت مولانا رومؒ کی مثنوی شریف مقبولیت کی وجہ سے نقل در نقل ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچی اور اس میں بھی کہیں کہیں الفاظ میں ردو بدل ہو گیا لہٰذا جو نسخہ ہم نے دیکھا اس میں یہ شعر اسی طرح لکھا ہے جیسے ہم نے روضہ شریف پر لکھا دیا اور جو نسخہ ماسٹر جوہر صاحب کی نظر سے گذرا اس میں اسی طرح لکھا ہو گا جس طرح ماسٹر صاحب کہہ رہے ہیں لہٰذا اس معاملے میں اختلاف کرنا اور بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔

قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت قبلہ بابو جیؒ ایک مختصر سی بات کہہ کہ بڑے سے بڑا مسئلہ حل فرماتے اور سننے والوں کو مکمل تسلی ہو جاتی تھی۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کوئی دکھی، آزردہ خاطر آپ کے پاس آیا آپ وظائف پڑھنے میں مشغول ہوتے وہ شخص آپ کو اپنا دکھڑا سناتا۔ دکھ درد بیان کرتا اور آپ جواب میں صرف "ہوں" فرما دیتے اس کا دل ہر رنج و الم سے پاک ہو جاتا وہ نہایت خوش دل ہو کر واپس لوٹ جاتا۔

آپ کا وجود مسعود اسرار الٰہیہ کا جسمانی پیکر تھا اس میں قطعاً" مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ آپ کے عہد حیات میں گولڑہ شریف خصوصاً" آستانہ غوثیہ مہریہ کے تمام مہمان خانوں اور دیگر عمارات کے در و دیوار عجب پرمست خوشبو میں مہکے رہتے تھے ہوا کی ہر موج پرکیف تھی ذرہ برابر بھی صدق نیت رکھنے والا شخص یہاں آ کر سوز و درد کی نعمت سے محروم نہ رہتا۔ مہمان خانہ نمبر ۲ کے کمرہ نمبر ۲۲ میں حضرت کے مجلس خانے کے نیچے میرے والد گرامی کا قیام ہوتا تھا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بعض اوقات اوپر مجلس خانے سے سازوں کے بجنے کی آواز آیا کرتی تھی میں خیال کرتا کہ شاید محبوب صاحب اوپر مجلس خانے میں ریاض کر رہے ہیں۔ اوپر جا دیکھتا تو مجلس خانہ بند ہوتا دروازے پر تالا پڑا ہوتا پھر سوچتا کہ چونکہ دوپہر کو روزانہ قوالی سنتے ہیں۔ اس لئے کانوں میں سازوں کی آواز گونجتی ہے۔ ایک دن میں نے اپنے والد گرامیؒ کو کہا کہ اوپر مجلس خانے سے سازوں کے بجنے کی آواز آتی ہے انہوں نے معنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھا مگر جواب کچھ نہ دیا اور کچھ دیر بعد خود ہی مجھے کہنے لگے محمد! سنو اوپر سے آواز آ رہی ہے میں نے غور کیا تو سازوں کی آواز آ رہی تھی نہ وجہ

میں نے پوچھی نہ انہوں نے بتلائی میں بھی چپ ہو رہا وہ بھی خاموش ہو گئے اور پھر ایک دن حضرت قبلہ بابو جیؒ نے گیراج شریف میں بیٹھے ہوئے باتوں باتوں میں اس کا اظہار فرمایا کہ مجلس خانے میں حضرت مولانا رومیؒ کا بسیرا ہے جب ان کی طبیعت چاہتی ہے تو ان کے لئے ساز خود بخود بجنے لگتے ہیں۔

آپ اپنی مبارک زندگی کے آخری ایام میں فرمایا کرتے تھے کہ اب ہماری دکان سے سودا لینے والا کوئی نہیں ہے اب ہماری دکان بند ہونی چاہیے۔

ایک مرتبہ میرے دماغ میں یہ وسوسہ سما گیا کہ حضرت بابو جیؒ ریشمی اور اعلی درجے کے نفیس ترین بستر پر سوتے ہیں جو دنیا داروں کا طریقہ ہے کئی دن میں اسی وسوسے میں گرفتار پریشان حال رہا اور پھر اللہ تعالی نے کرم فرمایا مجھے اس کا جواب مل گیا کہ حضرت بابو جیؒ پچھلی رات کو بستر سے اٹھ جاتے تہجد ادا فرماتے' وظائف میں مشغول ہو جاتے نماز فجر بوہڑ کے نیچے والے تھڑے پر با جماعت ادا فرماتے پھر بیٹھک شریف پر وظائف پڑھنے کے ساتھ ساتھ لوگوں سے ملاقات کرتے ان کے دکھ درد کی باتیں سنتے ان کے لئے دعائیں کرتے۔ تھوڑی دیر کے لئے اندرون خانہ تشریف لے جاتے پھر مجلس خانے میں قوالی سننے کے ساتھ ساتھ اندرون و بیرون ملک سے کثیر تعداد میں ارسال کردہ خطوں کے جواب دیتے دعا کے بعد مہمانوں سے ملاقات فرماتے۔ تھوڑی دیر کے لئے گھر تشریف لے جاتے اور پھر گیراج شریف میں آنے والوں سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا۔ بعد نماز عصر راولپنڈی تشریف لے جاتے جہاں علما اور عامتہ الناس ملاقات کرتے بعد نماز عشاء واپس تشریف لاتے چند مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے اور اس طرح رات گئے اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

ان حالات کے پیش نظر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ایک شخص پچھلی

رات سے اٹھ کر پھر رات گئے تک ان مشاغل میں وقت گذارے تھکا ماندہ ہو کر انتہائی آرام وہ اور نفیس ترین بستر پر سو جائے اور پھر پچھلی رات اس بستر کو چھوڑ کر خدائے قدوس کی بارگاہ میں نماز تہجد ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے اور یہ ایک دن ایک ہفتہ ایک ماہ یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ اس کی ساری زندگی اسی معمول کے مطابق گذر جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ وہ شخص کوئی عام آدمی نہیں ہے یہ کسی ایسے ویسے کے بس کی بات نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کرنے والا شخص صرف وہی ہو سکتا ہے جو خشیت الہٰی اور عشق محمد مصطفیٰ ﷺ میں فنا ہو چکا ہو۔ انسان جس قدر اعلی مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس کو اسی قدر مشکل مرحلے سے گذارا جاتا ہے ہر رات تھکاوٹ کے باجود بہترین آرام وہ بستر کے باوجود اور اپنے معاملات میں خود مختار ہونے کے باوجود رات کے ان لمحات میں جب فطرتاً ہر انسان پر نیند کا سخت غلبہ ہوتا ہے حضرت بابو جیؒ اس بستر سے اٹھ کر بارگاہ خداوندی میں سر بسجود ہونے کے مشکل مرحلے سے گذرتے تو ہر رات اللہ تعالٰی کی طرف سے ان کے مدارج میں ترقی فرمائی جاتی آپ بارگاہ رب العزت سے اور درگاہ مصطفوی ﷺ سے انمول عطیات و انعامات سے سرفراز کئے جاتے۔

آپ کا اپنے والد گرامی حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ کے ساتھ گہرا روحانی ربط تھا کہ اگر کوئی ارادتمند حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر دست سوال دراز کرتا یا کوئی حاجت بیان کرتا تو جلدی ہی حضرت بابو جیؒ اس کی حاجت روائی فرماتے اور اس کی تمنا پوری کر دیتے ایسے ہزاروں واقعات متوسلین درگاہ کے سامنے رونما ہوئے مثلاً جناب صوفی سکندر خان صاحب آف ماہلو والہ (کلور کوٹ تحصیل بھکر) نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ حسب معمول اکثر

اوقات گولڑہ شریف میں حاضری دیا کرتے تھے ایک دن خیال آیا کہ میں تو اکثر حاضر ہوتا ہوں مگر جبکہ بابو جیؒ میرے گھر اور میرے علاقے کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بات نہیں کرتے میرا جی چاہا کہ حضرت بابو جیؒ ذرا تفصیل کے ساتھ مجھ سے باتیں کریں اور میں نے حضرت اعلیٰؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر اپنی تمنا عرض کر دی اور پھر وہاں سے اٹھ کر حسب معمول جب حضرت بابو جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر تفصیل کے ساتھ میرا حال پوچھا میرے گاؤں کے بارے میں ریلوے اسٹیشن کے بارے میں آنے جانے میں کیا دقتیں پیش آتی ہیں ان کے بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ باتیں کیں اور میرا دل ایسا باغ باغ ہو گیا کہ میں آج تک ان باتوں کی لذت اور شیرینی اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔

اگر تفصیلات میں جائیں تو حضرت قبلہ بابو جیؒ کی باتیں ختم ہونے کی نہیں آخر میں ایک بات کہنے کو ضرور جی چاہتا ہے وہ یہ کہ حضرت قبلہ بابو جیؒ کو بارگاہ نبوی سے کیا ربط تھا اس کی بھی صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ ہر سال حجاز مقدس جایا کرتے تھے اور حضرت قبلہ مدنی صاحبؒ خوش آمدید کہنے کے لئے جدہ ایئرپورٹ پر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بابو جیؒ نے اس خیال سے کہ حضرت مدنی صاحب کو تکلیف ہوتی ہے وہ مدینہ منورہ سے جدہ آتے ہیں انہیں اپنے آنے کی اطلاع نہ دی اور سوچا کہ مدینہ منورہ میں جا کر ہی مدنی صاحب سے ملاقات کریں گے۔ مگر جونہی حضرت بابو جیؒ اپنے رفقا سمیت جدہ ایر پورٹ پر اترے تو وہاں حضرت مدنی صاحبؒ موجود تھے پوچھا کہ آپ کو کس طرح اطلاع ہو گئی کہ ہم آ رہے ہیں کہا آپ نے تو مجھے اطلاع نہ دی مگر خواب میں مجھے سید الکونین آقائے

کل فخر رسل شفیع عاصیاں مونس عاجزاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے مجھے فرمایا کہ میرا بیٹا آ رہا ہے کیا تم اس کو خوش آمدید کہنے کے لئے نہیں جاؤ گے۔ تو میں فوراً روانہ ہو کر جدہ آگیا۔

اس کتاب میں کئی جگہ بزرگان دین کے خوابوں کا ذکر آیا ہے اس لئے خواب کی شرعی حقیقت اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں تاکہ قارئین میں سے کسی کے ذہن میں کوئی اشکال پیدا ہو تو وہ اس کا ازالہ کر سکے۔

قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم اسلام کے خوابوں کا ذکر ہے مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب جو از روئے قرآن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بتلائی ہوئی تعبیر کے مطابق سچا ثابت ہوا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب قرآن مجید میں بیان کیا گیا اور بادشاہ مصر کا خواب بھی قرآن نے بیان کیا جس کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔

البتہ ایک بات طے شدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا خواب وحی الٰہی ہوتا تھا اور غیر نبی کا خواب یہ درجہ نہیں رکھتا تاہم بزرگان دین اور مومنین صالحین کے خواب نبوت ہی کا فیضان اور مبشرات کہلاتے ہیں جیسے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

لم یبق من النبوۃ الاالمبشرات قالوا و ما المبشرات قال الرویاء الصالحۃ

روایت بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بشارتوں کے سوا نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا صحابہ نے عرض کیا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے فرمایا اچھا خواب۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرویا الصالحۃ جزء من ستۃ و اربعین جزء من النبوۃ

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

ہر انسان کا ہر خواب سچا نہیں ہوتا خدائے بزرگ و برتر کے وہ نیک بندے جن کے خیالات پاکیزہ ورد زبان پاکیزہ اور پیٹ میں طعام پاکیزہ ہوتا ہے ان کے خواب مبشرات یعنی اللہ تعالی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں۔ عام مومنین صالحین کا بھی کوئی خواب سچا ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ شیطان ملعون بھی خواب میں ایمان والوں کو پریشان کرتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ

الرویا الصالحۃ من اللہ الحلم من الشیطان فاذا رای احد کم مایحب فلا یحدث بہ الا من یحب وان رای مایکرہ فلیتعوذ باللہ من شرھا و من شرالشیطان ولیتفل ثلاثاً ولا یحدث احداً فانھالن تضرہ (بخاری و مسلم)

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برے خواب شیطان کی طرف سے پس جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اس شخص کو بیان کرے جو اسکو پسند ہو (جس سے حسن اعتقاد ہو) اور جب مکروہ خواب دیکھے تو اللہ تعالی سے اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور تین مرتبہ تھوک دے اور وہ برا خواب کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو کوئی ضرر نہ ہو گا۔

مکروہ خواب کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ اذارای احد کم الرویا یکرھھا

فلیبصق عن یسارہ ثلاثاً و بستعن باللّٰہ من الشیطان ثلاثاً و لیتحول من جنبہ الذی کان علیہ۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اپنی وہ کروٹ بدل دے جس کروٹ پر خواب دیکھا تھا۔

رویا صالحہ یا مبشرات کا سلسلہ صحابہ کرام سے شروع ہوا صحابہ کرام اپنے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتے تھے اور آپ تعبیر بیان فرمایا کرتے تھے مثلاً"

انصار مدینہ سے تعلق رکھنے والی ایک صحابیہ خاتون حضرت ام العلاء بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین مکہ کو تقسیم فرمایا تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے حصے میں آئے اور ان کی وفات کے بعد بی بی ام العلا رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان بن مظعون کے لئے ایک چشمہ جاری ہے جب یہ خواب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا نیک عمل ہے۔ (صحیح بخاری کتاب التعبیر)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب بیان کیا کہ وہ ایک باغ میں ہیں اس باغ میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے ان سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھو انہوں نے کہا میں تو اس ستون پر نہیں چڑھ سکتا تو ایک شخص آیا اس نے مدد کی اور وہ ستون پر چڑھ کر اس کنڈے کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور بیدار ہونے تک اس کنڈے کو پکڑے ہوئے تھے۔ یہ خواب سن کر حضرت محمد رسول اللہ

نے فرمایا وہ باغ دین اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون دین اسلام کا ستون ہے وہ کنڈہ "عروۃالوثقی" ہے تم زندگی کے آخری لمحے تک دین کے بلند معیار پر قائم رہو گے۔ (صحیح بخاری کتاب التعبیر)

مذکورہ بالا دلائل و کوائف سے پتہ چلتا ہے کہ مومنین صالحین کے خواب ایک شرعی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا ان کا کلیتہً انکار کرنا کسی بھی طرح سے پسندیدہ نہیں ہے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ سادات کرام اور علماء دین کا بہت زیادہ لحاظ فرماتے تھے علم دین کی نسبت اور حضرت اعلیٰؒ کے ساتھ خاص تعلق کی وجہ سے آپ میرے جد امجد حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ کی نہایت عزت افزائی فرماتے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مولانا گھوٹوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ وظائف پڑھنے میں مشغول ہوتے تو وظائف کا ورد موقوف کر دیتے اور جب تک مولانا گھوٹوی آپ کی مجلس میں حاضر رہتے آپ ان کی طرف متوجہ رہتے اور جب وہ آپ کی مجلس پاک سے رخصت ہو جاتے تو پھر آپ وظائف پڑھنا شروع کرتے۔

حضرت خواجہ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ اور حضرت قبلہ سیدنا بابو جیؒ کی عنایات ہی کی وجہ سے حضرت مولانا گھوٹوی کو عزت و احترام کے اعلیٰ درجات نصیب ہوئے کہ آج تک اپنے پرائے سب ان کی علمی وجاہت اور دینی استناد کو تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت الشیخ جامع مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی علمی شخصیت تھے جو قصبہ گرالی تحصیل گجرات میں ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصبہ گھوال کے پرائمری اسکول میں پائی۔

پرائمری تعلیم کے بعد آپ چکوڑی شریف کی درسگاہ میں داخل کرا دیئے گئے یہاں کے استاد حضرت مولانا حافظ محمد چراغ صاحب، حضرت قبلہ پیر صاحب گولڑہ شریف سیدنا مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ارادتمند تھے اور اسی درسگاہ میں حضرت قبلہ پیر صاحب نے اِس ہونہار بچے کو دیکھا اور تحسین فرمائی جس کی وجہ سے نہ صرف استاد صاحب کے دل میں حضرت گھوٹوی کی قدر پیدا ہوئی بلکہ خود حضرت گھوٹوی بھی بچپن ہی میں حضرت قبلہ پیر صاحب کے دلدادہ ہو گئے۔ اور جب مدرسہ میں تعطیلات ہوئیں تو پابرہنہ گولڑہ شریف کی طرف چل دیئے راستے میں کانٹے بھی پاؤں میں چبھے تو پاؤں سے نہ نکالتے ادھر حضرت خواجہ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو بھی مکاشفانہ خبر ہو گئی اور اپنے لنگر سے حلوہ منگا کر پاس رکھ لیا جب مولانا گھوٹوی آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے نہایت شفقت کا اظہار فرمایا اور وہ حلوہ کھانے کو دیا۔

چونکہ آپ پنجاب کے ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور زمینداروں میں زیادہ تعلیم کا رجحان نہیں تھا اس لئے آپ کے والد گرامی چوہدری عبداللہ عرف گہنہ خاں نے آپ کو لکھ بھیجا کہ اب تعلیم ختم کر کے زمینوں کا کام سنبھالو۔ آئندہ جمعرات کو تیار رہنا' میں آ کر تمہیں لے جاؤں گا۔ یقیناً" یہ مہر کی نظر تھی کہ آپ حصول علم کے لئے اپنا گھر اور جائیداد چھوڑ کر بستی محمد پور گھوٹہ تحصیل ملتان میں چلے آئے ان دنوں عام رواج تھا کہ مدارس کے مسافر طلبا مخیر حضرات کے گھروں سے کھانا لایا کرتے تھے آپ زمیندار خاندان کا خون ہونے کی وجہ سے اس بات پر آمادہ نہ ہو سکے تو آپ کے استاد گرامی حضرت مولانا محمد جمال صاحب نے انہیں اپنا بیٹا بنا کر ان کے خورد و نوش کی ساری ذمہ داری خود قبول کر لی۔ آپ نے تلیری میں مولانا غلام حسین شاہ

صاحب، چکی شیخ ضلع میانوالی میں مولانا نور الزماں صاحب اور مدرسہ نعمانیہ لاہور میں مولانا غلام احمد صاحب سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ نے کانپور میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد حسن کانپوری سے درس لیا۔ ۱۹۰۴ء میں حضرت کانپوری کی وفات کے بعد آپ رامپور میں حضرت مولانا فضل حق رامپوری کے یہاں حاضر ہوئے۔

مدرسہ عالیہ رامپور میں طالب علموں کا ہجوم رہتا تھا حضرت استاد رامپوری کا طریقہ تھا کہ ذہین اور محنتی طلبا کو سب سے اگلی صف میں بٹھاتے تھے اور سارے طلباء ذہنی صلاحیت کی بنیاد پر اپنے اپنے درجے پر بٹھائے جاتے تھے حضرت گھوٹوی راجپوت زمینداروں کی اولاد ہونے کی وجہ سے لحیم و جسیم تھے اور بظاہر محض دیہاتی جوان نظر آتے تھے اس لئے پہلے پہل حضرت استاد نے ان کو سب سے آخری صف میں جگہ دی۔ توضیح تلویح کا درس تھا حضرت استاد نے دوران سبق طلباء سے تلویح کی ایک عبارت کا منشاء دریافت کیا لیکن کوئی بھی مطلب بیان نہ کر سکا۔ آخر میں آپ نے اپنے نئے شاگرد یعنی حضرت گھوٹوی سے ان الفاظ میں دریافت کیا "او پنجابی ڈھگے تو کیا کہتا ہے"؟ آپ نے عرض کی جناب صاحب توضیح پر فلاں اعتراض ہوتا تھا اور علامہ تفتازانی نے اس عبارت میں اس کا جواب دیا ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت استاد بہت خوش ہوئے اور فرمایا "لاؤ پلاؤ والا ہاتھ" حضرت استاد کی عادت تھی کہ جب خوش ہوتے تو یہی فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کو اگلی صف میں جگہ دی گئی۔ رامپور میں بھی آپ کو کھانے کے معاملے میں دشواری پیش آئی اور حضرت استاد رامپوری نے اپنے گھر میں آپ کے طعام کا بندوبست کر دیا۔

آپ نے مدرسہ عالیہ رامپور سے سرکاری سند فراغت حاصل کی اور ساتھ ہی حضرت استاد نے آپ کو اپنے طور پر بھی سند عطا کی اور آپ کے بارے میں لکھا "الملتانی وطنا" ولاثانی لقبا"

آپکو رامپور ہی کے مدرسہ انوار العلوم میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا۔ یہ مدرسہ مفتی محمد لطف اللہ صاحب نے اپنے والد مولانا سعد اللہ مراد آبادی کی وفات کے بعد رامپور میں قائم کیا تھا اور والی رامپور نواب کلب علی خاں اس کی کفالت کرتے تھے۔ حضرت استاد رامپوری نے اپنی سند میں لکھا ہے کہ "رامپور میں قیام کے دوران خلق کثیر نے حضرت گھوٹوی سے شرف شاگردی حاصل کیا' آپ کے کمالات اور فتاوی لوگوں میں مشہور ہو گئے حتی کہ آپ اپنے جیسوں اور ہم زمانہ ہستیوں سے فضیلت پا گئے' ہم عصر اہل فضل اور ہم زمانہ علماء سے بڑھ گئے پھر آپ نے یہاں سے استعفی دے دیا اور اپنے وطن واپس چلے گئے جہاں کے علماء نے آپ کا بڑا اکرام کیا۔

آپ نے تقریباً" تین سال رامپور میں تدریسی خدمات سر انجام دیں اور ۱۹۱۰ء میں اپنے استاد حضرت محمد جمال صاحب کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے واپس محمد پور گھوٹہ (ملتان) میں آ گئے۔

آپ نے ۱۹۱۱ء میں پہلا حج ادا کیا۔ آپ ادائیگی حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آپ کو سید کائنات رسول خدا ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اس بنا پر کہ آپ زیادہ تر منطق و فلسفہ کا درس دیا کرتے تھے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تم کو اتنا علم عطا فرمایا ہے مگر تم میری حدیث کا درس نہیں دیتے۔ آپ سے اس موقعہ پر آپکے شیخ طریقت و شریعت سید نا مہر علی شاہ صاحبؒ نے شفاعت کی اور وعدہ دیا کہ آئندہ یہ حدیث بھی

پڑھایا کریں گے اس طرح آپ کو بارگاہ رسالت مآب سے لطف و کرم کے عطیات ملے جب آپ واپس وطن آئے تو حضرت قبلہ پیر صاحب سے دوبارہ حدیث پڑھی اور باقاعدہ سند حاصل کی اور اس کے بعد آپ طلباء کو حدیث شریف پڑھاتے رہے۔

آپ کے گھوٹہ میں قیام کے دوران بھی کثیر تعداد میں تشنگان علم نے فیض پایا۔ بہاولپور کے معروف عالم دین مولانا محمد صادق صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہندوستان کا ایک اہل علم حمد اللہ کی شرح سلم کے بارے میں کچھ اشکالات لیکر متعدد مشہور علماء کے پاس گیا مگر مطمئن نہ ہو سکا آخر کار گھوٹہ میں حضرت گھوٹوی کے پاس آیا تو آپ نے بالبداہتہ تقریر فرمائی اور پونے گھنٹے میں سارے اشکالات رفع کر دیئے۔

جنگ عظیم (۱۹۱۸ - ۱۹۱۴) جاری تھی برصغیر کے مسلمانوں کو انگریز اپنی فوج میں بھرتی کر کے جنگ کی آگ میں جھونک رہے تھے یہ بات حضرت گھوٹوی کو بہت ناگوار تھی آپ نے ملتان چھاؤنی میں ایک تقریر فرمائی اور تقریباً" تیرہ سو رنگروٹ فوجی ملازمت سے منحرف ہو گئے۔ یہ بات انگریز حکومت کے لئے سخت تشویش کا سبب تھی۔ گورنمنٹ آف برطانیہ کی طرف سے آپ کو باغی قرار دے کر بغاوت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لینے کے احکام صادر کر دیئے گئے۔ ڈی سی ملتان کو عمل درآمد کرانے پر مامور کیا گیا۔ اور قصبہ گھوٹہ کو فوج نے گھیرے میں لے لیا۔ آپ ایک ندی میں غوطہ لگا کر بستی سے باہر آئے اور سیدھے اپنے مرشد و مربی حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کے پاس پہنچے حضرت نے انہیں ایک تعویز عطا فرمایا اور کہا (بحول اللہ و قوتہ لا یقدر احد علینا)۔ آپ نے واپس آ کر ملتان شہر میں پھر تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔

ملتان چھاؤنی کا انگریز کمانڈر برقعہ پوش ہو کر آپ کی تقریر سننے کے لئے آیا اور بعد میں اس نے اپنی گورنمنٹ کو لکھا کہ یہ شخص عمر ثانی معلوم ہوتا ہے اس پر ہاتھ ڈالنا گورنمنٹ کے لئے نقصان دہ ہو گا۔

برصغیر میں اسلامی اقتدار کی بحالی کے لئے جتنی تحریکیں اٹھیں آپ نے سب میں عملی طور پر حصہ لیا۔ آپ کی شہرت دور دراز تک پہنچی اور کئی اطراف سے آپ کو علمی اداروں کی سربراہی پیش کی گئی مگر آپ نے اپنے مرشد گرامی کی اجازت سے جامعہ عباسیہ بہاولپور کی سربراہی قبول فرما لی۔ ۱۹۲۵ء میں جامعہ عباسیہ قائم ہوا اور اسی سال ۲۵ جون کو آپ نے اس کی باگ ڈور سنبھالی اور آپ کو شیخ الجامعہ کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز کیا گیا۔ جامعہ عباسیہ کی ترقی اور مقبولیت بہاولپور میں قائم انگریزی کالج کے اہل کاروں کو پسند نہ تھی انہوں نے اسلامی علوم اور علماء اسلام کے برخلاف ایک پراپگنڈہ مہم شروع کی حتیٰ کہ اس کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں جب کہ سب اعلیٰ حکام موجود تھے اور وزیر تعلیم محسن الملک مولوی غلام حسین صاحب کی صدارت تھی اس کالج کے پرنسپل صاحب نے اپنی تقریر میں علوم شرعیہ اور علمائے شریعت کو نا اہل اور بیکار لوگ قرار دیا۔ اس پر حضرت الشیخ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ جناب پرنسپل صاحب کو اپنے جس فن پر ناز ہو وہ اس کا کوئی سوال بورڈ پر لکھ دیں میں اس کا جواب تحریر کر دوں گا۔ پرنسپل صاحب نے الجبرا کا ایک سوال لکھ دیا اور آپ نے وہیں پر اس کا جواب لکھ کر خود بھی الجبرا کا ایک سوال لکھ دیا اور پرنسپل صاحب کو جواب لکھنے کی درخواست کی مگر پرنسپل صاحب اس کا جواب نہ لکھ سکے۔ اس دن کے بعد عوام کے ذہنوں میں آپ کی عقیدت گھر کر گئی اور سب لوگ آپ کو "الشیخ الجامع" کے لقب سے یاد کرنے لگے حتیٰ کہ آپ کا نام تو

مخفی ہو گیا اور آپ اسی لقب سے معروف ہو گئے اور آج بھی اگر کہیں الشیخ الجامع یا شیخ الجامعہ کا لفظ آئے تو ذہن اولا" آپ ہی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

آپ کو جامعہ پنجاب اور جامعہ سندھ کی طرف سے زیادہ تنخواہ اور اعلی عہدوں کی پیشکش ہوئیں مگر آپ نے بہاولپور میں قیام رکھنا پسند کیا۔ آپ علمی اداروں اور مسلمانوں کی طرف سے جاری ہونے والے اخبار و رسائل کی ترقی میں بھرپور ذاتی دلچسپی لیتے تھے۔ جب ۱۹۴۶ء میں نوائے وقت جاری ہوا تو باقاعدہ یہ اخبار خریدتے اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیتے۔ کثیر تعداد میں طلبا آپ کے گھر میں قیام کرتے اور یہیں ان کے خورد و نوش کا انتظام کیا جاتا۔

تحریک پاکستان میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا انکا اپنا ایک شعر ان کی سرکاری دفتر کی میز پر لکھا رہتا تھا۔

اے برہمنی راج کی تحریک کے حامی
تیرے لئے کافی ہے محمدؐ کی غلامی

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آپ گولڑہ شریف میں قیام پذیر تھے اور بوجہ علالت کافی کمزور تھے کہ ریڈیو سے یہ آواز سنی یہ ریڈیو پاکستان لاہور ہے آپ نے اسی لمحے قبلہ رخ ہو کر بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر ادا کیا اور کہا "خدا کا شکر ہے کہ جیتے جی انگریزی تسلط کو ختم ہوتے دیکھ لیا ہے"۔

جون ۱۹۴۶ء میں قائد اعظم علیہ الرحمتہ نے جناب عبدالرحمن چنگیز صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کی معرفت آپ سے استدعا کی تھی کہ آپ آئین پاکستان کا ایک اسلامی خاکہ تیار کر لیں۔ اس سلسلے میں جناب چنگیز صاحب نے ایک سوالنامہ مرتب کر کے حضرت الشیخ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے اس کے جوابات تیار کر کے قائد اعظم کو بھجوا دیئے تھے۔

۔ آپ نے ہمیشہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور سیدنا مہر علی شاہؒ کی ہدایات و تعلیمات کے مطابق فرقہ بندی سے اجتناب کیا یہی وجہ ہے کہ آج بھی تمام فرقوں کے علماء آپ کا برابر احترام کرتے ہیں جب بھی کبھی تقریر یا کسی اخبار، رسالے اور کتاب میں غیر جانبداری اور اعتدال کا ذکر آتا ہے تو آپ کا نام بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

آپ نے ختم نبوت جیسے اہم ترین معاملے میں اسلام کی حقانیت کے لئے بڑی جدوجہد فرمائی۔ ۱۹۳۲ء میں بہاولپور کی سپریم کونسل میں ایک مقدمے میں شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ "میں قرآن مجید کی ہر آیت سے ختم نبوت ثابت کر سکتا ہوں" آپ کے دلائل سن کر سپریم کونسل نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کو تسلیم کیا اور باقاعدہ عدالتی فیصلے کے ذریعے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

جب گورنمنٹ آف بہاولپور نے آل انڈیا اسمبلی کا منظور کردہ طلاق بل حدود ریاست میں نافذ کرنا چاہا تو آپ نے اسلامی فقہ کے مطابق عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک مفصل بیان قلم بند کر کے حکومت کو پیش کیا۔

ایک دن جبکہ آپ جامعہ میں درس دے رہے تھے ریاست کا ایک انگریز عہدہ دار مسٹر کرافٹن وزیر تعلیم کے ہمراہ جامعہ دیکھنے آیا۔ جب یہ لوگ کلاس روم میں داخل ہوئے تو عبدالحمید نامی ایک لڑکا حضرت الشیخ سے توجہ ہٹا کر ان کی طرف متوجہ ہو گیا اور اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا حضرت الشیخ نے پہلے اس لڑکے کا نام جامعہ سے خارج کیا اور پھر مہمانوں سے ملاقات کی اس پر مسٹر کرافٹن نے کہا کہ لندن میں بھی ملکہ ایک سکول کا معائنہ کر رہی تھی کہ ایک لڑکے نے بالکل اسی طرح کیا اور ملکہ کے حکم سے فوراً" اس کا نام سکول سے

خارج کر دیا گیا اور ملکہ نے کہا کہ جب تک طالب علم استاد کی خدمت میں حاضر ہے اس کی ساری توجہ اور تعظیم کا مستحق اس کا استاد ہے۔ یقیناً" جس قوم کے نوجوان خصوصاً" طلباء نظم و ضبط نہیں جانتے وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

آپ تدریس یا عام تقریر کے دوران مسلسل خطاب فرماتے تھے اور تقریر کے تسلسل ہی میں مختلف نکات کی وضاحت اور دلائل بیان کرتے تھے۔ جب کبھی بہاولپور کے کسی جلسہ عام میں آپ کو خطاب کرنا ہوتا تو نواب آف بہاولپور صادق محمد خاں عباسی اپنے اہل و عیال کے ساتھ اس جلسے میں شریک ہوتے اور حضرت الشیخ کی تقریر پورے انہماک کے ساتھ سنتے اور پھر واپس چلے جاتے۔

آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ تدریس میں صرف کیا اور فرمایا کرتے تھے کہ میں زندہ کتابیں تصنیف کر رہا ہوں یعنی علماء پیدا کر رہا ہوں۔ اس بنا پر آپ کی نگارشات چند مضامین پر مشتمل ہیں کوئی بڑی کتاب موجود نہیں ہے۔

غالباً" ۱۹۳۱ء میں جامعہ پنجاب کی طرف سے ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا جس میں ایک ہندوستانی دانشور نے انگریزی زبان کو دیگر تمام زبانوں سے افضل قرار دیا اور دلیل یہ بیان کی کہ اس زبان کے کسی لفظ کے ساتھ معمولی سا لاحقہ لگا کر معنی میں تبدیلی کر لی جاتی ہے مثلاً Direct سے Indirect بن جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت الشیخ نے فی البدیہ تقریر فرمائی اور بتلایا کہ انگریزی میں تو یہ صرف سماعی بات ہے اس کے لئے گرائمر میں کوئی ضابطہ موجود نہیں ہے مگر عربی میں بالکل اس طرح لاحقے لگا کر معنی میں تبدیلی کی جاتی ہے بلکہ صرف اعراب یعنی زیر' زبر' پیش تبدیل کر کے معنی میں

تبدیلی کی جاتی ہے اور کمال یہ ہے کہ اس کے لئے مکمل ضابطے موجود ہیں اگر یہ ضابطے اور فارمولے معلوم کر لئے جائیں تو آدمی ہزاروں الفاظ میں خود بخود تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔

صادق ایجرٹن کالج بہاولپور کے پروفیسر ایم شجاع صاحب ریاضی کی دو قسموں ربع مجیب اور اصطرلاب میں ڈاکٹریٹ کر رہے تھے انہیں ایک مسئلہ درپیش ہو گیا جو ان کی سمجھ سے باہر تھا اور اس کے حل کے لئے غیر ملکی ماہرین سے گفتگو کرنے لاہور جا رہے تھے کہ اس گاڑی میں ملتان جانے کے لئے حضرت الشیخ بھی سوار ہوئے آپ نے پروفیسر صاحب کی الجھن معلوم کر کے فرمایا کہ آپ اپنی کتاب کے وہ متعلقہ پیرے پڑھ دیں۔ پروفیسر صاحب متعلقہ پیرا پڑھ کر انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر دیتے اور حضرت الشیخ اس کی وضاحت کر دیتے۔ گاڑی کے ملتان پہنچنے تک پروفیسر صاحب کی ساری الجھن دور ہو گئی اور وہ لاہور جانے کی بجائے ملتان ہی اتر گئے۔

آپ اپنے گھر میں اقلیدس (انجینئرنگ) کا سبق پڑھاتے تو اللہ بخش عباسی ماہر تعمیرات اس میں شریک ہوتے اور کہتے کہ ہمارے کالجوں میں ماہر انجینئر سارے سامان کے باوجود اس طرح نہیں سمجھا سکتے جس طرح آپ بغیر آلات و سامان کے اپنے طلباء کو بات سمجھا دیتے ہیں۔ ۷ مارچ ۱۹۴۸ء کو آپ کا وصال ہوا اس سے اگلے دن عید گاہ بہاولپور میں نماز جنازہ ادا کی گئی چونکہ حکومت بہاولپور نے اس دن عام تعطیل کا اعلان کیا اس لئے جنازے میں لاکھوں کا اجتماع ہو گیا۔ آپ کو ملوک شاہ کے قبرستان کے شروع میں دفن کیا گیا جہاں مدرسہ الشیخ الجامع قائم ہے۔ آپ کے بڑے بیٹے مولانا حافظ مفتی محمد عبدالحئ چشتی جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الفقہ رہے گولڑہ شریف میں وفات پائی اور

احاطہ دربار شریف میں مہمان خانہ نمبر ۲ کے سامنے والے باغ میں مدفون ہوئے۔

قبلہ چھوٹے لالہ جی نے فرمایا کہ حضرت گھوٹویؒ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ہم مسافر ہیں کوئی دم کے نکل جائیں گے پار
تجھ کو اے موج مبارک ہو یہ دریا تیرا

اہل علم کی شان ہوتی ہے کہ جہاں بیٹھ جائیں تشنگان علم کا جمگھٹا ہو جاتا ہے ویرانے میں میلہ لگ جاتا ہے حضرت گھوٹوی نے بھی جہاں ڈیرہ لگایا وہاں علمی دینی درسگاہ قائم ہو گئی۔ مگر جامعہ عباسیہ بہاولپور آپ کی علمی اور تنظیمی مدبرانہ صلاحیتوں کا شاہکار تھا جس کا نام علمی دینی حلقوں میں برابر احترام کا استحقاق رکھتا ہے۔

جامعہ عباسیہ بہاولپور جامع ازہر مصر کے بعد عالم اسلام کی دوسری بڑی درسگاہ تھی جس میں برصغیر پاک و ہند کے علاوہ افغانستان' تاشقند' تاجکستان' جاوا' سماٹرا اور دیگر ممالک سے کثیر تعداد میں طلبا حصول علم کی غرض سے آتے تھے۔

اس زمانے میں جامعہ عباسیہ بہاولپور کا نصاب تعلیم کئی درجات پر مشتمل تھا۔

منظور شدہ جامعہ کے پراسپیکٹس کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس جامعہ کو ایک مکمل یونیورسٹی کے طور پر قائم کیا گیا تھا جس کا وائس چانسلر (شیخ الجامعہ) مقرر ہوا' رجسٹرار متعین ہوا' اساتذہ کے تین درجے شیخ (پروفیسر) نائب الشیخ ایسوسی ایٹ پروفیسر) معلم اعلیٰ (اسسٹنٹ پروفیسر) اور مدرس (لیکچرر) مقرر ہوئے۔ ایف اے' بی اے' ایم اے اور پی ایچ ڈی کی کلاسیں عالم' فاضل

علامہ اور شیخ کے نام سے تجویز کی گئیں۔ اور نواب صاحب بہاولپور کی طرف سے سرکاری نوٹیفکیشن ہوا کہ حدود بہاول پور میں ان ڈگریوں کو وہی حیثیت حاصل ہو گی جو دنیا کی دیگر یونیورسٹیوں کی سندات کو حاصل ہوتی ہے۔

نواب صادق محمد خاں عباسی کی تاجپوشی ۱۹۲۲ء میں ہوئی مگر ان کو مکمل اختیارات ۱۹۳۵ء میں ملے۔ ان کو اپنی ریاست کے عوام اور اسلامی علوم سے بہت پیار تھا اور یہی چیز اس جامعہ کے وجود کا سبب بنی۔ ریاست کے وزیر تعلیم مولانا غلام حسین صاحب کا جو خود بھی عالم اور دیندار بزرگ تھے اس ادارے کے قیام اور پھر اس کی ترقی میں عمل دخل رہا۔ ریاست میں پہلے سے ایک اسلامی عربی مدرسہ صدر دینیات موجود تھا اور بہاولپور کے عوام فطرۃ" علم دوست اور دیندار تھے اس طرح اللہ تعالی کی طرف سے جامعہ عباسیہ اور حضرت الشیخ الجامع انہیں بطور انعام نصیب ہوئے۔

آپ نے شیخ الجامعہ کا چارج سنبھالا اور مولانا احمد علی صاحب نائب الشیخ، مولانا عبیداللہ صاحب معلم اعلی، مولانا محمد صادق صاحب معلم ثانی اور مولانا سید احمد صاحب مدرس اول مقرر ہوئے۔

جامعہ کا پراسپیکٹس

جامعہ کا باقاعدہ نصاب جس کا اجراء ۵ اگست ۱۹۲۵ء سے تسلیم کیا گیا پوری جامعیت کا حامل تھا۔ عربی کی تعلیم کے ساتھ انگریزی زبان و ادب اور اردو و عربی میں خطاب کرنے کی تربیت بھی اس میں شامل تھی۔ نصاب میں یہ خیال رکھا گیا تھا کہ اعلی جماعتوں کے طلبا ایک طرف فاضل عربی کا امتحان دینے اور پاس کرنے کے اہل بھی ہوں اور دوسری طرف ایف اے کا انگریزی

امتحان دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ ۱۹۳۰ء میں اس نصاب تعلیم میں کچھ تبدیلی کر کے اس میں مزید خوبی پیدا کی گئی۔ جامعہ عباسیہ کے تعلیمی نصاب کی درجہ بندی اس طرح تھی (۱) مودب (۲) عالم (۳) فاضل (۴) علامہ اور (۵) شیخ ان درجات میں پڑھائی جانے والی کتب کی کچھ تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

مؤدب

یہ درجہ چار سالہ نصاب تعلیم پر مشتمل تھا اور اس کو پرائمری کلاس کی حیثیت حاصل تھی ان چار سالوں میں جو کتب پڑھائی جاتی تھیں ان میں سے چند کے نام یہ ہے۔

سال اول

سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص (حفظ) یسرنا القرآن، اردو لکھائی، گنتی، وضو کا طریقہ۔

سال دوم

سورہ تبت، الفیل، والضحیٰ اور انشراح (حفظ) نماز کا طریقہ، تلاوت قرآن پارہ اول، تعلیم الاسلام حصہ اول، بیس تک پہاڑے، جمع و تفریق اور ضرب و تقسیم۔

سال سوم

نماز جمعہ و عیدین و جنازہ، بیٹھنے اٹھنے اور کھانے پینے کے آداب، سورۃ الشمس والطارق اور آیت الکرسی (حفظ)۔

سیرت النبی پر کتاب رحمتہ للعالمین حصہ اول، تعلیم الاسلام حصہ دوم

فارسی کی پہلی کتاب، تعارف اردو، مفتاح الصرف جمع مرکب، تفریق مرکب، ضرب مرکب تقسیم مرکب جغرافیہ ریاست بہاولپور۔

سال چہارم

رحمتہ للعالمین حصہ دوم، تاریخ خلفاء اربعہ اور ائمہ مجتہدین، تلاوت قرآن مجید (مکمل) کریما، انتخاب گلستان، مبادی القواعد، تعلیم الاسلام حصہ چہارم۔ وزن طول وقت اور سطح کے پیمانے، قدمی پیمائش جزیرۃ العرب معہ نقشہ جات، انگریزی کا قاعدہ کنگ پرائمر۔

عالم

یہ درجہ بھی چار سالہ نصاب پر مشتمل تھا۔

سال اول (اولی عالم)

کتاب الصرف، کتاب النحو، صرف میر، مائۃ عامل، عربی کی پہلی کتاب عربی کی دوسری کتاب، ترجمتین، مکاتیب شبلی، حساب، انگریزی، معلومات عامہ، تاریخ ریاست بہاولپور جغرافیہ عالم ربع اول۔

سال دوم (ثانیہ عالم)

علم الصیغہ، زنجانی، شرح مائۃ عامل، ہدایت النحو، درس التاریخ، ایسا غوجی، شرح قال اقوال، منیتہ المصلی، تذکرہ بہادران اسلام، حساب، انگریزی کنگ ریڈر (دوم) گرائمر اردو سے انگریزی ترجمہ اور ڈرائینگ، جغرافیہ عالم (ربع ثانی)۔

سال سوم (ثالثہ عالم)

فصول اکبری، کافیہ، عربی بول چال ہر دو حصہ، ھدی الرسول، مرقات، شرح تھذیب، قدوری، ترجمتین، رحمتہ للعالمین، حساب، انگریزی، گرائمر اور اردو سے انگریزی ترجمہ، ڈرائنگ اور جغرافیہ عالم (ربع ثالث)

سال چہارم (رابعہ عالم)

شرح جامی، قطبی، کنزالدقائق، اصول الشاشی، سراجی، تاریخ الخلفاء، طریقہ محمدیہ، ترجمتین، رحمتہ للعالمین (حصہ دوم) دیوان ذوق، حساب، انگریزی، ڈرائینگ اور جغرافیہ عالم (ربع رابع)

فاضل

یہ درجہ تین سالہ نصاب پر مشتمل تھا۔

سال اول (اولی فاضل)

سیرت ابن ہشام (جلد دوم) میزان البلاغتہ، الکافی، قطبی (تصورات) میر قطبی، اردو میں سائنس کی کوئی کتاب، شرح وقایہ، نور الانوار، جلالین شریف پارہ اول، عربی میں جواب مضمون، انگریزی سے عربی اور عربی سے انگریزی میں ترجمہ، انگریزی گرائمر ٹائیڈ مین اور انگریزی میں خط لکھنا۔ ڈرائینگ، عملی ہندسہ۔

سال دوم (ثانیہ فاضل)

حسامی، سیرت ابن ہشام (جلد سوم) مقامات بدیعی، سبعہ معلقات، سلم العلوم، میبذی، سائنس کی کوئی کتاب، مشکواۃ المصابیح نصف اول معہ مقدمہ ترجمتین، جواب مضمون، معرکہ مذہب و سائنس، بانگ درا حصہ اول، انگریزی

گرائمر نائیڈ مین، ڈرائینگ، عملی ہندسہ، رشیدیہ۔

سال سوم (ثالثہ فاضل)

موطا امام مالک، تفسیر مظہری (سورة البقرہ) شرح عقائد معہ خیالی، دیوان حسان، تاریخ ابوالفداء نصف اول، مختصر المعانی، ملا حسن، سیرة النعمان، الغزالی، انگریزی گرائمر اور مضمون نویسی، ڈرائینگ۔

علامہ

یہ درجہ بھی تین سالہ نصاب کا حامل تھا۔

سال اول (اولی علامہ)

شرح نخبۃ الفکر، ترمذی شریف، مقامات حریری، حماسہ، تاریخ ابوالفداء نصف اخیر، مطول مقاصد الفلاسفہ، ہدایہ جلد ثالث" ادب عربی و انگریزی، حساب، ڈرائینگ اور جیومیٹری۔

سال دوم (ثانیہ علامہ)

تفسیر مدارک آخری پندرہ پارے، مسلم شریف، دیوان متنبی، فتوح البلدان، محیط الدائرہ، قاضی مبارک، تہافتہ الفلاسفہ، ہدایہ جلد رابع، ادب عربی و انگریزی۔ ڈرائینگ اور جیومیٹری۔

سال سوم (ثالثہ علامہ)

بیضاوی شریف (آل عمران) بخاری شریف، تلویح توضیح، کامل مبرد، اشارات، تصریح، فصیح ادب عربی و انگریزی، حساب اور جیومیٹری و ڈرائینگ۔

ان مندرجہ بالا درجات کے علاوہ تخصص کے درجات تھے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

شیخ التفسیر

کتب تدریسی

۱۔ تفسیر ابنِ کثیر پارہ اول
۲۔ تفسیر کشاف پارہ اول
۳۔ تفسیر کبیر جلد اوّل و ثامن
۴۔ تفسیر ابن جریر
۵۔ تفسیر بیضاوی سورۃ البقرہ و مقدمہ
۶۔ تفسیر ابی السعود پارہ نمبر ۲۰ سے سورۃ الرحمن تک
۷۔ الفوز الکبیر

کُتب مطالعہ

تفسیر اتقان مکمل، روح المعانی جلد اوّل۔
تفسیر شیخ محمد عبدہ۔
تفسیر بیان القرآن (۵ جلدیں)۔
تفسیر حقانی (۵ پارے معہ مقدمہ)
تذکرہ از شیخ عنایت اللہ، الخلافۃ الکبری از پروفیسر عبدالحیٔ۔

شیخ الحدیث

کتب تدریسی

۱۔ طحاوی شریف
۲۔ مقدمہ ابن صلاح
۳۔ مسند دارمی
۴۔ مقدمہ فتح الباری
۵۔ سنن دار قطنی
۶۔ سنن ابو داؤد
۷۔ سنن نسائی
۸۔ سنن ابن ماجہ
۹۔ کتاب الام

کتب مطالعہ

۱۔ مسند امام اعظم
۲۔ کتاب الآثار و موطا امام محمد
۳۔ مستدرک جلد اول
۴۔ تذکرۃ الحفاظ
۵۔ الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ
۶۔ طبقات ابن سعد
۷۔ شفاء قاضی عیاض
۸۔ زاد المعاد
۹۔ مسند امام احمد

شیخ المعقولات

تدریسی کتب

۱۔ شرح المطالع (تصورات)
۲۔ صدرا تا بحث صورت نوعیہ
۳۔ شمس بازغہ تا بحث مکان
۴۔ شرح اشارات تا الہیات

۵۔ شرح چغمینی
۶۔ زواہد ثلاثہ
۷۔ کتب الاکرو المناظرہ والمرایا
۸۔ اقلیدس مہ مقالہ
۹۔ الربع المجیب
۱۰۔ بست باب اسطراب
۱۱۔ علم سائنس کا عمدہ رسالہ

کتب مطالعہ

شرح المطالع تصدیقات
صدراء صورت نوعیہ سے آخر تک
شمس بازغہ بحث مکان سے آخر تک
شرح اشارات۔

شیخ التشریع الاسلامی

تدریسی کتب

۱۔ درمختار
۲۔ حجتہ اللہ البالغہ
۳۔ مسلم الثبوت
۴۔ شریفی شرح سراجی
۵۔ شرح المواقف
۶۔ تحریر ابن ہمام
۷۔ احیاء العلوم
۸۔ شرح المقاصد
۹۔ الملل والنحل

کتب مطالعہ

المبسوط	شامی
فتاوی عالمگیری	فتاوی قاضی خاں
شرح فقہ اکبر	بدائع کاسانی
تاسیس النظر	میزان الکبری
تمرین فتوی نویسی	

شیخ الادب والتاریخ

تدریسی کتب

۱۔ کتاب سیبویہ
۲۔ خصائص ابن جنی
۳۔ مغنی اللبیب
۴۔ تاریخ ابن خلدون
۵۔ تاریخ ابن الاثیر
۶۔ تمدن عرب
۷۔ کتاب الصناعتین
۸۔ بلوغ الارب
۹۔ کتاب الشعر و الشعراء
۱۰۔ مقدمہ قاموس

کتب مطالعہ

تاریخ سید سمہودی
تاریخ ابن خلکان
کشف الظنون

شعبہ طب

اس شعبہ میں چار سالہ کورس تھا جس میں مندرجہ ذیل موضوعات تھے۔
کلیات، تشریح و اناٹومی، منافع الاعضاء (فزیالوجی) علم الادویہ، کیمسٹری، معالجات یعنی میڈ۔سن، جراحت یعنی سرجری، علم الامراض، اور علم القابلہ (زچگی)

جامعہ عباسیہ کا نصاب تعلیم ۱۴ اگست ۱۹۲۵ء کو منظور ہوا اور ۱۵ اگست ۱۹۲۵ء سے باقاعدہ تعلیم شروع ہو گئی۔ اس جامعہ میں یہ التزام بھی رکھا گیا کہ اس کی اعلی جماعتوں کے طلباء حکومت پنجاب کے سرکاری امتحانات مثلاً" فاضل عربی اور ایف اے وغیرہ میں بھی شریک ہو سکیں اور اس لئے ایک نصاب مرتب کرنے کی خاطر مندرجہ ذیل افراد پر ایک نصاب کمیٹی تشکیل دی گئی۔

۱۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ

۲۔ مولانا فاروق احمد صاحب، مولانا احمد علی صاحب نائب شیخ الجامعہ

۳۔ مولانا عبیداللہ صاحب

۴۔ مولانا احمد دین صاحب

۵۔ مولانا محمد صادق صاحب

۶۔ مولانا محمد امیر صاحب

۷۔ مولانا عبدالمالک صاحب

۸۔ قاری شیر محمد صاحب

۹۔ سید مبارک شاہ صاحب

۱۰۔ ماسٹر محمد عیسیٰ خان صاحب

۱۱۔ ماسٹر غوث محمد صاحب

۱۲۔ ماسٹر خلیل الرحمان صاحب

۱۳۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

شعبہ طب کے لئے مندرجہ ذیل اسٹاف کی تقرری ہو گئی۔

۱۔ حکیم جمال الدین صاحب

۲۔ حکیم نور اللہ صاحب

۳۔ حکیم عبدالرشید صاحب۔

یہ تینوں حضرات طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ تھے۔

جامعہ کا ابتدائی دو سالہ دور نہایت کامیاب رہا جس کی وجہ سے ۱۹۲۷ء میں اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس عربیہ کا عہدہ ختم کر کے ان سب مدارس کو براہ راست شیخ الجامعہ کے ماتحت کر دیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد طویل عرصے تک جامعہ عباسیہ بہاول پور اپنے قدیم نصاب تعلیم کے ساتھ قائم رہا۔ راقم الحروف نے بھی فاضل کے درجے تک اسی جامعہ میں تعلیم پائی مگر بعد میں اس کو جامعہ اسلامیہ کا نام دیکر اس کے نصاب میں تبدیلیاں لائی گئیں تاہم کوشش کی گئی کہ درس نظامی کا حسن اور کمال برقرار رہے اور کچھ نئے مضامین مثلاً" معاشیات، انگریزی اور تاریخ وغیرہ کا اضافہ کیا گیا۔ اس نصاب کے لئے طلبا کو بڑی محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہوتی تھی جو فسادِ معاشرہ کی وجہ سے مشکل اور پھر ناممکن ہو کر رہ گئی لہٰذا حکومت پاکستان نے آسان نسخہ استعمال کیا اور جامعہ اسلامیہ بہاول پور کو بھی ملک کی دیگر جامعات کی طرح ایک عام یونیورسٹی بنا دیا۔گیا اس طرح اس کا اصل دینی اختصاص و امتیاز قصہ پارینہ بن کر رہ گیا ہے۔

اس کتاب میں جامعہ عباسیہ بہاول پور کا تعلیمی نصاب بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ ہماری علمی دینی تاریخ کا یہ اہم حصہ محفوظ ہو جائے اور شاید بعد کے زمانہ میں کبھی کسی علمی دینی ادارے یا شخص کے لئے رہنمائی مہیا کر سکے۔ یہ نصاب تعلیم میں نے اپنے والد گرامیؒ کے اس قلمی مسودے سے اخذ کیا ہے جو انہوں نے میرے جد امجد حضرت الشیخ الجامع مولانا غلام محمد گھوٹوی بانی شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاول پور کے حالات زندگی اور علمی خدمات کے سلسلے میں مرتب کیا تھا۔

اس کتاب کو تین ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے باب اول مقدمہ پر مشتمل ہے جس میں حضرت سیدنا بابو جی رحمتہ اللہ علیہ کے چیدہ چیدہ حالات حضرات لالہ جی صاحبان کا ضروری تذکرہ' الشیخ الجامع مولانا گھوٹوی کے حالات اور جامعہ عباسیہ بہاولپور کا ذکر ہے۔

باب ثانی مکتوبات پر مشتمل ہے۔ حضرت بابو جی رحمتہ اللہ علیہ کے ان مکتوبات کو جو آپ نے اپنے ہر دو صاجزادگان کو لکھے جب وہ بہاول پور میں زیر تعلیم تھے۔ بنیاد بنایا گیا ہے ان میں سے بعض مکتوبات کا عکس بھی شامل اشاعت ہے تاکہ آپ کا نقش تحریر بھی قارئین کے سامنے آ جائے۔

باب ثالث ان عنوانات پر مشتمل ہے جو منتخب مکتوبات میں بیان کردہ تعلیمات و فرمودات سے اخذ کئے گئے ہیں۔

ہر عنوان کے تحت پہلے مکتوبات میں سے متعلقہ اقتباسات پیش کئے گئے ہیں اور پھر اس عنوان سے متعلق چیدہ چیدہ آیات قرآنیہ' احادیث نبویہ اور صوفیاء و صلحاء کے اقوال درج کئے گئے ہیں تاکہ ایک جامع تصویر سامنے آ سکے۔ یہاں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر عنوان سے متعلق تمام قرآنی آیات' احادیث نبویہ اور صوفیاء کے اقوال بیان نہیں کئے گئے ایسا کرنا انتہائی دشوار ہے البتہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی حد تک ان کا بیان ہو جائے تاکہ مشتے نمونہ از خروارے سامنے آ جائے یہ ایک طالبعلمانہ کوشش ہے اس کو مکمل کتاب نہیں کہا جا سکتا۔

میں واجب صد احترام حضرات لالہ جی صاحبان مد ظلہما العالی کا بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی نسبی روایات کے مطابق مجھ جیسے عاجز و مسکین' آوارہ و مجنوں اور رسوا سر بازار شخص کو یہ کتاب ترتیب دینے کا حکم فرما کر عزت و

کرم کے بلند آسمان پر متمکن فرمایا (جزاهما الله تعالی احسن الجزاء بطفیل حرمة سید الانبیاء علیه السلام و آله الاتقیا و اصحابه النجباء)

میں محترم ڈاکٹر محمد فاضل خان صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تصحیح و ترتیب میں تعاون فرمایا اور محترم جناب عزیزالحق قریشی صاحب نے اس کتاب کی اشاعت میں بھرپور کوشش فرمائی نیز انوار احمد صاحب نے پروف پڑھنے میں مدد فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں امید واثق رکھتا ہوں کہ اللہ جل شانہ میری اس عاجزانہ پیشکش کو قبول فرماتے ہوئے مرشدی و مولائی حضرت قبلہ بابو جی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ میری غلامانہ نسبت کو موت' قبر اور حشر کے تمام مراحل تک قائم و دائم رکھے گا۔ اور یہی پاک نسبت یقیناً" دنیا و آخرت میں ذریعہ فلاح و نجات ہو گی۔

ہر کس بفراغت بہ کسے پشت نہادہ
من جز تو ندارم بہ جہاں پشت و پناہے

فقط

غلام عبدالحق محمد

(جی اے حق)

ادنیٰ ترین خادم آستانۂ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

ریسرچ اسکالر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی' اسلام آباد

۱۹۹۵ - ۰۹ - ۱۱

حواشی

۱۔ اسی تربیت کا ایک لازمی حصہ یہ بات بھی ہے کہ حضرت بابو جیؒ نے ہر دو لالہ جی صاحبان کو تاکیداً فرمایا کہ کبھی اور کسی طرح سے یہ شوق نہ کرنا یا خیال بھی دل میں مت لانا کہ لوگ تمہاری بیعت کریں ہاں اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ بیعت کے لئے کہے تو اس کو بیعت کر لینا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ دربار شریف پر حاضر ہونے والے مہمانوں کا خیال رکھنا۔ ان کے طعام و قیام میں کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے۔ آپ نے بار بار تاکید فرمائی کہ آپس میں اتفاق رکھنا۔

۲۔ واقعی حضرت بابو جیؒ کے چہرہ انور کو جس نے صدق دل کے ساتھ دیکھا تو یہی کہتا رہا۔

عمر بھر دیکھوں مگر سیری نہ ہو
بات کچھ ایسی ترى صورت میں ہے

۳۔ ان دنوں ترکی میں سوشلسٹ انقلاب کے بعد کئی مساجد کو عجائب گھروں میں تبدیل کر دیا گیا تھا اور دینی تحریکات اور دینی اداروں پر مشتمل حکومت ترکیہ کی طرف سے منفی دباؤ تھا جس کی وجہ سے عالم اسلام میں ترکوں کے خلاف ناراضگی اور ناپسندیدگی ظاہر کی جا رہی تھی اس لئے والی شہر قونیہ نے یہ سوال کیا۔

۴۔ حضرت الشیخ محی الدین ابن عربی کی ولادت سے قبل جبکہ ان کے والد گرامی کی اولاد نرینہ نہیں تھی وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گذار ہوئے کہ انہیں بیٹا عطا کیا جائے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تھوڑے تامل کے بعد فرمایا کہ آپ کی قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔ عرض کیا اگر قسمت میں ہوتا تو خود بخود مل جاتا آپ کے پاس آنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ حضرت غوث پاک نے فرمایا اچھا میری پشت سے اپنی

پشت ملاؤ میری پشت میں ایک بیٹا ہے میں وہ آپ کو دے دیتا ہوں اور اس کا نام محمد رکھنا۔ اس طرح الشیخ محمد محی الدین ابن عربی پیدا ہوئے۔

۵۔ جب حضرت بابو جیؒ سے عرض کیا گیا کہ لمبے سفر سے لوٹے ہیں تھکے ہوئے ہوں گے لہٰذا تانگے پر سوار ہو جائیں تو آپ فرماتے سینکڑوں کی تعداد میں یہ لوگ میرے لئے از راہ محبت ریلوے اسٹیشن پر آئے ہیں اور یہ پیدل واپس جائیں گے کیونکہ ان سب کے لئے سواری کا انتظام نہیں ہو سکتا اب اگر میں موٹر میں بیٹھ کر چلا جاؤں تو یہ مروت اور وفاداری کے خلاف ہے اس لئے میں بھی انہی لوگوں کے ساتھ پیدل چل کر جاؤں گا۔

--- ☆☆☆ ---

باب ثانی

مکتوبات

عزیزم غلام معین الدین حفظه الله تعالی

عزیز عبدالحق سلمدبیه

میرے مکرم اور واجب التعظیم شیخ الجامع صاحب

مکتوب نمبرا ۷۸۶

دل مکن از فکر باطلہا سیاہ
از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ
منہ دل دریں دیر نا پائیدار
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

عزیزی حفظک اللہ تعالیٰ!

بعد دعاء و سلام آنکہ تیرے متواتر خطوط پہنچ کر کاشفِ ما فیہا ہوتے رہتے ہیں۔ غالباً" جرنیل کی طرف سے جواب ملتے رہتے ہوں گے۔ عزیزا وقت بہت نازک جا رہا ہے۔ اس مستعار زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس مسافر خانے میں جتنا ٹھہرنا ہو' اپنے آپ کو مسافر ہی سمجھ کر ٹھہرو۔ اس کی مخلوق کو آرام بحسب الطاقت پہنچاؤ۔ اس کی یاد کو دل میں جگہ دو۔ اسی سے واسطہ رکھو۔ اسی سے دل لگاؤ جو کام کرو اس کی رضا مندی لے کر کرو۔ موت کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ جس طرف جانا ہے۔ اس طرف کا خیال رکھو۔ غرباء و مساکین کی خدمت کرو۔ صاحبزادے نہ بنو۔ جس قدر کوئی بُرا کہے اس پر تم خوش ہو۔ بدلہ کسی سے نہ لو۔ علمِ اصلی کے حصول کی کوشش کرو۔ اِس دُنیائے ناپائیدار میں اسی

کو اپنا رفیق بناؤ۔ جو پڑھو اس پر عمل کرو لنگر کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ مزار اقدس کی حاضری کو اپنی سعادت سمجھنا۔ نماز با جماعت کا اہتمام رکھنا۔ کسی مسافر کو تکلیف نہ ہو۔ لنگر میں رہنے والوں کا اپنے آپ کو خادم سمجھنا۔

عزیز عبدالحق کی بہتری کا ہر وقت خیال رکھنا۔ ادب کی نعمت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ اس کے جانے سے محرومی آتی ہے۔ مکرمی جناب استاد صاحب کی خدمت میں مرا نیاز کہنا ان کے گھر میں بھی۔ مکرمہ معظمہ جناب والدہ صاحبہ کی خدمت میں میرا نیاز عرض کرنا اور دعا کرانا۔ تم ہر روز ان کی زیارت مع بھائی کے کیا کرو پھوپھی صاحبان کی بھی اسی طرح ہر روز نیاز کیا کرو ان سے دعا کرایا کرو مائی صاحبہ و ہمشیرہ صاحبان سب کو نیاز۔

میرے سچے محسن دیوان کو بہت بہت سلام کہنا۔ خدا اس کے گھر میں صحت دے۔ مخلصی سلطان خان کا سخت افسوس ہوا۔ دیوان اور عبدالمجید کو ساتھ لے کر امید ہے کہ فاتحہ دے آئے ہو گے اگر نہیں گئے تو جاؤ۔ عزیزی غلام رسول کی والدہ صاحبہ کا بھی سخت افسوس ہے۔ اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امید ہے کہ تین وقت کی روٹی لنگر سے دی ہو گی اگر نہیں دی تو اس کا گھر سے دریافت کر کے دیوان سے صلاح کر کے دو۔ مامی صاحبہ کو جا کر میری طرف سے افسوس کرنا۔

میرے مکرم معظم جناب چچا صاحب کی خدمت میں نیاز۔ عزیزی مشتاق و زینب و الطاف حسین سب کو سلام۔ ڈاکے کا کچھ نہیں لکھا کہ پتہ لگا کہ نہیں۔ باقی حالات مفصل لکھا کرو۔ کیا بیماری کا زور ہے؟ صاجزادہ صاحب آئے ہوں تو ان کی خدمت میں نیاز۔ میرے دلی محترم چوہدری صاحب کو بہت بہت سلام۔ خدا کرے کہ ہمارے آنے تک نہ جائیں۔ دیوان کو کہنا کہ غلام علی کل

سے یہاں آیا ہوا ہے۔ میری نبض دیکھی نقص بتلایا فیس بھی طلب کی مگر میں نے دی نہیں۔ مخلصی عبدالمجید و غلام غوث و حافظ صاحب و مولوی قطب الدین صاحب و باقی سب لنگر میں رہنے والوں کو خصوصاً" ہاشم کو مولوی خدا بخش و قاسم و قلندر حسین سب کو سلام' احمد شاہ صاحب کو ماوجب' صاحب کو بہت بہت سلام۔

۱۶-۱-۳۸

مکتوب نمبر ۲ ۷۸۶

تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کا رنگ و بو نہ رہے

میرے عزیز، خدا تیرا ہو عزیز آمین

بعد دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ ہر روز تیرے خطوط پہنچ کر کاشف مافیہا ہوتے رہے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالی تجھے بمع اپنے بھائی کے اپنا کرے۔ اپنی ہی محبت میں ہمیشہ سرگرداں کرے اس چند روزہ مسافر خانے میں جتنا رہنا ہو اسی کے بن کر رہو۔ اس کی مخلوق کی خدمت کرو۔ اس کی رضا کے موجبات حاصل کرو۔ وقت کو قیمتی سمجھو ۔ اسکی قدر کرو جو جا رہا ہے یہ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ پیچھے پچھتاؤ گے۔ پشیمان ہو گے۔ جیسے میں اب ہو رہا ہوں۔ ہستی جس کی ہے اسے دو جو چیز تمہاری ہے وہ تم لو نیستی تمہاری چیز ہے اسے بے شک تم لو۔ جس سفر میں پڑے ہو رات دن اس کا خیال رکھو۔ اس سفر کے لئے خرچ پیدا کرو۔ ہر وقت مالک کا ہی دھیان رکھو جو علم اس کی طرف لے جائے اسے حاصل کرو۔ آج کل کی زہریلی ہواؤں سے بچو۔ بھائی کی بہبودی میں کسی قسم کا تغافل نہ کرو اس کو اپنا بازو سمجھو۔ مل کر یاد خدا اور خلق خدا کی

خدمت میں کمر باندھو۔ اس دنیائے ناپائیدار میں اسی کی یاد کے لئے آئے ہو۔ مگر یاد وہ یاد جو کہ فی الواقعہ یاد ہے جو کہ صفت دل کی ہے نہ زبان کی۔ وہ چونکہ دل میں رہنے والا ہے اس لئے دل اسی کو دو۔ تم جان و دل سے اسی کے ہو کے رہو۔ وہ تمہارا خواہ ہو یا نہ ہو۔ تم اس کے بندے رہو۔ سر جھکا کر رہو۔ وہ مالک ہے جس طرح اس کی مرضی ہو گی ویسا کرے گا۔ تم اس کی ہر رضا پر شاکر رہو۔ تکلیفیں خود اٹھاؤ۔ اس کی مخلوق کو آرام دو۔ مالک کو خوش کرنے کی رات دن سعی کرو ایک دم بھی اس سے غافل نہ ہو۔ ہتھ کار ول' دل یار ول اس کا مصداق بننے کی کوشش کرو۔ خدا تمہیں ان سب امور میں کامیاب ہونے کی توفیق عطا کرے۔ مزار اقدس پر میری طرف سے نیاز عرض کرنا۔ انشاء اللہ ہفتہ تک پہنچ جاؤں گا۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں نیاز اور دعا کرانا۔ پھوپھی صاحبہ کو بھی نیاز عرض کرنا اور دعا کے لئے عرض کرنا کہ ایک تمہارا نام نہاد بھائی یتیم مسافر چند روزہ تیرے والد ماجد کے پروانوں میں بہ لباسِ یتیمی وقت بڑی مشکل سے گزار رہا ہے آپ لوگوں کی مہربانی کی امید رکھتا ہے۔ سوائے یتیمی کے اور کچھ نہیں کہ جس کو وسیلہ ڈال سکوں۔ نہایت ہی عاجز ہوں۔ بے کس ہوں۔ والد تھے جو کہ مجھ اکیلے کو اس جنگل بیابان میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ اب اکیلا ہوں آپ لوگوں کا بھروسہ رکھتا ہوں۔ آپ لوگوں کو اپنے پر مہربان ہونے کی آرزو رکھتا ہوں۔ چند روزہ مسافر ہوں راضی ہو جاؤ۔ مجھ یتیم سے اب ناراض نہ رہو۔ میں عنقریب جانے والا ہوں۔ پیچھے افسوس کرو گی مگر وہ کس کام آئے گا۔ میرے ہوش و حواس ٹھیک نہیں۔

عزیزہ خدیمہ و عزیز غلام معین الدین و عبدالحق کو ظاہرا" آپ کو سونپتا ہوں۔ ان پر ہاتھ رکھیں۔ یہ آپ کے غلام ہیں۔ خادم ہیں۔ ان کے حق میں

دعاء کریں۔ یہ سراپا مجرم ہیں کیونکہ میں جو مجرم ہوں۔ مجرموں کو معافی دیں کیونکہ معافی دینی آپ کے آباء کی رسم ہے۔ ہم آپ کے غلام ہیں خدا ہمیں آپ کی غلامی نصیب کرے۔ میں اب رخصت ہوتا ہوں۔ لوگ تنگ پڑے ہوئے ہیں۔ رقیو کا سخت صدمہ ہوا۔ اللہ اسے غریق رحمت فرمائے وہ اچھی تھی اپنے حضرت کی طرف جلدی چل دی۔ ہم سے وہ وفادار ثابت ہوئی۔ زیادہ نیاز۔ مکرمی و معظمی جناب استاد صاحب کی خدمت میں نیاز اور ان سے دعا کرانا کہ ایک یتیم کے حال پر رحم فرمائیں۔ میرے قصوروں کو معاف کرو۔ میں آپ کا بہت بڑا قصور وار ہوں۔ میں آپ کو اپنا رہنما سمجھتا ہوں۔ میں گستاخ تھا گستاخیاں کیں شرمسار ہوں میرے اوپر کرم فرمائیں۔ دعا کریں۔ جلدی سے قدم بوسی نصیب ہو۔ کاغذ ختم ہو گیا۔ سب کے نام لکھنے سے معذور ہو گیا۔ سب کو نام بنام سلام بحسب المراتب۔

وہی مسافر چند روزہ، یتیم

از نوشہرہ

۱۶-۱-۳۸

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
مکتوب نمبر ۳

۸ ستمبر ۱۹۳۸ء

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم
طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پیئش قطع ارض

عزیزی غلام معین الدین و شاہ عبدالحق حفظہما اللہ تعالیٰ!

بعد دعائے ترقی درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا مکتوب پہنچ کر کاشف ما فیہا ہوا دعا ہے کہ اللہ تعالی نے جس طرح اس ظاہری منزل مقصود پر تم کو پہنچایا اسی طرح باطنی منزل مقصود پر جلد تر پہنچائے۔ عزیز تم بخوبی جانتے ہو کہ تمہارے اس سفر کرنے سے علاوہ گھر کے لوگوں کے احباب بھی سخت تنگ ہیں۔

مگر چونکہ ہمیں تمہاری یہ چند روزہ زندگی جو کہ بالکل عارضی ہے اس کی بہتری منظور ہے اس لئے ہم لوگوں نے اپنے رنج اٹھانے سے تمہاری بہبودی کو مقدم رکھ کر فراق چند روزہ اختیار کر لیا۔ خدا تمہیں اپنے اس کام میں شوق دے اور خوب محنت سے کام کرو اور اصل جو علم حاصل کرنے کا مقصد ہے وہ ہاتھ سے نہ جانے دو۔ عزیزا یہ جو تم نے لکھا ہے کہ ہم غریب الوطن ہیں کیا تم یہ بتلا سکتے ہو کہ اگر تم یہاں گولڑہ میں رہو تو پھر غریب الوطن نہ ہونگے۔ نہیں عزیز تمہارا اور ہمارا دراصل اصلی وطن اور ہے جس طرف ہم نے آخر ایک نہ ایک دن ضروری جانا ہے۔ اس عالم شہادت میں جہاں بھی ہم رہیں غریب الوطن ہیں۔ ہم سب مسافر ہیں۔ اصلی وطن کی طرف جانے کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے اور اسی لئے تو تمہیں حصول علم کے لئے لگایا گیا تاکہ اس کی وجہ سے تمہیں اس طرف کے لئے آسانی ہو۔ جس طرح تمہارا اصلی وطن اور ہے اسی طرح تمہارا اصلی مقصد بھی اور ہے۔ جس کا بیان کچھ تھوڑا سا میں نے اجمیر شریف دارِ خیر میں اُس رات کو کیا تھا۔ اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔ اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں بھی رہو با خدا رہو اور مسافرانہ زندگی اختیار کرو۔ اپنے آپ کو ہر ایک کا صحیح معنوں میں خادم سمجھو۔

خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کو سب سے مقدم سمجھو۔ چونکہ دل مقام اسی کا ہے۔ اس لئے اس میں بغیر اس کے کسی اور کو جگہ مت دو اسے ہی اپنا حقیقی مالک و کار ساز ہر حال میں سمجھو۔ اصلی تعلق اسی اپنے مالک سے پیدا کرو اور عارضی تعلق اس کی مخلوق سے۔ مگر یہ بھی اس حیثیت سے کہ یہ مخلوق اسی کی مخلوق ہے۔

مالک الملک سے تعلق پیدا کرنے سے ہمیشہ آرام میں رہو گے۔ دائمی زندگی حاصل کرو گے۔ اصلی زندہ اس وقت کہلانے کے مستحق ہو گے کہ جس وقت تم نے اس زندہ سے تعلق پیدا کر لیا۔ غرض کہ بہرحال و بہرکیف اسے نہ چھوڑو۔ اسے اپنی کسی غرض کے لئے یاد نہ کرو جب یاد کرو تو اسے اپنا مالک اور رب سمجھ کر یاد کرو۔ وہ دانا ہے۔ با حکمت ہے ہماری سب ضرورتیں وہ جانتا ہے۔ جو ہمارے مناسب ہوتی ہیں وہ ہمیں دے دیتا ہے۔ عزیز تم اسی کے ہو جاؤ جس نے تمہیں نابود سے برنگ بود کر کے ظاہر فرمایا۔ جو تمہاری سب ضرورتوں کا کفیل ہے۔ تم کو رات دن اسی کے خیال میں رہنا چاہیے تم زندہ رہو تو اسی کے لئے۔ تم مرو تو اسی کے لئے۔ تم کھاؤ تو اسی کے لئے۔ تم پہنو تو اسی کے لئے۔ غرض کہ جو کچھ بھی کرو اسی کے لئے۔ اسی کی یاد سے اپنے قلب کو شاد کرو۔ اس کے مقبول بندوں کی غلامی ہمیشہ کے لئے اپنا فرض سمجھو۔ اپنی خداداد عقل کو قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کے مطابق کام میں لاؤ۔ سلف صالحین کے طریقہ ہی کو صراط مستقیم سمجھو۔ اسی پر چلنے کو فلاح دارین یقین کرو۔ غرض کہ جو کچھ ہے وہی ہے۔ اسی کے ہو کر رہو۔ اچھا میں اب تم سے رخصت چاہتا ہوں اور تمہیں ہمیشہ کے لئے اسی اپنے حقیقی مالک کے سپرد کرتا ہوں۔ جس سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں اور نہ کوئی دانا ہے۔ وہی تمہیں توفیق دے تم اس کے ہی ہو جاؤ۔ میں اس سے بڑھ کر تمہارے حق میں کوئی مفید اور بہتر خیر خواہی نہیں تصور کر سکتا۔ خدا تمہیں خوش رکھے۔ اپنے کام میں برکت دے۔ آمین زیادہ دعاء ترقی درجات۔

تمہارے استاد اور میرے مکرم واجب التعظیم شیخ الجامعہ صاحب کی خدمت میں نیاز مندانہ نیاز۔ خدا انہیں دارین میں خوش و خرم رکھے آمین۔

میرے حضرت کے وفادار غلام حافظ صاحب و جرنل و مولوی خدا بخش کو بہت بہت سلام گھر میں خیریت ہے۔ تمہاری یاد سب کو ستا رہی ہے۔ مگر خیر چونکہ تمہاری بہتری کو سب مقدم سمجھتے ہیں۔ اس لئے صبر سے کام لے رہے ہیں اور تمہیں دعائیں دیتے ہیں۔ عزیزی عبدالحق کی صحت کا خیال رہے جس طرح کی ضرورت ہو اطلاع دینا۔

والسلام

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۴

ریلوے دفتر گولڑہ
۱۱ ستمبر ۱۹۳۸ء

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

گر تو پیوندی بہ آں شاہ شہ شوی
ذرہ گر بودی و لیکن مہ شوی

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان!

بعد دعاء و سلام آں کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا الحمدللہ کہ تم بلفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت اپنے کام میں مشغول معلوم ہوتے ہو۔ ہر وقت اس کی بارگاہ میں بصدق دل ملتجی ہوں کہ وہ ذات باری محض اپنے فضل و کرم سے تمہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے کام میں کہ جس کے لئے اپنے اس عارضی وطن کو چند روز کے لئے چھوڑنا اختیار کیا' اس میں اعلیٰ پیمانہ پر کامیاب فرما کر واپس لائے آمین!

عزیزی اس مستعار زندگی کو غنیمت سمجھو۔ وقت بہت نازک ہے کوئی کسی کا نہیں بنتا۔ اچھے لوگوں کا زمانہ گذر گیا۔ اب شر اور فسق کا زمانہ ہے۔ اس میں سوچ سمجھ کر چلو۔ خدا کی رضا کے جس قدر بھی اسباب ہیں۔ ان کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ظاہری صفائی اگرچہ صحت بدن کے لئے ضروری ہے مگر اس میں اس قدر مشغول ہو جانا کہ باطن کا خیال تک ہی نہ رہے۔ یہ سخت

نقصان دہ طریق ہے۔ وہ صفات کہ جن کی وجہ سے تمہارا رب تم پر راضی ہو ان کے عادی ہو جاؤ۔ عجز و انکساری کو وہ بہت پسند کرتا ہے۔ اسی کا تحفہ اس کی بارگاہ میں ہر وقت پیش کیا کرو تم اس کے بندے ہو تمہیں بندہ بن کر رہنا چاہیے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ میرے مکرم حضرت مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب فرمایا۔

بندگی	آمد	لباس زندگی
زندگی	بے	بندگی شرمندگی

غرض کہ اپنے اصلی مطلب کو کسی صورت میں بھی نہ جانے دو۔ جو چیز تمہیں اس جہاں میں کام آئے گی اس کے حصول میں اپنا قیمتی وقت صرف کرو۔ تم چونکہ میرے عزیز ہو اس لئے میں تمہیں ہر وقت اسی طرف کا راستہ بتلاتا ہوں کہ جس طرف تم نے جانا ہے تاکہ تمہیں کوئی دقت پیش نہ آئے میں اپنا اصلی فرض ادا کر رہا ہوں۔ میری اصلی خوشی اسی میں ہے کہ تم خدا کی راہ میں ہی اپنی تمام عمر بسر کر دو۔ یہ دنیا دارِ ابتلا ہے۔ عزیزی یہ کاشت کرنے کا وقت ہے۔ فصل کاٹنے کا وقت آگے آئے گا۔ یہاں بوؤ گے تو آگے جا کر کاٹو گے۔ اگر یہاں نہ بویا تو آگے جا کر کیا کاٹو گے۔ خدا تمہیں توفیق عطا فرمائے اور تندرستی نصیب کرے تاکہ تم بخوبی اپنے فرائض کو پورا کر سکو۔ گھبراؤ مت جو کچھ تمہارا رب تمہارے حق میں بہتر ہو گا اسی کو ظہور میں لائے گا۔ جو کچھ آتا ہے اسی کی طرف سے آتا ہے۔ تم کو ہر امر میں صبر و شکر سے کام لینا چاہیے۔

تم جانتے ہو کہ صبر و شکر کیسی نعمتیں ہیں۔ ان کے حصول کی سعی تم پر ضروری ہے۔ عزیزی تم یہاں اس چند روزہ بستی میں کھیل کود کے لئے نہیں

آئے ہو بلکہ اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے کے لئے آئے ہو تعلق تو در اصل پہلے ہی سے ہو چکا تھا اب یہاں اس کے ایفاء کے لئے آئے ہو۔ اپنے مالک سے روز الست میں جو وعدہ کیا تھا اس کا پورا کرنا تمہارا عین فرض ہے۔ نفس کے دام میں آ کر اس کو کہیں فراموش نہ کر دینا۔ یہاں ڈاکو راہ زن بہت ہیں ذرا ہوشیاری سے چلنا۔ بغیر خدا کے مقبولوں کے اس راستے میں چلنا دشوار ہو گا۔ اچھا میں اب تم سے رخصت ہوتا ہوں اور تمہیں اسی مالک حقیقی کے سپرد کرتا ہوں کہ جس کے دَست قدرت میں ہم سب کی جانیں ہیں۔اور اسی سے ملتجی ہوں کہ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تمہیں دارین میں سرخرو کرے۔ آمین۔ امید ہے کہ میرا پہلا خط بھی پہنچ گیا ہو گا۔ اور اسے غور سے پڑھا ہو گا اور عزیز عبدالحق کو بھی سمجھایا ہو گا۔ یہ بھی اسے سمجھانا اور اس کی ظاہری نگرانی تمہارے پر فرض ہے۔ وہ تمہارا عزیز ہے تم اس کو عزیز جانو۔ ہر طرح کی اس کو تسلی دو تاکہ وہ اپنے کام میں اچھی طرح سے مشغول ہو۔ آخر حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ کے شعر پر ختم کرتا ہوں۔

منہ دل دریں دیر ناپائیدار

ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

میرے مکرم واجب التعظیم کی خدمت میں نیاز اور ان کے گھر میں بھی دعا۔ میرے حضرت کے سچے نیاز مند حافظ صاحب و جرنل و مولوی خدا بخش و حافظ عبدالحئ و غلام احمد سب کو ماوجب اگر روٹی باہر نہیں پکانے دیتے تو اپنے خرچ کے مطابق گھر میں دے دیا کریں۔ خرچ کم ہو تو اطلاع دے دینا۔

الراقم: وہی تمہارا دلی خیر خواہ مسافر چند روزہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۱۲-۱۰-۳۸

۷۸۶

مکتوب نمبر ۵

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

میرے عزیز غلام معین الدین و شاہ عبدالحق خدا تمہیں عزیز کرے اور ہمیشہ امان الٰہی میں رہو آمین!

بعد دعاء و ترقی درجات آنکہ عزیز کا خط ملا۔ ملاحظہ سے گزرا۔ الحمد للہ کہ تم بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہو اور اپنے کام میں مشغول ہو۔ خدا تمہیں باہمت کرے اور ذوق و شوق دے تاکہ اس کی وجہ سے تم دونوں بھائی اپنی منزل مقصود پر جلد تر پہنچ سکو۔ عزیزی جہاں تک ہو سکے وقت کو ضائع نہ ہونے دو۔ وقت کو غنیمت سمجھو۔ جس نے یہ وقت تمہیں دیا۔ اسی کی یاد میں صرف کرو۔ اس کی یاد سے تمہارا دل زندہ ہو گا۔ چنانچہ کسی صاحب دل نے کیا ہی خوب کہا۔

دل اوست با را کہ ہر .بمیرد کے
دل دوست دارد دوست دہ بدو دل
گر بشوق او دلت شد مبتلا
مرگ بر تو کے بود ہرگز روا

میرے عزیز دائمی زندگی حاصل کرنے کے پے در پے ہو۔ دائمی زندگی کب حاصل ہو گی جب تم نے دائمی رہنے والے سے تعلق اصلی پیدا کر لیا۔ یہ دنیا تو دار فانی ہے۔ بے لذت غم کی جگہ ہے۔ اس سے دل لگا کر آرام نہ پائے گا بلکہ پریشان ہو گا۔ حیران ہو گا۔ غمناک رہے گا۔ چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

چوں نہادی دل بریں ملک جہاں
ہست غمناکی و دل تنگی ازاں
خویش را داں چوں غریبے اے پسر
کہ نمانی میروی جائے دگر
چوں بدانستی تو خود را ایں چنیں
پس نباشی گاہ دل تنگ و حزیں
بگزر از دنیا کہ دنیا ہیچ نیست
جز غم و اندوہ پیچا پیچ نیست
باش اندر یاد مولا اے عزیز
ہم چو من ضائع مکن تو عمر نیز

میرے عزیز تم اسی عزیز کے ہو رہو جو کہ سب سے غالب ہے۔

نور دیدہ بشنو از من این سخن

با تو گویم گوش کن ای جان من
در شہود دوست باشی صبح و شام
محو و مستغرق ز خود فانی تمام
باقیات الصالحات آمد پسر
گر بود با یاد حق بعد از پدر
خواہم از حق ہر دم ای نور بصر
با خدا باشی و از خود بے خبر
تاکہ روح من پس از مرگ از خدا
از طفیلت یابد انعام و عطا
روشن و پر نور سازد قبر من
از دعائے تو کریم ذوالمنن

میرے عزیز حصول علم کو محض ذریعہ مگر یہ بھی بفضلہ تعالیٰ مقصد اصلی کے لئے سمجھو۔

علم لا بد چیست ایصاحب قبول
فقہ و تفسیر و احادیث رسول
مجتنب می باش از اہل ضلال
گرچہ مشہور اند در فضل و کمال
فضل ظاہر را نباشد اعتبار
ز اہل سنت برگزیں ہمراز و یار
ہاں ز صحبت ہائے بد کن اجتناب
در کسوف از صحبت بد آفتاب

در عقائد باش ثابت اے پسر
یاد گیر از اہل سنت سر بسر
پس ز عشق دوست باشی سینہ ریش
ہم چو من ضائع نسازی عمر خویش
چشم نیک از خویش و از اخوان مدار
غیر را بگزار و حق را یاد دار
ز احمقان بگریز چوں عیسیٰ گریخت
انس احمق آبروئے مرد ریخت
شد محقق دشمن دانا نکوست
از عزیزی کو بود ناداں و دوست
احتراز از خوئے احمق لازم است
گرچہ او بر خیر تو بس جازم است
رہ مدہ در دل بغیر حق بکس
در دو عالم مر ترا اللہ بس
ہر کہ در عالم بخواہی زو بخواہ
اوست معطی فی الحقیقت لا سواہ
یاری از وے جو مجو از ہیچ کس
ناصر و یار تو اللہ ہست و بس
ہم نشینی جوئی با اہل وفا
قلب شان آئینۂ حق از صفا
در ضیاء بخشی چوں مہر انورند

نصرت و یاریٔ حق را مظہر اند
نصرت از خاصان درگاہ الٰہ
ہم ز حق باشد بجو بیگاہ گاہ
استعانت گر ز مردان خدا
ناروا بودے نگفتے مصطفیٰ
سرکشی کردت چو دابہ در زمان
یا عباد اللہ اعینونی بخوان
نائب حق اند در کون و مکان
سر نتابد مہر و ماہ از امر شان
گفت حصری با مرید خویشتن
بر نیاید شمس غیر از حکم من
چونکہ فانی گشتہ اند از خویشتن
گوش و چشم و دست شاں شد ذوالمنن
ہست بی یسمع و بی یبصر مدام
حال خاصان الٰہی والسلام
پس اگر نصرت بخواہی ز اولیاء
نیک باشد فانی اند اندر خدا
نور ماہ باشد ز نور آفتاب
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

میرے عزیز خلاصہ یہ ہے کہ کسی حال میں بھی اس اپنے یکتا۔ مولا کو نہ چھوڑو۔

بشنو از من سر متاب از بندگی
نیست در عالم بجز ایں زندگی

میرے عزیز خدا تجھے توفیق دے کہ اس کی مخلوق کی خدمت کر سکے۔

کیونکہ:

ہست خیرالناس آنکہ نفع ناس
میرساند روز و شب اے حق شناس
اے پسر خواہی شوی مرآۃ ذات
جستجو کن پیر را اندر جہات
می نماید راحت از عین صفا
تاشوی از پیروان مصطفیٰ
پیروی بنمایدت راہ وصال
سازدت مرآۃ وجہ ذوالجلال

میرے عزیز اسی کی راہ میں اپنی تمام عمر صرف کر دے۔ نا امید کسی صورت میں نہ ہونا۔

ہاں نگوئی من کجا و وصل یار
من گدائے بینوا او شہر یار

کیونکہ

حق کریم است و غفور است و رحیم
رحمتش عام است و لطف او عمیم
گر گدائے را نوازد دور چیست
این قدر نا امیدی ای مہجور چیست

میرے عزیز خدا تیری عمر دراز کرے۔ بابرکت کرے۔ تم سے وہ کام ہوں جن سے تمہارا رب راضی ہو۔ کیونکہ اسی کی رضا میں فلاح دارین ہے۔ اچھا اب تم سے رخصت ہوتا ہوں اور تمہیں اسی اپنے مالک حقیقی کے سپرد کرتا ہوں۔ وہی تمہارا نگہبان ہو۔ وہی تمہارا حامی و مددگار ہو۔ اسی کے تم ہو۔ وہ تمہارا ہو۔ تم اسی کی راہ میں اپنی زندگی بسر کرو۔ تاکہ تمہاری زندگی فی الحقیقت زندگی ہو جائے۔ تجھے اپنا اصل یعنی نیستی نصیب ہو۔ تاکہ اپنے اصل کو پاکر اپنے محبوب حقیقی کو پا سکو۔ چنانچہ اس پر حضرت بایزید بسطامی کا واقعہ شاہد ہے۔

قطب عالم شیخ وقت آں بایزید
حضرت اللہ را در خواب دید
گفت گفتم اے خداوند مجید
راہ بتو چون است گفت ای بایزید
چونکہ بگزشتی ز خود واصل شدی
سد راہ تو نباشد جز خودی

میرے عزیز آخر میں اس بارگاہ لایزال میں مستدعی ہوں کہ تمہیں وہ اپنے فضل و کرم میں رکھے اور اس کے مقبولوں کے زیر سایہ تم رہ کر اپنی مراد دلی کو پہنچو اور تمہارے دل کی آبادی ہو۔ جس کی وجہ سے تمہارا دل ہمیشہ خوش و خرم رہے۔ آمین۔

عزیزا یہ یاد رکھ کہ راحت قلبی بغیر یاد اس کی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت شیخ جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا!

آں یکے پر سید از روئے یقین

از جنید اے سرور دنیا و دین
شادی دل مرد را کے حاصل است
گفت آں وقتے کہ حق اندر دل است
ذکر کن در روشنی و در غسق
تا حدیث نفس گردد یاد حق
افضل الذکر آمدہ اندر خبر
لا الہ الا اللہ ای دیدہ ور

وقت بہت ہو گیا۔ ختم ہی کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تمہارے استاد صاحب کو بہت بہت ماوجب۔ تمہارے ساتھیوں کو بھی سلام علیکم۔ تمہاری مکرمی دادی صاحبہ و پھوپھی بعارضہ بخار بیمار تھیں۔ مگر اب بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ تمہیں سب دعائیں دیتی ہیں۔ تمہاری آپا کو لکھنے والا نہیں مل سکتا۔ اس لئے اس نے خط تمہاری طرف نہیں لکھا۔ فضل حق کی شادی شروع ہے۔ اتوار کو برات ہو گی۔ کل جمعرات کو غالباً" مہروغیرہ اس کی بارات لے کر آ جائیں گے۔ سرائے کا کام شروع ہے۔ تمہارے چچا چن پیر کی تاریخ ۱۵ مقرر ہے ضمانتوں کی آج ۱۲ ہے۔ سب سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو سلام علیکم۔ مکرمی حافظ صاحب پوٹھی والے کل آئے تھے۔ تمہیں دعائیں اور سلام کہتے تھے۔ کل حافظ صاحب نتھیہ والوں کا خط آیا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے خط بھیجا تھا مگر جواب ندارد۔ جس سے وہ تنگ ہیں انہیں جواب جلد دو۔ میرے مخلصی جرنل و مولوی خدا بخش و مولوی عبدالحیٔ صاحب و عزیز غلام احمد سب کو ماوجب۔ عزیز عبدالحق کو بھی یہ خط سمجھانا۔ زیادہ دعا ۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ مسافر چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء

مکتوب نمبر ۶

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

میرے عزیز ہمیشہ خدائی سائے میں رہو آمین!

بعد دعا و ترقی درجات کے واضح ہو کہ تمہارا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا۔ ہر وقت بلکہ ہر آن دست بدعاء ہوں کہ او سبحانہ' و تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے تمہیں بمع اپنے بھائی و احباء کے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان امور کی اطاعت نصیب ہو کہ جن میں اس کی خوشنودی و رضا ہو۔ مکرمہ و معظمہ حضرت مائی صاحبہ تمہیں بہت یاد کرتی ہیں۔ اور اس دفعہ تمہاری ہمشیرہ بھی زیادہ تنگ ہو رہی ہے۔ آج رات کو تمہارے متعلق ایک خواب اس نے دیکھا۔ جس کو بتلاتی نہیں اور روتی ہے۔ خیر بہر حال تمہارا بمع تمہارے بھائی و احباء کے اللہ حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنے کام میں اچھی طرح سے مشغول رہو۔ جس کی وجہ سے مسافرت اختیار کی گئی۔

عزیزی عبدالحق کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ امید ہے کہ تین چار دن تک مزار شریف بند کرا دوں گا۔ زیادہ دعاء۔ سب سے ماوجب۔ حافظ صاحب نتھیہ والے بمع اپنے گھر کے آدمیوں کے لاری پر آئے تھے آج واپس جا رہے ہیں۔ سلام علیکم کہتے ہیں۔ عزیز کو دعا جرنل صاحب و مولوی خدا بخش کو بھی ماوجب شیخ الجامعہ صاحب و عزیز عبدالحیٔ و غلام احمد کو ماوجب۔

الراقم وہی مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۷

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

میرے عزیز خدا تمہیں ہر ایک کی نظر میں عزیز ہی کرے آمین!

بعد دعاء و ماوجب کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے خاص بندوں کے تمہیں راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضاء کے موجبات دے آمین۔ اللہ تعالیٰ علم باعمل نصیب فرمائے۔

اس کی محبت سے تمہارے دل دائما" آباد ہوں۔ اسی کے سرور سے اپنی یہ چند روزہ زندگی گزارو۔ اس کی مخلوقات کے سچے معنوں میں خدمت گذار بنو ہر ایک کی قدر اپنے دل میں رکھو۔ اپنے آپ کو سب سے برا سمجھو۔ اس مسافر خانہ میں مسافرانہ ہی زندگی بسر کرو۔ اپنے استاد کی رضاء کو فرض اولین میں سے سمجھو۔ ان کی دعا کے ہمیشہ طالب رہو۔ استقامت سے کام کرو۔

اصلی مقصود کا ہر وقت خیال رکھو۔ خدا تمہیں با برکت کرے۔ حوادثات زمانہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ کل سے بارش سخت ہو رہی ہے۔ منشی صاحب کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ تمہیں بہت یاد کرتی ہیں۔ اپنے پڑھنے میں دل سے کوشش کرو۔ عزیز عبدالحق کا ہر طرح سے

خیال رکھنا۔ اسی طرح جرنل کا اور مولوی خدا بخش کا بھی۔ خدا بخش کو خوش رکھا کرو مکرمی و معظمی شیخ الجامعہ صاحب کو ماوجب مخلصی چشتی حفظہ اللہ تعالی کو خصوصاً غلام احمد کو ماوجب۔ ہاشم و محبوب وغیرہ سب سے سلام علیکم جرنل و مولوی خدا بخش کو سلام علیکم۔ عبدالقادر و مسعود و سعید کو سلام علیکم۔ گھر میں خیریت ہے سب تمہیں دعائیں دیتی ہیں۔ خدا تمہیں جلد کامیاب کرے آمین۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

از گولڑہ — مکتوب نمبر ۸

۳۹ - ۴ - ۲۶

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعاء و سلام آنکہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالی عزیزان کو علم با عمل اور موجبات رضاء عطا فرما کر دارین میں خوش و خرم رکھے۔ آمین۔

امید ہے کہ اپنی ضروریات میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرتے ہو گے۔ عزیز من جس ضرورت کے لئے سفر اختیار کیا ہے اس کا خیال رکھنا اور محنت کما حقہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ خداوند کریم عمر دراز کرے اور بابرکت کرے۔ اس کی اصلی بندگی نصیب ہو۔ جس سے سرور دائمی نصیب ہوتا ہے۔ وقت کو قیمتی سمجھو۔ اس کو رائیگان کسی صورت میں بھی نہ جانے دو۔ اپنے حقیقی مالک سے جو نیاز ہے۔ اس کی سعی ہر طرح کی نہایت ضروری ہے اس کی رضاء کے موجبات کا حصول امور ضروریہ میں سے ہے۔ دنیا ایک قید خانہ ہے۔ اس میں مسافرانہ و قیدیوں کی زندگی کا گزارنا ہے۔ وطن اصلی اور مقصود اصلی وہ آگے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے وسائل کا حاصل ضروری ہے۔ جس طرف جانا ہے اس کا ہر وقت خیال رکھنا۔ اور اسی کی دھن میں رہنا نہایت ضروری ہے۔

یہ دنیا چند ساعت ایک دھوکہ دینے والی چیز ہے۔ اس کے دھوکہ سے بچنا ضروری ہے۔ اب وقت کم ہے ختم کرتا ہوں۔ عزیز عبدالحق کا خیال ہر طرح سے رہے۔ اس کو بھی یہ خط پڑھوانا۔ جنرل کو بھی سنانا کل سے عزیز چن پیر کا مقدمہ شروع ہے۔ کل فقط چشم دید گواہ کے بیان ہی ہوئے ہیں۔ سیشن جج صاحب بہت تحقیق کرتے ہیں۔ جیسے کہ حاکم کو کرنی چاہیے۔

گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں خصوصاً دادی صاحبہ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو ماوجب۔ عزیز چشتی حفظہ اللہ تعالیٰ میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ طبیعت اچھی ہے دوائی شروع ہے سلام کہتا ہے۔ عزیز کو دعا۔ مجذوب صاحب و جرنل کو بھی سلام موھڑے شریف والے صاحبزادہ صاحب کو سلام علیکم۔ ہاشم و محبوب و دیوان و بہادر سب سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافر چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۳۹ ـ ٦ ـ ٦

مکتوب نمبر ۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعا و سلام آنکہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف ما فیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ مجھے امید ہے کہ آں عزیز نے جس کام کے لئے یہ سفر اختیار کیا اس کا خیال کما حقہ رکھ کر اپنے آپ کو بفضلہ تعالیٰ منزل مقصود پر پہنچانے کی سعی کرے گا۔ مکرمہ معظمہ حضرت والدہ صاحبہ تمہارے لئے ہر وقت تنگ رہتی ہیں اور روتی رہتی ہیں۔ ان کی تنگی کو ایسی حالت میں میں دیکھ بھی نہیں سکتا مگر کیا کروں ادھر تمہاری تربیت کا بھی خیال ہے۔ اور اپنے پر فرض سمجھتا ہوں۔ عزیز وقت بہت نازک ہو گیا اور دن بدن نازک ہو رہا ہے۔ ہوشیاری سے چلو اور جملہ تکالیف اٹھانے کے عادی ہو جاؤ۔ دل میں یہ عہد کر لو کہ دنیا میں تکلیف اٹھانے کے لئے ہی پیدا ہوا ہوں۔ اس وقت تک جہاں تک میں نے اپنا تجربہ کیا اور اس سے کام لیا کسی کو بالذات اپنا نہیں پایا۔

بموجب فرمان حضرت قدس سرہ کے کہ (تمہارا کوئی نہیں)۔ جب میرا کوئی نہیں تو عزیز تو خود ہی بتلا کہ تمہارا کون ہو گا۔ بس فقط اسی کی ذات ہے جو کہ مہربانی فرما رہی ہے۔ اسی کے ہو کے رہو اور ہر ایک کی خدمت کرو۔ اس لحاظ سے کہ یہ اسی کی مخلوق ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہی تمہارا نگہبان ہو اور وہی تمہاری ہر ایک امر میں امداد فرمائے اور شر نفسانی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ میاں صاحب یہاں ہی ہیں۔ تم لوگوں کے بغیر تنگ ہی ہیں۔ غالبا" جمعرات کو روانہ ہونگے۔ آج مولوی اللہ بخش کا خط آیا جس کو تمہارے ملاحظہ کے لئے بھیجتا ہوں۔ اس نازک وقت میں گزران بہت مشکل ہو گئی ہے۔ زیادہ دعاء۔ عزیز عبدالحق کو بعد دعاء ترقی درجات کے مضمون واحد۔ مخلصی جرنل و غلام صمدانی و عبدالقادر صاحب کو ماوجب سب سے سلام علیکم۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۱۰

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۳۹-۹-۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

عزیز از جان حفظکما اللہ تعالیٰ!

بعد دعا ترقیٔ درجات آنکہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظار میں علاوہ کاشف ما فیہا ہونے کے باعث رفع اضطراب ہوا۔ شب و روز صدق دل سے دست بدعا ہوں کہ آں عزیزاں کو بمع تمہارے احباء کے علاوہ دارین میں خوش و خرم رکھنے کے اللہ تعالیٰ اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے کہ جس کی وجہ سے دونوں جہاں میں سرور قلبی حاصل ہو۔ عزیز من یہی قیمتی وقت ہے اسے رائیگاں کسی صورت میں بھی نہ جانے دو۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا اس طرف آنے کو جی نہیں چاہتا مگر تم بخوبی جانتے ہو کہ تمہارا یہی وقت ہے اگر اس وقت کچھ حاصل نہ کیا تو پھر کچھ بھی نہیں۔ میں نے تم کو صرف خدا کے راستہ کے حصول کے

لئے سفر اختیار کرایا ہے۔ میری دلی خوشنودی اس میں ہے کہ جس امر کے لئے گھر کو چھوڑا۔ اس میں ہمہ تن مصروف ہو کر رہو۔ عزیز عبدالحق کا خیال ہر قسم کا تمہارے پر فرض ہے۔ خصوصاً" جرنل کا کہ جو محض سچے اخلاص کی وجہ سے اپنے پر قید اٹھا کر تمہارا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ تمہارا سچا خیر خواہ اور وفادار ہے اس کا خیال تمہیں ہر طرح سے ضروری ہے۔ اگرچہ اس کی بعض باتیں سخت کڑوی ہوتی ہیں۔ مگر وہ چونکہ اس کے اخلاص ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ان کو بھی میٹھا سمجھنا چاہیے۔ میں اس پر بہت خوش ہوں۔ خداوند کریم اس کی عاقبت اچھی کرے اور اس کے والدین کو اللہ تعالی جنت الفردوس عطا فرمائے۔ تمہارے چلا جانے کے بعد شام جرنل کی ہمشیرہ آئی تھی۔ بیچاری تنگ تھی دوسرے دن چلی گئی۔ تمہیں رات دن شوق سے اپنے کام میں مشغول رہنا چاہیے۔ مخلصی غلام صمدانی نہایت مخلص ہے اس کی معیت تمہارے لئے بہت مفید ہے۔ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ تمہیں ایسے ساتھی میسر ہوئے۔ تمہیں ہر حال میں اپنے مالک کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے مسافر خانہ ہے۔ مسافرانہ زندگی بسر کرو۔ ہر ایک کو اپنے آپ سے اچھا سمجھو۔ ہر ایک کی خدمت بحسب الطاقت کرو۔ اپنے آپ کو خدمت گار سمجھو۔ تکلیف کے عادی بنو۔ مالک کی رضاء کی طرف ہر وقت متوجہ رہو۔ پڑھو تو اسی لئے۔ جیو تو اسی لئے۔ مرو تو اسی کے لئے۔ غرضکہ سب کچھ اسی کے ہو کر رہو۔ یہاں بھی گرمی بہت ہو گئی ہے۔ آج رات کو یا تو لاہور میں چلا گیا یا نہ۔ مگر غالباً" شاید نہ ہی جانا پڑے کیونکہ طبیعت بوجہ گرمی کے ٹھیک نہیں۔

ہاشم کو بخار ہو جاتا ہے۔ مکرمہ و معظمہ والدہ صاحبہ تمہارے لئے بہت تنگ ہیں اور روتے رہتے ہیں تمہیں اپنے استاد صاحب کی رضا کا بھی ہر وقت

خیال رکھنا ضروری ہے۔ استاد کی رضا اور دعا میں اللہ تعالیٰ نے سب کچھ رکھا ہوا ہے۔ ایسے وقت میں ایسے سچے مخلص استاد کا ملنا ناممکن ہے۔ یہ تمہارے فقط استاد ہی نہیں بلکہ ہر قسم کے سچے خیر خواہ و وفادار و جان نثار ہیں۔ اللہ تعالی ان کا سایہ تمہارے ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے اور کوئی ایسا فعل ہم سے سرزد نہ ہو کہ جس کی وجہ سے ان کی ناراضگی کے محل ہم بنیں۔ ہم ان کے احسانات قیامت تلک نہیں اتار سکتے۔ ان کی اطاعت ہر طرح کی تم پر ضروری ہے۔ اللہ تعالی ان کو تم پر خوش و خرم رکھے اور تم ان کی رضائیں لے کر بامراد ہو کر اپنے غریب خانہ میں واپس آؤ۔

میری طرف سے ان کی خدمت میں سلام علیکم کہہ دینا اور ان کے گھر میں بھی دعائیں دینا۔ اگر چشتی صاحب و صاحبزادہ صاحب موہڑے شریف والے بھی تشریف فرما ہوئے ہوں تو ان کی خدمت میں بھی دست بستہ نیاز اور دعا کی درخواست۔ زیادہ دعا۔ مخلص جنزل و غلام صمدانی کو بہت بہت سلام علیکم۔ ہاشم و دیوان و محبوب وغیرہ سب سے سلام علیکم۔ عزیز عبدالحق کو دعاء اور ہر طرح کا خیال رکھنا۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ

مگر مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۳۹-۱۱-۲۱

مکتوب نمبر۱۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان غلام معین الدین و شاہ عبدالحق حفظکما اللہ تعالیٰ!

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ کہ تم منزل مقصود پر پہنچے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمہیں یہاں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح اس اصلی منزل مقصود پر بھی پہنچائے۔ عزیز تم جانتے ہو کہ یہ سب کچھ کس لئے ہو رہا ہے۔ تمہاری منزل مقصود کیا ہے۔ تم نے کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔ یہ مقام خوشی کا نہیں یہ غم الم کی جگہ ہے۔ کسی نے کیا ہی پتے کی بات کہی۔

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

یہاں تم قید ہو۔ قید خانے میں ہو۔ یہ نہیں معلوم کہ کتنی قید ہے۔ یہ اسی قید کرنے والے کو ہی معلوم ہے۔ یہ چند روزہ زندگی اچھی گذر گئی تو آگے

بھی مزے کرو گے ورنہ سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھ نہ ہو گا۔ آنے والی چیز کا ہر وقت خیال رکھو۔ گزری ہوئی سے عبرت حاصل کرو۔ علاوہ تمہارے یہ زمانہ بھی خدائی کتاب ہے۔ اس سے بھی ہر وقت سبق حاصل کرو۔ مالک حقیقی کی رضاء کے اسباب مہیا کرنے کی ہر وقت سعی کرو۔ یہ دور ابتلاء ہے۔ آخیر کی بازی کا خیال رکھو۔ میرے پر بھروسہ مت رکھو۔ میں فانی ہوں چند روزہ مہمان ہوں۔ جیسے تم مسافر ویسے ہی میں جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اسی پر بھروسہ رکھو۔ اسی کو پنجہ مارو۔ اسی نے تمہیں زندگی عطا فرمائی اس نے تمہیں نابود سے برنگ بود کیا۔ اسی کی طرف تم جانے والے ہو اسی کی طرف سے آئے۔ اصلی وطن تمہارا وہی ہے۔ اپنے اصلی وطن کا ہر وقت خیال رکھو اور تیار رہو۔ یہاں تم سوداگری کے لئے آئے ہو ہوش کرنا۔ کہیں دھوکہ نہ کھانا۔ اہل اللہ کی دکانوں سے سودا خریدنا۔ نیاز سے جانا۔ نازمت کرنا۔ سفر بہت طول و طویل ہے۔ نہایت ہی خطرناک ہے۔ دشمن ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔ دھوکہ دے گا۔ ہر طرح سے گرانے کی کوشش کرے گا۔ اہل اللہ کے آستانوں کی خاک جو کہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو نہ چھوڑنا۔ زہریلی ہواؤں کی آندھیاں دن بدن چل رہی ہیں۔ ان سے بھی بچنے کا خیال رکھنا۔ ان سب کا نسخہ انہی پاک بازوں کی دکان سے ملے گا۔

تمہارا خدا حافظ ہو وہی تمہارا ناصر ہو۔ تمہاری کشتیوں کا ناخدا اسی کے پاک بندے ہوں۔ تم انہیں کے زیر سایہ رہو۔ تم انہیں کے سایوں میں پرورش پاؤ۔ تم انہیں کے فریفتہ رہو۔ انہیں کا سودا تمہارے سروں میں ہو۔ تمہارا دل اس کی یاد سے منور ہو۔ تم سے اپنے مالک کا حق ادا ہو۔ تم جب بھی یہاں سے جاؤ کامیاب ہو کر جاؤ۔ مالک تمہارا تم پر خوش ہو۔ اخلاق حسنہ کے

تم عادی ہو۔ خلق خدا سے دعائیں لو۔ ان کی خدمت دل سے کرو۔ اپنے آپ کو کچھ نہ جانو۔

تم کیا ہو۔ کچھ بھی نہیں۔ مسافر ہو۔ نابود تھے۔ یہ اس کی حکمت ہے کہ نابود کو برنگ بود دکھلا دیا۔ دراصل وہی آپ ہے۔ ہم برائے نام ہیں۔ ہمارا کچھ نہیں۔ ہم مسافر ہیں۔ عزیزی مسافر ہی بن کر رہنا۔ خبردار دھوکہ نہ کھانا۔ انسان چونکہ خطا اور نسیان سے مرکب ہے۔ اس لئے دھوکہ کھا جاتا ہے۔ مسافر ہی بن کر یہ چند روزہ عمر گزارنا۔ خبردار کسی پر ناز نہ کرنا۔ تمہارا ناز کوئی نہیں اٹھائے گا۔ کیونکہ تم مسافر ہو مسافرانہ زندگی بسر کرنا۔ میرا خیال کبھی بھی نہ کرنا۔ میں محض لاشئی ہوں۔ کسی کام کا نہیں ہوں۔ تمہیں اپنے مالک کے ہی سپرد کرتا ہوں۔ وہ فنا ہونے والا نہیں۔ موت و زندگی سب اسی کے اختیار میں ہے۔ ہم اسی کے محتاج ہیں۔ اسی سے التجا کرتے ہیں کہ اپنے در سے نہ ہٹائے۔ اسی کا درد نصیب ہو۔ اسی کی یاد میں یہ دن گزریں یہ دنیا دھوکہ دینے والی ہے۔ اس سے تعلق پیدا نہ کرنا۔ اس کو دل میں جگہ نہ دینا۔ ورنہ نقصان پائے گا۔ اس کو ہاتھوں ہاتھ ہی چلاتا جا۔ مگر اس کے صرف کے بھی قوانین ہیں۔ ان کو بھی مدنظر رکھنا۔ ہر طرح سے ہوشیار رہنا۔ ساتھی اچھا تلاش کرنا جو کہ آخیر تک کام آئے یہ نہ ہو کہ راستہ ہی میں جا کر چھوڑ دے۔ شریعت کی رفاقت کرنا۔ مالک کے احکام کا ہر وقت خیال رکھنا۔ بھائی چھوٹا ہے اس کا خیال ہر طرح کا تمہارے پر فرض ہے۔ تمہارے ساتھ جو ہیں۔ جنہوں نے تمہارے لئے اپنے عارضی وطن چھوڑے ان کا خیال ہر طرح سے رکھنا ضروری ہے۔ ان کے تم احسان مند ہو۔ جن کے زیر سایہ تربیت پا رہے ہو ان کے احسان کا کیا کہنا۔ بالکل نیاز ہو جاؤ۔ دائمی تابعدار رہو۔ تمہارے سر پر ہر طرف سے بوجھ

ہے۔ اچھا اللہ ہی حافظ ہو میں اب رخصت ہوتا ہوں۔

آج تمہارا خط دیکھ کر حافظ صاحب روانہ ہوئے ہیں اللہ تعالی انہیں خوش رکھے۔ نہایت ہی مخلص شخص ہے۔ پرسوں خان صاحب کی لڑکی جو بیمار تھی وہ فوت ہو گئی۔ اس کا سخت افسوس ہے یہاں ہی دفن ہوئی۔ اس کی مٹی یہاں کی ہی تھی۔ خان صاحب کو اب آرام ہے۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و باقی سب احباء خصوصاً" جرنل و غلام صمدانی و چشتی صاحب و صاحبزادہ صاحب مُہڑوی و عزیز الطاف سب کو ماوجب سب سے نام بنام سلام علیکم۔

آج دیوان لاہور گیا ہے پرسوں آ جائے گا۔ محمد دین بیمار تھا وہ بھی چلا گیا۔ گل شیر تیلی آج فوت ہو گیا۔ بخار بہت ہے۔ مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ تمہارے لئے بہت تنگ ہیں۔ آج صبح سخت روتے رہے۔ ان کی دعائیں تمہارے شامل حال ہوں۔

تم سن چکے ہو گے کہ حضرت خواجہ نظام صاحب پر حملہ قاتلانہ ہوا ہے اگر استاد اجازت دیں اور وقت پڑھائی کے بغیر اتنا مل سکے تو ملتان سے بذریعہ موٹر تونسہ شریف حاضر ہو کر شکریہ ادا کر آئیں کہ الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے آپ کو بچا لیا۔ میں خود حاضر ہوتا مگر مجھے فرصت بالکل نہیں ملتی۔ اگر تمہیں بھی فرصت نہ مل سکے تو پھر نہ جانا۔

اسباق کی رعایت سب سے مقدم ہے۔ اگر جانے کا وقت مل سکے تو پہلے ملتان میاں صاحبان کی طرف لکھ دینا کہ وہ کسی آشناء سے موٹر کا انتظام کر رکھیں۔ پٹرول وغیرہ خود خرچ کرنا۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مگر مسافر چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۲۹-۱-۴۰

مکتوب نمبر ۱۲

آبلو خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان غلام معین الدین و عبدالحق حفظہما اللہ تعالیٰ!

بعد از دعا و ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ ملا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ الحمد للہ کہ امتحان میں کامیابی ہوئی۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمیشہ تمہارے شامل حال ہو اور اس کے مقبولوں کے زیر سایہ رہو۔ آمین۔

شہہ عثمانؓ غمخوار تو باشد
معین الدینؒ مددگار تو باشد

عزیز من! پرسوں میں تھٹی گیا تھا۔ تھٹی والے مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ کل شام کو واپس آیا۔ اللہ تعالی انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اچھے اچھے لوگ جا رہے ہیں۔ دنیا خالی ہوتی جا رہی ہے۔

جائے شادی نیست دنیا ہوشدار

مکرمہ و معظمہ کی وہی حالت ہے۔ رات دن تمہیں یاد کرتی ہیں اور روتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد کامیاب فرمائے۔ اپنے کام میں خوب مشغول رہو اور ہر طرف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ زیادہ دعا۔

مکرمی و معظمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی صاحب و صاحبزادہ مہرلوی و جرنل و غلام صمدانی و خدا بخش و الطاف حسین سب کو ماوجب۔ عزیز عبدالحق کا خیال ہر طرح سے رہے۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں۔ محبوب و ہاشم و شہونڑاں و فضل حق و ٹوڈا سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مگر مسافر چند روزہ

کے اخلاص کے تمہیں اور ہمیں ماننی چاہیے۔ غرض کہ اپنے اصلی کام میں فرق کسی قسم کا نہ آنے دو خدا تجھے کامیاب فرمائے۔ جب فارغ ہو جاؤ گے تو اس وقت تم خود فیصلہ کر لینا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ تم تسلی رکھو میں کسی کے کہنے پر تم پر ناراض نہیں ہونے کا۔ ہاں اگر پڑھائی میں کسی قسم کی کوتاہی کی تو پھر اس صورت میں البتہ میری ناراضگی ضرور ہے۔ کیونکہ جب میں نے تمہیں اپنے سے بھی جدا کیا اور مکرمہ حضرت والدہ صاحبہ کے حکم کی تعمیل بھی نہ کری تو پھر تم ہی بتلاؤ کہ مجھے کس قدر رنج پہنچے گا۔ عزیز تم جانتے ہو کہ زمانہ کس قدر نازک ہے اور کس قدر اس میں زہریلی ہوائیں چل رہی ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ تم اس وقت تلک حضرت کے صدقے محفوظ ہو۔ طبیعت اپنی کو سنبھالو اور اس خط کا جواب مفصل طور پر صحیح صحیح جلد لکھو کیونکہ مجھے سخت فکر ہے اور پریشان ہوں۔ یہ خط کسی کو نہ دکھلانا۔ پڑھ کر پھاڑ دینا۔ عزیز عبدالحق کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ میں آج قصور ہوں۔ کل صبح انشاء اللہ روانہ ہو کر کل شام کو گھر پہنچ جاؤں گا۔ ۳ بجے کی گاڑی پر امرتسر سے محبوب بھی غالباً" آ جائے گا۔ تمہاری والدہ اور ہمشیرہ بھی سخت پریشان ہیں تمہاری پریشانگی کی وجہ سے۔ ہوش کرو اپنا نفع نقصان تم خود سمجھ سکتے ہو۔ جس طرف تمہارا خیال ہے وہ خود تمہارا خیر خواہ ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تم پڑھنے میں خوب کوشش کرو۔ تاکہ کامیابی پوری سے وطن میں آؤ۔ مجھے تمہارے خط کا انتظار سخت ہے۔ میری خوشی کے لئے نہ لکھنا بلکہ جو تیری طبیعت کا حال ہے وہ لکھنا۔ آشنائی ہر ایک سے رکھو مگر ایسی آشنائی اس وقت نہ پیدا کرو جو کہ تمہارے اصلی کام میں حائل ہو۔ امید ہے کہ میرے اس خط کی تم قدر کرو گے اور بنظر انصاف اس پر خوشی سے عمل پیرا ہو کر مجھے اپنے اصلی حالات سے آگاہ کرو گے۔ اگر تم

بفرض محال تنگ ہی ہو اور اس امر کے لئے تمہاری طبیعت کا رجحان اس طرف ہو گیا تو پھر صاف صاف کہہ دو تاکہ تمہیں پھر بلا لیا جائے۔ بے فائدہ سفر پھر کس لئے اٹھا رہے ہو اور میں کیوں اپنی والدہ صاحبہ کا نافرمان ہو رہا ہوں زیادہ دعاء ترقی درجات۔ عزیز کو دعا۔ باقی سب کو ملاوجب۔

الراقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ مگر مسافرِ چند روزہ گولڑوی
حال وارد از قصور

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ ۔ ۴ ۔ ۱۹

مکتوب نمبر ۱۴

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا۔ مجھے راستے میں پیچش کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مگر اب آرام ہے۔ یہاں بھی بارش پرسوں اور کل ہوئی ہے۔ الحمد للہ تم اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ خداوند کریم تمہیں اپنے موجبات رضاء کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے مقبولوں کے زیر سایہ ہمیشہ رہو۔ جتنی زندگی مستعار نصیب ہے یہ اس کے ذوق و شوق سے گزرے۔ اس کی محبت سے دل آباد ہو۔ حوادثات زمانہ سے محفوظ رہو۔ آمین۔

حضرت والدہ صاحبہ کو بخار کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ تمہاری یاد بہت رہتی ہے۔ ان کی دعائیں تمہارے شامل حال ہوں۔ عزیز کا خیال ہر طرح سے رکھنا۔ ساتھیوں کا خیال رکھنا ضروریات میں سے ہے۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب

کی ملاقات کا نہ نصیب ہونا اگرچہ میرے لئے بھی رنج دہ ضرور تھا مگر اس عدم ملاقات میں جو لطف اور سرور آ رہا ہے اس کو میں ملاقات سے ترجیح دیتا ہوں۔ ناکامی میں ایک عجیب لطف ہے۔ خدا ان کو دیر تلک رکھے اور دین و دنیا میں سرفراز فرمائے۔ آمین۔ ان کی مہربانیاں تمہارے شامل حال رہیں۔ تمہیں ان کی اطاعت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔ چابی وقت پر پہنچ گئی جرنل کی غفلت ضرور ہے۔ زیادہ والسلام۔

مکرمی و محترمی کی خدمت میں دست بستہ نیاز۔ عزیز کو دعا ترقی درجات۔ مخلصی جرنل و مولوی خدا بخش و چشتی صاحب و صاحبزادہ صاحب مہڑوی و غلام صمدانی کو ماوجب۔ عزیز الطاف کو بھی سلام علیکم سب سے خصوصاً ہاشم و محبوب و دیوان وغیرہ سب سے ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافر چند روزہ

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازی روز گار
منہہ دل دریں دیر ناپائیدار
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ ۔ ۵ ۔ ۲۳

مکتوب نمبر ۱۵

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث رفع تشویش ہوا۔ الحمدللہ کہ عزیز کو آرام ہے۔ اس کا خیال ہر طرح سے رکھنا ضروری ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالی دائماً تمہیں بمع اپنے رفقاء کے اپنے مقبولوں کے زیر سایہ رکھے اور شر اعداء و حساد زمانہ سے محفوظ رکھے آمین۔

آج ۴۰۔۵۔۲۳ کو فرنٹیئر میل پر گوالیار جانے کا انشاء اللہ تعالی قصد رکھتا ہوں۔ اتوار یا سوموار تلک انشاء اللہ واپس آ جاؤں گا۔ حضرت والدہ صاحبہ تمہیں بہت یاد کرتے ہیں اور ہر وقت روتے رہتے ہیں۔ خدا تمہیں کامیاب فرمائے اور ان کی سچی دعائیں ہر وقت تمہارے شامل حال رہیں۔ صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہو۔ استقامت دائماً عطا ہو۔ مالک کے بندے بنو۔ بندے ہی ہو کر یہ چندساعت زندگی گزارو۔

وقت تنگ ہے میں راولپنڈی جا رہا ہوں فرنٹیئر میل سے وہاں جا کر

سوار ہوں گا۔ مکرمی حضرت مولانا صاحب رام پوری بمع اپنے رفقاء کے ساتھ ہی جائیں گے۔ زیادہ دعاء ترقی درجات مخلصی جرنل و شاہ صاحب و غلام صمدانی و خدا بخش خصوصاً مکرمی جناب شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و صاحبزادہ صاحب کو ماوجب۔

مکرمی میاں صاحب سلام علیکم فرماتے ہیں۔ کل یا پرسوں ایک دو دن کے لئے مری غالباً جائیں گے۔ ہاشم و محبوب و دیوان سب سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۱۶

تاریخ ۴۰ - ۹ - ۱۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ کل کتابیں بذریعہ ریل روانہ کر دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ پہنچ گئی ہوں گی۔ میر زاہد' امور عامہ اور حماسہ نہیں ملے۔ حماسہ تو شاید لنگر میں نہ ہو مگر میر زاہد کے نسخے تو تین چار تھے۔ مکرمی مولوی صاحب پشاور والوں نے بہت تلاش کی مگر نہیں ملے۔ قاضی غلام جیلانی کے آنے پر تلاش کرا کر بمع نسخہ مثنوی شریف کے انشاء اللہ روانہ کر دوں گا۔ حضرت مکرمہ و معظمہ کو بخار سخت ہے۔ کمزوری از حد ہے۔ کل سے حالت نازک معلوم ہو رہی ہے۔ کل صبح کچھ ہوش آنے پر تمہیں یاد کیا۔ تمہاری پھوپھی صاحبہ نے کل دیوان کو کہلایا کہ غلام معین الدین و عبدالحق کو اطلاع دو۔ میں نے کل جو خط شیخ الجامعہ صاحب کی خدمت میں لکھا تھا۔ اس میں اس

حکایت کو نقل کر دیا۔ چونکہ مدرسہ کا معاملہ ہے اور چھٹیاں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے شیخ الجامعہ صاحب کی رائے پر چھوڑا گیا۔ اگر پوری طرح سے ہوش ہو تب بھی ان کے فرمان کے مطابق تمہیں بلوا لیا جاتا۔ مگر بخار کی شدت کی وجہ سے کسی وقت ہوش آتا ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔ یہ دنیا جانے والی ہے۔ ان کی دعائیں تمہارے شامل حال ہوں۔ پڑھنے میں ہمہ تن سعی کرو۔ یہی وقت ہے بغیر پڑھائی کے اور کوئی غم فکر دل میں نہ رکھو۔ بس تمہارا یہی کام ہے۔ مالک کو نہ بھولنا۔ ہر وقت ہر آن اسی کو دل میں جگہ دینا۔ آج ڈاکٹر صاحب کو راولپنڈی سے لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ بارش نہیں ہوئی۔ زمینوں میں وتر بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے سخت حالت نظر آ رہی ہے۔ پرسوں رات کو محبوب لاہور برائے مجلس گیا ہے۔ اگر گھر نہ چلا گیا تو شاید آج آ جائے۔

اگر عید کے لئے گھر گیا تو پھر دو تین دن تلک آ جائے۔ مخالفین اپنے منصوبوں میں رات دن مصروف ہیں۔ دیکھیے قدرت کو کیا منظور ہے۔ فکر مت کرو۔ مالک کی طرف ہر وقت دھیان رکھو۔ اور اسی سے مدد مانگو۔ ہاشم و شونہڑاں و بہادر و دیوان سب سے سب کو سلام علیکم گھر سے دعائیں۔

مکرمی شیخ الجامع صاحب و چشتی و صاحبزادہ صاحب و عزیزی عبدالحق و غلام صمدانی و جرنل سب کو ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للّٰہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰-۹-۲۷

مکتوب نمبر ۱۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات آنکہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ الحمدللہ کہ تم بمع اپنے معظم و مکرم اور باقی رفقاؑ کے مع الخیر منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ مخلص جرنل کی بیماری کا سخت فکر ہو رہا ہے جس قدر بھی اُسے تاکید کی جاتی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ اس کا علاج باقاعدہ کرایا جائے۔

جس دن تم گئے اسی دن عصر کی گاڑی پر حافظ صاحب نتھیہ والے آ گئے۔ پرسوں حضرت مکرم رامپوری صاحب تشریف لائے۔ کل سردار صاحب کوٹ والہ آیا تھا فاتحہ پڑھ کر کھانا کھا کر چلا گیا۔ آج علی الصبح مکرمی جناب صاجزادہ محمد سعد اللہ صاحب و محمد عبداللہ صاحب تشریف لائے ہیں۔ صاجزادہ عبدالقدوس روپڑ والے بھی آئے ہیں باقی اور مہمان مختلف بہت آتے ہیں۔ فرصت نہیں ملتی یہ بھی جلدی جلدی سے تمہاری طرف چند سطریں لکھ رہا

ہوں۔ بخاروں کی کثرت ہے مولانا الہ آبادی بھی بیمار ہیں اللہ تعالی سب کو شفاء کامل عطا فرمائے آمین۔ تم بھی اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔ اپنے کاموں میں اچھی طرح مشغول رہو کسی قسم کی سستی نہ ہونے پائے عزیز عبدالحق کا خیال ہر طرح سے رکھا جائے۔

اللہ تعالی ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو اور اسی کی امان میں رہو۔ اس کے مقبولوں کا سایہ رہے صراط مستقیم پر اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے۔ آج صبح کچھ تھوڑی سی بارش ہوئی اللہ تعالی اپنا کرم فرمائے۔ مکرمی معظمی حضرت شیخ الجامعہ صاحب و باقی احباب کو ماوجب۔ عزیز عبدالحق کو دعا۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ - ۱۰ - ۴

مکتوب نمبر ۱۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آج ایک ٹوکری انگور کی جو کہ کوئٹہ سے ایک مخلص نے روانہ کی تھی وہ تمہاری طرف روانہ کرتا ہوں خدا معلوم کہ ٹھیک ہیں کہ نہیں کیونکہ بہت دن ہو گئے ہیں بند ہوئے ہوئے۔ جلدی منگوا کر کھول لیں۔

رمضان شریف کی کل جمعرات کو پہلی تھی۔ اللہ تعالی تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہو۔ میری طبیعت ہر طرح سے پریشان رہتی ہے مگر وقت الحمد للہ اطمینان سے گزار رہا ہوں۔ اپنے کام میں کماحقہ' مصروف رہو کسی قسم کا فکر و غم نہ کرو۔ آج جمعہ ہے فرصت نہیں۔

مکرمی حضرت شیخ الجامعہ صاحب و چشتی صاحب و صاجزادہ صاحب و مولوی قطب الدین و جرنل و غلام صمدانی سب کو ماوجب عزیز کو دعاء ترقی درجات۔

الراقم وہی ایک دکھیا بد نصیب مسافر چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰۔ ۱۰۔ ۵

مکتوب نمبر ۱۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

الٰہی تو بگرداں ہر بلا را
ز ہر آفت نگہ داری تو مارا
بحق ہر دو گیسوئے محمدؐ
زبوں گردان تو بد خواہان مارا

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز وافر تمیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف مافیہا ہوا۔ عزیز عبدالحق کی بواسیر کی خبر پڑھ کر سخت فکر پیدا ہوا۔ لال مرچ سخت مضر ہے عزیز کو لال مرچ سے پرہیز کرایا جائے۔ ایک نسخہ سید بہادر شاہ صاحب سے ملا ہے وہ استعمال کرائیں جمال ۳ ماشہ جسے اس طرف تارا میرا کہتے ہیں اور اس کو خالی پیٹ ہمراہ دودھ کے جس میں تھوڑا سا گھی ڈال کر نگل جایا کرے چبائے نہیں۔ دودھ گائے کا اچھا ہو گا۔ گھی بالکل تھوڑا سا جسے تڑیٹر کہتے ہیں۔

تعویز جرنیل کے واسطے روانہ کرتا ہوں جرنیل اسے ناف پر باندھے، اللہ

تعالی رحم فرمائے۔اللہ تعالی تمہیں سب کو با صحت رکھے اور اپنے کاموں میں کامیاب فرمائے۔

یہاں بدھ کو چاند دیکھا تھا جمعرات کو پہلی ہوئی قاری صاحب آئے ہوئے ہیں، سب کو ماوجب علی حسب مراتب۔

گھر سے معلوم ہوا کہ عبدالحق گھی نہیں پسند کرتا، بلکہ مکھن۔ یہاں اس کے لئے مکھن کا انتظام ضرور کیا جائے۔ مول خریدا کریں۔

دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ اسے بواسیر نہیں، بلکہ پیچش کی مرض ہے اور سول بھی پڑتا ہے۔ اگر پیچش ہے اور سول پڑتا ہے تو تب وہ نسخہ دوسری طرف والا نہ دیں، بلکہ وہی دوائی جو کہ دیوان دیتا تھا اور اس سے آرام آیا تھا، وہ اگر پاس ہو تو استعمال کریں، ورنہ اطلاع دو تاکہ وہ فوراً روانہ کی جائے۔ علاوہ اس کے ضروری طور پر لکھا جاتا ہے کہ میٹھوں کا استعمال ضرور کیا کرو۔ اگر یہاں نہیں ملتے تو ملتان سے بذریعہ تاج منگوا لو۔ اگر وہاں بھی نہیں تو ہمیں لکھو، تاکہ یہاں سے روانہ کئے جائیں۔ یہ ضروری باتیں ہیں، ان میں سستی نہ کی جائے۔ پورا مفصل جواب لکھنا۔ غلام صمدانی کتنا پڑھتا ہے۔

الراقم وہی تمہارا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

دربار غوثیہ گولڑہ شریف　　　　　　　　　　　　مکتوب نمبر۲۰

تاریخ ۴۰ - ۱۰ - ۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

میرے عزیز خدا تمہیں ہر طرح سلامت باکرامت رکھے آمین!

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ عین انتظاری میں پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث مسرت قلب ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ تمہاری ہمشیرہ کو عبدالحق کی تکلیف کا سخت فکر لگا ہوا ہے۔ تسلی دی جاتی ہے۔ تمہاری بڑی پھوپھی صاحبہ کو اگرچہ پہلے سے آرام ہے۔ مگر اب کسی وقت بخار کا دورہ ہو جاتا ہے۔ دوائی استعمال کرائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ دو تین دن تک ایک نسخہ عزیز عبدالحق کے لئے تیار کروا کر روانہ کروں گا۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔

آج رات قاری صاحب ختم کر دیں گے۔ کل دوسرا ختم انشاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ کل سے ہاشم کو بھی بخار ہے اس طرف بخاروں کی کثرت ہے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔

امید ہے کہ اپنی پڑھائی میں کما حقہ مشغول ہو گے۔ عزیز من! وقت کو رایگان مت جانے دو۔ یہ قیمتی چیز ہے پھر ہاتھ نہیں آتا۔ جو دشمن اصلی ہر

وقت ساتھ لگا ہوا ہے اس کا خیال رکھنا۔ اس کے داؤ میں نہ آنا۔ یہ دشمن بصورت دوست نظر آتا ہے۔ طرح طرح کے دھوکے دیتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا اعتبار نہ کیا جائے۔ تم جانتے ہو کہ یہ دنیا فانی ہے، چند روزہ ہے اس کا اعتبار کسی قسم کا نہیں ہے۔ اس پر بھروسہ کرنا اور اس کے لئے تمام وقت صرف کرنا کس قدر احمقانہ بات ہے۔ اس کی ضرورت بقدر ضرورت ہے۔ اس سے دل لگانا منع ہے کیونکہ سخت مضر ہے دل جو لگانے کے قابل ہے وہی ہے جسے فنا نہیں۔ جو مالک حقیقی ہے۔ جو ہر قسم کی دین کرتا ہے۔ باوجود ہماری رات دن کی نافرمانیوں کے پھر کس قدر مہربانی فرما رہا ہے۔ ہم اس کے احسانوں کے سامنے سخت شرمندہ ہیں۔ سب اسی کی دین ہے۔ وہ کس قدر فیاض ہے۔

جرمہا بینی نہ گیری انتقام
از در حلم و کرم آئی مدام

دل اس کا گھر ہے اس میں کسی غیر کو جگہ مت دینا۔ مالک ناراض ہو گا۔ اس کی ناراضگی کہیں کا نہ رکھے گی۔ وہ بے نیاز ہے وہ بے پرواہ ہے۔ اسے نیاز بھاتا ہے۔

عزیز! تم سر سے پاؤں تک نیاز ہی ہو جاؤ۔ اس کی مخلوق کی خدمت کرو تم خادم بنو وہ تم پر راضی ہو گا۔ اس فانی دنیا کو مسافر خانہ سمجھو اس میں گذارہ بھی اسی موافق کرو۔ خبردار کسی قسم کا مان نہ کرنا۔ ہم کچھ نہیں ہیں۔ اسی کے کرشمے ہیں جو کہ نابود کو برنگ بود دکھلا رہا ہے۔ سبحان اللہ کیا رنگ دکھلایا اس کے عجائبات میں مستغرق رہو اس کے مطالعہ میں محو ہو تم خود اس کی کتاب ہو اس میں سب کچھ موجود ہے جو کچھ تم اس سے حاصل کر سکتے ہو کسی اور سے نہیں کر سکتے۔ میں کیا لکھوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ برسر راہ ہوں چند روزہ

مسافر ہوں مگر افسوس کہ زاد راہ کچھ بھی نہیں رکھتا ہوں۔ اب پریشان ہوں' مغموم ہوں مگر اب یہ میری پریشانی و مغمومی کس کام کی۔ سچ ہے کہ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ میں تو سب کچھ کھو بیٹھا تم عزیز ہو اس لئے تمہیں پکار پکار کر کہتا ہوں کہ جس سوداگری کے لئے تم کو سفر کرایا گیا اس کا خیال رکھنا اگرچہ وہ دکانیں اب بند ہو چکی ہیں مگر من جد و جد صحیح فرمان ہے تلاش کرنے والے کے لئے کھلی ہوئی ہیں چونکہ خریدار عام نہیں رہے اس لئے ان کے آگے پردے ڈالے گئے ہیں۔ کوئی سچا طالب آتا ہے تو وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

عزیز من! اصلی طلب پیدا کرو اس کے فضل و کرم سے ضرور کامیاب ہو گے۔ وہ بڑا فیاض ہے۔ وہ خالی نہیں چھوڑتا بلھے شاہ صاحب کا قول ہے ؎

گر جو چاہے سو کروا اے
گر خالی کاسے بھروا اے

اس کے مقبول جو حقیقتاً ظلّ الٰہی ہیں ان کے تم زیر سایہ رہو مئے عرفان کے پینے والے ہو۔ مدنی میخانے کی مئے نصیب ہو۔ صبرو تحمل و استقلال کے حامل ہو۔ اپنے پرائے کے غم خوار ہو سب کو اچھا جانو اپنے آپ کو برا سمجھو۔ جو برا کہے اس پر ناراض نہ ہو جو تعریف کرے اس پر خوش نہ ہو۔ اپنا معاملہ اپنے مالک کے سپرد کرو تم اپنے وطیرہ کو خود سمجھ سکتے ہو اس میں کسی کا کیا دخل۔ بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر رحم کرو۔ خود تکلیف اٹھاؤ دوسروں کو آرام دو۔ بھروسہ اس پر رکھو جسے کسی قسم کی فنا نہیں۔ اس کے مقبولوں کے وسیلے سے اسی سے طلب کرو۔ در اصل وہی حاجت روا ہے۔ اس کے وسیلے بر حق ہیں۔ یہ اس کی کمال ذرہ نوازی ہے کہ یہ اپنے اور بندے کے درمیان واسطہ پیدا کر دیا تاکہ بندہ کہیں بھٹک نہ جائے۔ اپنے ملانے والے بھیج دیئے۔

یہ کتنا بڑا اس کا احسان ہے۔

عزیز! میں کیا لکھوں ہر ہر ذرہ میں اس کے احسان ہی احسان ہیں بے شک جس طرح وہ لا متناہی ہے اسی طرح اس کے احسانات بھی میں کجا وہ کجا۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ اچھا میں اب دکھیا تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ تم کو اسی کے سپرد کرتا ہوں جو کہ اس قابل ہے۔ اس کا فضل تمہارے شامل حال رہے آمین۔

عزیز عبدالحق کو یہ خط سنانا۔ میرے مکرم و محترم شیخ الجامعہ صاحب و چشتی صاحب و مولوی قطب الدین صاحب و جرنیل صاحب و عزیز الطاف و غلام صمدانی و باقی سب احباء کو ماوجب علی حسب المراتب۔

الراقم وہی دلی خیر خواہ ایک دکھیا بد نصیب

مسافر چند روزہ از گولڑہ

چلی سمت غیب سے اک ہوا میرا باغ سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخِ نہالِ غم جسے دل کہیں وہ ہری رہی

الملک للّٰہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰-۱۱-۷

مکتوب نمبر ۲۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

لکل شئی اذا فارقتہ عوض
و ما عن اللہ ان فارقت من عوض

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظار ہی میں پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ کہ عارضی منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ اس طرح وہ قادر مطلق اصلی منزل مقصود پر بھی پہنچائے۔

طالبِ راہِ خدا باش اے پسر
از رہِ شیطانِ ملعوں کن حذر
نقشہا را جملہ در آتش بسوز
بعد ازاں شمعِ وصالش برفروز
چوں نماند نقشہا اندر میاں
آں زماں نقاش را بینی عیاں

با تو گویم سرِ اسرارِ نہاں
اے برادر نقش را نقاش داں
چوں ترا باشد کمالِ دینِ حق
خویش را ہرگز نہ بینی جز کہ حق
چوں ترا معلوم گردد از عیاں
غیرِ خود ہرگز نہ بینی در میاں
ہر کہ بینی آں تو باشی بے شکے
چہ دہ و چہ صد ہزاراں چہ یکے
جملہ اجزائے تو اند اے بے خبر
ذاتِ کلی ایں جہاں را سر بہ سر
نورِ تو از ہر دو عالم بر تر است
ایں جہان و آں جہاں را مہتر است
گر شوی آگہ بجانِ خویشتن
ترک گیری آں حدیثِ ما و من
میم را بر دار احمد شد احد
فہم کن معنی اللہ الصمد
ہست ایں اسرار از جائے دگر
سرّ ایں را کے شناسد کور و کر
کور و کر از راہِ عقبیٰ ماندہ اند
روز و شب درِ بند دنیا ماندہ اند
راہِ مرداں راہ توحید آمد است

منزلش تجرید و تفرید آمد است
بگذر از ہستیٔ خود یکبارگی
تا رسی در عالم بے چارگی
بت پرستی راہِ شیطان آمد است
بت شکن را راہِ یزداں آمد است
بت شکن در راہِ حق اے مردِ کار
تا نباشی در قیامت شرمسار

ان اشعار کا سمجھنا ضروری ہے کسی وقت اپنے استاد صاحب سے سمجھ لینا۔ عبدالحق اور جرنیل کو بھی پاس رکھنا۔ پہلے ضروری ہے اچھی طرح مطالعہ کرو بعد ازاں سمجھو۔ اللہ حافظ و ناصر ہو۔

میرے آنے کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں۔ سلام و کلام چھوڑنا منع، تعلق صفائی کا رکھنا اور ہر ایک کو فائدہ پہنچانا اور اچھا جاننا شیوہ انسانی میں سے ہے فافہم۔

میرے مکرم و محترم کی خدمت میں اخلاص بھرا ماوجب، چشتی صاحب کو دوہرا سلام قادری صاحب کو بھی ماوجب۔ عزیز عبدالحق کو بعد دعاء مضمون واحد، جرنیل و غلام صمدانی و مولوی قطب الدین صاحب و باقی احباء سب کو ماوجب۔

ہاشم و دیوان و محبوب سب سے سب کو ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مگر مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۲۲

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ - ۱۲ - ۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ تمہارا خط دستی پہنچا مگر مجھے فرصت ہی نہ مل سکی کہ خط لکھ سکتا۔ امید ہے کہ تم کسی قسم کا خیال نہ کرو گے۔ میں جب اس طرف سے واپس گیا تو مجھ سے پہلے ایک دن مکرمی جناب میاں مسعود صاحب بمع اپنے گھر کے لوگوں کے تشریف فرما ہوئے۔ ۲۳ کو غلام علی کی بارات گئی تب ہی ساتھ ہی تشریف لے گئے اور ساتھ ہی واپس آئے۔ کل سوموار کو رات کی گاڑی پر ان کی روانگی تھی مگر مجھے آج تار آیا اجمیر شریف سے کہ متولی صاحب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے جس کا سخت مجھے صدمہ ہوا۔ آج جانا تھا مگر آج تو نہ جا سکا کل ۴۰۔۱۲۔۲ سوموار کو انشاء اللہ فرنٹیئر میل پر اجمیر شریف برائے فاتحہ خوانی جا رہا ہوں۔ میاں صاحب بھی لاہور تک میرے ہمراہ جا رہے ہیں پرسوں ایک رات کے لئے پشاور اسحاق کا جھگڑا طے کرنے کے لئے گیا تھا مگر نہ ہو سکا کل فرنٹیر میل سے واپس آ گیا۔

سیال شریف کی طرف انہی دنوں میں ارادہ تھا مگر اب بشرط خیریت انشاء اللہ اجمیر شریف سے واپسی پر اس طرف کا ارادہ کروں گا۔ کئی دنوں سے زکام

سخت لگا ہوا ہے۔

آج ملک روشن صاحب کے ہاتھ ایک لفافہ بند جس میں چند دانے انگریزی مٹھائی کے پڑے تھے وہ پہنچے کہ جرنیل صاحب نے دیئے مگر یہ نہیں معلوم کہ یہ کس نے دیئے ہیں اور ان کا کیا مطلب ہے۔ میں نے وہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

امید ہے کہ تم اپنے کام میں بمع عزیز عبدالحق کے خوب مشغول ہو گے۔ مجھے قریباً" ایک ہفتہ تک لگ جائے گا۔ بہتر ہو گا کہ تم ایک تار یا خط مکرمی اسرار میاں کی خدمت میں اجمیر شریف تعزیت کا عرض کر دو اور شیخ الجامعہ صاحب بھی۔

میری طرف سے شیخ الجامعہ صاحب کو سلام باقی سب رفقاء و جرنیل صاحب و غلام صمدانی و چشتی صاحب و قادری صاحب و قطب الدین صاحب سب کو ماوجب۔ محبوب و ہاشم اور دیوان سب سے سلام' میاں صاحب سے بھی بہت بہت سلام جرنیل کو بھی۔

الراقم تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ حال وارد راولپنڈی

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ ۔ ۱۲ ۔ ۱۶

مکتوب نمبر ۲۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلاںؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غم خوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ ما فیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ اللہ تعالی بطفیل اپنے خاص بندوں کے تمہیں ہر ایک کام میں با عزت کامیاب فرمائے اور فہم سلیم عطا فرمائے کہ جس کی وجہ سے ہر ایک اصلی مقصد پر پہنچنا آسان ہو۔

اجمیر شریف کے لئے اگر پارٹی کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر تم اسی طرف چلے آؤ اور حضرت شیخ الجامعہ صاحب وہاں کی حاضری سے مشرف ہوتے ہوئے بہت جلد یہاں پہنچنے کی سعی فرمائیں۔

الحمد للہ کہ عزیز عبدالحق کو آرام ہے جس دوائی سے آرام آئے اس کا استعمال رکھنا چاہیے اور پرہیز کا خیال سب سے ضروری ہے سو دوا ایک طرف اور ایک پرہیز ایک طرف۔

مخلص جرنیل کا خط کل مجھے ملا تھا جس سے کچھ خفگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ مجھے سخت افسوس پیدا ہوا کہ خدا کی قدرت جسے ہم اپنا سمجھ کر بطور نصیحت کے کچھ کہیں وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ خیر جو کچھ مالک کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ وہ جو سب سے معافی مانگتا ہے میں بھی اس سے معافی مانگتا ہوں اگر مجھے اتنا علم ہوتا کہ اسے اس قدر رنج ہو گا تو میں کبھی کچھ نہ کہتا اب انشاء اللہ کچھ نہ کہوں گا زیادہ والسلام سب کو ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مسافِر چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۱ - ۱ - ۱۴

مکتوب نمبر ۲۴

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلاںؒ مددگارِ تو باشد
معینؒ الدینؒ غم خوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ الحمد للہ کہ عزیزان بمع اپنے ہمراہیوں کے خیریت سے پہنچ گئے۔ تمہاری اور عزیز عبدالحق کی دوائی یہاں رہ گئی۔ ظہیرالدین کے ہاتھ روانہ کرنے کا خیال تھا مگر اس کے جانے کا پتہ نہ لگ سکا۔ اس لئے دوائی رہ گئی۔ کسی آنے والے کے ہاتھ انشاء اللہ روانہ کر دی جائے گی۔ ورنہ پاکپتن شریف کے موقع پر انشاء اللہ لیتا آؤں گا۔ اگر بہت ضروری ہے تو تمہارے اطلاع دینے پر بذریعہ ڈاک بھی روانہ کر سکتا ہوں۔

عزیز میں ناراض نہیں ہوں۔ چونکہ وقت بہت نازک جا رہا ہے اور دن بدن نازک ہوتا چلا جا رہا ہے اور تمہاری بہتری و بہبودی کا دل سے خواہاں ہوں۔ اس لئے تمہاری ہر بات کا خیال رہتا ہے۔ تم بفضلہ تعالی اب خود عاقل بالغ ہو زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہو ہی گئے ہو گے۔ تمہیں خود ہر ایک امر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اپنے بھائی کی ہر قسم کی تربیت بھی تمہارے پر ہی فرض ہے۔ یہ ایسا وقت جا رہا ہے کہ کوئی کسی کا نہیں بنتا۔ امید ہے کہ

تجھے اتنا تجربہ تو ضرور ہو گیا ہو گا کہ جب تک تم کسی کے موافق چلو تو تم فرشتے ہو ورنہ اول درجہ کے بد چلن ہو۔ ہوشیاری سے چلو۔ کسی کو برا مت سمجھو۔ ہر ایک کی قدر کرو۔

حتی الامکان دوسرے کو خوش رکھنے کی اپنی طرف سے کوشش رکھو۔ مگر ایسی بھی نہ ہو کہ وہ تمہیں کھانے ہی نہ آ جائے۔ جو کام طاقت سے باہر ہو جائے اس سے اپنے آپ کو معذور سمجھو۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جو کہ تمہاری پڑھائی اور تربیت میں مضر پڑے۔ یہی تمہارا وقت ہے۔ اس وقت جس لائن پر چل پڑو گے وہی آخر تک رہے گی۔ دنیا چند روزہ ہے۔ اس کی ایک ساعت کا بھی اعتبار نہیں۔ پھر تم کیوں غافل ہوتے ہو۔ تم مسافر ہو سفر عظیم میں پڑے ہوئے ہو۔ رفقاء کی شناخت کرنا تمہارے پر ضروری ہے۔ یہ نہیں سنا کہ مقولہ مشہور ہے الرفیق ثم الطریق۔

جو واقعی رفیق ہیں۔ ان سے رفاقت رکھو۔ صحیح معنوں میں اہل اللہ اور علماء کرام سے بڑھ کر کوئی مفید نہیں ہو سکتا۔ چند روزہ زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اس کی قدر کرو۔ اس کو رائیگاں نہ جانے دو۔ ایک ایک سانس کو غنیمت سمجھو اور اس کی قدر کرو۔ اپنے خاندان کا خیال رکھو کوئی ایسی بات نہ کرو جس کی وجہ سے سے تمہاری جہت سے خاندان کو دھبہ لگے۔ اللہ تعالی تمہاری عمریں دراز کرے اور بابرکت کرے۔ تم خلقِ خدا کے صحیح معنوں میں نیاز مند ہو۔

حتی الامکان خود تکلیف اٹھاؤ دوسروں کو آرام دو۔ اللہ تعالی بطفیل اپنے مقبولوں کے تمہیں وہ توفیق عطا فرمائے جو کہ تمہارے لئے دارین میں باعثِ آرام ہوں۔ عزیزِ من تم جانتے ہو کہ یہ دار دارِ ابتلاء ہے۔ کس کو اس میں آرام ہے۔ وہی آرام میں ہے جو اس کی طرف سے غافل نہیں۔ جس قدر وقت گزر رہا ہے اسی قدر مالک حقیقی کی بارگاہ میں پیش ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اللہ تعالی کا فضل تمہارے شاملِ حال ہو۔ اس کے مقبولوں کے زیرِ سایہ رہو۔ آمین ثم آمین۔

مولوی صاحب بسالوی کا رقعہ پڑھا۔ یہ خدا کے نیک بندے ہیں۔ اللہ ان پر راضی ہے۔ یہ بہشتی لوگ ہیں۔ کیونکہ ان میں بہشتیوں کے نشانات بموجب خبرِ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کرایا کرو اور خدمت کیا کرو۔

ہر ایک کام کو خود اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ کسی پر بھروسہ مت رکھو۔ اپنے آپ کو ہر ایک سے ذلیل و خوار سمجھو۔ ہر ایک کی خیر خواہی کا خیال دل سے رکھو۔

حیات کی طبیعت کی علالت کا حال معلوم ہوا۔ اس کو علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے۔ تم بھی اس کو مجبور کرو کہ علاج ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ میرا سلام علیکم بھی کہہ دینا۔ مکرمی و معظمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی حفظہ اللہ تعالیٰ و قادری حفظہ اللہ تعالیٰ و باقی سب احباء کو ماوجب۔

دیوان و محبوب و شہونڑاں و ہاشم و غلام قادر و شفیع و شریف و سہیلی سب سے سلام علیکم۔ عبدالحق کو غلام قادر کا خاص الخاص سلام علیکم۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ

۱۵ - ۱ - ۴۱

الملک للہ

مکتوب نمبر ۲۵

ریلوے دفتر گولڑہ
تاریخ ۴۰ - ۱ - ۲۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلاںؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غم خوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ یہاں چاند رات کو دیکھا گیا۔ آج بدھ پہلی ہو گئی۔ کل انشاء اللہ رات کو روانہ ہو کر جمعہ کو عصر کے ۴ بجے پاکپتن شریف پہنچنے کا قصد رکھتا ہوں۔ اس دفعہ گھر کے لوگ نہیں آ سکیں گے۔

باقی عند التلاقی انشاء اللہ سب کو ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۲ - ۱۴

مکتوب نمبر۲۶

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات آنکہ عزیز کا راحت نامہ جس کی ہر روز انتظار تھی وہ پہنچ کر کاشفِ مافیھا ہوا اگرچہ تو نے اپنے بخار کے متعلق کچھ نہیں لکھا مگر قیاسا" اتنا سمجھتے ہیں کہ بلفضلہ تعالیٰ خیریت ہی ہو گی کیا ہوتا کہ اگر تم خود بھی لکھ دیتے کہ تمہیں بخار سے آرام ہے نوبت نہیں ہوئی یا ہوئی تو کتنی ہوئیں خیر فکر کے ہم عادی ہیں غم اٹھانا میرا کام ہے مجھے اپنی بے چینی کا کچھ نہیں فقط تم لوگوں کو کسی قسم کا فکر نہ ہو تاکہ تمہاری صحتیں خراب نہ ہوں۔ مجھے تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔

بہرحال اپنے مالک کا شکر گزار ہوں مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کا عنایت نامہ آیا تھا' چشتی کے گھر کے متعلق ذکر تھا۔ تعویذ روانہ کیے گئے اور دوائی بتلائی گئی۔ انہوں نے بھی تمہارے بخار کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ تمہاری ہمشیرہ کو

سخت فکر تھا بلکہ وہ آدمی بھیجنے کے لئے کہتی تھی۔ پرسوں سے وہ راولپنڈی برائے علاج گئی ہوئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی تمہیں صاحب برکت کرے اور اپنے حضرت کا سچا خادم و غلام بنائے۔ ان کی غلامی کا تمغہ لے کر آگے جاؤ۔ رضائے الٰہی کے موجبات نصیب ہوں۔ آمین۔ بوجہ کئی وجوہات کے کئی دن سے سخت پریشان ہوں جس کا اثر صحت پر سخت برا پڑ رہا ہے۔ مگر تمہیں اس کا فکر نہ کرنا چاہیے وہ ایسی باتیں ہیں کہ جو قابلِ ذکر نہیں۔ خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ دنیا میں کسی کو غمخوار نہیں پاتا ہوں۔ تم بھی بغیر خدا کے کسی پر بھروسہ مت رکھو تابعدار سب کے بن کر رہو مگر بھروسہ ہرگز کسی پر نہ رکھو۔ اچھا اللہ تعالی ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو آمین۔ عزیز عبدالحق کو دعا ترقیٔ درجات مکرمی شیخ الجامعہ کو ماوجب غلام صمدانی و جرنل و چشتی صاحب و قادری صاحب کو ماوجب سوموار کو محبوب لاہور برائے مجلس جائے گا۔ میں نہیں جاتا دیوان و محبوب و ہاشم و شونہڑاں سب سے سب کو سلام علیکم غلام قادر و مسعود سے بھی سلام علیکم راقم وہی تمہارا خیر خواہ مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۱۸ - ۲ - ۴۱

مکتوب نمبر ۲۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ تیرے کان کی تکلیف پڑھ کر سخت ہی فکر پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالی تجھے بطفیل اپنے مقبول بندوں کے صحت کلی ہر طرح کی عطا فرمائے آمین علاج سے غفلت نہ کرنا۔ پچکاری بہتر ہے کہ ابھی نہ کرائیں۔ حکیم صاحب نے جو علاج بتلایا وہ کرتے جاؤ۔ میٹھا سے پرہیز کرو دیوان کو میں نے تمہارا خط بتلایا وہ بھی کچھ سوچ کر لکھے گا۔ جس طرح وہ لکھے گا اسی طرح عمل کرنا اللہ تعالی صحت دے آمین۔ تمہاری ہمشیرہ ابھی تک راولپنڈی ہے۔ تعویذ روانہ کر رہا ہوں جرنل کو دے دینا۔ الحمد للہ کہ عزیز عبدالحق کو صحت ہے۔ پرہیز کا خیال

رکھنا۔ جو چیز مضر ہو وہ استعمال نہ کرو۔ تمہارے کان کے متعلق میں پھر رامپور لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو ماوجب چشتی و قادری صاحب و غلام صمدانی و جرنل سب کو ماوجب۔

محبوب لاہور گیا ہوا ہے ابھی تک نہیں آیا' شاید آج شام کو آ جائے میرے ماموں صاحب مرحوم کو جو تکلیف تھی وہی تکلیف ہاشم کے والد قائم کو ہو گئی ہے یہاں ہی ہے علاج ڈاکٹر صاحب کا کرا رہا ہوں اللہ تعالیٰ اسے صحت دے نہایت خدمت گذار انسان تھا۔

آج سید پہنچ گیا ہے۔ دیوان و غلام قادر و شونہڑاں و ہاشم سب سے سلام علیکم۔

عزیزی عبدالحق کو دعا ترقیٔ درجات۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للّٰہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۲۸

۴۱ - ۲ - ۲۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ بخار ملیریا معلوم ہوتا ہے۔ دوائی باقاعدہ اور پرہیز پورا پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ آمین' کان کی تکلیف کا فکر شب و روز رہتا ہے۔ یہاں جو ڈاکٹر صاحب رہتے ہیں نہایت شریف اور سمجھدار ہیں۔ ان سے کان کی تکلیف کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ایک مریض اسی قسم کا تھا' جسے ۳ - ۴ سال سے یہ تکلیف تھی آخر انجیکشن جو کہ اسی تکلیف کے واسطے نکلے ہیں وہ کرنے سے آرام آگیا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ وہ لکھ دیں وہ کسی قسم کی اور تکلیف نہیں دیتے۔ انجیکشن کی دوائی لکھا کر روانہ کرتا ہوں یہاں کسی اچھے

ڈاکٹر سے بھی مشورہ کرالیں اگر وہ مشورہ دے تو بیشک انجیکشن کرالو۔

اللہ تعالی رحم فرمائے صحت کا ہر طرح سے خیال رکھنا ضروری ہے۔ سب کچھ اس پر موقوف ہے۔ باقی خیریت ہے۔ بفضلہ تعالی ہاشم کے والد کو اب آرام ہے۔ انہیں ڈاکٹر صاحب سے علاج کرایا غلام قادر و ہاشم و محبوب و مہرو شونہڑاں،دیوان سب سے السلام علیکم سب کو مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و جرنل و غلام صمدانی و باقی سب احباء کو ماوجب۔ عزیز عبدالحق کو دعاء ترقی درجات۔ راقم وہی تمہارا خیر خواہ مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۲ - ۲۷

مکتوب نمبر۲۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ کہ جس کی شب و روز انتظار تھی وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہُوا۔ الحمدللہ والمنتہ کہ اس شافیٔ مطلق نے بخار سے نجات دی۔ اسی سے ملتجی ہوں کہ وہی کان کی تکلیف سے بھی نجات دے آمین۔ امید ہے کہ میرا پہلا خط پہنچ گیا ہو گا اور جو نسخہ روانہ کیا اس کا مشورہ کر لیا ہو گا۔ اور اس کے نتیجہ سے امید ہے کہ مطلع کرو گے۔ پرہیز کا خیال رکھو۔ رامپور والے حکیم صاحب نے جو پرہیز بتلایا وہ کرو اگر خشکی ہوتی ہے تو گھی یا مکھن کا استعمال کرو۔ کیا گائے کا دودھ بھی استعمال کرنے سے ریشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا دودھ میں کچھ

ایسی چیز کا استعمال کرا لو کہ جس کی وجہ سے ریشہ نہ پیدا ہو۔ اگر ریشہ ہی پیدا ہوتا ہے تو نہ استعمال کریں مکھن یا روغن اصل کا استعمال کریں اگر گھی ختم ہو گیا ہو تو اطلاع دو تاکہ روانہ کر دوں اور جس چیز کی ضرورت ہو اطلاع دے سکتے ہو۔ امید ہے کہ اسباق میں پوری کوشش کرتے ہو گے۔ عزیز عبدالحق کو جو تکلیف تھی یعنی پیچش وغیرہ کی کیا وہ اب بھی ہے کہ نہیں۔ تمہاری ہمشیرہ ابھی تک راولپنڈی میں ہے۔ غالباً" اس سوموار کو آ جائے گی۔ تمہاری بیماری کا سخت فکر کر رہی ہے باقی خیریت ہے۔

مکری جناب شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و جرنل و غلام صمدانی سب کو ماوجب۔ غلام قادر و ہاشم و محبوب و شونہڑاں سب سے سلام علیکم۔ تمہارے خط ملے اور کیفیت معلوم ہوئی۔ عزیز عبدالحق کو دعاء۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۳۰

۴ - ۳ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ کہ جس کی شب و روز انتظار رہی ہے وہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا الحمدللہ کہ عزیز عبدالحق کو اللہ تعالیٰ نے صحت بخشی اسی طرح سے وہ شافیٔ مطلق تمہیں اور تمہارے استاد و باقی لواحقین کو بھی شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے تمہاری ہمشیرہ پرسوں اتوار کو راولپنڈی سے آ گئی ہے۔ تمہاری صحت کا سخت فکر رہتا ہے کان کا علاج باقاعدہ کرانا نہایت ضروری ہے اتنا عرصہ ہو گیا اس کا خیال نہیں کیا یہ بہت بڑی سخت غلطی کی کچھ بھی تکلیف ہو تو فوراً اس کا خیال کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے اور اپنے کام

میں کہ جس کی خاطر سفر اختیار کیا ہوا ہے اس میں اعلی درجہ کی کامیابی فرمائے اور وہ کامیابی جو کہ اس کی رضا کا موجب ہو۔ بفضلہ تعالی اب ہر ایک بات کو بخوبی سمجھتے ہو ہر ایک بات کا خیال رکھا کرو خصوصا" آج کل کے زمانہ کی جو رفتار جو کہ نہایت ہی نزاکت سے جا رہی ہے اور نہایت خطرناک ہے اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہاں ان چند ایام کے لئے تم کھیل کود کے لئے نہیں آئے ہو۔ جس کام کے لئے مالک نے بھیجا ہے اس کا خیال ہر وقت ہر آن رکھنا فرض ہے اسی میں یہ چند ساعتہ زندگی بسر کی جائے۔

ما خلقت الجن والانس بخواں
جز عبادت نیست مقصود از جہاں

اللہ تعالی مکروہاتِ زمانہ سے محفوظ رکھے آمین پرسوں اتوار کو مکرمی استاد صاحب مرحوم کے گھر سے نڑڑہ رسول خان کے لڑکے کی شادی پر گئی تھیں۔ واپس آئی ہیں، شیریں خان جو استاد صاحب کا بھانجا تھا وہ لڑائی میں مارا گیا اس کا سن کر سخت صدمہ پہنچا اللہ تعالی اسے غریقِ رحمت فرمائے جو چیز مضر ہو اس کا پرہیز ضروری ہے۔ کھٹاس تمہارے واسطے سخت ممنوع ہے۔ نزلہ کا علاج ضروری ہے۔ مکری استاد صاحب کی خدمت میں و باقی مخلصین کو بھی ماوجب۔

عزیز عبدالحق کو بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے تاکید اپنے کام کی۔ خوب محنت سے کام کرے۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۳ - ۸

مکتوب نمبر۳۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آن عزیزان بمع اپنے متعلقین کے خیریت سے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمیشہ ہر آن تمہارے شامل حال رہے اور مکروہات و حوادثات زمانہ سے محفوظ رکھے آمین۔

فکر کسی قسم کا نہ کرو۔ اپنے کام میں مشغول رہو۔ تمہیں کسی قسم کے کام سے بغیر اپنے کام کے سروکار نہیں۔ مخلصی منشی رجب علی صاحب امرتسر برائے آپریشن گئے ہوئے ہیں۔ مہر کی اطلاع آئی کہ ان کا اپریشن ہو گیا اللہ تعالیٰ کامیابی نصیب فرمائے آمین۔ آج قدرے کسی کسی وقت ترشح ہو رہا ہے۔

خدا کرے کہ اچھی بارش ہو جائے آمین۔ زیادہ دعاء ترقی درجات۔

مکرمی و باقی احباء سب کو ماوجب عزیزی کو دعا سب سے سلام علیکم۔

منہ دل دریں دیرِ ناپائیدار
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۸ - ۴ - ۴۱

۷۸۶

مکتوب نمبر ۳۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معینؒ الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ امید ہے کہ تم بمع اپنے تمام رفقاء کے مع الخیر پہنچ گئے ہو گے اور اپنے کام میں جان و دل سے مشغول ہو گئے ہو گے ہر وقت ہر آن دلی دعاء ہے کہ وہ رب العزت تمہیں کامیاب فرمائے اور اپنی رضاء کے موجبات نصیب فرمائے۔ عزیز من تم بخوبی جانتے ہو کہ اس مسافر خانہ میں ٹھکانہ نہیں جانا ضروری ہے۔ اور جانے کا وقت بھی نہیں معلوم تمہیں بمع اپنے عزیزِ کے ہر وقت ہمہ تن ہو کر اپنے کام میں شوق سے مشغول ہونا چاہیے۔ سوائے شوق کے کامیابی مشکل ہے۔ جو کام شوق سے کرو گے اس میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں علم با عمل نصیب فرمائے تاکہ اس سے تم خلقِ خدا کی خدمت کماحقہ کر سکو۔ عجز و نیاز کا تحفہ ہر وقت اپنے مالک کی بارگاہ میں پیش کیا کرو۔ کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو۔ اس کی یاد کو دل میں جو کہ واقعی اس کا مسکن ہے اس سے خالی نہ کرنا۔ حصولِ علم بھی تو اس لئے ہے۔ نہ کسی اور کے لئے۔ خیر بہرحال اللہ راضی ہو اور وہ ان امور کی توفیق عطا فرمائے کہ جس کی وجہ سے تمہارے دین

و دنیا اچھے ہوں۔

پس بزرگی ہاست اندر یادِ او
یادِ او کن یادِ او کن یادِ او

کل سوموار کو جو سیال شریف کی طرف جانے کا ارادہ سب کا تھا وہ موقوف ہو گیا۔ کیونکہ اس آنے والے سوموار کو سید کی شادی شروع ہو کر جمعہ کو ختم ہو جائے گی۔ تو ایسے تھوڑے وقت کے لئے سب کا جانا سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں۔ اب میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ کل رات کی گاڑی سے ایک دو دن کے لئے ہوتا آؤں۔ برات کے ساتھ لاہور جانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ کیونکہ بڑوں بڑوں میں مجھ جیسے غریب بے کس کی کیا مناسبت علاوہ اس کے مانیہ کا خیال زیادہ ہے۔ پاکپتن شریف سے کوئی اور اطلاع نہیں آئی۔ ملک فضل قادر تو آ گیا ہے۔ اس سے تمام واقعات ذکر کر کے پھر جو مناسب ہوا کیا جائے گا۔ افسوس کہ وہاں سے کسی قسم کی اطلاع نہیں آئی زیادہ دعا عزیز کو بعد از دعا ترقیٔ درجات کے مضمون واحد۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی صاحب و قادری صاحب و جرنل و غلام صمدانی و عزیز الطاف حسین و مولوی قطب الدین صاحب و باقی سب احباء کو ماوجب۔ دیوان و ہاشم و شونہڑاں و محبوب و غلام قادر سب سے سب کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۳۴

۴۱ - ۴ - ۲۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ الحمد للہ کہ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ اللہ تعالی ہمیشہ تمہیں اپنے مقبولوں کے سایہ میں رکھے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ سعید کی شادی کی شمولیت کرتا ہوا اور سیال شریف کی حاضری بھی دیتا ہوا ۹ دن کے بعد واپس آ گیا ہوں عزیز سید کی شادی کا اختتام خدا کے فضل سے جمعہ کو ہو گیا ہے۔ آج شام کو یعقوب کی بارات ہے رات کی گاڑی پر پشاور جائیں گے کل شام کی گاڑی پر آ جائیں گے۔ عبدالوحید و سعید کی شادی فیروز پور میں ہے۔ غلام قادر وغیرہ سب چلے جائیں گے۔ مجھے بھی یہ بدھ گزار

کر رات کی گاڑی سے فیروز پور جانا پڑے گا۔ جمعرات کو ان کی بارات ہے۔ جمعہ کو انشاء اللہ واپس آ جاؤں گا۔ گرمی اس طرف بھی ہو گئی ہے۔ مگر اس طرف سے کم ضرور ہے۔ رات کو ٹھنڈک ہوتی ہے۔ تمہاری ہمشیرہ بمع والدہ کے کل راولپنڈی چلی گئی ہے۔ امید ہے کہ دو تین دن تک واپس آ جائے گی۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کا نوازش نامہ بھی ملا۔ میں نے ٹیکسلا والے مولوی صاحب کو بلوایا ہے۔ امید ہے کہ کل تک آ جائیں گے انہیں یہ خط بتلاؤں گا۔ رخصت کے متعلق مجھے خود پہلے یہ خیال تھا۔ ان کی خدمت میں بعد از سلام علیکم یہ عرض کر دینا کہ اس تاریخ کے لئے اگر سمن جائیں تو کسی صورت سے دستخط نہ کریں دوسری تاریخ پر حاضر ہو جائیں عرس کا خیال رکھیں سب کو ماوجب۔

عزیز کو دعا۔ سب سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۳۵

۱۳ - ۵ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ جس کی ہر گھڑی انتظار تھی وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس ظاہری مجازی منزل پر خیر و عافیت سے پہنچایا اسی طرح سے وہی ذات کہ جس کی شانیں لاتعداد ولا تحصیٰ ہیں۔ وہ تمہیں بمع اپنے عزیز و باقی احباء کے منزل اصلی پر بھی با مراد پہنچائے آمین۔

شوق سے دونوں بھائی اپنے کام میں مشغول رہیں۔ "الدنیا مزرعۃ الآخرۃ" پر عمل کریں "رضائے مولا از ہمہ اولیٰ" کو ہر وقت مد نظر رکھیں۔ انتظام کا قائم رکھنا اور خصلت بد سے بچنا ضروری ہے۔ جس طرف سے تہمت

آئے اس طرف سے پرہیز کیا جائے۔ ہر ایک کی عزت کو نگاہ رکھنا اپنا فرض سمجھو۔ نفس امارہ کا قابو کرنا نہایت ضروری ہے۔ دنیا چندساعت ہے۔ خصوصاً وقت موجودہ نہایت نزاکت پر جا رہا ہے۔ ایمان جیسی نعمتِ عظمیٰ کہ جس پر سب کچھ فیصلہ ہونا ہے اس کا نہایت خطرہ ہے۔ وہ دائمی جہان ہے یہ چند روزہ اس سے دل کا لگانا باعث نقصان ہے۔ مسافر ہو۔ مسافر ہی بن کر رہو۔ دل جس کی جگہ ہے اسی کے لئے وقف کیا جائے۔ اللہ کا فضل ہر حال میں تمہارے ساتھ ہو۔ میں آج گوالیار جا رہا ہوں۔ جمعہ یا ہفتہ تک انشاء اللہ واپس آجاؤں گا۔

صبح چند بوندیں پڑیں ہوا ٹھنڈی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ تمہاری خیریت ہر وقت ہر آن مطلوب ہے۔ زیادہ دعاء ترقیٔ درجات عزیز کو بعد دعا ترقیٔ درجات کے مضمون واحد۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و باقی سب احباء کو ماوجب ہوا مخالف کے متعلق کچھ نہیں لکھا سب سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۳۶

۴۱ ـ ۵ ـ ۲۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ جس کی انتظار سخت تھی وہ آج پہنچ کر علاوہ باعثِ مسرت ہونے کے دافع انتظار ہوا۔ مگر اتنا مجھے ابھی تک شک باقی ہے کہ شاید یہ خط تم نے اپنے حضرت لالہ جی صاحب سے نہ لکھوایا ہو۔ اب تمہارے حضرت لالہ جی صاحب صحیح طور پر تحریر کریں کہ خط بمع مضمون کے عبدالحق نے لکھا ہے یا کہ حضرت لالہ جی صاحب نے اس کی تصدیق کر کے لالہ جی صاحب جلدی روانہ کریں۔ مکرمی حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی آنکھوں کی تکلیف کا پڑھ کر تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کی صحتِ کُلی عطا فرمائے اور انہیں دیر تک سلامت با کرامت رکھے

آمین۔

آتے وقت راستہ میں میری آنکھ میں بھی کوئلہ پڑ گیا تھا جس کے تحت تکلیف ہو گئی کل راولپنڈی ذاکر صاحب نے دھوئی اور سرمہ جما ہوا دیکھا ان کے کمپوڈر نے یہ خیال کیا کہ یہ کوئلہ ہے تو اسے سوئی سے کلٹ کلٹ کر نکالتے رہے جس سے زیادہ تکلیف ہو گئی اور اندر زخم ہو گئے ہیں رات کو سہام میں دعوت تھی بڑی تکلیف سے وہاں گیا دوائی استعمال کر رہا ہوں۔ رات سے کچھ فرق ہے۔ سوج بھی ہے اور ورم بھی۔ سرخی بہت ہے۔ ایک آنکھ سے تمہیں خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ تم اپنے کام میں اچھی طرح سے مشغول ہو گے اور تمہارے حضرت لالہ جی صاحب بھی۔ ہر ایک بات کا خیال رکھا کرو انتظام رکھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالی تم پر بمع تمہارے لواحقین و متعلقین کے راضی ہو اور نعمت دارین سے مالا مال ہو آمین گھر میں سے دعائیں دیتی ہیں حضرت غلام قادر صاحب و محبوب صاحب و شیخ صاحب سے سلام علیکم قبول ہو۔

جس امر کے متعلق میں کہہ آیا تھا کیا وہ بات چیت ہوئی۔ شاید آج رات یا کل دن کو حافظ صاحب بھی روانہ ہو آئیں گے۔ سب کو ماوجب

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۳۷

ریلوے دفتر گولڑہ
۲۴-۵-۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز ہمیشہ امان الٰہی میں رہو! آمین

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر آنے والی بلا سے من کل الوجوہ محفوظ رکھے آمین۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بمع اپنے عزیز اور لواحقین کے کامیابی دارین کی نصیب فرمائے آمین۔

مخلصی مولوی بشیر احمد یہاں آئے تھے میں نے ان سے بھی باتیں کہیں وہ مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ایسے الزامات سے محفوظ رکھے اور بچائے۔ عزیز من زمانہ نہایت نازک ہے۔ ہوش سے قدم رکھو۔ خدا معلوم آگے کیا کچھ ہونے والا ہے۔ کسی پر بھروسہ مت رکھو۔ میری آنکھ کو جو تکلیف تھی اب آرام ہے فقط

کچھ تھوڑی سی باقی ہے اللہ تعالی مکرمی کی آنکھوں کو صحت کلی عطا فرمائے آمین۔ شفیع کی لڑکی سہیلی کو ابھی ۷ دن ہوئے کہ میعادی بخار ہے اور اس کے علاوہ اصلی دل کی کمزوری والی مرض سخت خطرناک ہے۔ اس کی بیماری کی وجہ سے نہایت پریشانی ہے۔ اللہ تعالی اسے صحت عطا فرمائے آمین۔ تمہاری ہمشیرہ بھی اس کے لئے سخت بے چین ہے۔ وہ بھی استادوں کو بہت یاد کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج اسے راولپنڈی لے جاؤں۔ اس سے مل لے اگر شیخ الجامعہ صاحب اجازت دیں اور پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو تو چھٹی کے دن ایک دو گھنٹہ کے لئے ملتان جا کر مخلصی میاں صاحب کی عیادت کر آنا۔ ماوجب

غلام قادر و دیوان و محبوب و ہاشم وغیرہ سب سے سلام علیکم عزیزی کو دعاء ترقیٔ درجات مضمون واحد۔ حضرت غلام قادر صاحب و محبوب و دیوان سے سلام علیکم۔

مکرمی کی خدمت میں نیاز۔ عزیز عبدالحق کو واضح ہو کہ ہفتہ میں ایک روز اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھا کرے۔ باقی سب کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۱ ـ ۶ ـ ۵

مکتوب نمبر ۳۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز وافر تمیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ ہر وقت ہر آن دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیزاں کو ہر ایک کام میں باعزت کامیاب فرمائے۔ گرمی کی شدت اس طرف بھی ہے۔ دو دن سے لو نہیں ورنہ پہلے سخت لو تھی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کرے، صحت کرے۔ سہیلی کو اب بخار کم ہے یعنی ساڑھے ۹۸ ـ ۹۸ تک ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ ہمشیرہ تمہاری ابھی تک راولپنڈی ہی ہے۔ شاید پرسوں ہفتہ کو آ جائے باقی کے حالات کیا تجھے لکھ کر پریشان کروں۔ پریشانیاں اٹھانے کے لئے میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے آمین، باقی

حیات والے معاملہ کا فکر رہتا ہے۔ افسوس کہ اگر یہ میرے کہنے پر پہلی طرح سے چلتا تو انشاء اللہ یہاں تک نوبت نہ پہنچتی۔ اگرچہ جھوٹی ہی سہی مگر آج کل کے لوگوں کو منوانا بڑا ہی مشکل ہے۔ اچھا یہاں آئے تو دیکھا جائے گا۔ حیات کو چاہیے کہ اپنے وعدہ پر پورا پابند رہے۔ تاکہ حضرت شیخ الجامعہ صاحب پر کسی قسم کا گلہ نہ آئے۔ ان کی عزت ہمارے پر فرض ہے۔ ہم خود بدنام ہو جائیں مگر ان پر کسی قسم کا الزام نہ آئے۔ زیادہ دعاء عزیز کا راحت نامہ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں آیا حالانکہ میں نے کہا تھا کہ ہر ہفتہ میں ایک لکھا کرے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے پرواہ ہوتا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الجامعہ صاحب و باقی سب احباء کو ماوجب۔ حیات و حافظ صاحب و غلام صمدانی کو بھی ماوجب۔ حضرت غلام قادر صاحب و محبوب و ہاشم و دیوان سب سے سلام علیکم۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۱-۶-۹

مکتوب نمبر ۳۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالی تمہیں بمع اپنے بھائی حفظہ اللہ تعالی کے کامیاب فرمائے۔ اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ حافظ صاحب آج پہنچ گئے مگر ابھی تک مجھے فرصت نہیں ملی کہ ان سے میں سب حالات پوچھ سکوں۔ دو دن سے کچھ ترشحات کی وجہ سے ٹھنڈک ہو گئی۔

اللہ تعالی ادھر تمہاری طرف بھی مہربانی فرمائے۔ ہمشیرہ راولپنڈی سے پرسوں آ گئی ہے۔ باقی خیریت ہے تمہیں سب دعائیں دیتی ہیں۔ زیادہ دعاء ترقی۔

مکرمی حضرت شیخ الجامعہ و چشتی صاحب و قادری صاحب و غلام صمدانی و حیات سب کو ماوجب عزیزی غلام معین الدین حفظہ اللہ تعالیٰ کو دعاء ترقیٔ درجات غلام قادر و محبوب صاحب و دیوان و ہاشم سب سے نیاز

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۱۷ - ۶ - ۴۱

مکتوب نمبر۴۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

ہمیشہ امان الٰہی میں رہو! آمین۔

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیزاں کے راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوئے۔ آج تمہارا امتحان شروع ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ اس طرف معمولی سی بارش ہوئی۔ ہوا ٹھنڈی ہے۔ اللہ اس طرف بھی مہربانی فرمائے۔

خدا کرے کہ امتحان سے فراغت پا کر جلدی آ جاؤ۔ سہیلی کو ابھی تک بخار ہوتا ہے اگرچہ پہلے سے کم ہے اس کے لئے طبیعت بہت پریشان رہتی ہے۔ کل بڑے پیر صاحب کا عرس ختم ہوا۔

رات دن تمہاری بہتری کے لئے تیرے مخلصین دعائیں کرتے ہیں۔ آج

رات کو حافظ صاحب روانہ ہو گئے ہیں کاغذات دکھائے مگر چونکہ بہت لمبے چوڑے لکھے ہوئے تھے اس لئے میں نہیں پڑھ سکا۔ وقت آنے پر پتہ لگ جائے گا۔ حیات کا خط بھی پہنچا تھا اسے سلام علیکم کہہ دینا۔

شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و غلام صمدانی و باقی سب احباء کو ماوجب۔ عزیز شاہ عبدالحق سلمہ ربہ کو دعاء ترقیٔ درجات و مضمون واحد۔ آج ایک بجے مہر وغیرہ چلے جائیں گے۔ محبوب و ہاشم و شونہڑاں و جناب حضرت غلام قادر صاحب سے سلام علیکم۔ گھر سے دعائیں۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۱۴۱

۱۵ - ۹ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ جس کی شب و روز انتظار تھی وہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ الحمد للہ آں عزیز بفضلہ تعالیٰ بمع رفقاء کے خیر و عافیت سے عارضی منزل مقصود پر پہنچ کر اپنے شغل میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بمع اپنے بھائی اور رفقاء کے جلد بطفیل اپنے مقبولوں کے کامیاب فرما کر واپس لائے۔ امید ہے کہ تم بمع اپنے بھائی کے اپنے کام میں کہ جس کے لئے سفر اختیار کیا گیا اس میں ہمہ تن مصروف ہو گے۔ اور شوق سے محنت کرو گے۔ کیونکہ بغیر شوق کے کامیابی مشکل ہے مجھے دانوں کی تکلیف ہے۔ اور بھی نمودار ہو رہے ہیں۔ آج راولپنڈی والے جراح نے

دوائی لگانے کا کہا ہے فکر کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ خیر ہو گی۔ تم اپنے کام میں مشغول رہو خدا تمہاری ہر طرح سے خیر کرے آمین۔ باقی خیریت ہے۔ گھر سے تمام دعائیں دیتے ہیں۔ عزیز کو بعد دعاء ترقیٔ درجات کے مضمون واحد۔ اپنی قلم سے ہفتہ یا دو سرے ہفتہ خط لکھا کرے۔

مکرمی و محترمی کو ماوجب۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و غلام صمدانی سب کو ماوجب۔ یہاں سے دلی سلام علیکم کہتے ہیں محبوب ابھی تک نہیں آیا۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۱ - ۹ - ۲۴

مکتوب نمبر۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز ہمیشہ سایہ الٰہی میں رہو ہر میدان میں باعزت کامیاب ہو آمین۔

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ راحت نامہ عزیز کا پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے ملکہ سلیمہ عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے آمین۔ عزیز محنت بڑی چیز ہے اور خاص کر شوق سے جو بھی کام کیا جائے اس میں جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو تم نے کہاں سے نقشہ نویسی سیکھی کہ جس کی وجہ سے ریلوں اور سگنلوں کے نقشے بنائے۔ فقط یہ شوق تھا۔ اس کام میں بھی شوق اور ہمت اور محنت سے سعی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بمع اپنے عزیز و باقی احباء کے کامیاب فرمائے آمین۔ آج کل بخار کے دن ہیں۔ جو گولیاں لے گئے تھے ان کا استعمال بموجب ہدایت

حکیم کرنا اور غذا کا خیال رکھنا۔ رمضان شریف مبارک ہو اللہ تعالی اس کی برکتوں سے تمہیں مالا مال کرے۔ سفر آخرت کے زاد کا ہر وقت خیال رہے۔ اپنے مالک سے تعلق پیدا کرنے اور اس کے احکام کماحقہ سمجھنے کے لئے مسافرت اختیار کر رہے ہو یہ سفر بھی در اصل تمہاری عبادت ہے۔ تم .بفضلہ تعالی کسی قسم کے نقصان میں نہیں ہو۔ اللہ تعالی ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رکھے آمین۔ اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے۔ تمہاری موت تمہاری زندگی سب اپنے حقیقی مالک کے لئے ہی ہو آمین۔ بھائی کا خیال ہر طرح کا رکھنا تمہارا فرض ہے۔ اس کے اسباق و تربیت و اخلاق کا دھیان من کل الوجوہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ درس عالم سے شب و روز حاصل کرنا ضروریات میں سے ہے۔ رات دن کے تغیرات سے ہر قسم کا سبق مل رہا ہے۔ وہی ہے جو کہ ہے۔ یہاں بھی روزہ منگل کا ہوا ہے۔ قاری صاحب تشریف لائے ہیں تین پارے ہر روز سناتے ہیں۔ غلام صمدانی کے بخار کا پڑھ کر فکر ہوا اللہ تعالی اسے صحت دے آمین۔ گرمی اس طرف بھی دن کو رہتی ہے۔ مجھے دانوں کا پہلے سے آرام تو ہے مگر ابھی پوری صحت نہیں ہوئی۔ دیوان نے ایک تیل دیا ہے اس کے لگانے سے فائدہ ہے۔ بہت خشک ہو گئے کچھ باقی رہ گئے ہیں۔

تمہاری بڑی پھوپھی صاحبہ کو بخار سخت رہا راولپنڈی والے ڈاکٹر صاحب نے علاج کیا اب .بفضلہ تعالی آرام ہے۔ بہتر ہے کہ تم اپنی طرف سے ایک عیادت کا عریضہ ان کی خدمت میں روانہ کر دو عزیز کے راحت نامے کا انتظار شب و روز رہتا ہے۔ شاید میری بات کو بھول گیا ہو یا کہ طبیعت نہیں چاہتی ہو گی جیسے کہ آج کل ہوا چل رہی ہے خیر بہر حال اللہ تعالی اسے اور تمہیں بمع اپنے رفقاء کے اپنی رحمتوں میں ڈھانپے رکھے آمین میری طرف سے اسے

دعائیں۔ گھر سے دعائیں۔

مکرمی کی خدمت میں نیاز۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات وغیرہ
سب کو ماوجب دیوان و محبوب و شونہڑاں وغیرہ سب سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۴۳

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۹ - ۲۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا دعا ہے کہ اللہ تعالی آن عزیز کو بمع اپنے بھائی کے دین و دنیا میں علاوہ با عزت کامیابی کے اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے جو کہ دارین کی بہبودی کے لئے باعثِ سعادت ہے آمین۔ تمہارے خط نہ لکھنے سے افسوس آیا تھا مگر اب چونکہ تم نے اپنا قصور مان لیا اور آئندہ کے لئے غفلت کے دور کرنے کا اقرار بھی کر لیا اس لئے میں بھی خوش ہو گیا ہوں۔ خداوند کریم تمہیں ان امور کی توفیق عطا فرمائے جو کہ اس کی رضا کے موجبات میں سے ہوں۔ امید ہے کہ اپنے کام میں جان و دل سے کوشش

کرتے ہو گے اور شوق سے پڑھتے ہو گے۔ غلام علی نے یہاں آ کر تمہاری طرف سے پیغام اس قسم کے دیئے کہ یہاں تنگ ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ہمارے وہاں ہاتھ پاؤں چومتے تھے وہ یہاں سلام تک نہیں کرتے۔ مجھ سے تو یہ باتیں نہیں کیں گھر تمہاری ہمشیرہ کو کہلا بھیجیں۔ میں نے تو اعتبار نہیں کیا۔ امید ہے کہ غلط ہو گا۔ اگر بالفرض ایسے تم نے باتیں کی ہیں تو بہت برا کیا ایسے خیالات فاسد کیوں کئے۔ توبہ کرو اور آئندہ ایسے خیالات مت لانا یہ شیطانی خیالات ہیں۔ مجھے پہلے سے آرام ہے تین چار دانے باقی رہ گئے ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ جلدی اچھے ہو جائیں گے۔ غلام علی چھپ کر آگرہ چلا گیا۔ دیوان بیچارہ ہر طرح کی مصیبت میں گرفتار ہے ایسی نافرمان اولاد سے اللہ محفوظ رکھے۔ زیادہ دعاء ترقی حضرت غلام قادر و محبوب و ہاشم و شونہڑاں سے سلام علیکم۔ تمہارے بھائی حفظہ اللہ تعالی و حیات و باقی سب احباء کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۴۴

۴۱ - ۱۰ - ۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز خدا تمہیں ہمیشہ اپنی امان میں رکھے آمین!

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیزی کے راحت نامہ پہنچے جن کے دیکھنے سے .بفضلہ تعالی مسرت ہوئی یہ سب اس اپنے مالک کی مہربانی .بطفیل اپنے حضرت کے سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالی تم پر راضی ہو اور ہمیشہ تم اس کی امان میں رہو۔ مجھے تو پہلے ہی سے یقین تھا کہ ایسی رذیل باتیں نہیں کی ہوں گی۔ مگر اندر سے کہنے لگی کہ نہیں وہ تنگ ہوں گے اس وجہ سے یہ کہہ دی ہوں گی۔ چنانچہ تمہاری طرف لکھا اور تم نے جواب دیا مجھے اطمینان ہوا اللہ تعالی ایسے خیالات سے بچائے۔

مجھے پہلے سے .بفضلہ تعالی بہت آرام ہے کچھ تھوڑی سی تکلیف باقی ہے وہ بھی انشاء اللہ چلی جائے گی۔ آج رات کو ختم ہو گیا۔ رات مزار پر

شروع کرنا تھا مگر سنا ہے کہ قاری صاحب کو بخار ہو گیا دیکھئے اس وقت تک طبیعت کیسی ہوتی ہے۔ آج کل بخاروں کا موسم ہے کھانے پینے کی احتیاط ضروری ہے۔ ہمشیرہ صاحبہ کو بخار نے ابھی بالکل نہیں چھوڑا دوا کو بدلا گیا۔ اللہ تعالی رحم فرمائے زیادہ دعاء ترقیٔ درجات مکرمی و چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات سب کو ماوجب محبوب و ہاشم و شونہڑاں و دیوان سب سے ماوجب حضرت غلام قادر صاحب سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۱ - ۱۱ - ۷

مکتوب نمبر ۴۵

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز خدا کا فضل و کرم ہر آن تمہارے شاملِ حال رہے آمین!

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ ما فیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا مگر ساتھ ہی حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی علالت کا حال پڑھ کر سخت فکر و صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کلی عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے اپنی مخلوقات کو ان کے فیوضات سے فیض یاب فرماتا رہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جو کہ قحط الرجال کا زمانہ ہے۔ الامان۔ الامان عزیز یہ نہیں لکھا کہ انہیں وہ دانہ کہاں ہے اور ڈاکٹروں نے کیا تشخیص کی۔ میری طرف سے ان کی عیادت خلوصِ دل سے کی جائے اور سلام علیکم بھی کہیں۔

الحمدللہ کہ عزیز عبدالحق سلمہ ربہ کو آرام ہے۔ گھر میں بھی سب کو اس کا فکر ہے۔ دوائی وغیرہ کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ حیات کی تکلیف کا بھی پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ غالباً" اسے ناف کا ہی درد ہو گا۔ گھی کا استعمال زیادہ کرے میری طرف سے اسے بھی پوچھنا اور دعا ہے کہ اللہ تعالی اسے صحت دے آمین۔

مجھے دردِ گردہ سے بلفضلہٖ تعالیٰ آرام ہے پرسوں ایک رات دن بخار رہا۔ اب آرام ہے کمزوری کا احساس ابھی تک ہے عزیز غلام قادر کا بھی آج خط آیا خیریت سے پہنچ گیا۔ گھر میں اب سب کو آرام ہے اور سب دعائیں دیتے ہیں۔ زیادہ دعا ترقی درجات۔ دیوان و ہاشم و محبوب و شونہڑاں سب سے سلام علیکم۔

سب کو ماوجب چشتی و قادری و حیات و غلام صمدانی و خدا بخش سب کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۴۶

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۱۱ - ۱۴

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان عبدالحق حفظک اللہ تعالی

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظار میں پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ الحمدللہ شیخ الجامعہ صاحب کو پہلے سے آرام ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں صحتِ کامل عطا فرمائے عمر دراز کرے آمین۔ عزیز کے بخار کا پڑھ کر سخت فکر پیدا ہوا۔ آج کل میعادی بخار ہے دوائی اور پرہیز کا خیال رکھیں۔ اپنی خیریت سے فوراً اطلاع دو۔ آج محبوب کے بھائی کا خط آیا کہ والدہ اس کی بیمار ہے۔ محبوب آج رات کو امرتسر جائے گا۔ اللہ تعالی اس کی والدہ کو صحت بخشے آمین۔ بخاروں کی اس طرف کثرت ہے۔ غلام قادر ابھی تلک لکھنؤ سے نہیں آیا۔ دوائی استعمال کی ہے۔ ۲۱ دن پرہیز کرنا ہے۔ اگر

وہ وہاں رہا تو شاید مجھے تھوڑے سے وقت کے لئے جانا پڑے۔ بردبار ہے تکلیف اپنی وہ کسی کو بتلاتا بھی نہیں۔ تم اپنی صحت کا خیال رکھو۔ سخت فکر ہے۔

امید ہے کہ حیات اب اچھا ہو گا۔ وہ دودھ اور گھی کا استعمال رکھے۔ مگر وہ سنتا تو کسی کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت فرمائے آمین۔ تمہارے بھائی کو دعا ترقی درجات۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و غلام صمدانی سب کو ماوجب دیوان و محبوب و شونہڑاں و ہاشم سب سے سلام علیکم۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للّٰہ

مکتوب نمبر ۴۷

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ - ۱۱ - ۱۵

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان حفظک اللہ تعالیٰ

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا الحمد للہ کہ شیخ الجامع صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔ دعا ہے کہ قادر مطلق انہیں پوری صحت عطا فرمائے آمین کاربنکل بہت نامراد پھوڑا ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین۔ عزیزی عبدالحق کے بخار کا فکر ہے۔ علاج میں سستی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے میں کل اپڑ گاماں کے گاؤں گیا تھا آج گیارہ بجے تک واپس آ گیا ہوں محبوب کی والدہ کی بیماری کی خبر کل آئی تھی وہ کل رات کی گاڑی پر امرتسر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی صحت دے آمین۔ حیات اپنی بیماری کا خیال پورا پورا رکھے یہ اچھی نہیں۔

دعا ہے کہ آں عزیزاں کو اللہ تعالی اپنے کام میں کماحقہ کامیاب فرمائے آمین۔
چہل کاف ۱۱ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔
چہل کاف کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ اسم یا کافی پڑھنا۔ اسم یا کافی پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کیا کریں۔ اللہ تعالی ہر ایک کام میں برکت دے باعزت کامیاب فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ کیا جو کتابیں بذریعہ ڈاک روانہ کی تھیں وہ پہنچ گئی ہیں کہ نہیں۔ اطلاع دیں۔ باقی خیریت ہے گھر سے سب دعائیں دیتی ہیں۔ زیادہ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو بعد سلام علیکم کے بیمار پرسی۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و غلام صمدانی و خدا بخش سب کو ماوجب عزیزی کو دعا ترقی درجات۔ دیوان و ہاشم و شونہڑاں کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافر چند روزہ از گولڑہ

۷۸٦

۲۱ - ۱۱ - ۱۹ مکتوب نمبر۴۸

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا صدق دل سے اس کی بارگاہ میں ملتجی بھی ہوں کہ قادر مطلق آن عزیز کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے آمین عزیز من شوق و محنت سے جو بھی کام کرو گے اسے اللہ تعالی رائگان نہیں کرے گا۔ تم اپنی طرف سے شوق و ہمت میں فرق نہ کرو اور نتیجہ کی امید اس کے فضل پر رکھو آمین۔ رات دن کیا بلکہ ہر وقت تم لوگوں کی فکر میں فکر مند ہوں۔ اللہ تعالی تم پر راضی ہو اپنی رضا کے موجبات تمہیں حاصل ہوں آمین۔ الحمد للہ کہ حضرت شیخ الجامعہ صاحب اور عزیزی اب صحت یاب ہیں۔ شیخ الجامعہ صاحب کا عنایت نامہ آیا تھا جواب عرض کیا گیا۔ ان پر ایک قیاس دوڑایا جو کہ دراصل نہ تھا۔ اللہ تعالی انہیں بمع اپنی اولاد کے ہمیشہ خوش و خرم رکھے آمین۔ تعجب ہے کہ حضرت غلام قادر صاحب کیسے چپکے سے یہاں آ گئے کیا اچھا ہوتا کہ اطلاع دے دیتے خیر انہیں کچھ بہتری اسی میں نظر آئی ہو گی الحمد للہ کہ انہیں اب دورہ کا آرام ہے۔ اللہ تعالی صحت کلی عطا فرمائے اس کے لئے سخت فکر مند ہوں۔ ہم تو رات دن انتظار اور فکر کر کے مر گئے اور وہ صاحب بہاولپور آ پہنچے۔ معلوم ہوا کہ تم لوگوں کی کشش غالب ہے۔ اللہ تعالی ہر طرح سے غالب ہی کرے۔

غالب سے تعلق پیدا کرو تاکہ سب سے غالب ہی رہو اگر وہ صاحب یہاں تشریف فرما ہوں تو دست بستہ سلام عرض کرنا اور کہنا کہ واہ صاحب خوب کی۔ اب ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ مگر الحمدللہ کہ تجھے صحت ہے۔ جہاں رہو اچھے رہو۔ آمین محبوب سوموار کو آ گیا۔ والدہ اسی طرح سے بیمار ہے۔ اللہ تعالی اسے صحت دے آمین۔

تمہاری چھوٹی پھوپھی کو بخار آتا ہے۔ دیوان کو بھی پھر بخار آ گیا۔ کل میں ڈھوک سیداں برائے فاتحہ خوانی سید سکندر شاہ کے گیا تھا غریب و عاجز تھا اللہ تعالی اسے غریق رحمت فرمائے آمین اس کا سخت افسوس ہے۔ حیات کی ہمشیرہ یہاں آئی ہوئی ہے الحمد للہ کہ حیات کو بھی اب آرام ہے۔ دوائی کا ضرور خیال رکھے۔ عزیز کا خیال رکھنا۔ آج پاکپتن شریف سے مکرمی میاں محمود مسعود صاحب کا عنایت نامہ آیا جس میں تحریر فرماتے ہیں کہ خط کی دیری کا سبب دردِ گردُہ ہوا۔ تمہارا بھی پوچھا کہ وہ یہاں ہیں یا کہ بہاولپور۔ تم بھی ان کی طرف ایک عریضہ لکھنا کہ آپ کی بیماری کا سنا۔ الحمد للہ کہ اب اچھے ہو۔ اس طرف ابھی تک بخار بہت ہے اور نمونیہ کی بھی شکایت عزیزی چن پیر حفظہ اللہ کو بھی چند دن سے بخار ہے سب پر اللہ تعالی اپنا رحم فرمائے۔ سہیلی کو پھر بخار زائد شروع ہو گیا بلغم کے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ طبیعت سخت پریشان ہے اللہ تعالی اسے صحت دے آمین۔

دیوان و محبوب و ٹوڈا و شونہڑاں سب سے سلام علیکم حافظ صاحب بھی یہاں پر ہیں سلام علیکم کہتے ہیں۔ سب کو ماوجب عزیزی کو دعاء ترقی درجات۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۴۹

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۱ ۔ ۱۱ ۔ ۲۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیزی من کل الوجوہ زندہ باشی آمین

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ جس کی انتظار شب و روز تھی وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت و دافع پریشانی ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔ دعاء ہے کہ اسی قادر قیوم کی امان میں ہمیشہ رہو اور پھولو پھلو۔ دل سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آں عزیزاں کو کامیاب فرما کر جلد لائے۔

ہمت نہ ہارو خوب ہمت اور شوق سے کام کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ اسی کے سپرد ہو جس کے ہو۔ وہی حامی و مددگار ہو۔ حضرت غلام قادر صاحب پہنچ گئے ہیں۔ کمزور ہیں۔ اگر ان کے آنے کا علم مجھے پہلے ہوتا تو شاید

ایک دن کے لئے میں بھی چلا آتا۔

دیوان کو بخار ہوتا ہے۔ مکرمی محبوب عالم صاحب کو بھی بخار ہے۔ اور اطراف میں بھی بخار ابھی تک بہت ہے۔ اپنی صحت کا خیال خود رکھا کرو۔

بھائی تھانوں کی شادی کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ حافظ صاحب بوستان اور وہ شاہ صاحب آئے ہوئے ہیں دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ حیات کو بھی اس کی اطلاع دینا۔ کہ اس وقت کہتا تھا کہ جلدی نہ کرنا۔ زیادہ سب کو ماوجب گھر سے سب دعائیں دیتی ہیں۔ باقی سب کو ماوجب شونہڑاں ریلوے سے امید ہے کہ نکل جائے گا۔

راقم وہی تیرا سچا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۵۰

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۱ - ۱۱ - ۲۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ عزیز کے بخار کا فکر سب کو سخت پیدا ہوا۔ مگر ہماری فکر کیا اور کس کام کی۔ جس کی امان میں ہو اور رہو گے وہی حافظ و ناصر ہو گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اپنے اللہ پر جو کہ سب پر غالب ہے اسی پر بھروسہ رکھو۔ عزیز کو کہو کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو خدا یہاں ہے وہی وہاں ہے۔ اس کے ہاتھ میں شفا ہے جس طرح عزیز کی طبیعت ہو اسی طرح کریں اگر وہ یہاں آنا چاہے اور شیخ الجامعہ صاحب کی اجازت ہو تب بیشک آ جائے۔ ورنہ دوسری دونوں صورتوں میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے علاج کرائیں

اور توکل اس پر کریں۔

اگر میٹھے یہاں نہیں مل سکتے تو فوراً" لکھو" تاکہ یہاں سے روانہ کئے جائیں۔ یہاں بھی بخاروں کی کثرت ابھی تک ہے۔ مکرمی محبوب عالم صاحب کو ابھی تک بخار ہے۔ بخار پر بخار چڑھ جاتا ہے۔

دیوان کو دوبارہ پھر سخت بخار شروع ہو گیا۔ اللہ حافظ ہو۔ عزیز کی خیریت سے جلد تر مطلع کرتے رہنا۔ تمہاری ہمشیرہ جسے مرض وھم غالب ہے وہ سخت پریشان ہے۔

عزیز اپنی قلم سے بوقت صحت لکھ کر روانہ کرے۔ اگر عزیز آنا چاہے تو بہ اجازت شیخ الجامعہ صاحب آ سکتا ہے اور سیکنڈ میں آرام سے سفر کر سکتا ہے۔ اگر طبیعت نہیں آنے کو تو پھر کوئی ضرورت نہیں۔ امید ہے کہ حافظ صاحب پہنچ چکے ہوں گے۔ گھر والوں سے دعائیں شیخ الجامعہ صاحب کو سلام۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و حافظ صاحب و غلام صمدانی و خدا بخش سب کو ماوجب۔

عزیزی سلمہ ربہ کو دعاء شفاء و ترقیٔ درجات

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۲۵ - ۱۱ - ۴۱

مکتوب نمبر ۱۵

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ آج صبح پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ تمہاری ہمشیرہ نے ایک رات کو ایک خواب دیکھا جس سے سخت بے چینی تھی چنانچہ اسی بے چینی میں کل واپسی تار اسی نے دیا تھا جس کا جواب ابھی تک نہیں موصول ہوا۔ رات کو بھی سٹیشن پر ہاشم کو بھیجا تھا کہ تار کا پتہ کر آ مگر تار نہ آیا الحمدللہ کہ صبح تمہارا راحت نامہ آ گیا اور اس سے اطمینان ہوا۔ اسی وقت تمہاری ہمشیرہ جو کہ مجسم وہم ہی وہم ہے اسے بھیج دیا ہمیں تو خیال تھا کہ حافظ صاحب تشریف لے گئے تو یہ جاتے ہی خیریت کا تار دے دیں گے۔ مگر انہیں اتنی فرصت کہاں انہیں تو

رات دن کی تحریر نویسی سے ہی فرصت نہ ملتی ہو گی۔ وہ بیچارے مجبور ہیں۔ اللہ فضل کرے آمین۔ عزیز کی دوائی کا ضرور خیال رکھنا اور بموجب ہدایت ڈاکٹر صاحب کے تعمیل کرنا۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی دے۔ اس کی خیریت کی خبر دیتے رہا کرو۔ میٹھے اگر اس طرف نہ مل سکیں تو خبر دو تاکہ اس طرف سے روانہ کئے جائیں امید ہے کہ عزیز بھی یہاں آنے کو پسند نہ کرتا ہو گا۔ یہاں علاج اگر اچھا ہو رہا ہے اور تمہاری پڑھائی میں اس کی بیماری کا کوئی خاص اثر نہیں تو پھر بہتر ہے کہ یہاں ہی رہے۔ کیونکہ وہ تمہارے بغیر یہاں بھی تنگ ہو گا جہاں بھی ہو وہی شفا دینے والا ہے۔ اسی کے ظل میں رہو آمین۔

سب کو ماوجب جناب حافظ صاحب کو اور ان کا خاص شکریہ کہ جاتے ہی ہمیں اطلاع دے کر ہماری فکروں کو دفع کر دیا۔ گھر سے دعائیں۔

غلام قادر کو اس وقت تک آرام ہے یعنی دورہ نہیں ہوا۔ سلام علیکم کہتا ہے۔ ہاشم و محبوب بھی۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۲۸ - ۱۱ - ۴۱

مکتوب نمبر۵۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ کہ جس کی انتظار شب و روز رہتی تھی وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ الحمدللہ کہ عزیز کو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اب آرام ہے وہ شافی مطلق دائمی صحت ظاہری و باطنی نصیب کرے آمین۔ ہزار ہزار لاکھ لاکھ شکر ہے اس باری تعالی کا کہ جس نے حضرت شیخ الجامعہ صاحب کو بھی صحت بخشی۔ اللہ تعالی انہیں بھی کلی صحت عطا فرمائے اور بہت عمر ہو آمین۔

ابھی تک اس طرف بخاروں کی شکایت ہے۔ بارش کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کل اچھا ابر تھا مگر پھر آسمان صفا ہو گیا۔ امید ہے کہ تم

اپنے کاموں میں جان و دل سے مشغول ہو کر محنت کرتے ہو گے۔ یہی وقت ہے اللہ تعالی حوادثات زمانہ و مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے آمین۔ مکرمی محبوب عالم صاحب اور دیوان کو بھی اب بخار سے آرام ہے آج مکرمی صاجزادہ محمد مسعود صاحب کا عنایت نامہ پاکپتن شریف سے آیا یہاں تشریف لانے کے متعلق لکھ رہے ہیں دیکھئے کب آتے ہیں۔ باقی خیریت ہے گھر سے سب تمہیں بھی اور تمہارے بھائی کو دعائیں دیتے ہیں۔ محبوب و ہاشم و شونہڑاں و ٹوڈا سب سے سلام علیکم سب کو ماوجب۔ حضرت غلام قادر صاحب سے بہت بہت سلام علیکم۔

اس اتوار کو محبوب کو دوار کا سنگھ برائے مجلس لاہور بلوا رہے ہیں۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۵۳

۴ - ۱۲ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا الحمد للہ کہ عزیزی عبدالحق کو بمع اپنے استاد صاحب کے خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحیح و سلامت رکھے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنے ذوق و شوق سے ممتاز فرما کر سعادت دارین عطا فرمائے آمین۔ گیارہ دانے بادام کے رات کو بھگو دیا کرو علی الصبح ان سے چھلکے اتار کر انہیں خوب باریک پیس کر قدرے شکر سرخ ملا کر اسے چاٹ لیا کرو دماغ و نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ رام پور والے مولوی صاحب نے مجھے بھی لکھا تھا میں بھی استعمال کرتا ہوں تم بھی استعمال کرو اور عزیز کو بھی

استعمال کراؤ۔ اگر مکرمی شیخ الجامعہ صاحب بھی استعمال کریں تو انہیں بھی نہایت مفید ہو گا۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں کہ یہ نسخہ بڑے مولانا صاحب مرحوم آخیر تک استعمال فرماتے رہے اور انہیں عینک وغیرہ کی حاجت نہ پڑی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے حافظہ میں ترقی عطا فرمائے اور ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔ گھبراؤ مت اپنے کام میں پوری محنت و کوشش کرو نتیجہ کی امید در باری سے رکھو۔ سعی تم کرو اور توکل اس پر رکھو۔ اس کا در کسی وقت نہ چھوڑو۔ عالم اسباب کو فقط بموجب حکم اس کے ہاتھ مارو اور ثمر کی امید اسی سے رکھو۔ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اور کرے گا بہتری کرے گا اس کی تقسیم پر دل و جان سے راضی رہو۔ جو کچھ ہمارے مناسب تھا وہی کچھ اس نے عطا فرمایا ہر طرح سے اس کا احسان ہی احسان ہے کسی طرح سے اس کا احسان ادا نہیں ہو سکتا یاد رکھنا اور خوب یاد رکھنا کہ چند روزہ یاروں کے پیچھے اپنے اصلی حقیقی یار سے کبھی کسی وقت بلکہ کسی آن میں بھی غافل نہ ہونا۔ وہی ہے وہی تھا وہی ہو گا۔ اسے کسی صورت سے نہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے موجبات رضا کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ کل تمہاری ماسی آئی وہ اس خیال سے کہ پاکپتن شریف سے آئیں گے مگر تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ میاں صاحب اس طرف آ گئے ہیں۔

عزیز کو دعاء ترقی درجات۔ مکرمی و محترمی کو ماوجب باقی سب مخلصین کو ماوجب۔ سب سے ماوجب۔ محبوب و شونہڑاں و دیوان و ہاشم و گاماں و جہاناں و حضرت غلام قادر صاحب سے سلام علیکم۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۵۴

ریلوے دفتر گولڑہ
۱۳ - ۱۲ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا و ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعث مسرت خصوصاً مخلصی منشی عبدالجبار حفظہ اللہ تعالی کی خبر پڑھ کر فکر دور ہوا۔ رات دن گاڑیاں دیکھ دیکھ کر ہماری ستیاناس ہوئی آج خیال تھا لاہور سے دریافت کریں خدا معلوم کیا ہو گیا۔ مگر الحمد للہ کہ آن عزیز کے راحت نامے سے اس معصوم کی خبر مل گئی ورنہ وہ تو بہاولپور سے آگے چلے جاتے۔ یہ بھی اللہ تعالی نے اچھا سبب کیا کہ تم لوگ سٹیشن پر موجود تھے ورنہ وہ ضرور آگے ہی بک ہو جاتے۔ اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے۔ زمانہ کے نشیب و فراز سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔

ہمیں جو رات دن فکر رہا اور دماغ خالی ہوا اس کا تو جواب ان کے آنے پر لیا جائے گا۔ عزیزی کے بخار کے عود کرنے کا اگرچہ کچھ قدرے تردد ہوا۔ مگر خیر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو اور بموجب ہدایت ڈاکٹر صاحب تعمیل کرے۔ مخلصی چشتی حفظ اللہ تعالیٰ کی بیماری کا فکر رہتا ہے۔ تنگ تو وہ ہو گا مگر یہ سب خرابی بد پرہیزی کی ہے۔ جس کا مجھے خود مشاہدہ ہوا ہے۔ اس پر جبر کیا جائے اور تاکید کی جائے۔ پہلے محبوب کا بھی یہی حال تھا مگر پابندی رکھنے پر خدا کا فضل ہو گیا بارش یہاں نہیں ہوئی پشاور لاہور وغیرہ تو اچھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس طرف بھی کرے۔ یہاں سب کو سلام علیکم۔ منشی کو دو دپھڑ اور سلام مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو نیاز۔ باقی سب احباء کو ماوجب سب سے ماوجب۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۵۵

۲۱ - ۱۲ - ۴۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بھر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز وافر تمیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخلصی عبدالجبار نے جا کر یہاں کی آب و ہوا خراب کر دی جس کی وجہ سے عزیز کو بخار نہیں چھوڑتا اور یہاں تجھ سے جدا ہو کر آنا پڑا۔ اس کی مرضی جب آنے پر نہیں تو یہاں بھی باقاعدہ علاج کراتے اور پرہیز کراتے تو اچھا تھا۔ خیر اگر آ گیا تو بھی بہتر۔ اللہ تعالی صحت دے۔

الحمد للہ کہ حضرت شیخ الجامعہ صاحب اچھے ہیں پرہیز سب سے ضروری ہے۔ الحمدللہ کہ شاہ صاحب رہ گئے منشی عبدالجبار کے اخلاص نامہ سے معلوم

ہوا تھا۔

بارش ابھی تک نہیں ہوئی۔ امید وار ہیں۔ تمہاری ماسی پاکپتن شریف کے لئے سخت بے چین ہے۔ مجھے کہتی تھی مگر میرا جانا تو دشوار ہے مخلصی مظفر محمود آیا ہوا ہے۔ دیکھئے اگر گئی تو اسی کے ساتھ بھیج دوں گا۔

باقی خیریت ہے گھر سے دعائیں دیتے ہیں اللہ تعالی تمہیں کامیاب فرمائے آمین حضرت شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و حیات و خدا بخش و غلام صمدانی وغیرہ سب کو ماوجب اگر عزیز یہاں ہی ہو تو دعا' محبوب و حضرت غلام قادر صاحب و ہاشم و دیوان سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۵۶

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۲-۱-۱۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا و ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچا تھا جواب نہیں دیا کہ خود ہی جانے کے لئے تیار تھا۔ مگر عزیز غلام زہرا کی شدت بیماری مانع ہوئی۔ چنانچہ آج رات کے ۲ بجے اس عزیزہ نے داغ مفارقت دے دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون آج ۲ بجے جنازہ راولپنڈی ہو گا۔ بعد ازاں اس کی لاش بذریعہ موٹر یہاں لا کر حضرت مکرمہ و معظمہ والدہ صاحبہ کے پاؤں کی طرف دفن انشاء اللہ کر دوں گا۔ اس کا بھی صدمہ سخت ہے۔ مگر میرے مالک کو ایسا ہی منظور ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

عزیز کو اب بفضلِ تعالیٰ آرام ہے۔ چہرہ کی رنگت وغیرہ بھی اپنی اصلی

حالت پر آ گئی ہے۔ ایک رات اور دن بارش بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہوئی۔ الحمد للہ۔
میری طرف سے حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی خدمت میں بعد از نیاز مضمون
واحد۔ باقی تمہارے سب رفقاء کو ماوجب۔

محبوب و ہاشم و شونہڑاں و ٹوڈا و عزیز سب سے ماوجب۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ غمگین

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۵۷

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۲-۱-۱۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا و ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ کل ساڑھے ۴ بجے لاش یہاں لایا بہت کوشش کی کہ رات کو دفن ہو جائے مگر سنگِ مرمر کا صندوق تیار نہ ہو سکا۔ اس لئے رات کو گھر میں لاش رکھی اب ساڑھے ۱۱ بجے دفن کر کے فارغ ہُوا ہوں۔

تیرا خط شفیع کو دکھلایا۔ طبیعت پریشان ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔ خدا معلوم کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ذوق و شوق دائمی عطا فرمائے اور دائمی زندگی نصیب ہو آمین۔

الحمد للہ کہ تم ملتان پہنچ گئے ورنہ انہیں سخت ہی صدمہ ہوتا۔ اس

طرف بھی بارش بفضل تعالی اچھی ہوئی ہے۔ زیادہ دعا عزیز بفضلہٖ تعالی اچھا ہے۔ کل پیرا ترکھان بھی فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ رجعون سب کو ماوجب۔ سب سے ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ
مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للّٰہ

مکتوب نمبر۵۸

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۲ - ۱ - ۱۶

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعث راحت ہوا۔ اللہ تعالی تم کو بمع اپنے بھائی و رفقاء کے دارین میں خوش و خرم رکھے اور اللہ تعالی اپنی رضا کے موجبات نصیب فرمائے آمین۔

عزیز بفضلِہٖ تعالیٰ اب اچھا ہے۔ تمہارے لئے تنگ رہتا ہے۔ اگر خدا نے خیریت کی تو انشاء اللہ سوموار کا دن گذار کر رات کے سوا ۹ بجے جو راولپنڈی سے چلتی ہے اس پر سوار ہو کر منگل کو عصر کے وقت پاکپتن شریف پہنچنے کا قصد رکھتا ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ اس نے چشتی کے گھر فرزند عطا فرمایا۔ اللہ تعالی اس کی عمر دراز فرمائے اور سب کے لئے باعث راحت ہو آمین

میری طرف سے شیخ الجامعہ صاحب کو بہت بہت مبارک اور ان کے گھر میں بھی۔

عزیزہ مرحومہ کی مفارقت سے طبیعت بہت پریشان رہتی ہے۔ چند دن سے تمہاری والدہ کو کمر میں سخت درد ہے ہل نہیں سکتی۔ فتح جنگ والے ڈاکٹر صاحب نے آج کوئی دوائی روانہ کی ہے اس کو اس سے کچھ قدرے فرق محسوس ہوا۔

سردی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے سب سے سلام علیکم سب کو ملو جب۔

راقم وہی پریشان غمگین مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۲-۲-۴

مکتوب نمبر۵۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ تمہاری طرف فکر کرنا اگرچہ میرا بے سود ہی ہے کیونکہ جس کے سپرد ہو اسی کے سپرد ہو۔ مگر تاہم بوجہ تعلق بے اختیاری کے میں بھی تم لوگوں کی وجہ سے چین میں نہیں ہوں۔ اسی کے آگے عارض رہتا ہوں جسے ہر طرح کی قدرت ہے اور وہی مالک ہے اسی کا فضل و کرم تمہارے شامل حال رہے اور ہر ایک کام میں باعزت کامیاب فرمائے اور حوادثات زمانہ خصوصاً" مکروہاتِ زمانہ سے محفوظ رکھے آمین۔ میری صحت بوجہ تفکراتِ شتی بہت خراب ہو چکی اور دن بدن ہو رہی ہے۔ مگر تمہیں اس کا فکر

ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اپنے کام میں من و عن مشغول ہونا چاہیے۔ میری رضا اور خوشی اسی میں ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کی وجہ سے حضرت کی ناراضگی ہو اور خدانخواستہ حضرت پر داغ آئے۔ میں تو بوجہ نحوست قلبی کے باعث بدنامی ایسے پاک گھر کے لئے بن ہی چکا ہوں۔ اللہ تعالی تمہیں بچائے آمین۔ عزیز میں نے بہت کچھ خرچ کر کے اور ہر ایک کو عزیز سمجھ کر اپنی قسمت آزمائی کی مگر افسوس کہ کسی نے بھی اپنا ساتھ نہ دیا۔ تم بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ جب میرا بوجہ تم سے زیادہ قرب حضرت سے ہونے کے کوئی نہیں بنا تو تمہارا ایسے نازک وقت میں کون بنے گا۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک سے اپنی طرف سے اچھا برتاؤ کرو اور اپنے سے اچھا جانو۔ ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آؤ ہر ایک کو اپنے مالک کی مخلوق سمجھو بھروسہ سوائے اپنے مالک کے کسی پر مت رکھو۔ تعلق قلبی اسی سے گانٹھو وہی تعلق کے لائق ہے اور سب دھوکے ہی دھوکے ہیں۔ اہل اللہ سے خاص عقیدت رکھو ان کی نیاز میں اس کی رضا ہے۔ اپنے موجودہ وقت کو غنیمت سمجھو۔ تکلیف کو تکلیف مت خیال کرو۔

حضرت کے خادم بننے کے لئے یہ تکلیف اٹھا رہے ہو۔ حضرت کے مخلص و معتقدین و خلق خدا کی خدمت کرنی اپنا فرض عین سمجھو۔ صاجزادگی سے اللہ تعالی تمہیں بچائے۔ تم صاجزادے نہیں ہو بلکہ غلام زادے ضرور ہو اسی خیال میں رہو اور اسی کو آخر تک مدنظر رکھو۔ قیامت میں حضرت کی صحیح معنوں میں غلامی کا تمغہ لے کر اٹھو۔ کوئی ایسی بات نہ کرنا کہ جس کی وجہ سے حضرت کی ذات والاصفات پر کوئی دھبہ آئے۔ مجھے اور تمہیں کون پہچانتا ہے حضرت کے پیچھے پہچانے جا رہے ہیں۔ مالک کو داغ لگانا یہ شرافت سے بعید کیا بلکہ ابعد ہے۔

اب میں ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر تمہیں چھوڑتا ہوں وہی حافظ و ناصر ہو آمین۔ گھر میں خیریت ہے سب دعائیں دیتے ہیں۔ ہاشم و دیوان و محبوب سے سلام علیکم۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و باقی سب احباء کو سلام میں نے کسی سے سنا ہے کہ مولوی خدا بخش نے امب میں جو روپیہ انہوں نے دیا تھا وہ نوٹ پھاڑ دیا ہے اس سے دریافت کر کے مجھے لکھو آیا یہ واقعہ صحیح ہے یا کہ غلط اگر صحیح ہے تو پھاڑنے کی کیا وجہ ہے۔

عزیز کو دعا ترقیٔ درجات۔ صحت کا خیال ہر طرح سے رہے۔ دوائی کی اگر ضرورت ہو تو لکھو تاکہ روانہ کر دوں۔ حسن دین کی اپیل دائر کرا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ یہ خط عزیز کو بھی سنانا۔

راقم

وہی تمہارا سچا اور دلی خیر خواہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۶۰

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۲ ـ ۲ ـ ۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ عزیز گھبراتے کیوں ہو اور فکر کیوں کرتے ہو تم اپنی طرف سے کماحقہ محنت کرو اور اس کے ثمر کی امید اپنے مالک حقیقی پر رکھو۔ جتنا فکر و گھراہٹ پر وقت خرچ کرتے ہو اتنا اپنے کام پر کرو۔ ہیچ مشکلے نیست کہ آساں نبود۔

تمہارا دوسرا خط جو گھر آیا تھا وہ بھی مجھے دکھلایا اس کا جواب بھی میں ہی لکھ رہا ہوں۔ ماسی کو کہنا کہ پاکپتن شریف سے ہو کر آئے اور انہیں راضی کر کے آئے۔ تمہاری والدہ کو اب دردوں کا پہلے سے آرام ہے۔ تمہاری نانی اور

نانا بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھے ہیں سنا ہے کہ اس پندرہ کو مزید گاڑیاں بند ہوں گی۔ ماسی کو کہنا کہ سب واقعات مفصل مظفر محمود سے لکھا کر روانہ کرے اور خبر کسی کو نہ ہو۔

مجھے دو دن سے مسوڑوں کے درد سے تکلیف ہے۔ دانے بھی اور نکل رہے ہیں۔ دوائی استعمال کر رہا ہوں عزیز کو بعد دعا ترقیؔ درجات کے صحت کی تاکید۔ تم خود بھی اپنی صحت کا خیال رکھو۔ سب کو ماوجب ماسی کو دعا۔

راقم وہی تمہارا سچا خیر خواہ مسافرِ چند روزہ

۸۶ھ

۱۷ - ۲ - ۴۲

مکتوب نمبر۱۱

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب فرمائے آمین۔ مجھے چند دنوں سے اسی داد پر دوائی استعمال کرنے سے زخم ہو گئے ہیں۔ اور مواد خارج ہو رہا ہے کل سے کچھ قدرے افاقہ تو ہے مگر اصل مرض اور اس کا سبب موجود ہے۔ میری سب مرضوں کا سبب میرے تفکرات ہیں۔ مادہ سوداوی پیدا ہوتا جاتا ہے اور اسی سبب سے تمام خون خراب ہو رہا ہے۔ خیر کوئی فکر کی بات نہیں۔ تمہارا فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ تمہاری ماسی یہاں کیوں بیٹھ گئی ہے۔ پاکپتن شریف کی ناراضگی کا خیال نہیں بس یہی کچھ تھا۔ اس سے تو صاف معلوم ہوا کہ اپنا مطلب ہی مد نظر تھا۔ میں جو کچھ کہتا تھا وہ ٹھیک ہوا کہ نہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ فوراً پاکپتن شریف جائے اور انہیں راضی کر کے آئے۔ اگر وہ حسب وعدہ آئیں تو ان کے ہمراہ آئے ورنہ مجھے اطلاع دے تا کہ کوئی بندوبست کیا جائے۔ باقی خیریت ہے اپنے کام کا ہر وقت خیال رہے۔ کیا دماغ میں کچھ سبق رہتے ہیں کہ نہیں۔ ہمت نہ ہارو ہمت

سے کام کرو اور بھروسہ مالک پر رکھو وہ فضل کرے۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں خدیمہ بھی ماسی پر ناراض ہے کہ پاکپتن شریف والوں کو ناراض کیا ہوا ہے۔ عزیزی کو دعا و مضمونِ واحد۔ سب سے ملوجب

راقم وہی تیرا دلی خیر خواہ مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۲۷ - ۲ - ۴۲

مکتوب نمبر ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہُوا مجھے داد کی تکلیف بہت دنوں سے تھی زخم ہو گئے تھے اب زخم مل گئے ہیں۔ مگر داد ابھی اسی طرح سے ہے۔ چند دنوں سے تمام بدن پر خارش شروع ہو گئی تھی پہلے سے اگرچہ کم ہے مگر بالکل گئی نہیں۔ بارشیں اچھی ہو گئی ہیں۔ آگے گندم کی تکلیف تمام خلق خدا کو سخت ہے۔ اگر خدا نے خیریت کی اور کوئی امرِ مانع پیش نہ ہوا اور قابلِ سفر بھی ہوا تو انشاء اللہ پرسوں پہلی کو فرنٹیئر میل سے اجمیر شریف جانے کا قصد رکھتا ہوں۔ واپسی پر اگر ہمت پڑی تو رامپور و لکھنؤ سے بھی ہوتا آؤں گا۔ امید ہے

کہ ہفتہ عشرہ خرچ ہو جائے گا۔ تم نے اپنے گھر کے متعلق کچھ نہیں لکھا اللہ تعالیٰ صحت میں رکھے۔ آمین۔

اپنے کام میں خوب مشغول رہو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ عزیز کا خیال ہر طرح سے رکھنا۔ امید ہے کہ تمہاری ماسی پاکپتن شریف چلی گئی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی صحت دے۔ دن بہت ہو گئے فکر ہے۔ باقی خیریت ہے۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں۔

مکرمی کی خدمت میں نیاز۔ باقی احباء کو ماوجب عزیزی کو دعا ترقیٔ درجات محبوب و حضرت غلام قادر صاحب و ہاشم و دیوان سب سے ماوجب

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ مسافرِ چند روزہ

۷۸۶

۲۵ - ۳ - ۴۲

مکتوب نمبر۴۳

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد
کن بدیں گونہ تصور دم بدم
من نیم یار است از سر تا قدم

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ الحمدللہ کہ خیریت سے پہنچ گئے اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ کامیابی نصیب ہو۔

حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی پریشانی دور ہو آمین۔ مکرمی میاں صاحب یہاں ہی رونق افروز ہیں۔ کل جانے کے واسطے فرما رہے تھے مگر میں نے عرض کی کہ جمعہ تک تو ٹھہریں۔ دیکھئے اب کیا کرتے ہیں۔ اتوار کو پشاور گئے تھے دوسرے دن براستہ کوہاٹ واپس آئے باقی خیریت ہے۔ تم عزیزان کی خیریت ہر وقت مطلوب ہے۔ سفر سیال شریف کی صلاح کچھ ملتوی ہی ہو رہی ہے دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ ہمت سے کام میں خوب مشغول ہو اور بھروسہ اپنے مالک حقیقی پر رکھو۔

وہی مددگار ہر کام میں ہو آمین۔ زیادہ دعاء عزیز کو دعاء و مضمونِ واحد۔

تمہاری خبر نہ ہونے سے تلج تنگ ہے کہ مجھے کیوں نہیں اطلاع دی گئی۔ باقی سب کو ماوجب۔ یہاں کے احباء سے ماوجب۔

راقم تیرا دلی خیر خواہ مسافرِ چندہ روزہ

الملک للّٰہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۲ - ۵ - ۹

مکتوب نمبر ۶۴

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ تمہاری کامیابی کا فکر دامن گیر ہے تعلقِ قلبی بے فکر ہونے نہیں دیتا۔ تمہاری ہر طرح کی بہتری کا خواہاں ہوں ایک پرچہ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کے خط میں روانہ کیا تھا امید ہے کہ تمہیں مل گیا ہو گا۔ کسی سے اس قسم کی خبر سنی جس کے سننے سے افسوس پیدا ہوا۔ مجھ سے زائد تم لوگوں کا خیر خواہ کون ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر طرح سے کامیاب فرمائے آمین۔

گھبراؤ مت جس کے سپرد ہو اور جس کے بھروسہ پر یہ چند لمحہ کی عارضی زندگی گذار رہے ہو اسی کو لاج ہے وہی تمہارا حامی و مددگار ہے۔ گوالیار سے

واپس چھ کو آگیا تھا۔ عزیز غلام قادر بوجہ بیماری کے ساتھ نہ جا سکا۔ کھانسی اور بخار کی شکایت تھی۔ کل اسے دیوان سے دوائی دلوائی بلفضلہ تعالی پہلے سے آرام ہے۔ محبوب کو بھی راستہ میں نزلہ اور بخار ہو گیا اب قدرے آرام ہے مگر پورا نہیں۔ مجھے بھی نزلہ سخت رہا' اب آرام ہے۔ برف کا استعمال سخت مضر پڑا گرمی سخت تھی زیادہ دعاء ترقی درجات عزیز کو بعد دعا کے مضمون واحد۔

گھر والوں سے دعائیں مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و باقی سب احباء کو ماوجب۔

وقت کو غنیمت سمجھو' یہی وقت ہے۔ غلام قادر و محبوب و ٹوڈا و ہاشم سب سے ماوجب

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مگر مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۶۵

۴۲ - ۵ - ۱۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ مفصل پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا اس وقت تک مجھے اس سے یہی پڑھ کر امید ہے کہ اس کے فضل و کرم سے تم سعید ہو اور سعادتمند بن کر رہو گے میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارین میں شاد و خرسم رکھے اور ہمیشہ اپنی رضا کے موجبات نصیب فرمائے آمین۔ تم تسلی رکھو میں راضی ہوں۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر راضی ہو۔ آمین۔

الحمد للہ کہ بردبار ہو۔ صبر و استقلال کے عادی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو آمین۔ محبوب کو ابھی تک بخار ہے۔ آج صبح اگرچہ نہیں تھا مگر طبیعت

چھوٹی نہیں۔

علاج شروع ہے اللہ تعالیٰ شفاء دے آمین۔ دو تین دن سے گرمی اس طرف بھی زائد ہے۔ جمعہ کو غالباً مہر وغیرہ چلے جائیں گے۔ پاکپتن شریف دیوان صاحب کے بھائی صاحب کے ختنہ پر انہوں نے جانا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔ زیادہ دعا ترقیٔ درجات۔ عزیزی کو دعا ترقیٔ درجات و مضمونِ واحد۔ سب کو ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر۶۶

۱۶ ـ ۵ ـ ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانیؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر باعثِ مسرت ہوا۔ آج امتحان شروع ہوا ہو گا۔ امید ہے کہ پرچہ کے متعلق تم نے آج لکھ دیا ہو گا کیونکہ سخت فکر ہے۔ اللہ تعالی بطفیل اپنے مقبول بندوں کے بمع سب ساتھیوں کے کامیاب فرمائے آمین ہر روز کی خبر دیتے رہا کرو۔ باقی خیریت ہے تمہاری خیریت کے سب طالب ہیں۔ زیادہ دعا۔ سب کو ماوجب۔ عزیزی کو دعا ترقیٔ درجات۔

محبوب کو بخار سے تو اب آرام ہے مگر کمزور ہے گھر سے دعائیں دیتے ہیں۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ مسافرِ چند روزہ۔

الملک للہ

مکتوب نمبر۶۷

ریلوے دفتر گولڑہ

۲۱ - ۵ - ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ کل بھی اور آج بھی پہنچ کر باعث مسرت ہوا۔ رات دن فکر اسی طرف لگا رہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیزی کو بمع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔ مخلصی فی اللہ مولوی فتح محمد صاحب راولپنڈی میں بوقت پرچے دکھلانے کے لئے لے آتے ہیں۔ پہلا دوسرا چوتھا دیکھے ہیں۔ تیسرا نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے آمین۔ امتحان کب تلک دو گے۔ ملتان کس روز تلک ٹھہرو گے۔ اختیاری پرچے بھی دو گے کہ نہیں۔ گھر میں سب دعائیں دیتی ہیں۔ میں نے بغداد شریف ماسٹر صاحب کی فاتحہ خوانی کے لئے آنا تھا۔ مگر ابھی

تک طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی۔ محبوب کو اگرچہ بخار ہے آرام ہے مگر کھانسی سے سخت تکلیف ہے۔ آج رات دوائی سے ایک اسہال بھی ہوا اور دو تے بھی جس سے ریشہ وغیرہ خارج ہوا۔ پہلے سے کچھ آرام بتلاتا ہے۔ کمزوری ہے تین چار دن سے کچھ نہیں کھایا۔ بھوک بالکل بند ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔

اگر اس کی طبیعت ٹھیک ہوئی اور میری بھی ہمت ہوئی تب تو ابھی ہی فاتحہ خوانی کے لئے آؤں گا۔ ورنہ کئی دنوں کے بعد۔ اگلے سوموار کو مخلصی منشی صاحب مرحوم کا بھی سالانہ ہے۔ کل مکرمی استاد صاحب کا سالانہ کیا گیا۔ ختم بھی پڑھوایا گیا۔ اور کچھ پکا کر اس پر بھی درود دیا گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

عبدالحق کا فرض تھا کہ تمہاری ہر روز کی خبر دیتا رہتا مگر اسے کیا وہ اپنے کھیل کود میں مست پھرتا ہو گا۔ ہمارے کہنے کی اسے کیا پرواہ۔ حضرت غلام قادر صاحب اچھے ہیں۔ سلام کہتے ہیں۔ محبوب بھی سلام کہتا ہے سب کو ملوجب گھر سے دعائیں۔ سب پرچوں کی کیفیت پوری طرح سے لکھو کیا جواب ٹھیک دیئے ہیں یا کہ ایسے ویسے۔ کیونکہ جواب دینے کے بعد ڈیرے پر آ کر تو پتہ لگ جاتا ہو گا کہ آیا جواب ٹھیک دیا گیا کہ نہیں۔ زیادہ دعاء۔

الراقم وہی ترا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

مکتوب نمبر۶۸

ریلوے دفتر گولڑہ
۲۴ - ۵ - ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیزی کا راحت نامہ کہ جس کی انتظار میں شب و روز آنکھیں بر سرِ راہ ہی رہتی تھیں وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ اس کی بارگاہ میں کہ جس کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے صدقِ دل سے ملتجی ہوں کہ آں عزیزان کو بمع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔

دوسرے پرچے پہلے سوال کے تین نمبروں کے جواب دیئے۔ پھر اسی پرچہ کے دوسرے سوال کے بھی تین جواب دیئے پھر تیسرے سوال کے ۵ نمبروں کے جواب دیئے۔ آگے اسی پرچہ میں (یا ادب العرب) لکھا ہوا ہے تم

نے اس کے بھی جواب تین دے دیئے۔ کیا یہ غلط نہیں۔

کیونکہ یا کا لفظ تو چاہتا ہے کہ پہلے کے جواب دو یا اس کے۔ یعنی دونوں میں سے ایک۔ اور تم نے دونوں کے دے دیئے کیا غلطی نہیں۔ اس کا شک پڑا ہوا ہے۔ اور جو جواب دیئے ہیں کیا انہیں اپنی جگہ جا کر کتابوں سے منطبق کیا یا اپنے استاد سے ذکر کیا تو انہوں نے کیا کہا کہ ٹھیک ہیں یا نہیں غرض کہ تم کس طرح لکھتے ہو کہ اچھے ہو گئے ہیں اس اچھائی کا معیار تمہارے پاس کیا ہے۔ اور جو جواب مضمون تم نے لکھا ہے اول تو عربی عبارت لکھ کر روانہ کرو اگر وہ یاد نہیں تو مضمون لکھ کر روانہ کرو۔ اگر فرصت ہو تو یہاں جو پرچے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ایک کاغذ پر نشان صرف لگا کر روانہ کرو کہ فلاں پرچہ کے فلاں فلاں سوال کا حل کیا۔ تاکہ شک دور ہو اگر یاد نہیں تو خیر۔

خیر بہر حال اللہ تعالی کا فضل شاملِ حال ہو اور اس کی رضا کے موجبات نصیب ہوں۔ زیادہ دعاء عزیز بے پرواہ کو دعا۔ مکرمی کی خدمت میں سلام سب کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۶۹

۲۵ - ۵ - ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کے دو راحت نامے کہ جن کا صدور میرے اعتراض کے باعث ہوا وہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی عزیزان کو بمع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائے اور خوشنودی دارین سے مالا مال کرے آمین۔

آج مخلصی مظفر محمود کا اخلاص نامہ پہنچا جس میں تحریر تھا کہ بدھ کا پرچہ نامکمل ہوا۔ اس کا مطلب کیا ہے یہ پوری دریافت کر کے مفصل طور پر جواب دو۔ مائی صاحبہ کے فاتحہ خوانی کے لئے تیار تو ہو رہا ہوں مگر ابھی تک پوری صحت نہ تو مجھے ہوئی اور نہ محبوب کو۔ اگرچہ پہلے سے بہت آرام ہے۔

گھر میں خیریت سے سب تمہیں دعائیں دیتی ہیں۔ اللہ تعالی اپنا فضل و کرم فرمائے آمین۔

سید کی لڑکی جو کہ چند دن ہوئے پیدا ہوئی تھی وہ آج رات کے ساڑھے گیارہ بجے اس دار فانی سے رحلت کر گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت غلام قادر صاحب یہاں ہی رونق افروز ہیں کل شام کو ساتھ ہی آئے تھے۔ سلام کہتے ہیں۔ سب کو ماوجب۔ تمہارے لالہ کو بعد دعا کے مضمونِ واحد۔ تمہارا بھی امتحان آ رہا ہے۔ خوب تیاری کرو اور رات دن اپنے کام میں دل سے مشغول رہو شیخ الجامعہ صاحب امتحان کی سب کیفیت معلوم کر کے کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔ کیا یہاں جامعہ عباسیہ میں بھی امتحان ہو گا' اگر ہو گا تو کن کتابوں کا۔

مکرمی حضرت شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و باقی سب احباء کو ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ　　　　　　　　　　مکتوب نمبر ۷۰

۲۸ - ۵ - ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا الحمد للہ کہ پردہ غفلت یا بے پرواہی سے نجات ملی۔ آئندہ بھی وہ محفوظ رکھے آمین۔

سچ ہے کہ اب تو ہم یاد کے قابل ہی نہیں۔ بھول ہی جانے کے قابل ہیں۔ جس طرح سے بھی رہو اسی کی امان میں رہو۔ اسی کی نصرت ہمیشہ شامل حال رہے۔ آمین۔

مجھے پہلے سے اب آرام ہے محبوب کو بھی آرام ہے مگر کھانسی کی شکایت کچھ ابھی تک ہے۔ حضرت غلام قادر صاحب کی طبیعت بھی اب بلفضلہٖ

تعالیٰ آرام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزاں کو بمع اپنے تمام رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔

زیادہ دعاء ترقی درجات۔ حضرت شیخ الجامعہ صاحب و عزیز و چشتی و قادری و باقی سب احباء کو ماوجب۔ محبوب صاحب و حضرت غلام قادر صاحب و شونہڑاں و ٹوڈا و ہاشم سب سے ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۱۷

۴۲ ـ ۶ ـ ۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ بمع پرچہ کے پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ مالک حقیقی حافظ و ناصر ہو دستگیر ہو۔ معینؒ معین ہو۔

اسی کی محبت تمہارے دل میں ہو جو کہ حقیقتاً اسی کی جگہ ہے۔ اسی کا سودا تمہارے سر میں ہو۔ تمہاری عمر اسی کی راہ میں بسر ہو۔ اسی کی مخلوقات کے صحیح معنوں میں خادم ہو۔ اسی کی رضاء کے موجبات کی بارش ہو۔

عبودیت کے لباس سے ہمیشہ ملبوس ہو۔ تسلیم و رضاء کے خوگر ہو۔ ہر ایک کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر رحم کرو۔ ضعفاء

کی امداد سے حتی الامکان کسی قسم کا دریغ مت کرو اپنے عیبوں کی طرف ہر وقت دیکھو۔ غیروں کے عیوب پر مت نظر کرو۔ خوف و رجاء کے عالم میں وقت گزارو۔ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسافرِ چند روزہ سمجھ کر گزران کرو۔ ہر حال و ہر آن میں اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ اس کی یاد کو مقصود بالذات سمجھو۔ حصولِ علم سے بھی یہی مراد ہے۔ اصلی گوہرِ مقصود وہی ہے کسی نے کیا اچھا کہا۔

در میکدۂ وحدت ہوشیار نمی گنجد
در عالم نیرنگی جز یار نمی گنجد

یہ شعر دیکھنا اسی کا آج کل محبوب سے شغل ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالٰی تمہیں بمع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائے اس کی طرف سے جو کچھ بھی آئے اسی پر خوش ہونا چاہیے۔ سب کچھ اسی کی طرف سے جو مناسب ہوتا ہے وہی پہنچتا ہے۔ اس کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس سے تعلق کسی حالت میں بھی کم نہ ہونے دو زیادہ دعا امتحان کب شروع ہو گا اور کب ختم ہو گا چھٹیاں کب شروع ہو گی۔ عزیز کو بعد دعاء ترقیٔ درجات کے مضمونِ واحد۔ باقی احباء کو ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ   مکتوب نمبر ۲۷

۴۲ - ۶ - ۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیزی کو بمع اپنے تمام رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔

گرمی اس طرف بھی کافی ہو گئی ہے مگر لوُ نہیں ہوا چلے تو اچھی ہے۔ حضرت غلام قادر صاحب کو دمہ کا دورہ پھر سخت ہو گیا۔ اس کے لئے طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔ اللہ تعالی اسے صحت دے آمین۔ شونٹرے کی گردن میں کئی دن سے درد ہے۔ اسے بھی اللہ تعالی صحت دے آمین۔ محبوب صاحب کو اور تو آرام ہے کھانسی ابھی تلک ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے گھر میں سب

خیریت سے ہیں تمہیں دعائیں دیتے ہیں۔ یہاں سے کونسی تاریخ کونسی گاڑی پر روانگی کا قصد ہے۔ تمہارے لالے کو دعا۔ باقی سب مخلصین کو ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

مکتوب نمبر ۳۷

ریلوے دفتر گولڑہ

۱۱ - ۶ - ۴۲

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آن عزیزان کو بمع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔ لاہور ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ گرمی کا موسم ہے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔ باقی خیریت ہے شب و روز تمہاری خیریت و بہبودی دارین کا خواستگار ہوں گھر سے دعائیں دیتے ہیں۔ محبوب کو اب آرام ہے کھانسی کی قدرے شکایت ہے۔

عزیز کو بعد دعا کے مضمونِ واحد۔ حضرت غلام قادر صاحب و محبوب و ٹوڈا و شونہڑاں سب سے سلام۔ سب کو ماوجب۔ منشی عبدالجبار صاحب سے سلام۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۱۸-۶-۴۲

مکتوب نمبر ۴۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دلی دعا ہے کہ آن عزیز کو بمع اپنے تمام رفقاء کے کامیاب فرمائے آمین۔

پڑھنے میں خوب کوشش کرو۔ اپنا ذاتی کام فی الحال یہی سمجھو۔ گرمی سخت ہو گی۔ اور موسم بھی خراب ہے ہر طرح کی احتیاط رکھو۔ گولڑہ کس تاریخ اور کونسی گاڑی پر پہنچو گے۔

کیا مکرمی شیخ الجامعہ صاحب ساتھ تشریف لائیں گے یا کہ پیچھے اگر بعد میں آئیں گے تو کب باقی خیریت ہے۔ گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں۔ سب کو

ماوجب۔ مخلص غلام صمدانی کو سلام۔ حضرت غلام قادر صاحب و محبوب و شونہڑاں سب سے سلام۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

مکتوب نمبر ۷۵

۴۲-۱۱-۱۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا و ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا و دافع انتظار ہوا۔ رات دن فکر تمہاری صحت کا رہتا ہے۔ خصوصاً تمہاری ہمشیرہ تو ہر وقت اسی فکر میں رہتی ہے اور کسی قسم کے خواب دیکھے تو بسبب وھم کے روتی رہتی ہے۔ ہمارے بعد اسے پھر ملیریا کا حملہ ہوا تھا جس سے بہت کمزور ہو گئی تھی اب بخار سے اسے آرام ہے مگر تمہاری فکر والی بیماری سخت لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور اسے بھی صحت کلی عطا فرمائے آمین۔ محبوب آج رات کو گھر گیا ہے دو دن وہاں رہ کر پھر ڈیڑ پنڈی جو کہ لاہور سے قریباً ۷ - ۸ میل کے فاصلہ پر ہے وہاں جائے گا۔ امید ہے کہ ۵ -

۶ دن تک واپس آئے گا۔

حکیموں کی ہدایت کے مطابق کھانے کا انتظام رکھیں آٹا اگر ابھی تلک نہیں آیا تو مظفر محمود کو لکھیں یا خود سردار دوست محمد کو لکھ دیں تاکہ جلدی روانہ کر دے۔

دوائی باقاعدہ استعمال کریں۔ سر کی گرانی کا کچھ نہیں لکھا۔ اگر یہاں ڈاکٹر کوئی واقف ہو تو اس سے بلڈ پریشر وغیرہ دکھا کر مجھے لکھیں۔ کیا ٹمپریچر بالکل اسی طرح جا رہا ہے کہ کچھ فرق ہے۔ بھوک کیسی لگتی ہے۔ مولوی خدا بخش کے ہمراہ کلاہ روانہ کیا تھا وہ پہنچ گیا ہو گا کیا وہ تمہارا ہی تھا۔ پشاور رحمت خان نے بذریعہ پارسل بھیجا تھا۔ اگر سبق زیادہ پڑھنے میں بوجھ معلوم ہو تو بیشک شیخ الجامعہ صاحب سے عرض کر دینا۔ اتنا کام کرو جتنا کہ طبیعت برداشت کر سکے۔ عزیز کی صحت کا بھی خیال رکھنا۔ ورزش بھی ضرور کیا کرو۔ لال کرتی والے ڈاکٹر صاحب کے بھائی آئے تھے ان سے ذکر کیا انہوں نے کہا کہ بلڈ پریشر وغیرہ کے وہم میں مت جائیں۔ گائے کے گھی میں چند چیزیں بنا کر دوں گا اسے کم از کم ہر روز ایک چھٹانک کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ سب تکلیف جاتی رہے گی۔ گوشت کا پرہیز ضرور رکھیں اور بادی اشیاء وغیرہ سے بھی۔ ناک کی دوائی بلا ناغہ استعمال کرنا۔ سب احوال عزیز سے لکھوا کر روانہ کیا کرو۔ وہم کسی قسم کا مت کرنا۔ کچھ بھی نہیں۔ ٹمپریچر کا حال تو تم خود ہی جان چکے ہو گے کہ ہر ایک کو کبھی کیا اور کبھی کیا بلڈ پریشر کا بھی حال اسی قسم کا ہے کہ لاہور میں ۱۵۰ تھا اور ملتان میں ۱۳۰ پھر ۱۲۵ اس قدر جلد کم ہو گیا۔ یہ سب چیزیں کوئی یقینی نہیں ہاں اس بات کا خیال ضرور رکھیں کہ جب غذا پہلی ہضم نہ ہو تب تک اور نہ کھائیں اور بغیر بھوک کے نہ کھائیں گرم مصالحے وغیرہ سے بھی پرہیز کریں۔

زیادہ سب سے خصوصاً گھر والوں سے دعائیں۔ عزیزی کو بعد دعا کے مضمون واحد۔ شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قاضی صاحب و حافظ صاحب و مولوی خدا بخش و غلام صمدانی سب کو ماوجب۔ ہاشم و ٹوڈا و غلام قادر سب سے سلام علیکم۔

(نوٹ) تمہارے روپے ۱۲۰ تمہاری ہمشیرہ کو رکھنے کے لئے دے دیئے۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

۷۸٦

۴۲ - ۱۲ - ۳ مکتوب نمبر۶۷

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز تمہارا خدا حافظ ہو آمین!

بعد دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ تیری صحت کے لئے رات دن فکر لگا ہوا ہے اللہ تعالی تمہیں صحت کلی ظاہری و باطنی فرمائے آمین۔

حکیم صاحب کا علاج باقاعدہ کرو روپیہ کی ضرورت ہو تو بیشک منگوا لو میں جمعہ پڑھ کر ہفتہ صبح کی گاڑی پر رادھن برائے فاتحہ خوانی مکرمی نواب صاحب کی والدہ صاحبہ کے گیا تھا سیال شریف بھی حاضر ہوا سجادہ نشین صاحب نے ایک رسالہ عربی جو ان کا تصنیف شدہ ہے مجھے دیا کہ شیخ الجامعہ صاحب کو پہنچا دو چنانچہ اسی لفافہ میں بند کر کے روانہ کرتا ہوں شیخ الجامعہ صاحب کو دے دینا اور تم خود بھی دیکھنا۔ مجھے بخار کا تو آرام ہے مگر کمزوری کے آثار باقی ہیں محبوب کو بخار کا اب آرام ہے کمزوری ہے۔ اختر صاحب کو بھی بخار کا آرام ہے کمزوری سخت ہے۔ دیوان کو بخار چھوڑ کر پھر ہو گیا۔ گھر میں تمہاری والدہ کو پہلے جو جسد بے حس ہونے کی تکلیف ہوئی تھی وہ ہو گئی تھی اب بفضلہٖ تعالی آرام ہے۔ تمہاری ہمشیرہ کا خیال ہر وقت ہر آن تمہاری صحت میں لگا ہوا

ہے۔ مہار شریف کی حاضری کے لئے ہمت تو باندھ رہا ہوں مگر اس وقت اتنے طویل سفر کے لئے ہمت پڑتی نہیں۔ گاڑیوں کا جو کچھ حال ہے۔ الاماں۔

اگر خدا نے صحت دی اور خیریت کی تو انشاء اللہ ۴۲-۱۲-۴ بدھ کو فرنٹیئر میل سے روانہ ہو کر لاہور سے غالباً" جو ساڑھے ۸ بجے چلتی ہے جس پر آگے آیا تھا اس پر سوار ہو کر یہاں یعنی بہاولپور سے شاید صبح ۷ یا ۸ بجے گزرتی ہے مہار شریف کے لئے جانے کا قصد رکھتا ہوں اگر سوائے کسی وقت کے مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو رخصت مل سکے تو وہ بھی تیار ہو کر آ جائیں غالباً" جمعہ کو عرس بموجب جنتری کے ختم ہو گا۔ اگر میں نہ آ سکا تو پھر تم لوگ واپس ہو جانا یہاں سے جمعرات صبح انشاء اللہ گزروں گا غلام قادر کو بخار ہے۔ میری طبیعت اس وقت تک کمزور ہے۔ خدا معلوم یہاں سے لاریاں چشتیاں جاتی ہیں کہ نہیں اگر جاتی ہیں اور ان پر آسانی ہو تو مجھے اطلاع دو تاکہ میں بہاولپور کا ٹکٹ لوں ورنہ چشتیاں کا' ملتان منظور حسین و مظفر محمود و مظفر الدین و تاج و چوہدری صاحب کو اطلاع دے دینا کہ جمعرات کو صبح سویرے مجھے اس گاڑی پر دیکھ لیں۔ غلام قادر کو پھر بخار ہو گیا۔ زیادہ دعا۔

حیات کو اللہ تعالیٰ صحت دے۔ آمین۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و غلام صمدانی و مولوی خدا بخش سب کو سلام۔ عزیز کو دعاء ترقی درجات مضمون واحد۔

محبوب و ہاشم و ٹوڈا و حضرت غلام قادر و دیوان سے ماوجب۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

دربار غوثیہ گولڑہ شریف　　　　　　　　　　　　　مکتوب نمبر۷۷

۴۳-۱-۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ　جیلانؒ　مددگارِ　تو　باشد
معین　الدینؒ　غمخوارِ　تو　باشد

میرے عزیز خدا تیرا حامی و مددگار ہو آمین

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔

تمہارا شعر کہ "نمیگویم الخ جوابا" لکھتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک تم دونوں میری آنکھوں میں عزیز ہو اور دل غمگین کے سرور ہو۔ تم نے میری خوشنودی کو مد نظر رکھا ہوا ہے یہی تمہاری سعادت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں علم با عمل نصیب فرمائے تمہاری عمر دراز بابرکت کرے تمہارے متوسلین و لواحقین کو بھی اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں خوش و خرم رکھے آمین کل شام کو اجمیر شریف سے خدا کے فضل و کرم سے واپس آ گئے ہیں تم عزیزان کا ساتھ نہ ہونا اگرچہ تمہاری ہمشیرہ و والدہ کے لئے سخت ہی رنج دہ تھا مگر مجھے تمہارا فائدہ مد نظر تھا اس لئے تمہیں نہیں بلایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بمع اپنے عزیز بھائی

کے جلدی کامیاب فرمائے آمین۔

الحمد للہ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کو پہلے سے آرام ہے۔ دوائی جاری رکھیں اور پرہیز کی سخت تاکید کی جائے۔ یہ تمہارے ذمہ ہے۔ سبق سے بڑھ کر اس امر کو سمجھو۔ استاد کی خدمت سب سے مقدم ہے۔ پھر استاد بھی ایسا استاد کہ جو مجسم محبت و اخلاص ہی ہو۔ بفضلہ تعالیٰ خوش قسمت و سعادت مند ہو خدا اس سے بھی بڑھ کر کرے آمین بارشیں نہیں ہوئیں سخت تنگی ہے زیادہ دعاء ترقی درجات دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے چشتی و قادری و گھر میں سب کو صحت نصیب فرمائے۔ چشتی و قادری و حیات و مولوی خدا بخش سب کو ماوجب۔

اگر مکرمی میاں صاحب یہاں تشریف فرما ہوں تو انہیں یہ دوسرا خط دے دینا۔ ورنہ پاکپتن شریف کے پتہ پر روانہ کر دینا۔ غلام قادر و محبوب سے سلام۔ عزیز کو دعاء ترقیٔ درجات۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ — مکتوب نمبر ۷۸

۲۱ - ۱ - ۴۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ اللہ تعالی کا فضل و کرم ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے آمین۔ دن بدن وقت کی نزاکت خطرناک صورت پیدا کر رہی ہے اللہ تعالی ہی حافظ و ناصر ہو۔ اعتبار اٹھ گیا۔ جس کو نہایت ہی اپنا سمجھا اسی نے در پردہ مٹانے کی کوشش کی۔ اب وہ وقت ہے کہ جس کے متعلق حضرت نے فرمایا تھا ایمان کوئی ہی لے جائے گا۔ واقعی سچ ہے۔ مشاہدہ ہو رہا ہے اور صاف دیکھ رہا ہوں۔ عزیزان کو چاہیے کہ احتیاط سے چلیں ہر پہلو کا خیال رکھیں۔ میانہ روی کو سردار عالم ﷺ نے خیر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان امور کی

توفیق عطا فرمائے کہ جو اس کی خوشنوی کا باعث ہوں آمین۔

یہاں سردی کافی ہے۔ ابر رہتا ہے۔ محبوب کل شام کو واپس آیا۔ خیریت سے ہے۔ سلام علیکم کہتا ہے۔ چشتی کا خط پاکپتن شریف سے واپس ہوتا ہوا آیا جس میں کنسیشن تھا وہ اسی خط میں روانہ کرتا ہوں۔ مجھے امید قوی ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں بھائی اپنے کام میں من و عن کوشاں ہوں گے اور مکرمی شیخ الجامع صاحب جیسے سچے مخلص و ہمدرد کے لئے کسی قسم کی پریشانی کا باعث نہ بنیں گے۔ تاکہ مجھے بھی شرمندہ نہ ہونا پڑے گھر میں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ سب دعائیں دیتی ہیں۔ زیادہ دعاء ترقیٔ درجات عزیز حفظہ اللہ تعالیٰ کو بعد دعاء ترقی درجات کے مضمون واحد۔

مکرمی شیخ الجامع صاحب کو ماوجب چشتی و قادری و حیات و مولوی خدا بخش و غلام صمدانی سب کو ماوجب سب سے سلام علیکم۔

راقم وہی تمہارا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

۲۷-۱-۴۳ مکتوب نمبر۹۷

منئہ جیلانیؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان اللہ تعالیٰ تمہاری بردباری میں تجھے جزائے خیر دے آمین

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز وافر تمیز کا راحت نامہ مفصل پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ تم یقین رکھو کہ تمہارے استاد تم پر ناراض نہیں ہوں گے انہیں حضرت سے سچا نیاز ہے اور تمہیں بھی ان سے سچا نیاز ہے۔ عارضی طور پر اگر کسی وجہ سے کچھ ایسی بات آ بھی جائے تو تمہیں اس طرف اتنا پریشان نہ ہونا چاہیے۔ یہ پریشانی تمہاری صحت کے لئے مضر ہونے کے علاوہ تمہارے اصلی کام کے لئے بھی سخت مضر ہے۔ اتنا تو شیخ الجامعہ صاحب بھی جانتے ہوں گے کہ وہ شخص ضدی اور جاہل ہے تو پھر ایسے کی بات سے کیوں تنگ ہوتے ہیں۔

مخلصی حافظ منظور حسین کے گھر والوں کو بھی چاہیے کہ شیخ الجامعہ صاحب کی عزت کا ہر طرح سے خیال رکھیں علاوہ عالم ہونے کے اس طرف کا لحاظ بہت زائد ہے اور انہیں میری طرف سے تاکید کریں کہ بلا قیل و قال شیخ الجامعہ صاحب اور ان کے گھر والوں کو راضی کریں۔ اس بات سے مجھے بھی تکلیف ہے۔ میں مجبور ہوں ورنہ خود آتا۔ حافظ منظور حسین مخلص اور سمجھدار

ہے اس کو میری طرف سے بیشک کہہ دے اور ظہور الدین کو بھی تا کہ وہ یہ سب معاملہ صفا کر دے۔

تم اپنی صحت کا خیال رکھو یہ تفکرات صحت کے لئے مضر ہیں اپنے استاد صاحب سے جب تمہیں دلی نیاز مندی ہے اور وہ بھی جانتے ہیں تو پھر پریشان کیوں ہوتے ہو جب وہ میری بات کی بھی پرواہ نہیں کرتا پھر شیخ الجامعہ صاحب کیوں ایسے بے سمجھ کی بات سے ناراض ہوتے ہیں۔ اپنے کام میں مشغول رہو ان باتوں کی طرف نہ تم خیال کرو اور نہ وہ۔ باقی رہا کسی مہمان کی آمد سے روٹی کا پکوانا اس میں بھی یہی شیخ الجامعہ صاحب سے التجا کروں گا کہ اگر حافظ صاحب کے ہاں سے پکوا کر جائے تو رنج نہ ہوں۔ کیونکہ معاذ اللہ یہ تو نہیں کہ ہم شیخ الجامعہ صاحب کو غیر سمجھ کر نہیں پکواتے بلکہ ادب اور شرم ہی مانع ہو گا۔

یہ کوئی رنج کی بات نہیں۔ میں انشاء اللہ بوقت ملاقات فیصلہ کر دوں گا۔ تم پریشان نہ ہو۔ ۴ فروری سر سکندر کے چہلم کے لئے مجھے بھی مدعو کیا ہے دیکھئے اب جا سکتا ہوں کہ نہیں پہلی یا دوسری صفر کو تونسہ شریف کے لئے روانگی کا خیال ہے۔ کوشش تو یہی کر رہا ہوں کہ کوٹ سلطان سے اگر سواری کا بندوبست بن جائے تو بہتر ہے ورنہ مجبوراً ملتان آنا پڑے گا۔ ابھی تلک فیصلہ نہیں ہوا۔ زیادہ دعاء عزیز کو بعد دعاء ترقیٔ درجات کے مضمون واحد۔ سب کو ماوجب۔

خصوصاً مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری کو گھر والوں سے دعائیں۔ محبوب کو لاہور بلا رہے تھے مگر نہیں جا سکا۔ یہاں ہی ہے سلام کہتا ہے۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر۸۰

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۳-۱-۳۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دعا ہے کہ عزیز کو بمع اپنے لالہ کے اللہ تعالیٰ علم با عمل نصیب کرنے کے علاوہ اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے۔ تاکہ یہ مستعار چند روزہ زندگی اسی کی خوشنودی اسباب میں بسر ہو اور آخرت کے لئے سرمایہ ہو۔ عزیز یہی چیز ہے اور اسی کی وجہ سے انسان انسان ہے اور زندگی زندگی ہے۔ تم دیکھو کہ اہل اللہ کے مزارات پر کیا کچھ ہے اور سلاطین دنیوی کے مزارات کی کیا حالت ہے۔ دل کی زندگی حاصل کرنا ضروری ہے۔

کیا حکیم صاحب کی دوائی چھوڑی ہوئی ہے۔ انجیکشن کس چیز کے شروع

کرائے ہیں کتنے ہوں گے اور کتنے کتنے دن کے بعد۔ کیا ملتان ہی میں کرانے پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الجامعہ صاحب کو صحت کلی عطا فرمائے آمین۔ میرا سلام پیش کرنا۔ تونسہ شریف کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔

ارادہ تو ہم نے بھی کیا ہوا ہے مگر ابھی تلک راستہ کے متعلق کچھ پختہ فیصلہ نہیں ہوتا۔ ۴ فروری کے لئے شاید شمولیت چہلم سر سکندر حیات خان مرحوم مجھے لاہور جانا پڑے باقی خیریت ہے۔ کل سے محبوب کو کچھ حرارت سی ہے۔ حضرت غلام قادر صاحب کو ایک دو دن بخار ہو کر پھر اس وقت تک آرام ہے۔ زیادہ دعاء ترقی درجات۔ محبوب و حضرت غلام قادر صاحب سے سلام علیکم سب کو ماوجب۔

تمہارے لالہ کو بھی دعا انشاء اللہ ۸ فروری شام کو روانہ ہو کر ۹ فروری منگل کو شام کے ۶ بجے ملتان براستہ کندیاں پہنچوں گا۔

راقم وہی تمہارا خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

۷۸۶

۴۳ - ۲ - ۲ مکتوب نمبر۸۱

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز خدا تجھے ہمیشہ ہی عزیز رکھے آمین

بعد دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ ملتان کا لکھا ہوا پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ تمہاری صحت کا سخت فکر ہے اللہ تعالی تجھے صحت ظاہری و باطنی دے۔ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا۔ اور دوائی اسی طرح سے استعمال کرنا۔ پرہیز ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب اچھے اخلاص سے پیش آئے آج مخلصی مظفرالدین کے اخلاص نامہ سے سب کیفیت معلوم ہوئی۔ ان کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

میں انشاء اللہ ۹ فروری ۶ بجے براستہ کندیان ملتان پہنچوں گا۔ بدھ ملتان رہ کر جمعرات کو انشاء اللہ تونسہ شریف روانہ ہوں گا۔ تمہاری ہمشیرہ کو تمہارا سخت فکر ہے اللہ تعالی تمہیں صحت دے۔

باقی خیریت ہے۔ محبوب کو ابھی تکلیف بخار قدرے ہے علاج شروع ہے۔ ۴ فروری کے لئے غالبا" لاہور ایک دن کے واسطے جانا پڑے۔

زیادہ دعاء ترقیٔ درجات اللہ تعالی حیات کو ہدایت دے تاکہ شیخ الجامع صاحب کی تشویش کا باعث نہ بنے۔ عزیز کو دعا۔ حضرت شیخ الجامعہ صاحب کو

ماوجب چشتی و قادری و مولوی خدا بخش و غلام صمدانی و حیات سب کو محبوب و دیوان سے ماوجب۔ گھر سے دعائیں۔ منشی عبدالجبار سے ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

از شاہ عالم　　　　　　　　　　　　　　　　مکتوب نمبر۸۲

۱۸-۱-۴۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد
ہر جا کہ روی مہرو وفا یار تو بادا
آرام و فراغت ہمہ جا یار تو بادا

میرے عزیز خدا تمہیں سلامت باکرامت رکھے آمین

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آج ایک پرچہ مخلص تاج کا پہنچا جس میں مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کی علالت کے ذکر کے علاوہ عزیزی عبدالحق سلمہ ربہ' کی پریشانی کا ذکر تھا کہ رو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ شیخ الجامعہ صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ ان کا سخت فکر ہے عزیز کا رونا یہ کیوں اگر الگ ہونے کی وجہ سے ہے تو یہ پہلے بھی ہوتا تھا اور اب تو بفضلہ تعالیٰ وہ ہوشیار ہے۔ اور اپنے فائدے نقصان کو اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔ لڑکپن کا زمانہ تو اس کا رہا نہیں۔

جس طرح تم لوگوں کو الگ ہونا شاق ہے اسی طرح ہمیں بھی ہے مگر کروں کیا کہ واللہ جس قدر تم عزیز اس قدر میں چاہتا ہوں کہ خود تکلیف اٹھاؤں اور تم انسان بن جاؤ تمہاری بہتری ہر آن میں ملحوظ ہے۔ واللہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو تمہیں میں کبھی الگ نہ کر سکتا۔ تم سے بڑھ کر عالم امکان میں

کون عزیز ہو سکتا ہے۔ پھر اس وقت تلک اللہ تعالی کا فضل ہے کہ تم میں کوئی
ایسی بات نہیں پاتا ہوں کہ جس کی وجہ سے مجھے تشویش ہو۔ عزیزی میں تو
تمہاری بہتری کے لئے پانچ وقتوں کے علاوہ بھی دست بدعا رہتا ہوں کہ وہ قادر
مطلق ہمیشہ تمہیں دین و دنیا میں سرخرو اور اعلی پیمانہ پر کامیاب فرمائے۔ آمین
تمہاری بہتری و بہبودی کے لئے خود تکلیف اٹھا رہا ہوں اللہ تعالی تمہیں صحت
دے اور جلدی اپنے کام سے دونوں بھائی فارغ ہو کر یہاں حضرت کے دربار کی
خدمت کرو اور خوب درس جاری کرو اگر بالفرض تم دونوں اس قدر تنگ ہو
جیسے آج معلوم ہوا جس سے میں بھی علاوہ اور پریشانیوں کے زائد پریشان ہوں۔
تو تم صفا صفا لکھو تاکہ اس طرح کروں۔ اگر گھر مولوی صاحب سے پڑھنے کا
خیال ہے تو بسم اللہ مگر گھر میں پڑھنا تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کہاں ہو سکتا ہے۔
ممکن ہے کہ اسی تنگی کی وجہ سے تمہاری صحت خراب ہو رہی ہو۔ تمہارے
اور عزیز کے دل میں جو کچھ بھی ارادہ ہو ایمانا" لکھ کر مطلع کرو۔ مفصل اور
صحیح جواب پتہ ذیل پر دو۔ مقام رادھن ڈاکخانہ ایضا" ضلع شاہ پور معرفت مکرمی
نواب میاں محمد حیات صاحب قریشی غلام محی الدین کو ملے۔

شیخ الجامعہ صاحب کی اطلاع دیتے رہنا۔ باقی بجز تمہاری بہتری کے اور کیا
لکھوں۔ عزیز بھی خود اپنے رونے کا سبب ایمانا" لکھے۔ اور اس کی منشاء کیا ہے
شیخ الجامعہ صاحب اگر سنیں گے تو انہیں رنج ہو گا۔

محبوب و غلام قادر و شونہڑاں و جان محمد و ٹوڈا سب سے ماوجب۔ سب
کو ماوجب۔

الراقم وہی پریشان تمہارا خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از سٹیشن شاہ عالم

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۳ - ۱۰ - ۱۶

مکتوب نمبر ۸۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوا۔ عزیز چن پیر کی خبر سن چکے ہو گے۔ دل کو صدمہ دے چکے ہو گے۔ دنیا فانی کا تماشہ دیکھتے جاؤ۔ درس عبرت حاصل کئے جاؤ۔ یہ عالم بڑی جامع کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک مسئلہ بطور مشاہدہ کے دیکھا جاتا ہے۔ عزیز کا سخت صدمہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ مگر مشیت ایزدی کے آگے سب کو سرنگوں ہے۔ اللہ تعالی تمہیں استقلال عطا فرمائے جس مقصد کے لئے اس چند روزہ مسافر خانہ میں آئے ہو اس کو پورا کرو۔ اس کی ہی توفیق سے ہو سکتا ہے وہ تمہیں توفیق عطا فرمائے آمین۔

۴۳-۱۰-۱۲ صبح سویرے ۲۰ کم ۷ پر عزیز نے رب جلیل کے آگے حاضری دی۔ خون کی قے آئی' اسی سے جان دی۔ فقط میرا پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ عصر کو جنازہ جہاں حضرت کا کیا گیا تھا وہاں کیا۔ لوگ بہت تھے۔ اس کے

چہرے کا کیا کہوں کہ سبحان اللہ کیا رنگ تھا۔ بیماری کا نام و نشان نہ تھا تمام منہ بھرا ہوا تھا قبر بڑے حضرت کے روضہ مطہرہ میں کی۔ اس وقت خیال آیا کہ مٹی نہ ڈالیں تمہاری طرف تار دیں تاکہ آکر دیکھو کہ چہرہ کیسا نورانی ہے۔ مگر پھر افتن زماں سے رک گیا۔ اس میں شک نہیں کہ تمہیں بھی سخت رنج ہو گا مگر سوائے صبر کے اور کیا چارہ ہے۔ بہتر ہے کہ تم یہاں اس کے لئے ختم کراؤ اور فروٹ وغیرہ لے کر فاتحہ پہنچاؤ۔ پریشانی میں گھرا ہوا ہوں۔ کئی دن سے محبوب کو بھی بخار چلا آتا ہے۔ پرسوں پتہ لگا دوائی شروع کرائی ہے۔ کل سے قوالی نہیں کرائی کہ آرام لو۔ جگر بڑھا ہوا ہے۔ تلی بھی بڑھ گئی ہے۔

علاج شروع کیا ہے اللہ تعالی رحم فرمائے گا فکر کی بات نہیں۔ منظور حسین نے شادی میرے لئے روک دی میں نے لکھا کہ تاریخ سے مطلع کرو اگر مجھ سے آنا ہوا تو آ جاؤں گا۔ دیوان صاحب اجمیری اپنے صاحبزادے کی منگنی کے لئے ۲۳ تاریخ کو پشاور تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے بہت انتظار ہو گا۔ کل گدیوں والے ساتھ ہوں گے۔ سنا ہے کہ گولڑہ بھی آئیں گے واللہ اعلم دراصل اتنی دھوم دھام سے مقصد کچھ اور ہے جس کو امید ہے کہ تم سمجھ چکے ہو گے۔ اللہ تعالی انہیں جن کے لئے یہ سب کچھ غلط پراپگنڈا ہو گا محفوظ رکھے آمین زیادہ دعا و عزیز عبدالحق کو دعا مکرمی شیخ الجامعہ صاحب چشتی و قادری و حیات و مولوی خدا بخش کو ماوجب۔

رام پور والے صاحبان اور مکرمی میاں صاحب جمعرات کو روانہ ہو گئے۔ محبوب و غلام قادر و باقی سب سے ماوجب۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

مکتوب نمبر ۸۴ ریلوے دفتر گولڑہ

۲۴ - ۱۰ - ۴۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقئ درجات کے واضح ہو کہ ہر دو راحت نامے عزیز کے پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوئے چونکہ میں نے بھی ۴۳-۱۰-۱۷ کو کراچی میل پر ملتان پہنچنا ہے۔ اس لئے جواب نہیں دیا علاوہ ازیں طبیعت میں پریشانی اس قسم کی پیدا ہوئی ہے کہ جس کا ضبط کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ آگے صحت جواب دے رہی ہے اب تو خاتمہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں ان باتوں کی طرف خیال نہیں کرنا چاہیے۔ اب تمہارا وقت ہے۔ اپنے کام میں دل و جان سے مشغول رہو۔ خدا کرے کہ جلدی فراغت پاؤ تاکہ یہاں لنگر کی خدمت جو کہ صحیح معنوں میں بہت بڑی عبادت ہے۔ اس سے اپنی سعادت دارین حاصل کرو آمین۔

تم ادھر ادھر خیال مت کرو۔ یہ دنیا کے نشیب و فراز چلے آئے اور چلے جائیں گے۔ خصوصاً" زمانہ کی نیرنگیاں عجیب و غریب رنگ دکھلا رہی ہیں جن سے ہر قسم کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ کل شوکت صاحب و نواب مظفر خان صاحب و سلیم صاحب موٹر پر برائے فاتحہ خوانی آئے تھے۔ فاتحہ پڑھ کر کوئی دس منٹ بیٹھے ہونگے چلے گئے۔ دنیا دنیا ہے۔ اسے کسی قسم کا استقلال نہیں اس نے کسی سے وفا نہیں کی اور نہ کرے گی۔ فقط اہل اللہ ہی نے اس کی خوب خبر لی۔ وہاں اس کا جادو کسی طرح سے نہیں چل سکا۔ بغیر اس پاک فرقہ کے سب کو اس کمبخت نے اُلوّ بنایا۔ اور بناتی رہے گی۔ اللہ تعالی بطفیل اپنے مقبولوں کے تمہیں اس کے دام سے محفوظ رکھے۔ اپنا نفس سب سے بڑا دشمن ہے۔ ہزار ہا قسم کے پھندے ہیں جو کہ نہایت خطرناک ہیں اس کا ہر وقت خیال رکھنا ضروری ہے۔ میں تجھے کیا کیا کہوں۔ میں خود گم کردہ منزل ہوں۔ بوجہ تعلقِ قلبی کے تمہاری عافیت ہر وقت چاہتا ہوں اور ہر وقت فکر دامن گیر رہتا ہے۔ اور رہے گا۔ اللہ تعالی زمانہ کی نزاکت سے بچائے ہماری وجہ سے ایسے پاک خاندان میں کسی قسم کا دھبّہ نہ آئے۔ ہر وقت خوف رکھنا۔ بہت نازک مقام ہے۔ میرا تو کچھ حال نہیں میرے کسی فعل پر قیاس نہ کرنا۔ تم قال اللہ و قال الرسول پر عمل کرو۔ موت کا ہر وقت خیال رکھو اس معنی سے خدا معلوم کس وقت کوچ کا حکم ہو جاتا ہے۔ یہ مقصود بالذات تو ہے نہیں۔ مقصود بالذات تو جو ہے وہی ہے اسی سے نیاز ہو اسی کا درد ہو اسی کا سودا ہو آمین۔

بشرط خیریت ۴۳ - ۱۰ - ۲۷ کو ملتان پہنچنے کا قصد ہے۔ تمہارے سبق بہت ناغہ ہو چکے ہیں۔ استاد صاحب کی رضا پر چلنا۔ اگر انہوں نے خوشی سے اجازت دی تو فبھا ورنہ کچھ وقت کے لئے میں آ جاؤں گا۔ میرا ان کی خدمت

میں نیاز۔ گھر میں اور باقی سب احباء خصوصا عزیزی عبدالحق و چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات سب کو ملوجب۔ محبوب و غلام قادر و شفیع و ہاشم سب سے سلام علیکم۔

راقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ
مسافر چند روزہ از گولڑہ

۱۰ - ۱۱ - ۴۳

مکتوب نمبر۸۵

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز خدا تمہیں ذوق و شوق عطا فرمائے آمین

بعد دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ سخت انتظار رہی کہ عزیزی عبدالحق کے حالات سے آگاہی ہوتی مگر ناکام ہی رہا۔ کل شیخ الجامعہ صاحب کا بھی عنایت نامہ آیا مگر اس خبر سے مطلق خاموش۔ خدا خیر کرے۔ غالباً تجھے فرصت نہ ہو گی اور عزیز عبدالحق کو بے پرواہی سے ہی فرصت نہ ملتی ہو گی۔

تمہاری ہمشیرہ سخت تنگ ہے۔ اس حد تلک کہ وہ یہاں آنے کے لئے تیار ہے۔ آج ایک عنایت نامہ مکرمی جناب صاحبزادہ قطب صاحب کا موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے مولوی خدا بخش کے خط کی نقل روانہ کی جسے دیکھ کر مجھے از حد صدمہ ہوا۔ افسوس کہ یہ لوگ سمجھ جاتے۔ میری دکھی جان کو اس قدر ایذا نہ دیتے۔ مگر انہیں مجھ سے کیا۔ انہیں اپنی مولویت و انانیت سے ہی نہیں فراغت۔ بھلا ان سے ایسا خط لکھنے سے کیا فائدہ۔ الٹا بوجھ مجھ پر ہی پڑتا ہے۔ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے تو مجھے۔ مولوی خدا بخش کو کیا مجھے سخت صدمہ ہوا۔اس حد تلک کہ میں کہنے سے بھی معذور ہو رہا ہوں۔ یہ چند الفاظ میرے مولوی خدا بخش کو سنا دے اور کہہ دے کہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ تم اپنی روش

سے باز نہیں آتے۔ ہمارے سے قطع تعلق کر کے پھر بیشک جو چاہو کرو ہمیں خواہ مخواہ کیوں شرمسار کر رہے ہو۔ ایسی حرکت سے کیا فائدہ۔ میں انشاء اللہ پرسوں جمعہ کو سیال شریف برائے فاتحہ خوانی مائی صاحبہ صاحبزادہ عبدالخالق کے جا رہا ہوں۔ پھر لاہور جاؤں گا۔

تم اس کا جواب اگر دو تو لاہور محمد ذاکر کی معرفت یا شیخوپورہ معرفت چوہدری غلام عباس مجسٹریٹ کی۔ سوموار صبح کو میں انشاء اللہ شیخوپورہ یا لاہور ہوں گا۔ کل جمعرات کو چالیسواں عزیز کا ہو گا۔ باقی خیریت ہے۔ تمہاری خیریت مطلوب۔ کیا مکرمی شیخ الجامعہ صاحب نے بھی کوئی خواجہ صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ نہیں زیادہ دعا و سب کو ماوجب۔

راقم وہی تیرا خیر خواہ پریشان

از گولڑہ

الملک للہ

۴۳ - ۱۱ - ۱۷

مکتوب نمبر۸۶

شہِ جیلانؒ مددگار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز از جان خدا حافظ و ناصر ہو آمین

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ میں کل سیال شریف سے براستہ لاہور یہاں پہنچ گیا ہوں۔ تمہارا خط شیخوپورہ پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی عزیز کیا کہوں۔ دنیا دنیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور بطفیل اپنے مقبولوں کے جلد کامیاب فرمائے آمین۔

کل مولوی خدا بخش کا بھی خط ملا۔ ملاحظہ سے گذرا۔ مولوی خدا بخش کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی قسم کی بات جس سے وہ تنگ ہوں یا اپنی ہتک سمجھیں ہرگز ہرگز نہ کریں۔ جب وہ مانتے تھے تو مانتے تھے۔ اب جب نہیں مانتے تو اس کا علاج بجز خاموشی اور کیا ہو سکتا ہے۔

میری طرف سے یہ مضمون اسے سنا دینا۔ آئندہ کوئی ان کی طرف سے شکایت نہ آئے۔ تم نے جو ہمشیرہ کی طرف خط لکھا وہ اس قسم کا لکھا کہ جس سے وہ سخت پریشان ہے تم جانتے ہو کہ اس کا لکھنے والا کون ہے اگر اس کے پاس کوئی لکھنے والا ہو تو دن میں وہ تمہاری طرف خط ہی لکھاتی رہے۔ ہر وقت ہر دم اسے تمہارا خیال ہے تسلی کا خط اس کی طرف لکھنا۔

چونکہ مدت مدید انہیں اجمیر شریف کی حاضری کا خیال تھا۔ اب خیال ہے کہ ۴۳ ۔ ۱۱ ۔ ۲۲ بروز سوموار فرنٹیئر میل سے لے جاؤں۔ مگر ابھی پختہ ارادہ نہیں ہوا۔ اگر ہو گیا تو انشاء اللہ چلا جاؤں گا۔ اگر میاں صاحب اس طرف ہوں تو انہیں بھی اطلاع دے دینا کیونکہ ان کے گھر سے بھی کہتے تھے کہ ہم بھی جائیں گے کل میں نے اسی مضمون کا خط عزیز غلام فرید کو تو لکھ دیا عزیز عبدالحق کی صحت کا ہر طرح سے خیال رکھنا امید ہے کہ دیوان نے جو دوائی اس کے لئے منگوائی تھی وہ پہنچ گئی ہو گی اور شروع کرا دی ہو گی۔

مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و مولوی خدا بخش سب کو ماوجب۔ عزیز کو دعاء ترقیٔ درجات محبوب لاہور سے گھر گیا ہے۔ شاید دو تین دن تک آ جاوے۔

راقم وہی تمہارا دلی غمخوار و ہمدرد

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

۴۳ - ۱۱ - ۲۲

مکتوب نمبر ۸۷

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعثِ راحت ہوا۔ شب و روز کیا بلکہ ہر وقت یہی آرزو اس کی بارگاہ میں رہتی ہے کہ وہ ذات باری محض اپنے فضل و کرم سے آں عزیزان کو دارین میں خوش و خرم و بامراد رکھے اور موجبات اپنے رضاء کے عنایت فرمائے۔ کسی کا محتاج نہ فرمائے۔ شر اعداء سے محفوظ رکھے اپنے ذوق و شوق سے مالا مال فرمائے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ علم با عمل نصیب ہو' صاحب عرفان ہو۔ آمین ثم آمین۔

آج تاج پہنچ گیا۔ کل ۲۳-۱۱-۴۳ منگل کو فرنٹیئر میل سے انشاء اللہ روانہ اجمیر شریف ہو جائیں گے۔ تمہاری ہمشیرہ تو نہیں جاتی تھی کہ وہ جب آویگنے تب جاؤں گی پھر میں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ بڑے جا رہے ہیں اور ان کی سنگت سے الگ ہو کر رہنا یہ خلاف ادب ہے۔ ماسی تمہاری نہیں جا

سکتی کیونکہ اس کے والد بیمار ہیں۔ کل موہڑے شریف والے بزرگ انتقال فرما گئے ہیں۔ میں آج ان کے جنازہ کے لئے جا رہا تھا مگر راستہ میں موٹر خراب ہو گئی۔ اوجڑی سے واپس آ گیا ہوں۔ آج سہام میں قائم دین کا چچا محمد حسین کا والد فوت ہو گیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

انشاء اللہ ۲۵-۱۱-۴۳ کو اجمیر شریف پہنچوں گا۔ ۲۶ یا ۲۷ کو واپس ہو کر انشاء اللہ ۲۸ یا ۲۹ کو گھر پہنچ جاؤں گا۔

خواجہ قطب صاحب کا ابھی تک کوئی عنایت نامہ نہیں آیا۔ باقی خیریت ہے تمہاری خیریت مطلوب عزیز کو دعاء۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کی صحت کا بہت فکر ہو رہا ہے۔ میرا سلام کہنا۔ چشتی صاحب و قادری صاحب و حیات و مولوی خدا بخش سب کو ماوجب۔ محبوب و غلام قادر و شفیع سے ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۷ - ۲ - ۴۴

مکتوب نمبر۸۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ امید ہے کہ تم خیریت سے پہنچ گئے ہو گے میرے ہاتھ کانپتے ہیں لکھا نہیں جاتا مگر ایک ضروری دریافت کے لئے لکھ رہا ہوں۔ آج کچھ باتیں ہاشم سے ہوئیں دوران گفتگو میں یہ ذکر آ گیا کہ کل راولپنڈی پرانا قلعہ میں تمہارے پاس نوٹ تھے وہ کس کے تھے اور کہاں سے لئے۔

کہا کہ وہ میرے اپنے تھے اور شاہ عبدالحق کے پاس رکھے تھے اب حلفیہ طور پر عبدالحق سے دریافت کر کے جواب دو کہ آیا۔

۱۔ ہاشم نے عبدالحق کے پاس کتنے نوٹ رکھے۔

۲۔ کب رکھے۔

۳۔ قلعہ پر عبدالحق نے ہاشم کو دیئے اور کتنے دیئے۔

صاف صاف بات لکھنا خبردار کہ تم یا عبدالحق ہاشم کا لحاظ کرو سچی اصلی بات کرنا۔ کیا تمہیں جو کچھ کہا تھا وہ تم نے ہاشم سے کہا۔

۴۔ ہاشم کو عبدالحق نے اگر نوٹ دیئے تو کہاں دیئے۔

میری طبیعت ابھی تلک اُٹھتی نہیں آج رات کو محبوب نے خواب دیکھا مجھے قبر میں دیکھا۔

خیر آخر یہ وقت تو آنا ہی ہے اس کا تو کچھ فکر نہیں خاتمے کا فکر ہے تم فکر کسی قسم کا مت کرو اپنے کام میں مشغول رہو۔ محبوب سے سلام سب کو سلام علیکم عزیز کو مضمونِ واحد۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۴۴-۳-۶

مکتوب نمبر۸۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آن عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ دعا ہے کہ آں عزیزان کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہر طرح سے کامیاب فرمائے آمین۔

اندرونی پھوڑے کی تکلیف ابھی تلک ہے۔ دو دن سے پھر درد زائد ہے۔ نواب زادہ صاحب ۸ تاریخ لاہور پہنچنے کے لئے تاکید کر گئے ہیں۔ ۸ تاریخ سجادہ نشین سیالوی اور نواب صاحب و باقی احباب بھی آئیں گے۔ خیال تو نہیں مگر بوجہ ان کی بد ظنی کے جانا بھی پڑے گا۔ غلام قادر کا خیال نہیں آج یہ بھی خیال کر رہا ہوں کہ لاہور سے اجمیر شریف بھی ہوتا آؤں۔ مگر کچھ پختہ

ارادہ نہیں۔ اگر درد اسی طرح رہا تو پھر نہیں جانا۔ متولی صاحب سخت تشویش میں ہیں۔ زیادہ والسلام شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و حیات و مولوی خدا بخش و باقی احباء کو ماوجب عزیزی کو دعا ترقیٔ درجات و مضمونِ واحد گھر سے دعائیں غلام قادر شیخ و محبوب سے ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۴۴ - ۳ - ۲۰

مکتوب نمبر ۹۰

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
شہِ جیلانؒ مددگار تو باشد
معینؒ الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث راحت ہوا۔ اجمیر شریف ایک دن کے لئے حاضر ہوا تھا۔ ۱۵ کو یہاں واپس آیا ہوں۔ حضرت متولی صاحب کا بیشک صدمہ تو سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ آخیر خیر کرے آمین۔ دہلی کے سٹیشن پر نواب مظفر خان سے بہت باتیں کیں۔ مگر جواب ایک کا بھی نہ دے سکا۔ حضرت متولی صاحب کے بھانجے ساتھ تھے وہ ہنستے تھے۔ نواب صاحب نے آخیر کہا کہ بلاوجہ متولی صاحب کو بر طرف کیا۔ لاہور اپنے نواب صاحب نے بھی انہیں بہت کچھ کہا کہ آپ لوگوں نے یہ کام ٹھیک نہیں کیا۔ کل ان کا خط آیا جس میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ نواب مظفر خان سے بہت باتیں ہوئیں نادم معلوم ہوتے ہیں۔ اب کہتے

ہیں کہ اگر اب دوبارہ متولی صاحب درخواست درگاہ کمیٹی میں دیں تو ہم بحال کر دیں گے۔

مگر اب یہ مشکل ہے کہ متولی دوسرا مقرر ہو گیا۔ علاوہ اس کے امید نہیں کہ متولی صاحب کی غیرت اس کو مانے۔ میری غیرت بھی نہیں چاہتی کہ اب ان کے آگے درخواست دی جائے۔ اللہ تعالیٰ وہاں سے ہی کامیاب با عزت فرمائے آمین۔ محبوب ایک دو دن کے لئے امرتسر جا رہا ہے۔ والدہ کے سالانہ کے لئے شاید آج روانہ ہو جائے۔ شیر زمان رتوال والے نے ۵ قتل کر دیئے۔ وہ مفرور ہو گیا پولیس تلاش ہر طرف کر رہی ہے۔ شاید یہاں بہاولپور بھی آئے ہوں کہ شاید شیر زمان حیات کے پاس آیا ہو۔ انور انسپکٹر تفتیش پر ہے زیادہ دعاء ترقیٔ درجات۔ حیات کو بعد سلام علیکم کے مضمونِ واحد۔ اس کا خط بھی پہنچا۔ اختر صاحب ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ مکرمی شیخ الجامع صاحب و چشتی و قادری و حیات و مولوی خدا بخش سب کو ماوجب۔

عزیز کو دعاء ترقیٔ درجات۔ مائی صاحبہ کو جواب دو کہ تعمیل حکم میں کسی قسم کا دریغ نہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ وہاں بوجہ عرس کے فراغت کا ہونا دشوار ہے۔ دعا فرماویں کہ کوئی مانع پیش نہ ہو تاکہ سعادت دارین حاصل کر سکیں۔ واقعی ایسے موقع پر مشکل تو سخت ہے۔ غالباً" حضرت متولی صاحب بھی تشریف لائیں۔ ان کی موجودگی میں غیر حاضر ہونا سخت معیوب ہے۔ گھر سے دعائیں۔ محبوب و غلام قادر سے سلام علیکم۔ غلام قادر کو بخار نے نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے۔ سخت فکر ہے۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

از گوالیار لشکر

۱۱ - ۴ - ۴۴

مکتوب نمبر ۹۱

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ میں بمع اپنے رفقاء کے تین بجے گوالیار پہنچ گیا ہوں۔ تمہاری پریشانی کا اثر اپنے قلب پر کافی رکھتا ہوں غالباً اس کی وجہ یہی ہو گی کہ تمہیں بھی پریشانی ہو گی۔ مگر کروں کیا کہ قلبی شفقت مجبور کرتی ہے کہ تمہارے حق میں جو بہتر چیز ہو اور تمہاری بہبودی و اصلی زندگانی کا باعث ہو وہی تمہیں نصیب ہو۔

یہ عوارضات ہیں۔ اللہ تعالی تمہیں ہر طرح کامیاب فرمائے تاکہ تم مقصود اصلی پر پہنچ جاؤ۔ کسی قسم کی پریشانی مت کرو۔ ہر وقت تم لوگوں کی بہبودی کی طرف خیال رہتا ہے خوب ہمت سے اپنا کام کرو۔ میں انشاء اللہ عنقریب تمہاری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہوں میرا خیال ہے کہ تمہارے امتحان کے ختم ہونے پر آؤں۔

کل ۱۲ کو انشاء اللہ آگے روانہ ہو جاؤں گا۔ گرمی کافی ہے اصل میں یہ موسم اس طرف کا نہیں مگر مکرمی حضرت میاں صاحب کے فرمان کے مطابق جا رہا ہوں۔

انشاء اللہ اگلے جمعہ ہفتہ تک پہنچ جاؤں گا۔ عزیز کے زخم کا خیال بہت رکھنا۔ پیپ کا ڈر ہے۔ تم لوگوں کے لئے تمام رفقاء بھی بیچ میں سے تنگ ہیں۔ تنگ بھی مجھ پر ہیں۔ ہر ایک کی تنگی کا محل میں ہی ہوں الحمد للہ علی کل حال۔ زیادہ دعائیں۔ عزیز کو دعا ترقیٔ درجات و مضمونِ واحد۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و چشتی و قادری و حیات و خدا بخش باقی سب مُخلصین کو ماوجب۔ حضرت میاں صاحب وغیرہ غلام فرید حفظہ اللہ، غلام قادر و سعید و شفیع و محبوب و عبدالعزیز و اختر صاحب و باقی سب احباء سے ماوجب۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ و ہمدرد جس پر تم تنگ ہو
مسافرِ چند روزہ از گوالیار

حیات کی خبر انشاء اللہ میں خوب آ کر لوں گا۔

الملک للہ

از بمبئی
15 - ۴ - ۴۴

مکتوب نمبر ۹۲

شہِ جیلانؒ مدد گارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ ۴۴ - ۴ - ۱۳ کو بمبئی پہنچے۔ بمبئی وہی بمبئی تھی مگر وہ موسم نہ تھا۔ گرمی ہے۔ تمام راستہ خشک تھا ۴۴-۴-۱۴ کو وہ بمبئی بھی نہ رہی۔ اتفاقیہ آگ لگ گئی۔ ہم تمام مہائم شریف میں کل سے آئے ہوئے ہیں تفصیل انشاء اللہ ملاقات پر بیان کی جائے گی۔

اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اب تو غلام قادر صاحب فرما رہے ہیں کہ اچھا ہوا کہ وہ یعنی تم لوگ نہیں آئے۔

انشاء اللہ ۴۴ - ۳ - ۲۲ کو لاہور سے گزروں گا چند دن کے بعد انشاء اللہ یہاں آنے کا قصد رکھتا ہوں۔

امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے اور اپنے کام میں خوب مشغول ہو گے۔ امید ہے کہ عزیز کے سر کا زخم اب اچھا ہو گیا ہو گا۔ حفاظت ضروری ہے۔ گرم موسم ہے۔ زخم کا خطرہ ہوتا ہے۔ زیادہ سلام۔

مکرمی و چشتی و قادری و خدا بخش و حیات سب کو ماوجب انشاء اللہ زندگی

ہوئی تو حیات کی خوب خبر لی جائے گی۔

مکرمی میاں صاحب و عزیز غلام فرید و غلام قادر و محبوب و محمد شفیع و اختر صاحب و سعید و عبدالعزیز و باقی سب احباء سے ملوجب۔

انشاء اللہ ۱۸ کو یہاں سے چل کر ۱۹ کو شام کو اجمیر شریف اور ۲۰ کو روانہ ہو کر ۲۱ کو دہلی پھر ۲۲ کو گولڑہ۔

الراقم وہی تمہارا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از بمبئی مہائم شریف

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ
۱-۵-۴۴

مکتوب نمبر۹۳

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ راحت قلب ہوا۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیز کو کامیاب علی احسن الطریق فرمائے اور اپنے ذوق و شوق سے ہمیشہ مالا مال کرے۔ رسول خدا ﷺ کی محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ آمین۔ امید ہے کہ حیات سے سب کچھ معلوم ہو گیا ہو گا۔ انشاء اللہ تعالی بشرط خیریت ۵ کو روانہ ہو کر ۶ کو لاہور ٹھہر کر رات کو سوار ہو کر ۷ کو صبح بہاولپور یا عصر کو پہنچنے کا قصد رکھتا ہوں۔

اگر مناسب سمجھیں تو مکرمی شیخ الجامعہ صاحب و مکرمی شاہ صاحب جمالدی میں تاریخ مقرر کر کے اطلاع دے دیں تاکہ وہ سواری کا انتظام کر دیں امید ہے کہ ۱۵ یا ۱۶ تک سواری ہوں گی کچھ تعجب نہیں کہ اس سے بھی زائد ہو جائیں۔ باقی آنے پر مشورہ کیا جائے گا۔ اگر مناسب سمجھیں تو ۸ تاریخ مقرر کر دیں یا ۹ الحمد للہ عزیز کو آرام ہے اللہ تعالیٰ ہر طرح سے آرام دے آمین۔

مکرمی میاں صاحب لاہور تک ساتھ ہوں گے پھر آگے تشریف لے جائیں گے۔ سلام علیکم فرماتے ہیں۔ باقی عندالتلاقی انشاء اللہ۔ زیادہ دعا۔ سب کو ماوجب عزیز کو دعا۔ گھر سے دعائیں۔ مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کی خدمت میں نیاز۔ چشتی و قادری و حیات و خدا بخش سب کو ماوجب گھر میں دعائیں۔ محبوب و غلام قادر و اختر سے ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ۔

الملک للہ

از گولڑہ

۴۶-۱-۱۱

مکتوب نمبر ۹۴

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا کل تار اور آج راحت نامہ پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوئے۔ تار کا جواب اسی وقت دیا گیا امید ہے کہ پہنچ گیا ہو گا۔ یہاں خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح سے خیریت ہے۔ فکر ہے تو اسی طرف کا ہے۔ بے چینی ہے تو اسی طرف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے جلد تر صحت عطا فرمائے آمین۔ سب پریشان ہیں۔

مخلصی حیات کا سخت فکر ہے۔ اس کا علاج باقاعدہ کریں۔ اس کی ہمشیرہ بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ میرے آنے سے پہلے ہی گھر چلی گئی تھی۔ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ آنے کے لئے بہت سوچتا ہوں مگر مہمانوں کی قید نے سخت قید کیا ہوا ہے۔ اگرچہ میں ظاہراً یہاں ہوں مگر اخلاقاً و فطرتاً ہر وقت یہاں ہوں۔ عزیزہ کو تسلی دینا کسی قسم کا فکر نہ کرے ذوالفقار کو سر پر طمانچہ مارا۔ شاہ دولہ

چوہے کی طرح سر نیچے کئے ہوئے دوڑتا ہے۔ گھر سے لال کرتی سے ماسی و شفیع کے گھر سے سب سلام علیکم کہتے ہیں۔ فضیلت کو بھی دعا۔ سردار صاحب کے گھروں میں دعائیں۔ صادق کو ۵ دمپرڑ۔ بھائی جان کو ذوق شوق سے سلام علیکم۔ عزیزی عبدالحق و حیات کو ملوجب۔

پڑھائی کی تاکید۔ حضرت شیخ الجامعہ صاحب کا عنایت نامہ برائے ملاحظہ روانہ ہے پڑھ کر چاک کر دیں۔ مخلصی سردار صاحب و باقی تمام احباء کو ملوجب۔ غلام قادر و محبوب و شفیع و اختر صاحب سب سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تمہارا دلی ہمدرد خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ

الملک للہ

از گولڑہ

مکتوب نمبر۹۵

۴۶-۱-۱۳

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیزی خدا تجھے سلامت باکرامت رکھے آمین

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ کل تار پہنچا نبض تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہے خدا کرے کہ بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہو جائے۔ سب کو خوشی ہوئی رات دن ہر ایک کا اسی طرف دھیان ہے اللہ تعالیٰ صحت کلی فرمائے۔

دل کی کیفیت نہیں لکھی کیا کچھ انجیکشنوں سے فرق ہوا کہ اسی طرح سے ہے۔ امید ہے کہ شیخ الجامعہ صاحب سے ہو آئے ہو گے۔

آج دو عنایت نامے ان کے اور پہنچے وہ بھی برائے ملاحظہ روانہ ہیں۔ بعد میں چاک کر دینا۔ میں نے جواب تسلی بخش لکھ کر دیا خدا کرے کہ انہیں تسلی آ جائے۔

حیات کا سخت فکر لگا ہوا ہے۔ وہ ست ہے۔ حیات کے دوست منشی صاحب اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں سلام کہتے ہیں۔ مرجانے کہتی ہے کہ شکر ہے کہ نکڑی بیوی کہتی ہے کہ نبض جلدی پکڑی گئی ہے۔

عزیز کو دعا - حیات کو ملوجب سردار صاحب کو بھی ملوجب۔ صادق کو ۵

دپھڑ۔ اکرم کو دعا۔ گھر میں دعائیں۔ عزیزہ و فضیلت کو دعائیں۔ سب گھر سے بہت سلام علیکم۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ از گولڑہ۔

از گولڑہ

مکتوب نمبر۹۶

۱۴-۱-۴۶

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ جس کا مضمون تار کا ہی تھا وہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کلی شفا عطا فرمائے۔ مخلصی سردار صاحب کا بھی اخلاص نامہ اسی مضمون کا پہنچا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں خوش و خرم رکھے آمین۔

کل سنا ہے کہ آج سے بعد ہزار والے نوٹ پبلک میں چلنے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں جس کے پاس ہیں وہ دس دن کے اندر اندر مجسٹریٹ سے تصدیق کرا کر کہ کہاں سے یہ لئے ہیں۔ بنک میں دے ورنہ بعد ازاں نہیں چلیں گے۔

عزیز عبدالحق کی صحت و پڑھائی کا خیال رکھنا الحمد للہ حیات کو آرام ہے۔ خدا کلی صحت دے۔ رات کو منشی عبدالجبار سخت بیمار ہو گیا تھا۔ خون کی قے آئی۔ دیوان نے دوائی دی رات سے آرام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کھایا ہے۔ عزیزہ کو دعا صحت سب گھر سے سلام کہتے ہیں۔ فضیلت کو بھی دعا۔

مخلصی سردار صاحب کو ماوجب۔ گھروں میں دعائیں۔

عزیزی عبدالحق و اکرم و صادق کو دعاء ترقی درجات۔ صادق کو ۵ دپھڑ صادق کو جواب دیا جائے گا۔ اس وقت فرصت نہیں۔ حیات کو بھی ماوجب۔ محبوب و مشتاق و دیوان و غلام قادر و شفیع سے ماوجب۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ

مکتوب نمبر ۹۷

پاک کن آئینہ دل از غبار
تا نماید جلوہ رخسار یار

میرے ملک صاحب خدا آپ کو سلامت رکھے آمین

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ ہر دو عنایت نامے مہار شریف و تونسہ شریف کے پہنچ کر کاشفِ مافیہا ہوئے۔ آپ مجھے کچھ بھی سمجھیں مگر میں آپ کا بد خواہ نہیں ہوں۔ میرا تعلق آپ سے مطلبی نہیں۔ بلکہ اصلی ہے۔ آپ چار جگہ سے اُٹھے ہیں۔ جس جگہ میں مسلم لیگ کو نقصان نہیں اور نہ مسلم لیگ کا دخل اس میں ہے۔ اس میں میں آپ کا حامی ہوں چنانچہ اس سیٹ میں مجھے چند واجب التعظیموں نے آپ کے خلاف کہا جس کے جواب میں میں نے کہا کہ میں ملک خضر حیات خان صاحب کا مخالف نہیں ہوں۔ جس جگہ مسلم لیگ کا دخل نہیں اس میں میں ملک صاحب کا ضروری طور پر حامی ہوں۔ ملک صاحب کی ناکامی بھی تو نہیں بھاتی۔ یہ الگ بات ہے کہ ملک صاحب ہمیں اپنا دشمن سمجھیں۔ دنیا دار سمجھیں۔ میں ضرور دنیا دار ہوں مگر خدا کے فضل سے کسی دنیا دار کے در پر اس وقت تلک نہیں گیا۔

باقی قتل جو ہمارے ذمے ہیں بزعم ملک صاحب۔ ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کر دے گا۔ اگر وہاں تلک ملک صاحب صبر نہیں کر سکتے تو بسم اللہ حکومت ان کی

ہے میرا سر حاضر ہے۔ دیر کیا ہے۔ ملک صاحب افسوس کہ آپ کو سب کچھ بھول گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ پھر آپ نے چاہا تو باتیں کروں گا۔ میں آپ کا مخالف ہرگز نہیں ہوں۔ مسلم لیگ کے مخالفین کی مخالفت ضرور ہے۔ آپ بھی تو مسلم لیگ کی حمایت میں تھے جیسے وعدہ کیا تھا۔ اگر مجھ غریب کی سنتے تو آپ انشاء اللہ باعزت ضرور اسی طرح سے کامیاب ہوتے اب بھی اللہ تعالیٰ آپ کو سوائے نقصان لیگ کے کامیاب فرمائے آمین۔

الراقم وہی جس پر آپ سخت ناراض ہیں

از گولڑہ

از گولڑہ

مکتوب نمبر۹۸

۴۶-۱-۲۰

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقیٔ درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاوہ کاشفِ مافیہا ہونے کے باعثِ مسرت ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ دامت عصمتہا کو کلی صحت دائمی عطا فرمائے سب کو سخت فکر ہے۔ انشاء اللہ تعالی بشرط خیریت ۲۲ کی رات کو گاڑی سے روانہ ہو کر ۲۳ بروز بدھ کراچی میل سے آنے کا قصد رکھتا ہوں۔

پھر واپس بھی جلد ہوں گا کیونکہ سیال شریف عرس شریف پر پہنچنا ہے ووٹوں کے مرض نے سخت بے لذت کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالی مسلم لیگ کو کامیاب فرمائے۔ امید ہے کہ تم لوگ بہاولپور سے ہو آئے ہو گے۔ باقی عند التلاقی۔

عزیزہ دامت عصمتہا کو سب گھر والوں و راولپنڈی و لال کڑتی سب سے سلام و دعائیں۔ سب آنے کے لئے زور لگاتی ہیں مگر سخت مانع ہوں۔

عزیزی و جرنل و سردار صاحب و محمد اکرم و صادق سب کو ماوجب۔

صادق کو ۵ د چپڑ کان بھی کھینچے جائیں۔ پھر معلوم ہوا ہے کہ نماز نہیں پڑھتا۔
گھر میں سب کو دعائیں۔ پاکپتن شریف والوں کی خدمت میں نیاز۔
فضیلت کو دعا۔ محبوب و غلام قادر و دیوان و شفیع سب سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ
مسافرِ چند روزہ از گولڑہ

الملک للہ

از گولڑہ

مکتوب نمبر۹۹

۴۶-۲-۱۰

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ تم بفضلہ تعالیٰ خیریت سے پہنچ گئے ہو گے خیریت کی خبر کی انتظار ہے۔ یونینسٹ کا آدمی بیٹھ گیا یوسف کے حق میں ملک صاحب نے سید زمان کو بھیجا کہ یونینسٹ کے ٹکٹ پر دستخط کرا کر یوسف کی امداد ہر طرح سے کی جائے سنا ہے کہ روپیہ کی لالچ بھی کافی دلائی گئی۔ بندہ میں تین دن پولنگ ہے وہاں سخت مقابلہ ہے۔ چوہدریوں سے تمام رنج ہو رہے ہیں۔ خدا خیریت کرے۔

میرا خیال ہے کہ اگر خیریت ہوئی تو انشاء اللہ ۱۴ فروری بروز جمعرات فرنٹیئر میل سے دہلی جاؤں وہاں سے ممکن ہے کہ ایک دو دن کے لئے حیدر آباد جاؤں۔

اگر تم کو ہمشیرہ خوشی سے اجازت دے اور تمہاری بھی مرضی ہو تو جمعرات کو لاہور کراچی میل سے آ جاؤ اور اپنی سیٹوں کا انتظام کرا لینا۔ امید ہے صادق صاحب بھی تشریف لائیں گے۔ وہ سب انتظام کرا لیں گے جو بھی ارادہ

ہو مجھے اطلاع دو۔ یہ خبر عام نہ ہو اپنے ہی تلک ہو فقط سردار صاحب کو اطلاع دے دینا اگر آنا ہوا تو سردار صاحب کے پاس جو روپیہ ہے اس سے دو ہزار لیتے آنا۔ اگر نہ آنا ہوا تو خیر۔ زیادہ دعا۔ گھر سے سب دعائیں دیتی ہیں۔ امید ہے رضیہ بھی غوث پور سے آ جائے گی۔

قاضی صاحب ابھی تلک پاکپتن شریف سے واپس نہیں آئے۔

عزیزی عبدالحق و صادق و اکرم وغیرہ کو ماوجب۔ مخلصی سردار صاحب کو ماوجب۔ گھر میں دعائیں۔ عزیزہ کو دعاء صحت۔ خدا کے فضل سے سب خیریت ہے۔ دیوان و اختر و جرنل سے سلام۔ جرنل کو آرام تو ہے مگر پورا نہیں۔ محبوب سے بھی سلام علیکم۔ بذریعہ تار اپنے ارادہ سے اطلاع دو۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافرِ چند روزہ

از گولڑہ

۴۶-۲-۱۱

مکتوب نمبر ۱۰۰

شہِ جیلانؒ مددگارِ تو باشد
معین الدینؒ غمخوارِ تو باشد

میرے عزیز خدا تجھے بمع اپنے بھائی کے باعزت سلامت رکھے آمین!

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظار میں پہنچ کر علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ دامت عصمتہا کو صحت کلی عطا فرما کر جلد واپس لائے۔ اگر تمہارا دہلی کی طرف جانے کا ارادہ ہو تو پیچھے تاکید کر آنا کہ دیوان کے نام خیریت کی اطلاع دیتے رہیں اور دیوان یہاں سے اطلاع دیتا رہے گا۔

آج شکر پڑیاں و بندہ میں ووٹیں ہیں۔ کل ۱۰ فروری تک ۴۰۹۷ مسلم لیگ کے اور ۲۰۱۲ یونینسٹ کو ووٹیں ملی ہیں ظاہری حساب سے یونینسٹ والا بیٹھ گیا ہے۔ اب یوسف کی امداد کی جا رہی ہے۔

بندہ میں تین دن ووٹ پڑیں گے وہاں سخت زور ہے۔ یونینسٹ والے روپیہ بھی خوب خرچ کر رہے ہیں باقی خیریت ہے۔ سرحد میں کل تین مسلم لیگی کامیاب ہو گئے تین کا آج فیصلہ ہونا ہے خدا کرے کہ یہ بھی کامیاب ہو جائیں۔ عباس خان صاحب کا سخت مقابلہ ہے۔ کل جو کامیاب ہوئے ہیں ان

کے مقابلوں کی ضمانتیں ضبط ہو گئی ہیں۔

شونہڑاں کا سلام میری طرف کیوں بھیجتے ہو۔ یہاں ایک صادق میسنا رہتا ہے۔ اگر وہ ملے تو اسے بعد سلام علیکم دس طمانچے۔ عزیزی عبدالحق و اکرم کو دعائیں۔ مخلصی سردار صاحب کو ماوجب۔ گھر میں دعائیں۔ گھر سے بہت بہت سلام۔ سردار صاحب کو الگ کہہ دینا کہ میں نے سنا ہے کہ کوئی آدمی تیار ہو رہے ہیں۔ اگر آئے تو ذرا ہوش کرنا۔ اول تو میں اب یہاں لکھوں گا کہ دہلی لے جاؤں گا۔ محبوب و جرنل و غلام قادر و اختر و دیوان سے سلام علیکم۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از گولڑہ

۷۸۶

از سرگودھا۔ شام کے ۴ بجے
۷۔۱۔۴۷

مکتوب نمبر۱۰۱

شہِ جیلانؒ مددگار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیزی غلام معین الدین حفظک اللہ تعالیٰ

بعد دعاء کے واضح ہو کہ ایک موٹر کی کیفیت تو سن چکے ہو گے اب دوسری کی سن لو۔ کٹھے آ کر ٹائر جو ویلڈنگ تھا وہ برسٹ ہو گیا۔ دوسرا بدلا عاقل شاہ عشاء کی نماز کے لئے ٹھہرے۔ جب سٹارٹ کریں تو نہیں۔ آخر دھکیل کر کی۔ جب نواب صاحب کی کوٹھی پر کھڑی کی تو معلوم ہوا کہ نواب یہ کوٹھی چھوڑ گئے ہیں۔ پھر سٹارٹ کریں تو نہیں۔ آخر دھکیل کر مخلصی وکیل صاحب کی کوٹھی پر ساڑھے ۸ بجے پہنچے۔ اب صبح مستری کو دکھلائیں گے۔

چونکہ ٹائر ہمارے پاس نہیں اس لئے تاکیداً لکھا جاتا ہے کہ دوسری جیپ کی ایک سٹپنی تیار شدہ جو اچھی ہو وہ بدست آتما رام یا فضل حق جو غالباً ہفتہ کو رات کی گاڑی پر آئیں گے ان کے ہاتھ ضرور روانہ کر دیں۔ ملک صاحب وغیرہ کے راستہ میں رہنے کا سخت افسوس ہے۔ مجبوری تھی تیس ساتھی ہمارے ساتھ بھی تھے جگہ تنگ ہونے اور ہوا کے سخت لگنے سے سخت تکلیف میں آئے۔ سٹپنی تیار شدہ سب سے اچھی ضرور ہفتہ کو بدست آتما رام

اگر وہ نہ آئے تو شاید فضل حق آئے غرض کہ جو آئے اس کے ہاتھ روانہ کر دینا گاڑی کا بھی لکھو کہ راولپنڈی پہنچ گئی کہ نہیں۔ اگر نہیں پہنچی تو کسی طرح سے منگوا لو وہ سٹپنی وہاں سے ہی جہاں گاڑی ہو منگوا لو۔ بابر کی چھوٹی موٹر کے لئے میں نے ملک صاحب کو کہا تھا کہ وہ لے آئیں خدا معلوم لائیں گے کہ نہیں۔ سب سے سلام علیکم سب کو ملو جب۔ انجیکشن کا خیال رکھنا۔

الراقم وہی تیرا دلی خیر خواہ

مسافر چند روزہ از سرگودھا

عزیزم غلام معین الدین حفظہ اللہ تعالیٰ

گولڑہ شریف   ضلع راولپنڈی

از گولڑہ

۶-۱-۴۶

عکس

(مکتوبات)

عزیزی سلامہ معین الدین حفظہ اللہ تعالیٰ

معرفت جناب شیخ الجامع صاحب

بکھر منزل محلہ گنج

ریاست بہاولپور

مکتوب نمبرا

کہ منہ دل درین ویرنا پائیدار

۲۸۶

دل مکن از فکر یا طلبائیہ سعدی ہمیں نیک سخن یاد دار

از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ

عزیزی حفظک اللہ تعالیٰ

بعد دعا و سلام آنکہ تیرے متواتر خطوط پہونچے باعث شادمانی ہوتا رہتا ہے

غالبا جرنیل کی طرف سے جواب ملتے رہتے ہونگے - عزیزا وقت بہت

نازک جا رہا ہے - اس مستعار زندگی کا کچھ اعتبار نہیں - اس مسافر خانہ کا

جنابہ نا ہو اپنے آپ کو مسافر ہی سمجھ کر رہیو - اسکی مخلوق کو آرام بجا طاقت

پہونچاؤ - اسکی یاد کو دل میں جگہ دو - اسی سے واسطہ رکھو - اسی سے دل شاد

جو کام کرو اسکی رضامندی کیلئے کرو - ہوشیار رہو ہر وقت تیار رہو -

جس طرف جاتا ہے اسطرف کا خیال رکھو - غربا و مساکین کی خدمت کرو

قلم زادراہ بنو - جسقدر کوئی تیرا ایسا اسیر ہو خوش ہو - بعد اسکے

علم اصلی کی حصول کی کوشش کرو - اس

دنیا ناپائیدار میں اسی کو اپنا رفیق بناؤ - جو تیرے ساتھ ہو اسی پر عمل کرو -

گنہگار ہر لمحہ سے خیال رکھنا مزار مقدس کی حاضری کو اپنی سعادت سمجھنا

[illegible]

[illegible]

میرے سید محسن دیوان کا بہت شعر ہے -

خدا اسے برپا رکھے دور رحی - ملک سلطان خاں کا خط افسوس ہوا
دیوان اور حمید الحمید کو ما تقدیر امید ہے کہ فاتحہ در آخر ہیں - اور سب کو
یاد - عزیز رحمت رسول کی والدہ صاحبہ کا خط دیکھ کر ہے -
الحمد ان اعزیق ملک فراز اور بس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے
امید ہے کہ دین وقت کی مہربانی سے دعا میں ہوں گا [illegible]
آو سا ہم سے دریافت کرتا دیوان سے صلاح کروں -
میر [illegible] صاحب کا [illegible] افسوس ہوا -
میرے نکرم مغفور صاحب چچا جان کی قدر ہیں بیان - عزیز [illegible]
دوستی دارالقضا [illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۲

16/1/38

۲۸۶

کوئی اتنا چاہا کرتو نہ رہے
تیری ہستی کا رنگ بدلنے نہ رہے -

میرے عزیز خدا تیرا ہو عزیز آپ -

بعد دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ ہر دو تیرے خطوط پہنچے [illegible]
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بمع اپنے بھائی کے اپنا [illegible] - اپنی ہی محبت میں [illegible]
کرے - اس چند روزہ مسافر خانے میں جتنا رہنا ہو [illegible] - اس کی مخلوق کی
خدمت کرو اس کی رضا سے حیات حاصل کرو وقت کو قیمتی سمجھو - اس کی قدر کرو
جو جا رہا ہے یہ پھر ہاتھ نہ آئے گا - پیچھے پچھتاؤ گے - پشیمان ہو گے - جیسے [illegible]
ہو رہا ہوں - ہستی چیز ہے اس سے [illegible] جو چیز تمہارے پاس وہ تم کو - ہستی تمہاری
چیز ہے اسے [illegible] برابر ہو رات دن اس کا خیال رکھو
اس سفر کے لیے خرچ پیدا کرو - ہر وقت مالک کا ہی دھیان رکھو -
جو علم اس کی طرف لے جائے اسے حاصل کرو - [illegible] سے بچو -
بھائی کی بہبودی میں کسی قسم کا تغافل نہ کرو - اس کو اپنا بازو سمجھو -
مگر یاد خدا اور خلق خدا کی خدمت میں کمر باندھو - اس دنیا کا پائیدار [illegible]
اس کی یاد کبھی آئے ہو - مگر یاد وہ یاد ہے جو فی الواقع یاد ہے - جو صفت
دل کی ہے نہ زبان کی - وہ جو کہ دل میں رہنے والا ہے اس کا دل اس کا [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] انشاء اللہ [illegible] ہو جائیں گا —

والدہ صاحبہ کی خدمت میں نیاز عرض کر کے دعا کر لینا —

بچوں کو بھی [illegible] نیاز عرض کر کے اور دعا کیجیو

عرض یہ کہ ایک تمہارا نام ہمارا بھائی یتیم [illegible]

میرے والد ماجد صاحب [illegible] یتیمی کا وقت

بڑی مشکل سے گذار رہا ہے — آپ لوگوں کا مہربانی کا

امید رکھتا ہوں [illegible] سوائے یتیمی کے اور کچھ نہیں [illegible]

حال سے گذرا — نہایت ہی عاجز [illegible] بیکس ہوں

والد تو مجھ کو اکیلا اس جنگل بیابان میں اکیلا چھوڑ کر

چلے گئے — اب اکیلا ہوں — آپ لوگوں کا [illegible] لگا ہوا

آپ لوگوں کے ہمیشہ مہربان ہونے کی آرزو رکھتا ہوں

چند روزہ مسافر [illegible] یتیم ہے اب ناراض نہ ہو

یہاں اب عنقریب جانے والا ہوں — بھیجے افسوس کر دل

[illegible] — میرا [illegible]

عزیز ہو [illegible] آپ سو [illegible]

ان پر ہاتھ رکھیں [illegible] آپ کے غلام ہیں خادم ہیں ان کے حق میں

دعا کریں یہ سراپا مجرم ہیں لیکن [illegible] جو مجرم ہوں — مجرموں کو

معاف کریں — کیونکہ معاف دینا آپ کا [illegible] ہے —

[illegible]

مکتوب نمبر ۳

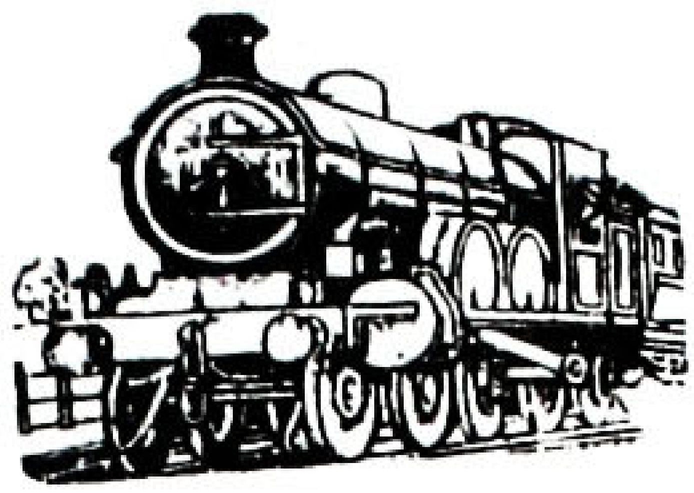

ریلوے دفتر گولڑہ

۷۸۶

تاریخ ۸ ستمبر ۱۹۳۶

آباد خدا رکھے میخانہ محمدؐ کا

بنی آدم از علم یابد کمال + نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
چو شمع از پئے علم باید گداخت + کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
خردمند باشد طلبگار علم + کہ گرم است پیوستہ بازار علم
طلب کردن علم شد بر تو فرض + دگر واجب است از پیش قطع ارض

عزیزی غلام معین الدین و شاہ عبد الحق حفظہما اللہ تعالیٰ

بعد دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ اُن عزیزوں کا مکتوب پہونچکر کاشف حال ہوا دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسطرح اُس ظاہری منزل مقصود پر تمکو پہونچایا اسیطرح باطنی منزل مقصود پر جلد تر پہونچائے۔ عزیزا تم بخوبی جانتے ہو گا تمہارے اِس سفر کرنے سے علاوہ ہرکہ لوگوں کے احباب بھی سخت تنگ ہیں مگر جو کہ ہیں تمہاری یہ چند روزہ زندگی جو کہ باکل عارضی ہے اُسکی بہتری منظور ہے اسلئے ہم لوگوں نے اپنے رنج اٹھانے سے تمہاری بہبودی کو مقدم رکھکے یہ فراق چند روزہ اختیار کر لیا۔ خدا تمہیں اپنے اِس کام میں شوق دے اور خوب محنت سے کام کرو اور اصل جو علم حاصل کرنے کا مقصد ہے وہ ہاتھ سے جانے نہ دو۔ عزیزا یہ جو تم نے لکھا کہ ہم غریب الوطن ہیں کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اگر تم یہاں گولڑہ میں رہو تو پھر غریب الوطن نہ ہوگا۔ نہیں عزیز۔ تمہارا اور ہمارا در اصل اصلی وطن اور ہے جسطرف ہمنے آخر ایک نہ ایک دن ضروری جانا ہے اِس عالم شہادت میں جہاں بھی ہم رہیں غریب الوطن ہی ہیں۔ ہم سب مسافر ہیں اصلی وطن کی طرف جانے کیلئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اور اسیلئے تمہیں حصول علم کیلئے بھیجا گیا تاکہ اسکی وجہ سے تمہیں معرفت کیلئے آسانی ہو۔ جسطرح تمہارا اصلی وطن اور ہے اسیطرح تمہارا اصلی مقصد بھی اور ہے۔ جیسا بیان کچھ تھوڑا سا پہلے الحمد شریف دار حرکہ اُس رات کو کیا تھا۔ اسکو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کردو

[illegible]

[illegible]

اور عارضی تعلق اسکی مخلوق سے مصر ہیں اس حیثیت سے کہ یہ مخلوق اسکی ہی مخلوق ہے - اسکو
مالک الملک سے تعلق پیدا کرنے سے ہمیشہ کی راحت ہوگی - دائمی زندگی حاصل کروگے - اصلی زندہ
اسوقت کہلانے کا مستحق ہوگے کہ جس وقت تم نے اس زندہ سے تعلق پیدا کر لیا - غرض کہ ہر حال
و ہر کیف اسے نہ چھوڑو - اسے اپنے کسی غرض کیلیے یاد نہ کرو - جب یاد کرو تو اسے اپنا
مالک اور رب سمجھ کر یاد کرو - وہ دانا ہے با حکمت ہے - ہماری سب خود ہی دے جاتا ہے
جو ہمارے مناسب ہوتی ہیں وہ ہمیں دے دیتا ہے - عزیز تم اسی کے ہو جاؤ - جیسے تمہیں نا ادراک
بے نسب پیدا کرکے ظاہر فرمایا - جو تمہاری سب ضروریات کا کفیل ہے - تم رات دن اسی کے خیال میں ڈوبا
جاچاہئے - تم زندہ رہو تو اسی کے لئے تم مرو تو اسی کیلیے - تم کھاؤ تو اسکیلئے تم پہنو تو اسی کیلیے
غرض کہ جو کچھ بھی کرو اسی کیلیے - اسکی یاد سے اپنے قلب کو شاد کرو اسکے مقبول بندوں کی
~~[illegible]~~ کی غلامی ہمیشہ کیلئے اپنا فرض اپنی سمجھو -
خداداد عقل کو قال اللہ و قال الرسول کے
~~[illegible]~~ مطابق کام میں لاؤ - سلف صالحین کے طریقہ کو ہی صراط مستقیم سمجھو - اسی پر چلنے کو ہی
فلاح دارین یقین کرو - غرض کہ جو کچھ ہے وہی ہے اسی کے ہو کر رہو - اچھا میاں اب تم سے رخصت ہوتا ہوں
اور تمہیں ہمیشہ کیلئے اسی اپنے حقیقی مالک کے سپرد کرتا ہوں کہ جسکے ہر لحظہ کوئی طاقت ور نہ
اور نہ کوئی دانا ہے - وہی تمہیں توفیق دے گا کہ تم اسکے ہی ہو جاؤ - میں ہر لحظہ تمہارے حق میں
کوئی مفید اور بہتر خیرخواہی نہیں تصور کر سکتا - خدا تمہیں خوش رکھے اپنے علم میں برکت دے اور
زیادہ دعا تمہاری درجات -

تمہارے استاذ اور میرے مکرم و واجب التعظیم شیخ الجامعہ صاحب کی خدمت میں نیاز مندانہ نیاز - خدا انہیں
دارین میں خوش و خرم رکھے آمین - میرے حضرت کے وفادار عظیم حافظ صاحب و جملہ دیگر خدام
کو بہت بہت سلام - اکبر میاں خیریت سے ہے - تمہاری یاد بہت کرتا رہتا ہے ہر لحظہ جگہ

مکتوب نمبر ۴

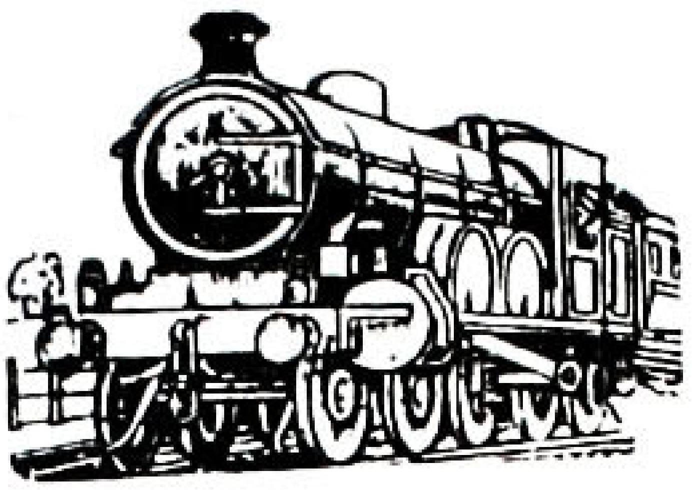

ریلوے دفتر گوارہ   ۷۸۶

تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۸

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا -

گر تو پیوندی بآں شاہ شاہ شوی + ذرہ گر بودی و یکسر ماہ شوی

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن الی یوم المیزان -

بعد دعا و سلام آنکہ عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر کاشف حال ہوا - الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ
بخیر و عافیت سلمہ اپنے کام میں مشغول معلوم ہوتے ہو - ہر وقت اسکی بارگاہ میں بصدق دل
ملتجی ہوں کہ وہ ذات باری محض اپنے فضل و کرم سے تمہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے
اور اپنے کام کی جھلک اپنے اس عارضی وطن کو چند روز کیلئے چھوڑنا اختیار کیا اسمیں اعلیٰ پیمانہ پر کامیاب
ہو کر واپس لوٹ آنا - عزیزم اس مستعار زندگی کو غنیمت سمجھو - وقت بہت نازک ہے -
ہر کام کی بابت بتا - اچھے لوگوں کا زمانہ گذر گیا - اب شر اور فتنہ کا زمانہ ہے - اسمیں سوچ
سمجھ کر چلو - خدا کی رضا کے جسقدر بھی اسباب ہیں انکو ہاتھ سے نہ جانے دو - ظاہری صفائی اگرچہ
سب بدن کیلئے ضروری ہے مگر اسمیں اسقدر مشغول ہو جانا کہ باطن کا خیال تک بھی نہ رہے ٹھیک
[illegible] طریق ہے - جو صفات کہ [illegible] سے [illegible] تمہیں [illegible] ہو ان کے عادی ہو جاؤ
عزیز والد [illegible] بہت پسند کرتا ہے اسکیلئے تحفہ [illegible] ہر وقت پیش کیا کرو [illegible]
تم اسکے بندہ ہو - تمہیں بندہ بن کر رہنا چاہئے تمہیں یاد ہوگا کہ [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] - بندگی آمد لباس زندگی - زندگی بے بندگی شرمندگی -
غرض کہ اپنے اصلی مطلب کو کسی صورت میں بھی نہ جانے دو - جو چیز تمہیں اس جہاں میں [illegible] کیلئے
اسکے حصول میں اپنا قیمتی وقت صرف کرو - تم چونکہ میرے عزیز ہو اسلئے میں تمہیں ہر وقت
اسی طرف کا راستہ بتلاتا ہوں [illegible] تمہیں [illegible] وقت پیش نظر -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے ذاتی فرائض ادا کر سکو ۔ بہرا وقت ۔ جو کچھ تھا اب تمہارے حق میں بہتر ہوگا اسکو مجبور میاں لا رہا تھا
جو کچھ آتا ہے اسی کی طرف سے آتا ہے ۔ تمہارا ہر امر میں صبر و شکر سے کام لینا چاہیے ۔ تم جانتے ہو کہ
صبر و شکر کیسی نعمتیں ہیں ۔ انکا حصول اسی کی مرضی پر ہے ۔ عزیز من تم یہاں دس چند روز دیسی ہی
تکمیل کو دیکھتے رہتے تو بہتر ہو ۔ بلکہ اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو ۔ تعلق تو دراصل
پہلے ہی سے ہو چکا تھا اب یہاں اسکی ایفا کرنی ہے ۔ اپنے مالک سے روز الست میں جو وعدہ
کیا تھا اسکا پورا کرنا ہمارا عین فرض ہے ۔ نفس کے دام میں آ کر اسکو کہیں فراموش نہ کر دینا ۔
یہاں کا راہ زن بہت ہیں ۔ ذرا ہوشیاری سے چلنا ۔ بغیر خدا کے مقبولوں کے اس راستہ میں
چلنا دشوار ہوگا ۔ اچھا میں اب تم سے رخصت ہوتا ہوں اور تمہیں اس اپنے مالک حقیقی کے
سپرد کرتا ہوں کہ جس کے دست قدرت میں ہم سب کی باگ ہے اور اسی سے ملتجی ہوں کہ وہی
تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تمہیں دارین میں سرخرو کرے آمین ۔

امید ہے کہ میرا پہلا خط بھی پہنچ گیا ہوگا اور اسے غور سے پڑھا ہوگا اور عزیز عبدالحی کو
بھی سمجھا دیا ہوگا ۔ یہ بھی اسے سمجھانا ۔ اور اسکی نگہداری تمہارا بھی فرض ہے
وہ تمہارا عزیز ہے تم اسکو عزیز جانو ۔ ہر طرح اسکو تسلی دو تا کہ وہ اپنے کام میں
اچھی طرح سے مشغول ہو ۔ آخر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پر ختم کرتا ہوں ۔ ع ہذا

منہ دل درین دیر فانی پائیدار ۔ ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

میری طرف سے دادا صاحب التبغ کی خدمت میں نیاز ۔ اور لڑکے تمہارے بہن بھائی کو دعا ،
ہمارے حضرت [illegible] حافظ عبدالحی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۵

۷۸۶

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آباد خدا رکھے میخانہ محمدؐ کا۔

اگولہ دفتر ریلوے
12-10-64

میرے عزیز غلام معین الدین و شاہ عبدالحق خدا تمہیں عزیز کرے اور ہمیشہ اپنا ہی رکھے

بعد دعاء ترقی درجات آں عزیز کا خط ملا۔ ملاحظہ سے گذرا۔ الحمد کہ تم بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہو اور اپنے کام میں مشغول ہو۔ خدا تمہیں باہمت کرے اور ذوق و شوق دے تاکہ اس کی وجہ سے تم دونوں بھائی اپنی منزل مقصود پر جلد تر پہونچ سکو۔ عزیزم جہاں تک ہو سکے وقت کو ضائع نہ ہونے دو وقت کو غنیمت سمجھو۔ جس نے یہ وقت ہمیں دیا۔ اُسکی یاد میں صرف کرو۔ اسکی یاد سے تمہارا دل زندہ ہوگا چنانچہ کسی صاحب دل نے کیا ہی خوب کہا ہے ۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

گر بشوق او دلت شد مبتلا + مرگ بر تو کے بود ہرگز روا + میرے عزیز دائمی زندگی حاصل کرنے کے درپے ہو دائمی زندگی کب حاصل ہوگی جب تم نے دائمی رہنے والے سے تعلق اصلی پیدا کر لیا۔ یہ دنیا تو دار فانی ہے بے لذت غم کی جگہ ہے۔ اسسے دل لگا کر تدام نہ پائیگا بلکہ پریشان ہوگا۔ حیران ہوگا۔ غمناک ہوگا چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے ۔ چوں نہادی دل بریں ملک جہاں + ہست غمناکی و دل تنگی ازاں خویش را چوں غریبے ای پسر + کہ نمانی میروی جائے دگر ۔ چوں بہ الستی تو خود را ایں چنیں پس نباشی گاہ دل تنگ و حزیں + بگذر از دنیا کہ دنیا ہیچ نیست + جز غم واندوہ بیجا ہیچ نیست باش اندر یاد مولیٰ ای عزیز ۔ ہم چو من ضائع مکن تو عمر نیز + میرے عزیز تم اسی عزیز کے ہو جو ہر ایک پر غالب ہے ۔ سہ نور دیدہ بشنو از من ایں سخن + باز گویم گوش کن ای جان من

دہ بشہر دوست باشم صبح و شام + محو و مستغرق ز خود فانی تمام ۔ باقیات الصالحات آمد پسر گر بود با یاد حق بعد از پدر ۔ خواہم از حق ہر دم ای نور بصر + با خدا باشی و از خود بیخبر ۔

تا کہ روح من پس از مرگ از خدا ۔ از طفیلت یابد انعام و عطا

رکش و پر نور سازد قبر من + از دعا ہائے تو کریم ذوالمنن ۔ میرے عزیز حصول علم کو محض ذریعہ معرفت بفضلہ تعالیٰ مقصد اصلی نہیں سمجھو ۔ سہ علم را بہ جہت الصاحب قبول + فقہ و تفسیر و احادیث رسول مجتنب میباش از اہل جدال + گرچہ مشہور اند در فضل و کمال ۔ فضل ظاہر را نباشد اعتبار

نزد اہل سنت بگریز پسر از دیار + ہاں ز صحبت بد کس اجتناب + در کسوف از صحبت بد آفتاب ہمہ عقائد باشی ثابت ای پسر + یادگیر از اہل سنت سر بسر + پس ز عشق دوست باشی سینہ ریش ہم چو من غافل زی عمر خویش + چشم بستانے خویش دراز اخوان مدار + غیر ما بگذار حق را یاد کار زاحمقاں بگریز چوں عیسیٰ گریخت + اُنس احمق آبرو مرد ریخت +

شہ محقق دشمن دانا نکوست + از عزیزی کو بود نادان وندست + احتراز از خوی احمق لازم است + گر مہ او بر فیض تو بس جازم است
رہ مدہ در دل بغیر حق نکس + در دو عالم مر ترا اللہ بس - ہرچہ در عالم بخواہی زو بخواہ + است معطی فی الحقیقت لا سواہ
یاری از وی جو مجو از ہیچ کس + نامرد یار تو اللہ جبت و بس - ہمنشینی جوی با اہل وفا + قلبشان آئینہ حق از صفا
در ضیا بخشی چو مہر انور اند + نصرت دیاری حق را مظہر اند + نصرت از خاصان حق درگاہ الہ + ہم ز حق باشد بجو بیگاہ گاہ
استعانت گر ز مردان خدا + ناروا بودے نگفتی مصطفی + سرکشی کردت چو دابہ در زمان + یا عباد اللہ اعینونی بخوان
نائب حق اند در کون و مکان + سر بتابد مہر و ماہ از امرشان + گفت حیدری بامرید خویشتن + بر بنا یہ شمس غیر از حکم من
چونکہ فانی گشتہ اند از خویشتن + گوش و چشم و دست شان شد فد المنن + ہست بی یسمع و بی یبصر مدام + حال خاصان الہی والسلام
پس اگر نصرت بخواہی ز اولیا + نیست با شغالی انده انده رخدا + نور ماہ باشد ز نور آفتاب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب
میرے عزیز خلاصہ یہ ہے کہ کسی حال میں بھی اس ذات یکتا مولا کو نہ چھوڑو - بشنو از من سر متاب از بندگی +
نیست در عالم بجز این فرخندگی + میرے عزیز خدا تجھے توفیق دے کہ اسکی مخلوق کی خدمت کر سکے - کیونکہ - ع
ہست خیر الناس آنکہ نفع ناس + میرساند روز و شب ای حق شناس + ای پسر خواہی شوی مرآۃ ذات
جستجو کن پیر راہ نجات + می نماید راہ جہت از عین صفا + تا شوی از پیروان مصطفی + پیروی بنمایدت راہ وصال
سازدت مرآۃ وجہ ذوالجلال + میرے عزیز اسی کے راہ میں اپنی تمام عمر صرف کر دو - نا امید کسی صورت میں نہ ہونا
ہاں نگردی میں کہ از وصل یار + می نماید بیخود او شہریار + کیونکہ + حق کریم است غفور است و رحیم
رحمتش عام است و لطف او عمیم + گر کند از ما نور ز دد رچیست + این قدر نا امیدی ای مہجور چیست
میرے عزیز خدا تیری عمر دراز کرے با برکت کرے - تم کو کام ہوں جنسے تمہارا رب راضی ہو - کیونکہ اسکی
رضا میں فلاح دارین ہے - اچھا اب تم سے رخصت ہوتا ہوں اور تمہیں اسکی اپنے مالک حقیقی کے سپرد
کرتا ہوں - وہی تمہارا نگہبان ہو وہی تمہارا حامی و مددگار رہے - اسی کے تم ہو - وہ تمہارا ہو - تم اسی کی یاد میں
اپنی زندگی بسر کرو - تا کہ تمہاری زندگی فی الحقیقت زندگی ہو جائے - بجز اپنی اصل یعنی نیستی کے مطلب ہر
تا دینے وصل کو پا کر اپنے محبوب حقیقی کو پا سکو - چنانچہ ایسا حضرت بایزید بسطامی کا واقعہ ہے کہ حضرت
قطب عالم شیخ وقت آں بایزید + حضرت اللہ را در خواب دید + گفت گفتم ای خداوند مجید +
رہ بتو چون است گفت ای بایزید + چونکہ بگذشتی ز خود واصل شدی + نیست راہ تو بناشد جز خودی
میرے عزیز میں آخر اس بارگاہ لایزال میں مستدعی ہوں کہ تمہیں اپنے فضل و کرم میں رکھے اور تمہیں مقبولوں کے زیر سایہ
تم رکھ کر تمہاری مراد دلی کو پورا کرے اور تمہارے دل کی آبادی ہو جس کی وجہ سے تمہارا دل ہمیشہ خوش و خرم رہے اہا
عزیزا یاد رکھو کہ راحت قلبی بغیر یاد اسکی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی چنانچہ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ
آں یکہ رسید اندر روی یقین + از جنید ای سر دو دنیا و دین + شادی دل مرد را کے حاصل است + گفت آن وقتے کہ حق اندر دل است
ذکر کن در روشنی و در غمی + تا حدیث نفس گردد یاد حق + افضل الذکر آمدہ اندر خبر + لا الہ الا اللہ ای دیدہ ور
محبت ہو یا غم ہو کسی حالت میں معلوم ہوتا ہے تمہاری ... کرتا ہے ... تمہارا ساتھیوں کو بھی ...

مکتوب نمبر ۷

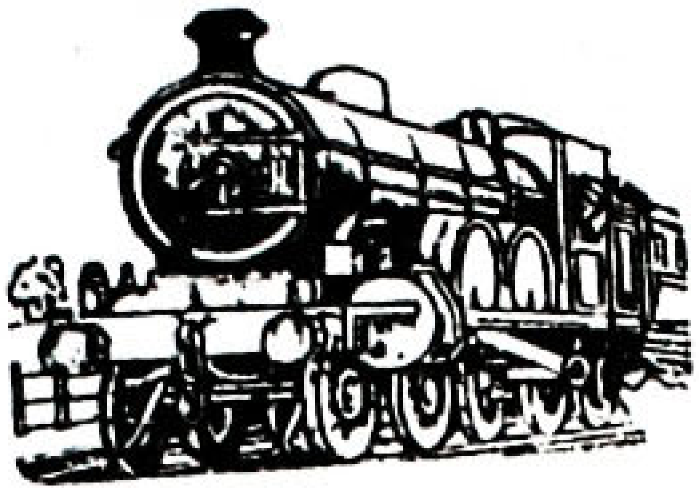

۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۳۹

آبادر خدار کمی بیگانہ محمد صادق

[illegible]

میرے عزیز خدا تمہیں ایک کی نظر میں عزیز بنا کر رکھے

بعد دعا و مطلب کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہنچا کر خاطر شاد ما قیا ہو ۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دین کے ہمیشہ راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے
اور اپنی رضا کے موجبات دے ۔ آمین ۔ اللہ تعالیٰ علم باعمل نصیب فرمائے ۔ اسلامیت سے
تمہارا دل والا آباد ہو ۔ اس کے سرور سے اپنی یہ چند روزہ زندگی کو گزارو ۔ اسکی مخلوقات کے
سچے محبوں کی خدمت گزار رہو ۔ ہر ایک کی قدر اپنے دل میں رکھو ۔ اپنے آپ کو
سب سے برا سمجھو ۔ اس مسافر خانہ میں مسافرانہ ہی زندگی بسر کرو ۔ اپنے استاد کی
رضا کو ہی اولین سمجھو ۔ ان کی دعا کے ہمیشہ طالب رہو ۔ استقامت سے کام کرو
اصلی مقصود کا ہر وقت خیال رکھو ۔ خدا تمہیں بابرکت کرے ۔ حوادثات زمانہ سے
محفوظ رکھے آمین ۔ کل سے بارش سخت ہو رہی ہے ۔ منشی صاحب کی طبیعت
ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی ۔ مدرسہ مظفر والدہ صاحب تمہیں بہت یاد کرتی ہے
اپنے پڑھنے میں دل سے کوشش کرو ۔ عزیز عبد الحق کا ہر طرح سے خیال رکھنا اسکا
جرنل کا اسم معلوم ۔ خدا آپ کو خوش رکھے

[illegible]

مکتوب نمبر ۸

۷۸۶

از لاہور

26-4-39

آباد خدا رکھے میخانہ محمدؐ کا

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن الی یوم المیزان

بعد دعا و سلام آنکہ عزیز کا راحت نامہ پہونچکر باعث شادمانی ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو علم باعمل اور موجبات رضاء عطا فرما کر دارین میں خوش و خرم رکھے آمین۔ امید ہے کہ اپنے ضروریات میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرتے ہوگے۔ عزیز میں جس ضرورت کیلئے اسکو اختیار کیا ہے اسکا خیال رکھنا اور محنت کا حق ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ خداوند کریم عمر دراز کرے اور بابرکت کرے۔ اسکی اصلی بندگی نصیب ہو۔ جسکے سرور دائمی نصیب ہوتا ہے۔ وقت کو قیمتی سمجھو۔ اسکو رائیگان کسی صورت میں ہرگز نہ جانے دو۔ اپنے حقیقی مالک سے جو نیاز ہے اسکی سعی ہر طرح کی نہایت ضروری اسکی رضا کے موجبات کا حصول اہم ضروریات سے ہے۔ دنیا ایک قید خانہ اسمیں مسافرانہ و قیدیوں کی زندگی کا گزارنا ہے۔ وطن اصلی اور معقول دائمی وہ آگے ہے اسکے حصول کیلئے وسائل کا حاصل ضروری ہے جو طرف جانا ہے اسکا ہر وقت خیال رکھنا اور اسکیلئے کوشش میں رہنا نہایت ضروری ہے

مکتوب نمبر ۹

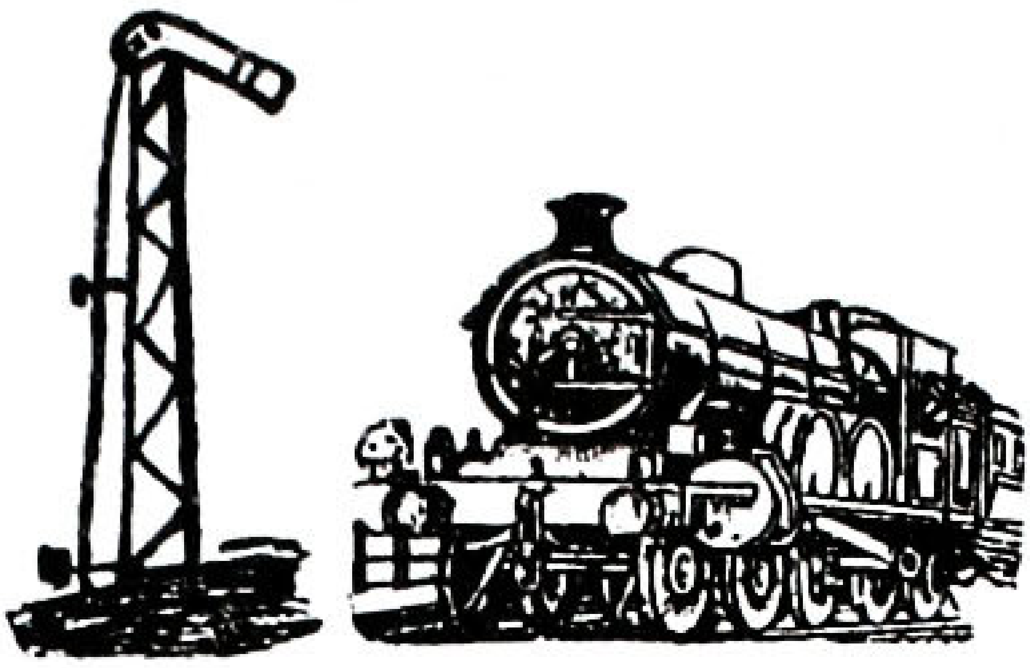

الملک للہ

۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 6-6-36 ۱۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

[illegible]

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن الی یوم المیزان

بعد دعا و سلام واضح ہو کہ آں عزیز کا رابطہ نامہ پہونچکر علاوہ حالات معلوم ہونے کا باعث مسرت ہوا - مجھے امید ہے کہ آں عزیز نے حسن کام کیلئے پہلو اختیار کیا اسی خیال کا حقیقہ رکھکر اپنے آپ الفقیلہ تک منزل مقصود پر پہونچانا کی سعی کریں - مکرمہ معظمہ حضرت والدہ ماجدہ سلمہا تمہاری ہر وقت منتظر رہتی ہیں اور روتی رہتی ہیں انکی تشفی کا ایسی حالت میں میں دیکھ بھی نہیں سکتا مگر کیا کروں کہ ادھر تمہاری تربیت کا بھی خیال ہے اور اپنے پر فرض سمجھتا ہوں - عزیز وقت بہت نازک ہو گیا اور دن بدن نازک ہو رہا ہے ہوشیاری سے چلو اور جلد تکالیف اٹھانے کے عادی ہو جاؤ - دل میں یہ عہد کر لو کہ دنیا میں تکلیف اٹھانے کیلئے ہی پیدا ہوا ہوں - اسوقت تک جہاں تک ہو سکے دنیا تجربہ کیا اور سب سے کام لیا لیکن بالذات دنیا نہیں پایا - بموجب فرمان حضرت قدس سرہ کہ کر (تمہارا کوئی نہیں) جب میرا کوئی نہیں تو عزیز تم خود ہی بتلاؤ کہ تمہارا کون ہوگا - بس فقط اسی کی ذات ہے جو مہربانی کر رہی ہے اسکیلئے ہو رہو اور ہر ایک کی خدمت کرو اس لحاظ سے کہ [illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۱۰

الملک للہ

۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۱۶-۶-۳ ۱۹

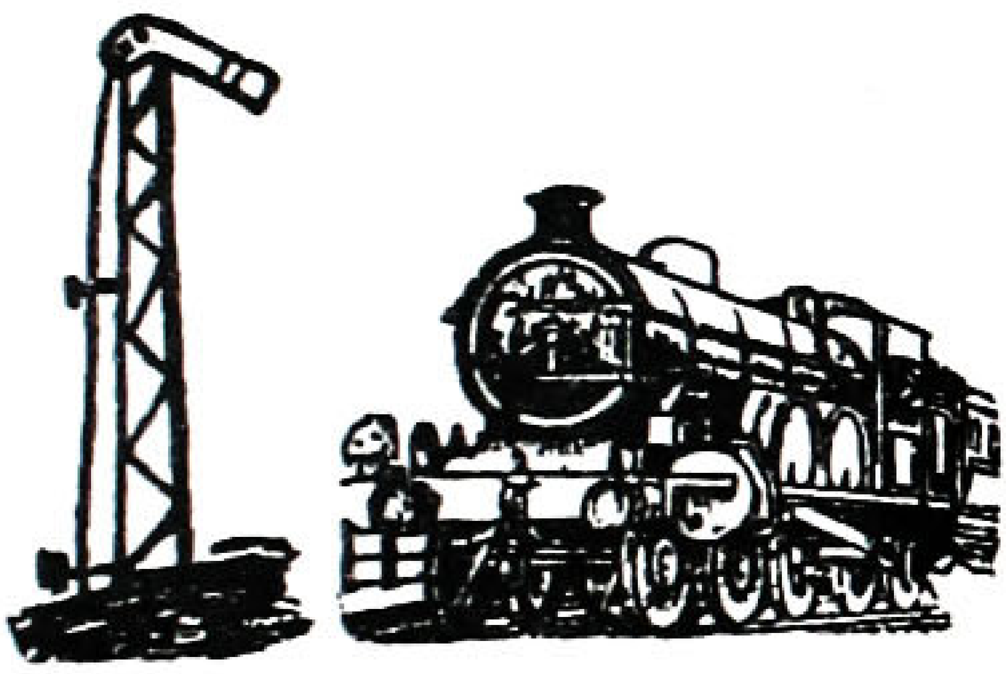

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا ۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

ای برون از وہم و قال و قیل من - خاک بر فرق من و تمثیل من

عزیز از جاں حفظکم اللہ تعالیٰ

بعد دعاء ترقی درجات آنکہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظار میں پہونچکر علاوہ کاشف حالات ہونیکے باعث رفع اضطراب ہوا - شب و روز صدق دل سے دست بدعا ہوں کہ ان عزیزان کو بمعہ تمہارے احباب کے علاوہ دارین میں خوش و خرم رکھے اللہ تعالیٰ اپنا ذوق و شوق عطا فرماکر جملہ دیگر دونوں جہان میں سرور و تسلی حاصل ہو - عزیزم یہی قیمتی وقت ہے اسکو رائیگاں کسی صورت میں نہ جانے دو - میں جانتا ہوں کہ تمہارا اسراف زرا بھی نہیں جاتا مگر تم بخوبی جانتے ہو کہ تمہارا یہی وقت ہے اگر اسوقت کچھ حاصل نہ کیا تو پھر کچھ بھی نہیں - بیٹے تم کو محض خدا کے راستہ میں حصول کیلئے سفر اختیار کر لیا ہے میری دلی خوشنودی اسی میں ہے کہ جس امر کیلئے گھر کو چھوڑا اسی میں ہمہ تن ہو کر مصروف ہو - عزیز عبد الحق کا خیال ہر قسم کا تمہارے پر فرض ہے - خصوصاً جس کا جو محض سچے اخلاص کی وجہ سے اپنے پر قید اختیار کیا ہوا سا قید ہو رہا ہے - یہ تمہارا سچا خیر خواہ اور وفادار ہے اسکا خیال ہر طرح سے ضروری ہے اگرچہ اسکی بعض باتیں تلخ گزرتی ہونگی لیکن چونکہ اسکا اخلاص ہی کی وجہ سے ہے اسلئے انکو میٹھا سمجھنا چاہیئے - میں اسپر بہت خوش ہوں خداوند کریم اسکی عاقبت اچھی کرے اور اسکے والدین کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس عطا فرماوے - تمہارے چچا جان بعد شام آج کل سنبھرہ کو گئے ہیں بیماری کی شکایت مگر دو دن سے چلی گئی - تمہیں رات دن شوق سے اپنے کاموں میں مشغول رہنا چاہیئے - مثنوی شریف کا مطالعہ نہایت مخلص ہے اسکا مطالعہ تمہارے لئے بہت مفید ہے - اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تم کو ایسے ساتھی میسر ہو گئے

[illegible]

مگر غالباً شاید نہیں جاتا ہوگا کیونکہ طبیعت ہاجرہ کی ٹھیک نہیں ہے۔
ہاشم کو بخار ہو جاتا ہے۔ مگر یہ دستخط جناب حضرت والدہ صاحبہ تمہاری بہت تنگ ہیں
اور رحمت رہتی ہیں۔

تم اپنے استاذ صاحب کی رضا کا ہمیں ہر وقت خیال رکھنا ضروری ہے۔ استاذ کی رضا اور دعا ہی
اللہ تعالیٰ کا سبب بنی رکھا ہوا ہے — ایسے وقت میں ایسے سچے مخلص استاذ کا ملنا ناممکن ہے
یہ تمہارے فقط استاذ نہیں ہیں بلکہ ہر قسم کے سچے خیرخواہ وفادار و جاں نثار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا
سایہ تمہارے ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے اور کوئی ایسا فعل تم سے سرزد نہ ہو کہ جس سے
انکی ناراضگی کا محل ہم بنیں۔ ہم ان کے احسانات قیامت تک نہیں اتار سکتے۔
انکی اطاعت ہر معاملہ کی تم پر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو تم پر خوش رکھے اور تم انکی اطاعت
کے ساتھ بامراد ہو کر اپنے غریب خانہ میں واپس آؤ۔

میری طرف سے انکی خدمت میں سلام علیکم کہہ دینا۔ اور انکے گھر میں بھی دعائیں دیں۔
اگر چشتی صاحب صاحبزادہ صاحب موہڑہ شریف والے بھی تشریف فرما ہوں تو
انکی خدمت میں بھی دست بستہ نیاز — اور دعا کی درخواست۔ زیادہ
متعلقین و خصوصاً صمدانی کو بہت بہت سلام علیکم۔
ہاشم و دیوان و محبوب و عزیزہ سب کے سلام علیکم۔

عزیز عبدالحق اور ہر ملنے والے کو دعا
جزاک اللہ۔

الاحقر تمہاری والدہ
آپکا برخوردار
مدرسہ ... زادہ

مکتوب نمبر ۱۱

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۷۸۶

تاریخ 26 - 11 - 1921

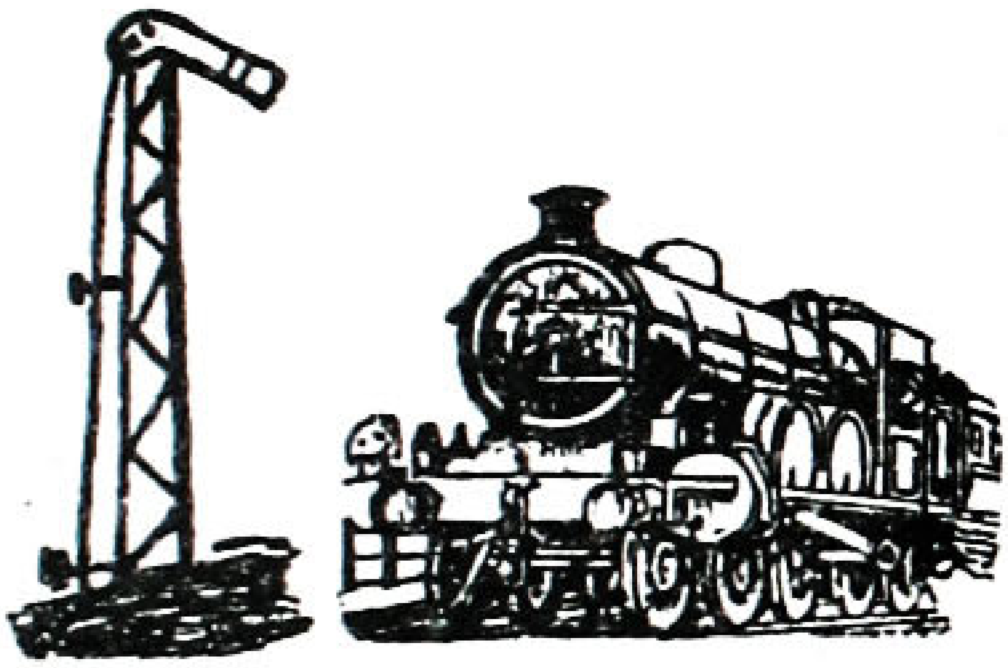

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

[illegible]

عزیز از جان غلام معین الدین شاہ عبدالحق حفظہ اللہ تعالیٰ

بعد از دعا، ترقی درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہنچ کر علاقہ کاشف ما فیہا ہو کر باعث مسرت ہوئی
الحمدللہ کہ تم منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمہیں یہاں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی
اسی طرح اُس اصلی منزل مقصود پر بھی پہنچا دے۔ عزیز تم جانتے ہو کہ یہ کس لئے ہو رہا ہے۔ تمہارا
منزل مقصود کیا ہے۔ تمہیں کہاں جانا ہے۔ اور کیا کرنا ہے۔ یہ مقام خوشی کا ہے۔ یہ تم ان کی ...
کرنا کیا ہے یہ سوچنے کی بات ہے۔ ع — جائے شادی نیست دنیا ہوش دار۔

یہاں تم قید ہو۔ قید خانہ میں ہو۔ یہ نہیں معلوم کہ کتنی قید ہے۔ یہ اسی قید کرنے والے کو معلوم ہے۔
یہ چند روزہ زندگی اگر اچھی گذری تو آگے بھی مزے کرو گے۔ ورنہ سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھ نہ ہوگا۔
آنے والی چیز کا ہر وقت خیال رکھو۔ گذری ہوئی سے عبرت حاصل ہو۔ یہ زمانہ عجائب کی کتاب ہے
اس سے ہر وقت سبق حاصل کرو۔ مالک حقیقی کی رضا کے اسباب مہیا کرنے کی ہر وقت سعی کرو۔
یہ دار ابتلا ہے۔ زندگی بازی کا خیال رکھو۔ میرے پر بھروسہ مت رکھو۔ میں فانی ہوں۔ چند روزہ
مہمان ہوں۔ جیسے تم مسافر ویسے ہی میں۔ جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اسی پر بھروسہ رکھو۔ اسی کو
پہچانو۔ اسی نے تمہیں زندگی عطا فرمائی۔ اسی نے تمہیں نابود سے ہر رنگ بود کیا۔ اسی کی طرف تم جانے والے ہو
اسی کی طرف سے آئے۔ اصلی وطن تمہارا وہی ہے۔ اپنے اصلی وطن کا ہر وقت خیال رکھو اور تیار رہو۔
یہاں تم سوداگری کیلئے آئے ہو۔ ہوشیاری کرنا۔ کہیں دھوکہ نہ کھانا۔ اہل اللہ کی دکانوں سے سودا کو خریدنا
نیاز سے جانا۔ ملازمت کرنا۔ صحبت طول و طویل بہت نہایت ہی خطرناک ہے۔ دشمن ہر وقت
تاک میں لگا ہوا ہے۔ دھوکہ دیتا ہے۔ ہر لمحہ گرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اہل اللہ کے آستانوں کی
خاک جو کہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو نہ چھوڑنا۔ زہریلی ہواؤں کی آندھیاں دن بدن چل رہی ہیں
ان سے بھی بچنے کا خیال رکھنا۔ یہ سب کا نسخہ ایک پاک بازوں کی دکانوں سے ملتا۔

تم کیا ہو - کچھ بھی نہیں - مسافر ہو - نابود تھے - یہ اُسکی حکمت ہے کہ نابود کو اس رنگ بود دکھلا دیا ہے -

دراصل وہی آپ ہے - ہم برائے نام ہیں - ہمارا کچھ نہیں - ہم مسافر ہیں - عزیزوں مسافر ہی بن کر رہنا
خبردار دھوکا نہ کھانا - انسان ہوتے ہوئے دنیاں سے مرکب ہے اسلئے دھوکہ کھا جاتا ہے - مسافر ہی بن کر
یہ چند روزہ عمر گذارنی - خبردار کسی پر فدا نہ کرنا - تمہارا ناز کوئی نہیں اٹھائے گا - کیونکہ تم مسافر ہو -
مسافرانہ زندگی بسر کرنا - میرا خیال کبھی بھی نہ کرنا - یہ محض کلام ہستی ہے - کسی کام کا نہیں ہوں - تمہیں
اپنے مالک ہی کے سپرد کرتا ہوں - وہ فنا ہونے والا نہیں - موت و زندگی سب اسکے اختیار میں ہے
ہم اسکے محتاج ہیں - اسی سے التجا کرتے ہیں کہ اپنے در سے نہ ہٹائے - اسی کا در نصیب ہو
اسی کی یاد میں یہ دن گذریں - یہ دنیا دھوکا دینے والی ہے - اِس سے تعلق پیدا نہ کرنا -
اسکو دل میں جگہ نہ دینا - ورنہ نقصان پاؤ گے - اسکو ہاتھوں ہاتھ ہی چلاتا جا - مگر اسکی محبت کے بھی
قوانین ہیں ان کو بھی مدنظر رکھنا - ہر طرح سے ہوشیار رہنا - ساتھی اچھا تلاش کرنا - جو کہ
آخر تک کام آئے - یہ نہ ہو کہ راستے میں ہی چھوڑ جائے - شریعت کی رفاقت کرنا - مالک کا احسان و کرم کا

ہر وقت خیال رکھنا - بھائی چھوٹا ہے - اسکا خیال ہر طرح کا تمہارے پر فرض ہے - تمہارے ساتھ جو بھی ہیں

جب تک تم رہو اپنے عالم وطن چھوڑ کر ان کا خیال ہر طرح سے رکھنا ضروری ہے - ان کا تم احسان مند ہو
جنکے زیر سایہ تربیت پا رہے ہو ان کے احسان کا کیا کہنا - بالکل بے نیاز ہو جاؤ دائمی تابعدار رہو

تمہارے سر پر ہر وقت سے بوجھ ہے - اچھا اللہ ہی حافظ ہے - بس اب رخصت ہوتا ہوں -

27 تمہارا خط دیکھ کر حافظ صاحب روتے رہے - اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے - بیانات میں مختصر ہے
پرسوں خان صاحب کی لڑکی جو بیمار تھی وہ فوت ہو گئی - یہاں ہی دفن ہوئی - خان صاحب اب [illegible]
[illegible] صاحب دعا [illegible] جرنیل [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] سب کو [illegible] سلام

مکتوب نمبر ۱۳

۷۸۶

آباد خدا رکھے میانہ محمود کا

مگیریم از عالم جدا باش - بہر جا کہ باشی با خدا باش

عزیز از جان حفظک اللہ تعالیٰ

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ رات آپ کی طبیعت پریشان دیکھ کر میری طبیعت بھی بہت پریشان رہی اور اس وقت تک بہت تمہاری پریشانی کا سبب آخر کار تمہاری ہمشیرہ سے معلوم ہوا۔

عزیز تمہارا ایسے امر کے متعلق پریشان ہونا کہ جس میں پہلے اپنی عمر برباد کر ڈالی اور اس وقت تک کچھ کما نہ پایا اور آخر کف افسوس ہی ملنا پڑا - یہ امر وہ ہے کہ جس سے سراسر ہی نقصان ہی ہے خصوصاً پڑھائی کیلئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے - اگر تمہارا اس طرف خیال لگ گیا تو پڑھائی سے دل بالکل اچاٹ ہو جائے گا - اور یہ سفر بالکل رائیگاں جائے گا - تم اس وقت سوائے پڑھائی کے اور کسی طرف توجہ نہ کرو - تم کو معلوم ہے کہ تمہاری دادی صاحبہ تمہارے لئے کس قدر تنگ ہیں اور ان کا تمام گھر کے آدمی ہیں مگر تمہاری بہتری اور پڑھائی کی خاطر انہوں نے تمہارے واسطے یہ نقصان قیامت کا خود اٹھا رکھا ہے - اگر تم اس طرف لگ گئے تو پھر کچھ حاصل نہ ہوگا - تم اپنی طبیعت پر قابو پا کر اپنے کام میں مصروف ہو - یہ چند دن کا خیال لگا ہوتا ہے - جو بھی اس میں رہا آخر نادم اور پشیمان ہی رہا - تم میرے عزیز ہو رات دن تمہارا مجھے خیال رہتا ہے خدا کی بارگاہ میں شب و روز تمہاری بہبودی کیلئے عرض کرتا رہتا ہوں - تم بفضلہ تعالیٰ سمجھدار ہو ہوش سے کام لو جس کام کیلئے تم نے وطن چھوڑا ہوا ہے اس کو سب سے اول سمجھو - جو شخص تم کو ایسے کام سے منع کرتا ہے وہ کسی ضد کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ تمہاری خیرخواہی کر کے کہ پڑھائی میں خلل نہ آئے - تم خود خیال کرو کہ اس میں صرف تمہاری ہی ... گھر بار چھوڑ کر سفر اختیار کیا ہوا ہے عزیزم تم کو ہرگز ہرگز پریشان نہیں ہونا چاہئے ورنہ کام سے بالکل نکل جاؤ گے تمہارے سر پر اس سے بلا

[illegible]

میری طبیعت ایسی چاہتی ہے کہ خود آ کر تمہیں سمجھاؤں اور تسلی دوں تاکہ تمہاری پڑھائی میں فرق نہ پڑے۔ مگر کیا کروں کہ
ایک پہلو اور کسی کس طرف پہونچوں - تم اب میری بے بسی کا خیال رکھا جائے - تم اسپر ناراض کہ تمہیں کسی قسم کی نہ ہو وہ
تمہارا فیصلہ ہے میں یہ مانتا ہوں کہ وہ کسی کسی وقت زیادتی کرتا ہے مگر یہ زیادتی بھی اسکا سبب اسکا نقدمی
تمہیں اسے بہن ماننی چاہئے - غرض کہ اپنے تعلیمی کام میں فرق کسی قسم کا نہ آنے دو خدا تمہیں کامیاب کرے جب
فارغ ہو جاؤ گے تو پھر اسوقت تم خود فیصلہ کر لینا کہ اب کیا کرنا چاہئے - تم تسلی رکھو میں کسی کہنے پر تم پر ناراض نہیں ہونگا
ہاں اگر پڑھائی میں کسی قسم کی کوتاہی کی تو پھر اسصورت میں البتہ میری ناراضگی ضرور ہے - کیونکہ جب سے تمہیں اپنے سے
بھی جدا کیا اور مدرسہ وغیرہ ... کے حکم کی تعمیل بھی کر دی آپ ہر تم ہی تبلاؤ مجھے کسقدر رنج پہونچیگا - عزیز من تم جانتے ہو
کہ زمانہ کسقدر نازک ہے اور کسقدر اسمیں زہریلی ہوائیں چل رہی ہیں خدا کا فضل ہے کہ تم اسوقت تک محفوظ ہو صدقہ
محفوظ ہو - طبیعت اپنی سنبھالو اور اس خط کا جواب مفصل طور پر صحیح صحیح جلد لکھو کیونکہ مجھے سخت فکر ہے -
اور پریشان ہوں - - یہ خط کسی اور کو نہ دکھانا - پڑھکر پھاڑ دینا - عزیز عبد الحی کا بہت خیال رکھنا -
میں آج قصور پہنچ گیا کل صبح انشاء اللہ روانہ ہو کر کل شام لاہور پہونچ جاؤنگا - 3 بجے کی گاڑی پر امرتسر سے محبوب بھی
غالباً آجائیگا - تمہاری والدہ اور ہمشیرہ بھی سخت پریشان ہیں تمہاری پریشانی کا علم کا سبب ہے -
ہوش کرو اپنا نفع نقصان تم خود سمجھ سکتے ہو خطرہ ہے تمہارا خیال ہے وہ خود تمہارا فیصلہ ہے اور یہ چاہتا ہوں کہ
تم پڑھنے میں خوب کوشش کرو تاکہ کامیابی پوری سے وطن میں آؤ - مجھے تمہارے خط کا انتظار سخت ہے میری
خوشی کیلئے نہ لکھنا بلکہ جو تیری طبیعت کا حال ہے وہ لکھنا - آشنائی ہر ایک سے رکھو مگر ایسی آشنائی اسوقت
نہ پیدا کرو جو کہ تمہارے تعلیمی کام میں حائل ہو - امید ہے کہ میرے اس خط کی تم قدر کروگے اور بغور الفاظ
اسپر خوشی سے عمل پیرا ہو کر مجھے اپنے تعلیمی حالت سے آگاہ کروگے - اگر تم بعض حال تنگ بھی ہو اور
اس امر کیلئے تمہاری طبیعت کا رجحان اسطرف ہو گیا تو پھر صاف صاف لکھ دو تاکہ تمہیں پھر بلا لیا جائے
بے فائدہ پیسہ کو ضائع کرنا ٹھیک ہو - اور میں کیوں اپنی والدہ صاحبہ کا نافرمان ہو رہا ہوں - زیادہ دعا تمہارا والد
عزیز کو دعا - بابا سب کو سلام راقم تمہارا سچا خیرخواہ محمد ... آزادی والا دارد از قصور
۲/۱۰/۴۰

مکتوب نمبر ۱۴

الملک للہ

ریلوے دفتر گولڑہ

۷۸۶

تاریخ ۴۰-۷-۱۴ ۱۹

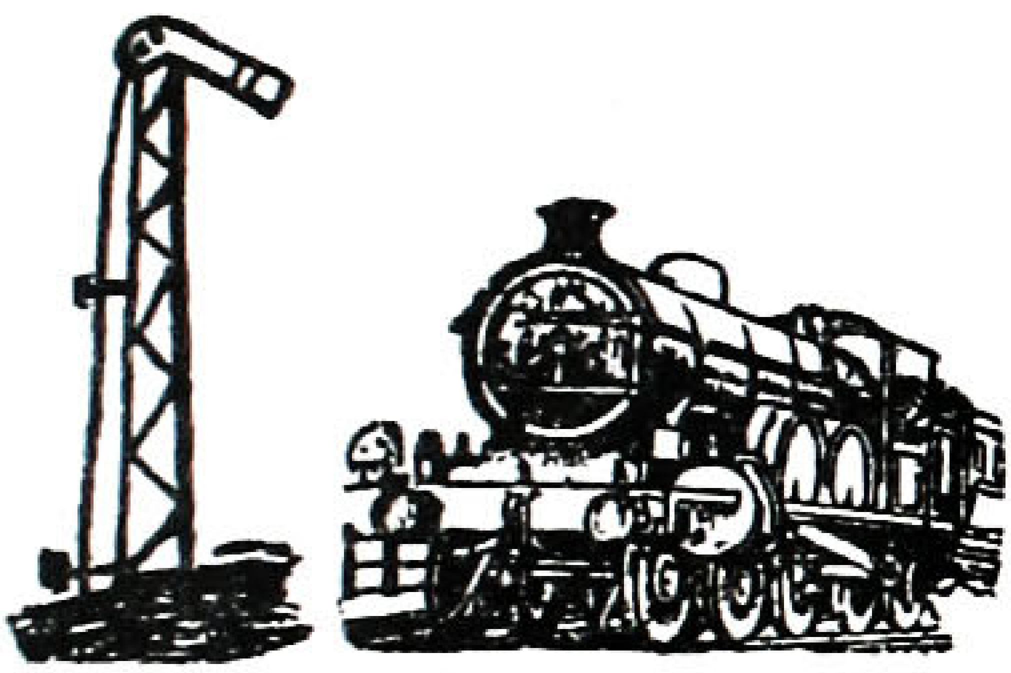

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سعد الرحمن [illegible]

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا رقعت نامہ پہونچکر باعث [illegible] ہوا۔
مجھے رستہ میں پیچش کی تکلیف ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے۔ یہاں بھی بارش پرسوں اور کل ہوئی ہے
الحمد للہ کہ تم اپنے علم میں مشغول ہو گئے۔ خداوند کریم تمہیں اپنے مرضیات رضا کی توفیق
عطا فرمائے۔ اسکے مقبولوں کے زیر سایہ ہمیشہ رہو۔ جتنی زندگی مستعار نصیب ہے اسکے ذوق و
شوق سے گذرے۔ اسکی محبت سے دل آباد رہو۔ حوادثات زمانہ سے محفوظ رہو۔ آمین۔
حضرت والد صاحب کو بخار کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ تمہاری یاد بہت رہتی ہے۔ انکی دعا میں تمہارے
شامل حال رہیں۔ عزیز کا خیال ہر طرح سے رکھنا۔ ساتھیوں کا خیال رکھنا ضروریات میں سے ہے
مکرمی شیخ الجامعہ صاحب کی ملاقات کا نصیب ہونا اگرچہ میری بھی رائے وہ ضرور تھا مگر اس
عدم ملاقات میں جو لطف اور سرور آ رہا ہے اسکو میں ملاقات سے ترجیح دیتا ہوں۔
ناکامی میں ایک عجیب لطف ہے۔ خدا انکو دیر تک رکھے اور دین و دنیا میں سرفراز فرمائے
انکی مہربانیں تمہارے شامل حال رہیں تمہیں انکی اطاعت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔
بابل وقت پر پہونچ گیا۔ جرنل کی غفلت ضرور ہے۔ زیادہ والسلام
مکرمی و محترمی کی خدمت میں دست بستہ نیاز۔ عزیز کو دعا ترقی درجات

[illegible]

مکتوب نمبر ۱۶

المُلک للہ

۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 17 - 6 - 40 ۱۹

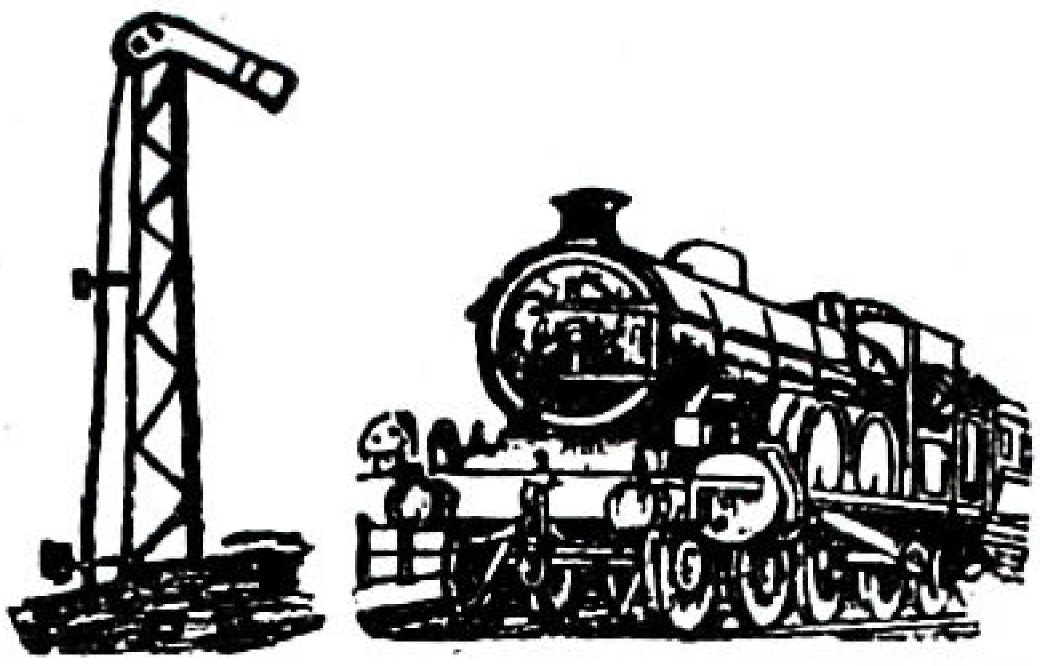

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

[illegible]

عزیز از جان سعد الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچکر علاوہ کاشف ما فیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ کل کتابیں بذریعہ ریل روانہ کر دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ پہونچ گئی ہونگی۔ میر زاہد امور عامہ اور رسالہ نہیں ملے۔ رسالہ تو شاید کسی نے لے لیا ہو گا مگر میر زاہد کے نسخے تو بہت بار مجھے مکرمی مولوی صاحب نے دے دئے تھے لیکن باوجود تلاش کے نہیں ملے۔ قاضی غلام جیلانی آئے تو تلاش کرا کر مع نسخہ مثنوی شریف کے ان سے روانہ کر دوں گا۔ حضرت مکرمہ و معظمہ ابا رحمت ہیں۔ کمزوری از حد ہے۔ کل سے حالت نازک معلوم ہو رہی ہے۔ کل صبح کچھ بیہوشی آنا ہو گئی بہت یاد کیا۔ تمہاری بیوی صاحبہ کل دیوان کو لکھا کہ منشی محمد ابراہیم وحید الحق کو اطلاع دو۔ میں نے کل جو خط شیخ الجامع صاحب کی خدمت میں لکھا تھا اس میں اس حالت کو نقل کر دیا۔ چونکہ مدرسہ کا معاملہ ہے اور چھٹی نہیں مل سکتی اس لئے شیخ الجامع صاحب کی رائے پر چھوڑ دیا۔ اگر سواری طرح سے بیہوشی ہو تو بھی ان کے فرمان کے مطابق نہیں بلا لیا جاتا۔ مگر بیماری کی شدت کو دیکھ کر کسی وقت بیہوشی ہو جاتی ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔ یہ دنیا جانے والی ہے۔ آنکھ کی دعا کرتے رہو۔ شامل حال ہو کر پڑھنے میں ہمت سعی کرو۔ یہی وقت ہے۔ اخیر بیماری کا اور کوئی غم فکر دل میں نہ رکھو۔ بس تمہارا یہی کام ہے۔ مالک کا نہ ہونا۔ ہر وقت قرآن اسکو دل میں نہ رکھ دینا۔

[illegible]

۷۸۶

لکل شیئ اذا فارقتہ عوض + وما من اللہ ان فارقت من عوض

۵-۴-۱۱-۷

مکتوب نمبر ۲۱

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ عین انتظاری میں پہونچا علاوہ تاثر مافیہا ہونے باعث مسرت ہوا - الحمد للہ کہ عارضی منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہونچ گئے - السبوح وہ قادر مطلق اصلی منزل مقصود پر بھی پہونچا دے - ع طالب راہ خدا باش ای پسر + از رہ شیطان ملعون کن حذر + نقشہا را جملہ در آتش بسوز بعد ازاں شمع وصالش بر فروز + چون نماند نقشہا اندر میان + آنزمان نقاش را بینی عیان + باز گویم سر اسرار نہان ای برادر نقش را نقاش داں + چون ترا باشد کمال دین حق + خویش را ہرگز نہ بینی جز کہ حق + چون ترا معلوم گردد از عیان غیر خود ہرگز نہ بینی در میان + ہر کہ بینی آن تو باشی بیشکے + چہ دہ وچہ صد ہزاران چہ یکے + جملہ اجزا تواند ای بیخبر ذات کلی اینجہان را سر بسر + نور تو از ہر دو عالم برتر است + اینجہان و آن جہان را مہتر است + گر شوی آگہ بجان [illegible] ترک گیری آن حدیث ما و من + میم را بردار احمد شد احد + فہم کن معنی اللہ الصمد + ہست این اسرار از جای دگر سر این را کے شناسد کور و کر + کور و کر از راہ عقبی ماندہ اند + روز و شب در بند دنیا ماندہ اند + راہ مردان راہ توحید آمدہ منزلش تجرید و تفرید آمدہ است + بگذر از ہمہ خود یکبارگی + تا رسی در عالم بیچارگی - بت پرستی راہ شیطان آمد است -

بت شکس [redacted] را راہ یزداں آمد است -

بت شکس در راہ حق ای مرد کار + تا نباشی در قیامت شرمسار

ان اشعار کا سمجھنا ضروری ہے - کسی وقت اپنے استاذ صاحب سے سمجھ لینا - عین اعتقاد اور جنسل اپنے پاس رکھنا - پہلے خود ان کا اچھی طرح مطالعہ کر لو بعد ازاں سمجھو - اور حافظ اور سیوا کا

میرے آنے کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں - برات آرات کو ابھی اٹھیگی اور رات کو ہی جائیگی -

سلام و کلام چھوڑنا منع تعلق صفائی کا رکھنا اور ہر ایک کو فائدہ پہونچانا
اور اچھا جاننا شیوہ انسانیت ہے بہت فہیم -

میرے مشکل وقت میں جو کی خدمت میں السلام علیکم بیدار ماں صاحب جیجی صاحب کو دودھ السلام علیکم قادر صاحب کو
بہن ماں صاحب عزیزی عینیہ کو اپنی دعا میری منظور ہو واحد ملنے جس نے وعلیکم سلام حمید اللہ کو
حفیظ اللہ صاحب و باقی اطفال سب کو پیار ماں صاحب

لب
اگر بڑا اں سب کے
یا ماویا

یا کو دیوان و عجیب

اداس مسافر

خوبی تیرا دل خیر خواہ
جنم اورہ ارزاں

مکتوب نمبر ۲۴

۷۸۶

H. Naik Mohd Mohd Shafi & Bros.

High Class Drapers, Tailors & Outfitters.

Old Fort, Rawalpindi City.

No. .... Date 14/11/1941

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ کا

شہ جیلانی رضی مددگار تو باشد - معین الدین رضی غمخوار تو باشد -

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ ان عزیز کا راحت نامہ پہونچ کر علاوہ کاشف حالات ہونے کے
باعث مسرت ہوا - الحمد للہ کہ عزیزان بمع اپنے ہمراہیوں کے خیریت سے پہنچ گئے - تمہاری اور
عزیز عبدالحق کی دوائی بیان کردہ کی ظہیر الدین کے ہاتھ روانہ کرنے کا خیال تھا مگر اسکا جانا ملتوی
ہو گیا - اسلئے دوائی رہ گئی - کسی آنے والے کے ہاتھ ان شاء اللہ روانہ کر دی جائیگی ورنہ بالیقین شریف کے
موقع پر لیتا آؤں گا - اگر بہت ضروری ہے تو تمہارے اطلاع دینے پر بذریعہ ڈاک بھی روانہ کر سکتا ہوں
عزیزین ناراض نہیں ہونا - چونکہ وقت بہت نازک آ رہا ہے اور دن بدن زیادہ نازک ہوتا چلا
جا رہا ہے [illegible] اور تمہاری بہتری و بہبودی کا دل سے خواہاں ہوں اسلئے تمہاری ہر بات کا خیال رہتا ہے
تم بفضلہ تعالیٰ اب خود عاقل بالغ ہو زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہو گئے ہو - اسلئے تمہیں خود
ہر ایک امر کا خیال رکھنا ضروری ہے اپنے بھائیوں کی ہر قسم کی تربیت بھی تمہارے ذمہ لازمی ہے
یہ ایسا وقت جا رہا ہے کہ کوئی کسی کا نہیں بنتا - امید ہے کہ جتنا کہ تم کو تجربہ ہو گیا ہوگا
جب تک تم کسی کے موافق چلو تب تک تم فرشتے ہو ورنہ اول درجہ کے بد چلن ہو - ہوشیاری
چالاکی کو کرامت سمجھو - ہر ایک کا قدر کرو حتی الامکان دوسروں کو خوش رکھنے کی اپنی طرف سے
کوشش رکھو - مگر ایسی بھی نہ ہو کہ وہ تمہیں کھانے ہی نہ آ جائے - جو طاقت سے باہر ہو بار
اسکے تم اپنے آپ کو معذور سمجھو - کوئی ایسا کام نہ کرو جو کہ تمہاری بڑھائی اور تربیت میں
مضر ہو کر - یہی تمہارا وقت ہے - اس وقت جس لائن پر چل پڑو گے وہی آخر تک رہیگا
دنیا چند روزہ ہے اسکی ایک ساعت کا بھی اعتبار نہیں - پھر تم کیوں غافل ہوتے ہو - تم مسافر ہو -
سفر عظیم کو درپیش ہو - رفقاء کی شناخت کرنا تمہارے پر ضروری ہے - یہ نہیں سنا کہ ...

[illegible]

حتی الامکان خود تکلیف اٹھاؤ دوسروں کو آرام دو۔ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے تمہیں وہ توفیق عطا فرمائے جو کہ تمہارے دارین میں باعث آرام ہو۔ عزیزم تم جانتے ہو کہ یہ دار، دار ابتلاء ہے کسکو اسمیں آرام ہے۔ وہی آرام میں ہے جو کہ اسکی طرف سے غافل نہیں۔ جسقدر وقت گذر رہا ہے اسی قدر مالک حقیقی کی بارگاہ میں پیش ہونے کا وقت نزدیک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تمہارے شامل حال ہو اسکے مقبولوں کے زیر سایہ رہو آمین ثم آمین۔

سوانح حیات لباری کا واقعہ پڑھا۔ یہ خدا کے نیک بندے ہیں۔ اللہ ان پر راضی ہے۔ یہ بہشتی لوگ ہیں کیونکہ ان میں بہشتیوں کے نشانات بموجب خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کرایا کرو اور خدمت کیا کرو۔

ہر ایک کا کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ کسی پر بھروسہ مت رکھو۔ اپنے آپ کو ہر ایک سے ذلیل و خوار سمجھو۔ ہر ایک کی خیر خواہی کا خیال دل سے رکھو۔

حیات کی طبیعت کی علالت کا حال معلوم ہوا۔ اسکے علاج میں سستی نہ کرنا چاہیے۔ تم ہی اسکو مجبور کرو کہ علاج ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت کلی عطا فرمائے آمین۔ ہر [illegible] السلام علیکم کہہ دینا۔ مکرمی و معظمی شیخ الاسلام صاحب، فیضی حفظہ اللہ [illegible] و قادری حفظہ اللہ تعالیٰ [illegible] سب [illegible] و عزیزان محبوب و شہزاد و ہاشم و منعم قادر و شفیع و شریف و سہیل کو سلام۔

عبدالحق کو منعم قادر کا خادم الخاص سلام علیکم۔

[illegible]

15/1/81

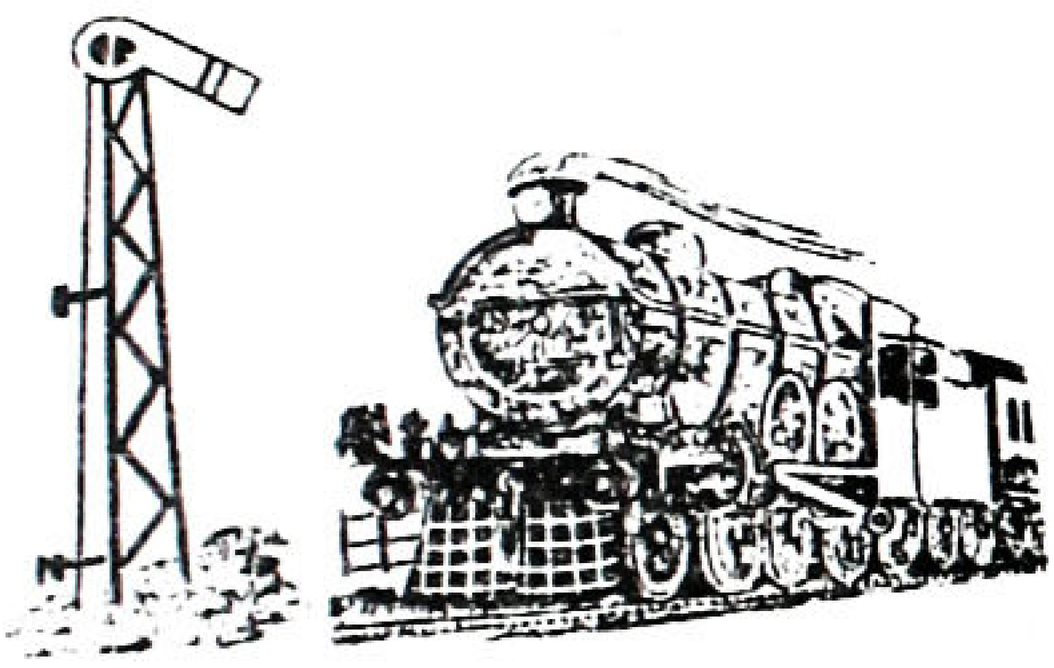

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 4-3-41

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

شہ جیلانی مددگار تو باشد
معین الدین غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ رحیلی شب و روز انتظار رہی ہے ہو چکی علاوہ ما شئت سا فیا ہونا کہ باعث مسرت ہوا الحمد للہ و المنۃ کہ عزیز عبد الحق کو اللہ تعالیٰ نے صحت بخشی اسی لحاظ سے وہ شادی مطلق نہیں اور تمہارے استاذ و باقی لواحقین کو بھی شفا کاملہ عاجلہ فرمائے تمہاری صحت ... پرسوں اتوار کو راولپنڈی سے آئی ہے تمہاری صحت کا سخت فکر رہتا ہے جان کا علاج باقاعدہ کرانا نہایت ضروری ہے اتنا عرصہ ہو گیا اس کا خیال نہ کیا یہ بہت بڑی سخت غلطی کی کچھ بھی تکلیف ہو تو فوراً اس کا خیال کرنا چاہیے - اللہ تعالیٰ تم نے اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائی اور اپنے ... رحیلی خاطر سفر اختیار کیا ہوا ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی احتیاط فرمائے اور معاملہ جو کہ رحیلی رفتار کا موجب ہو - بفضلہ تعالیٰ اب ہر ایک بات کو بخوبی سمجھتے ہو ہر ایک بات کا خیال رکھا کرو خصوصاً آج کل کے زمانے کی جو رفتار جو کہ نہایت ہی نزاکت سے جا رہی ہے اور نہایت خطرناک ہے اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا ضروری ہے - یہاں ان چند ایام کیلئے تم کھیل کود کیلئے نہیں آئے ہو - جس کام کیلئے آئے ہو ... اس کا خیال ہر وقت ہر آن رکھنا ہوگا اسی لیے چند ساعت زندگی بسر کیا جائے - ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون + جز عبادت نیست مقصود دیگر اللہ تعالیٰ مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھے آمین پرسوں اتوار ...

ملتوب نمبر ۳۳

۷۸۶

شہ جیلان رضی مددگار تو باشد

معین الدین رضی غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الیٰ یوم المیزان

بعد از دعا، ترقی درجات کے واضح ہو کہ امید کہ تم مع اپنے تمام رفقا کے
مع الخیر پہونچ گئے ہونگے اور اپنے کام میں جان و دل سے مشغول ہو گئے ہو
ہر وقت ہزاروں دل کی دعا ہے کہ وہ رب العزت تمہیں کامیاب فرمائے اور
اپنی رضا کے مرجیات نصیب فرمائے - عزیز من - تم بخوبی جانتے ہو کہ
اس کے فرمانے میں ٹھکانا نہیں جانا ضروری ہے - اور جانے کا وقت بھی نہیں معلوم
تمہیں مع اپنے عزیز کے ہر وقت ہمہ تن ہو کر اپنے کام میں شوق سے مشغول
ہوتا جانا چاہئے - سوز شوق کی کامیابی مشکل ہے - جو کام شوق سے کرو گے اسمیں
بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگے - اللہ تعالیٰ تمہیں علم با عمل نصیب فرمائے تاکہ اسکے
تم خلق خدا کی خدمت کما حقہ کر سکو - عجز و نیاز کا تحفہ ہر وقت اپنے
مالک کی بارگاہ میں پیش کیا کرو - کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو -
اسکی یاد کو دل میں جگہ دو کہ واقعی اس کا مسکن ہے اسے خالی نہ کرنا - حصول علم بھی
تو اسی لئے ہے نہ کسی اور غرض کیلئے - غیر بہر حال تمہیں اللہ راضی ہو اور وہ ان امور کی
توفیق عطا فرمائے جنکی وجہ سے تمام دین و دنیا اچھے ہو - سے

پس بزرگی باست اندر یاد او
یاد او کسی یاد او کسی یاد او -

کل سوموار کو جو سیال شریف کی طرف جانے کا ارادہ ہے کیا تھا وہ موقوف کیا

8 - 4 - 41

[illegible]

کمیٹی شیخ الاسلام صاحب حسین صاحب و قادر صاحب

و جنرل و علی محمد اور ابوالقاسم حسین و محمد قطب الدین صاحب

و باقی سب اصحاب کو سلام ہے

میدان و باشی و تخریب ... رحمہ و سلام قادر سب

سب کو سلام ہے

و ... و ... تا را

دعا خیر خواہ ... مسافر جنید ...

۷ / ۱۹ / ۲۰

مکتوب نمبر ۳۵

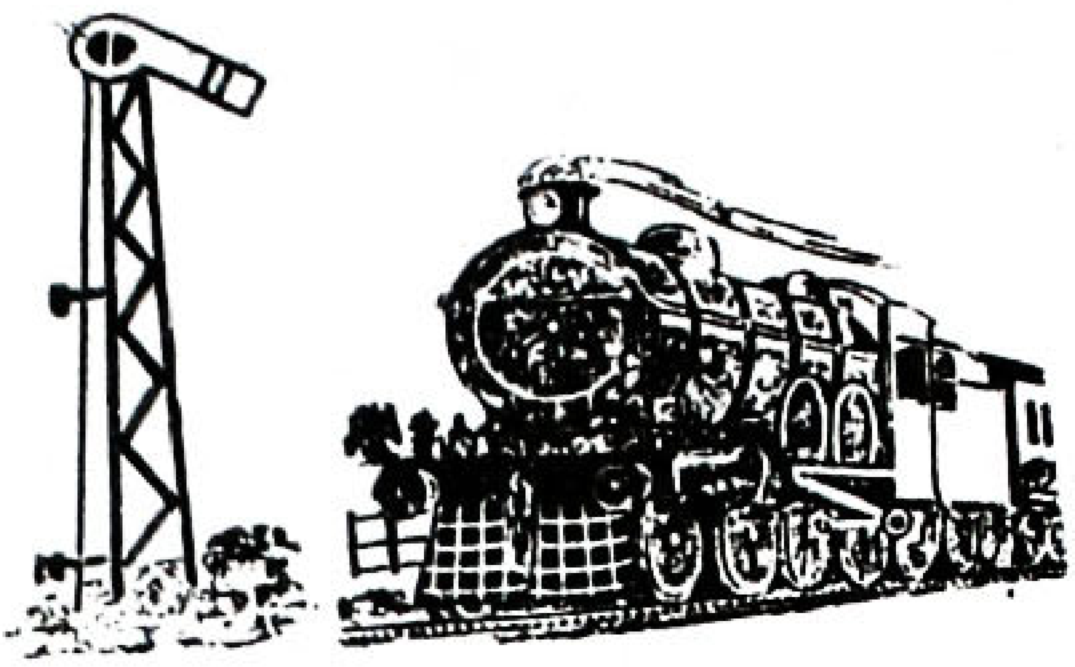

ریلوے دفتر گولڑہ

الف ۱۱

۷۲۱

تاریخ 13-5-41

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بود کہ از عالم جدا باشی
ہر جا کہ باشی با خدا باشی

شہ جیلاں رضی اللہ عنہ مددگار تو باشد
معین الدین رضی اللہ عنہ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ جسکی ہر گھڑی انتظار تھا وہ پہونچکر علاوہ ماشت مافیہا ہونے باعث مسرت ہوا۔ جسطرح اللہ تعالیٰ اس گنہگار کی بازی منزل پر خیر و عافیت سے پہونچایا اسی طرح سے وہی ذات کہ جسکی شان ہے العمد لا تحصی لطف جمیلہ سے ابھی یا ہے تمہیں بمع اپنے عزیز و باقی احباب کے منزل مقصود پر بھی بامراد پہونچائے آمین۔

شوق سے دونوں بھائی اپنے کام میں مشغول رہیں۔ الدنیا مزرعۃ الآخرت پر عمل کرنا۔ رفتار مرہ از جمعداروں کو ہر وقت مد نظر رکھیں۔ انتظام کا قائم رکھنا اور خصلت بد سے بچنا ضروری ہے۔ جہلوت سے تہمت آئے اسطرح سے پرہیز کیا جائے۔ ہر ایک کی عزت کو نگاہ رکھنا اپنا فرض سمجھو۔ نفس امارہ کا قابو کرنا نہایت ضروری ہے۔ دنیا چند ساعت ہے خصوصاً وقت موجودہ نہایت نزاکت پر جا رہا ہے۔ ایمان جیسی نعمت عظمیٰ کہ جس سب کچھ فیصلہ ہوتا ہے اسکا نہایت خطرہ ہے۔ ہمیشہ وہ دائمی جہاں ہے۔ یہ چند روزہ۔ اسسے دل لگانا باعث نقصان ہے۔ مسافر ہو۔ مسافر کی طرح رہو۔ دل کا جسکی مدد ہے اسی کیطرف وقف کیا جائے۔ اللہ کا فضل ہر حال میں تمہارے ساتھ ہو۔

میں آج کوالیار جا رہا ہوں۔ جمعہ یا ہفتہ تک انشاء اللہ واپس آجاؤں گا۔ صبح چند بوندیں بارش ہوا ٹھنڈی رہی۔ باقی خیریت ہے۔ تمہاری خیریت ہر وقت ہر آن مطلوب ہے۔ زیادہ دعا ترقی درجات

[illegible]

مکتوب نمبر ۴۱

ریلوے دفتر گولڑہ

الف اللہ

۷۸۶

تاریخ 15-6-41

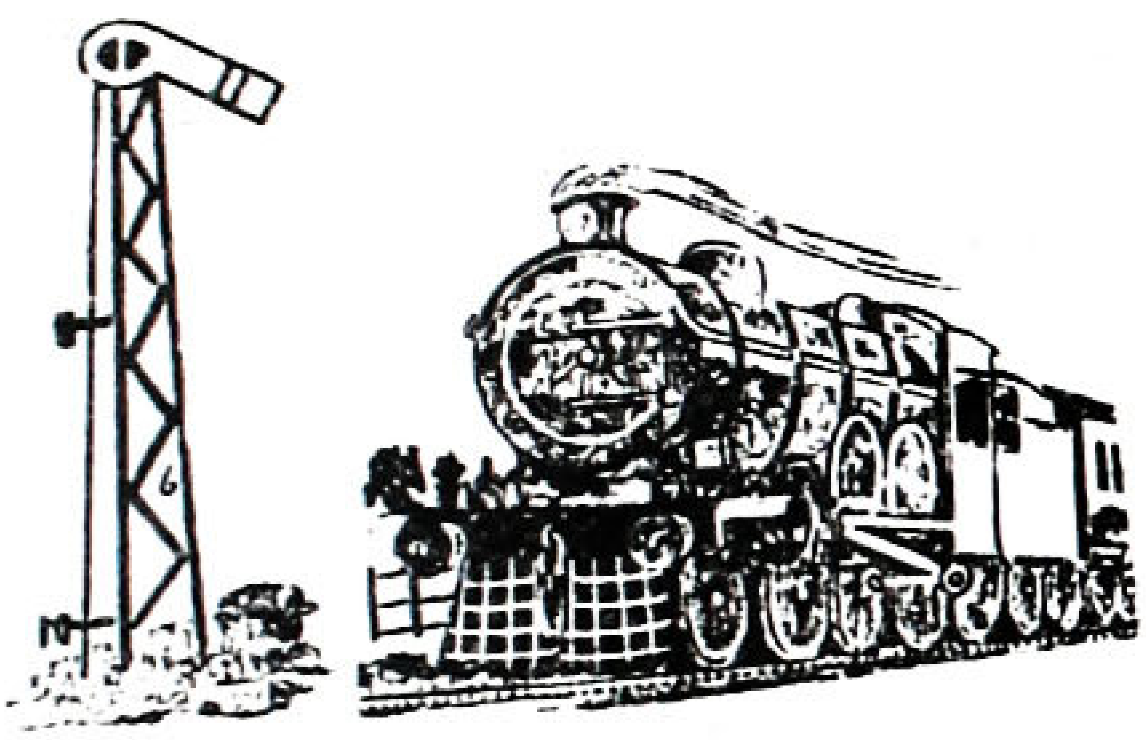

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بدم کہ از عالم جدا باش
بہر جا کہ باشی با خدا باش

شہہ جیلانیؒ مددگار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الشمس الکلوم المزاج

بعد دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ ان عزیز کا راحت نامہ جس کا شب و روز انتظار رہتا وہ پہنچ کر باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ کہ آن عزیز بفضلہ تعالیٰ مع رفقاء کے خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچ کر اپنے شغل میں مشغول ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مع اپنے بھائی اور رفقاء کے جلد بطفیل اپنے مقبولوں کا کامیاب فرما کر واپس لائے۔ امید ہے کہ تم مع اپنے بھائیوں اپنے کام میں جس کے لیے سفر اختیار کیا گیا اسمیں ہمہ تن مصروف ہونگے۔ اور شوق سے محنت کرو گے۔ کیونکہ بغیر شوق کے کامیابی مشکل ہے۔ بچے والوں کی نسبت ہے۔ اور بہتی بہتر ہو رہا ہے۔ آج راولپنڈی والے جراح نے دوائی لگانی کا کہا ہے فکر کی کوئی بات نہیں اللہ سے خیر ہوگی۔ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ خدا تعالیٰ ہر جگہ تمہارے [illegible] باقی خیریت ہے۔ شہر سے تمام دعائیں دیتے ہیں۔ عزیز کو ایسی دعا ترقی درجات کے [illegible] اپنا قلم سے ہفتہ میں یاد کر کے ہفتہ خط لکھا کرو۔ مکرمی محترمی [illegible] صاحب

حسین صاحب [illegible] وحیات [illegible] صاحب

یہاں سے دلی تسلیم کہتے ہیں۔ محبوب ابھی تک نہیں آیا۔ [illegible] دعا گو [illegible]

مکتوب نمبر ۴۲

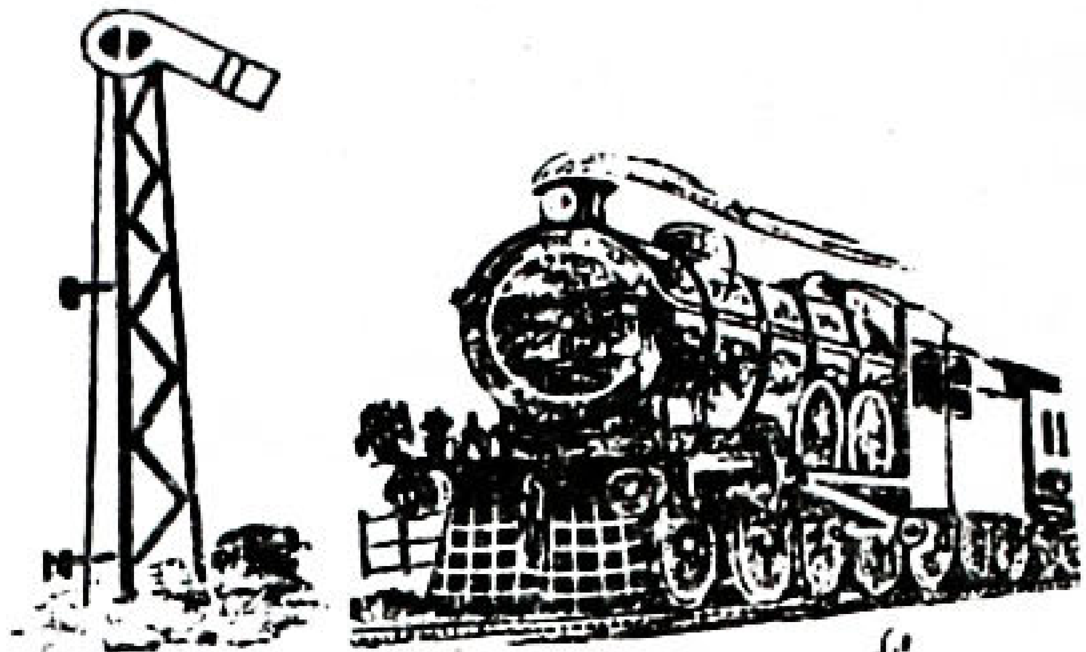

ریلوے دفتر گولڑہ   الف للہ

۷۹

تاریخ 24-6-41

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بہم کہ از عالم جدا باش

بہر حالیکہ باشی با خدا باش

سایۂ جیلانی مددگار تو باشد

معین الدین غمخوار تو باشد

میرے عزیز ہمیشہ سایۂ الہٰی میں رہو اور ہر میدان میں باعزت کامیاب ہوا کرو

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ راحت نامہ عزیز کا پہنچ کر علاوہ خوشی کے کامیاب ہونے کے باعث مسرت ہوا اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے ملکہ سلیمہ عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے - عزیز محنت بڑی چیز ہے اور خاص کر شوق جو بھی کام کیا جائے اس میں جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے - دیکھو تم نے کہاں نقشہ نویسی سیکھی کس طرح سے ریلوں اور سگنلوں کے نقشے بنائے - فقط یہ شوق تھا - اس کام میں بھی شوق اور ہمت اور محنت سے سعی کرو - اللہ تعالیٰ تم میرے اپنے عزیز و باقی احباب کو کامیاب فرمائے - آج کل بخار دن میں - جو ادویات لی تھیں ان کا استعمال ہو جیسے معلوم حکیم کرنا - اور غذا کا خیال رکھنا - رمضان شریف مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس کی برکتوں سے بہرہ مالامال کرے - سبز فرشتہ زادہ کا ہر وقت خیال رہے - اپنے مالک سے تعلق پیدا کرنے اور اس کے احکام کا حقیقی سمجھنے میں مسافرت اختیار کر رہا ہو یہ سفر بھی درحقیقت تمہاری عبادت ہے - تم بطفیلہ تعالیٰ کسی قسم کا نقصان میں نہیں ہو - اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رکھے اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے - تمہاری ہمت تمہاری زندگی سب اپنے حقیقی مالک کیلئے ہی ہوا کرے - بھائی کا خیال ہر طرح کا رکھنا تمہارا فرض ہے - اس کے اسباق و تربیت و اخلاق کا دھیان من کل الوجوہ رکھنا نہایت ضروری ہے - درس عالم سے شب و روز حاصل کرنا ضروریات میں سے ہے - رات دن کے تغیرات سے ہر قسم کا سبق مل رہا ہے - وہی ہے جو کرتا ہے جہاں بھی روزہ مشکل کا ہوا ہے - تمہاری [illegible] اللہ تعالیٰ اسے صحت دراز دے - گرمی [illegible] بھی دعا کو ہوتا ہے [illegible] نہیں ہوتی - دوران [illegible] فائدہ [illegible] - تمہاری بڑی بہو [illegible] بعافیت رہا [illegible] بطفیلہ تعالیٰ [illegible]

مکتوب نمبر ۴۵

ریلوے دفتر گولڑہ

الف ۱۱۱

۷۲۹

تاریخ ۷ ــ ۱۱ ــ ۸۱

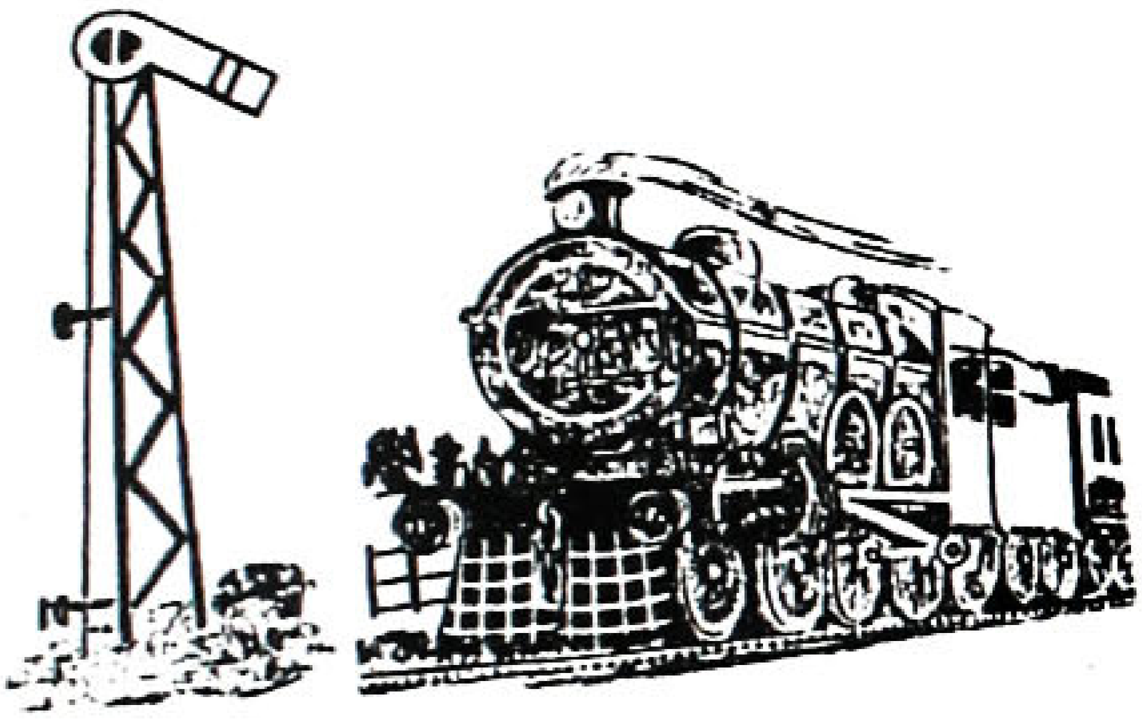

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

تو نیکو شو کہ از عالم جدا باش
بہر جا کہ باشی با خدا باش

شہنشاہ جیلاں مددگار تو باشد
معین الدین غمخوار تو باشد

میرے عزیز خدا کا فضل و کرم ہر آن تمہارے شامل حال رہے آمین

بعد از دعا و ترقی درجات کے واضح ہو کہ ان عزیز کا لطف نامہ پہونچا علاوہ کا تنے ما قیناہو نے کا باعث مسرت ہوا مگر ساتھ ہی حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی علالت کا حال پڑھ کر بہت فکر و صدمہ ہوا - اللہ تعالیٰ انہیں صحت کلی عطا فرمائے اور انکی عمر دراز فرما کر اپنی مخلوقات کو ان کے فیوضات سے مستفیض باب فرماتا رہے - حضور ایسے حضرات ہیں جو کہ قحط الرجال کا زمانہ ہے ان کا ... - عزیز نے یہ نہیں لکھا کہ انہیں مرض کیا ہے - اور ڈاکٹروں نے کیا تشخیص کی - میری طرف سے انکی عیادت خلوص دل سے کی جائے اور سلام بھی کہیں -

الحمد للہ کہ عزیز عبد الحق سلمہ بھی آرام سے ہیں - گھر یہاں بھی سب کو اسلام کہتے ہیں - دوائی دیتے وقت کا ہر طرح سے خیال رکھنا - حیات کی تکلیف کا بھی پڑھ کر بہت صدمہ ہوا - غالباً اسے ناف کا بھی درد ہوگا - گھی کا استعمال زیادہ کریں میری طرف سے اسے بھی پوچھنا اور دعا کہہ کر اللہ تعالیٰ اسے صحت دے آمین -

مجھے دو روز سے بفضل تعالیٰ آرام ہے پرسوں ایک رات دن بخار رہا - اب آرام ہے - کمزوری کا احساس ابھی تک ہے عزیز معظم قادر کا بھی 27 خط آیا خیریت سے پہونچ گیا - گھر یہاں اب سب کو آرام ہے اور سب دعا کہتے ہیں زیادہ دعا و ترقی درجات - والدان و ہاشم و محبوب و شوہزادان سب سلام کہیں -

سب کو ماں صاحب حسین و قادر کو و حیات و معظم محمد ان و خدا بخش سب کو ماں صاحب الحق دین کا دعا قبول ہو ... جیسے دو

مکتوب نمبر ۴۸

۴۹۶

16 - 11 - 41

شہ جیلاں مددگار تو باشد
معین الدین غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ آں عزیز کا راحت نامہ پہونچکر باعث مسرت ہوا صدق دل سے اسکی بارگاہ میں ملتجی ہوں کہ ہر کار میں آں عزیز کو ہر طرح سے کامیاب فرماوے عزیزم شوق و محنت سے جو بھی کام کرو گے اسے اللہ تعالیٰ رائگاں نہیں کرے گا۔ تم اپنی طرف سے شوق و محنت میں فرق نہ کرو اور نتیجہ کی امید اسکے فضل پر رکھو آمین۔ رات دن کیا ہر وقت تم لوگوں کی فکر میں فکرمند ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رکھے ہو اپنی رضا کے موجبات تمہیں حاصل ہوں آمین۔ الحمد کہ حضرت شیخ ابو سعید صاحب اور عزیز اب صحت یاب ہیں۔ شیخ ابو سعید صاحب کا خط جو آیا تھا جواب عرض کیا گیا۔ انہیں ایک قیاس دوڑایا جو کہ درحقیقت نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بمع اپنی اولاد کے ہمیشہ خوش و خرم رکھے آمین۔ تعجب ہے کہ حضرت مخدوم قادر صاحب کیسے چپکے سے یہاں سے گئے کیا اچھا ہوتا کہ اطلاع کرتے۔ خیر ہے کہ بہتری اسیمیں تلاش کی ہوگی۔ الحمد کہ انہیں اسود وہ کا آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرماوے انکی صحت فکر مند ہوں۔ ہم آرات دن انتظار اور فکر کر رہے تھے اور وہ صاحب بہاولپور آ پہونچے۔ معلوم ہوا کہ تم لوگوں کی کشش غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے غالب ہی کرے۔ غالباً تعلق پیدا کرو تاکہ سب غائب ہیں۔ اگر وہ صاحب یہاں تشریف فرما ہوں تو دست بستہ سلام عرض کرنا اور کہنا کہ وہاں صاحب خوب کی۔ اب ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ الحمد کہ تمہاری صحت ہے۔ جہاں رہو اچھے رہو۔ آمین۔ محبوب سرور لاڑکانہ آ گیا۔ والدہ اسکی ضعیف سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے آمین۔ تمہاری چھوٹی پھوپھی کو بخار آتا ہے۔ دیوان کو بھی پھر بخار آ گیا۔ کل یا پرسوں سید

مکتوب نمبر ۵۳

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 4-12-41

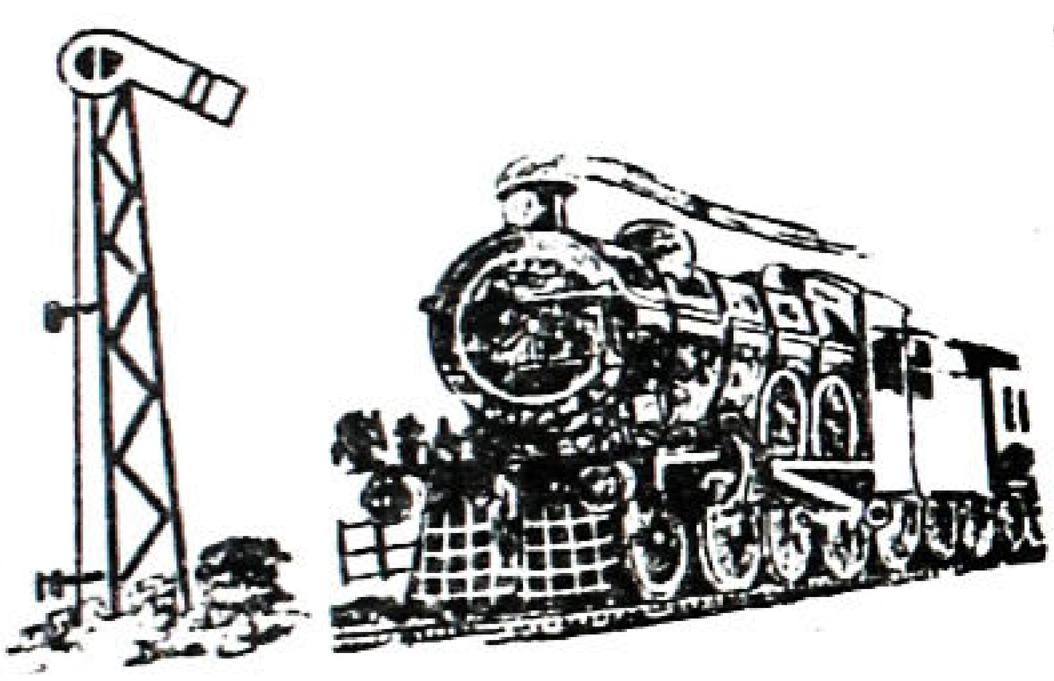

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بود کہ از عالم جدا باش

سبحانہ جلالہٗ مددگار تو باشد

معین الدین مزار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا، ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا رقعت نامہ پہونچا علاوہ خانہ ماپنا ہونے کا باعث مسرت ہوا
الحمد کہ عزیز عبد الحق کو بھی اپنے استاذ صاحب کا تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مع وسلامت رکھے اور دین و دنیا
کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنے ذوق و شوق سے ممتاز فرما کر سعادت دارین عطا فرمائے آمین
گیارہ دانے بادام کے رات کو بھگو دیا کرو علی الصبح ان سے چھلکے اتار کر انہیں خوب باریک پیس کر
قدرے شکر سرخ ملا کر اسے چاٹ لیا کرو دماغ و نظر کیلئے بہت مفید ہے۔ یہ رامپور والے مولانا صاحب
بھی ہمیشہ تعالیٰ یہی استعمال کرتا ہوں — تم بھی استعمال کرو اور عزیز کو بھی استعمال کراؤ۔ اگر ملک جی
شیخ الجامعہ صاحب بھی استعمال کریں تو انہیں بھی نہایت مفید ہوگا۔ مولانا مرحوم لکھتے ہیں کہ یہ نسخہ
بزرگ مولانا صاحب مرحوم نے استعمال فرمایا ہے اور انہیں عینک وغیرہ کی حاجت نہ پڑی۔
اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں تم کو عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ ہمیشہ اپنے کام میں پیار رکھنا
کہ اسی کو نتیجہ کی امید در باری سے رکھو۔ سعی تم کرو اور توکل اسی پر رکھو۔ اسکا در کسی وقت
نہ چھوڑو۔ وہ عالم اسباب ہے فقط ہر حکم اسکا ہاتھ مارو اور ثمر کی امید اسی سے رکھو۔ وہ جو کچھ بھی
کرتا ہے اور کرے گا بہتر ہی کرے گا۔ اسکی تقسیم پر دل و جان سے راضی رہو۔ جو کچھ ہمارے صاحب تعلیم کو
اسنے عطا فرمایا۔ ہر لحاظ سے اسکا احسان ہی احسان ہے کسی طرح سے اسکا احسان ادا نہیں ہو سکتا

مکتوب نمبر ۵۷

ریلوے دفتر گولڑہ

الف ۱۱۱

۲۶۹

تاریخ 11 — 1 — 42

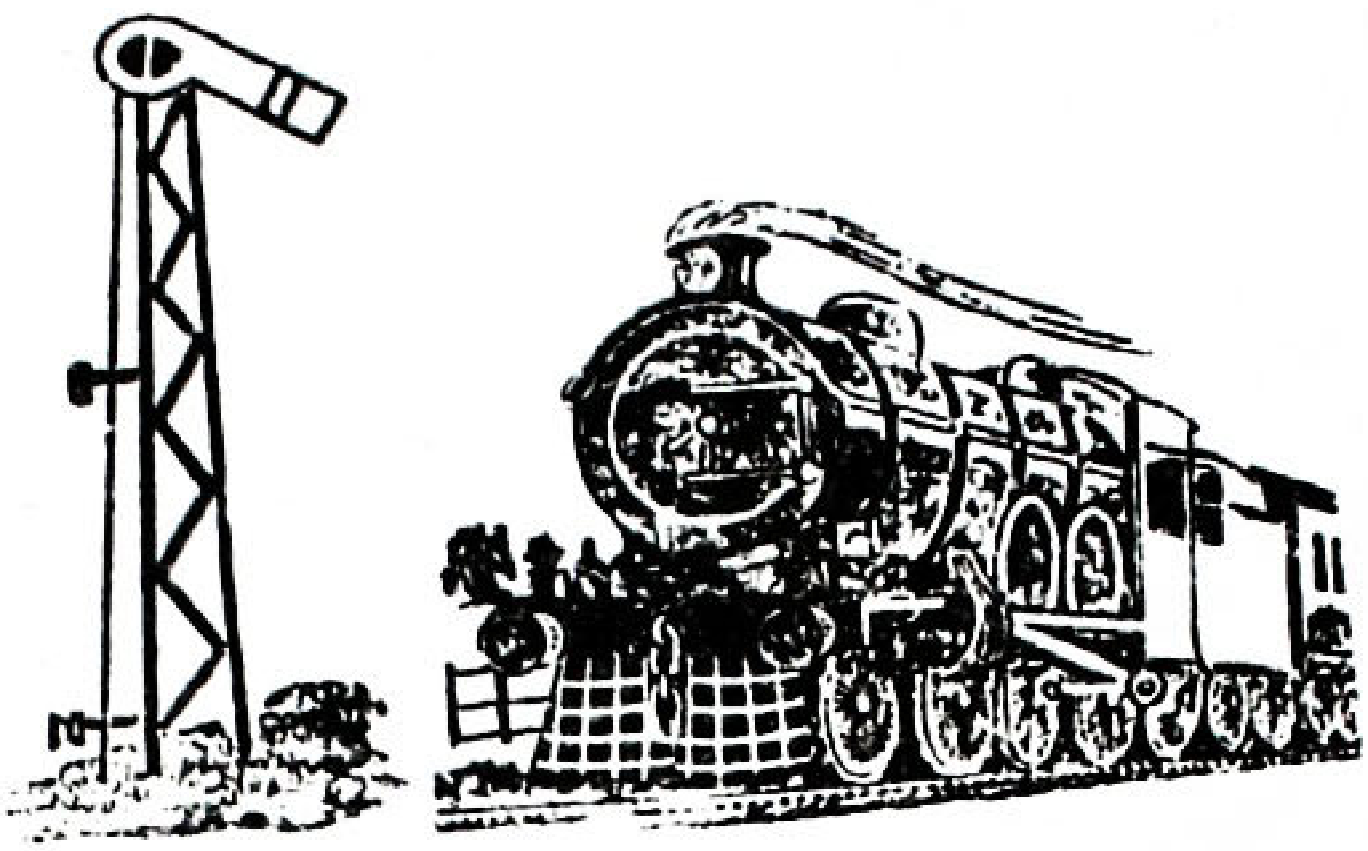

یار خدا رکھے میخانہ محمد کا
نیکو بود کہ از عالم جدا باش
ہم چنانکہ باشی با خدا باش

شہ جیلانؒ مددگار تو باشد
معین الدینؒ ممد تو باشد

عزیز از جان سلمہ الصمد الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچکر باعث شادمانی ہوا۔ کل سائرہ کی لاش یہاں لایا بہت کوشش کی کہ رات کو دفن ہو جائے مگر شمس مرحوم صندوق تیار نہ ہو سکا۔ اس لئے رات کو بڑے بیا لاش رکھی اب سائرہ کی دفن کرکے فارغ ہو رہا ہوں۔

تیرا خط شفیع کو دکھا دیا۔ طبیعت پریشاں ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔ خدا معلوم کیا ہو گا۔ اللہ تعالی تم کو اپنا ذوق و شوق دائمی عطا فرمائے اور دائمی زندگی نصیب ہو جائے۔

اگر کہ تم ملتان پہونچ گئے درست نہیں کہ مل صدمہ ہوتا۔ اس طرف بھی بارش بفضل تعالی آج بھی ہو رہی ہے زیادہ دعا۔ عزیز بفضل تعالی اچھا ہے۔ کل پیر اترکیاں بھی فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سب کو سلام

روزگار ہمہ تیرا خرچ کو سازجمہ ادھ

سلیک صاحب

مکتوب نمبر۱۱

۲۸۶

شہ جیلاںؓ مددگار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

17-2-42

عزیز از جاں سمیع الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات رہے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچکر باعث مسرت ہوا - اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب فرمائے مجھے چند دنوں سے اسی داد پر دوائی استعمال کرنے سے زخم ہو گئے ہیں اور مواد خارج ہو رہا ہے کل سے کچھ قدر افاقہ تو ہے مگر اصل تھا اور اس کا سبب موجود ہے - میری سب مرضوں کا سبب میرے تفکرات ہیں مادہ سوداوی پیدا ہوتا جاتا ہے اور اس سے ایک تمام خون خراب ہو رہا ہے - خیر کوئی فکر کی بات نہیں - تمہارا فکر ہے - اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو - تمہاری مانسی یہاں کیوں بیٹھی ہیں - پاکپتن شریف کا نہ رکھنے کا خیال نہیں بس یہی کچھ تھا - اس سے تو صاف معلوم ہوا کہ اپنا مطلب ہی مدنظر تھا - میں جو کچھ کہتا تھا وہ ٹھیک ہو گیا ہے - بڑے افسوس کی بات ہے - فوراً پاکپتن شریف جاکر اور اپنے والد کو لے آؤ - اگر وہ حسب وعدہ آ گئے تو ان کو ہمراہ لے آؤ ورنہ مجھے اطلاع دو تار کے ذریعہ تاکہ انکا بندوبست کیا جائے - باقی خیریت ہے - اپنے کام کا ہر وقت خیال رہے - کیا دماغ میں کچھ سیکھ رہے ہو نہیں کرتے - ہمت نہ ہارو - ہمت سے کام کرو اور ہر کسی

مالک ہیں کہ وہ فضل کرے - گھر کے سب دعائیں دیتے ہیں
خدیجہ بی بی مانسی پر ناراض ہے کہ پاکپتن شریف والوں کو ناراض کیا ہوا ہے -
بزرگ دعا و معلوم [illegible]

مکتوب نمبر ۴۲

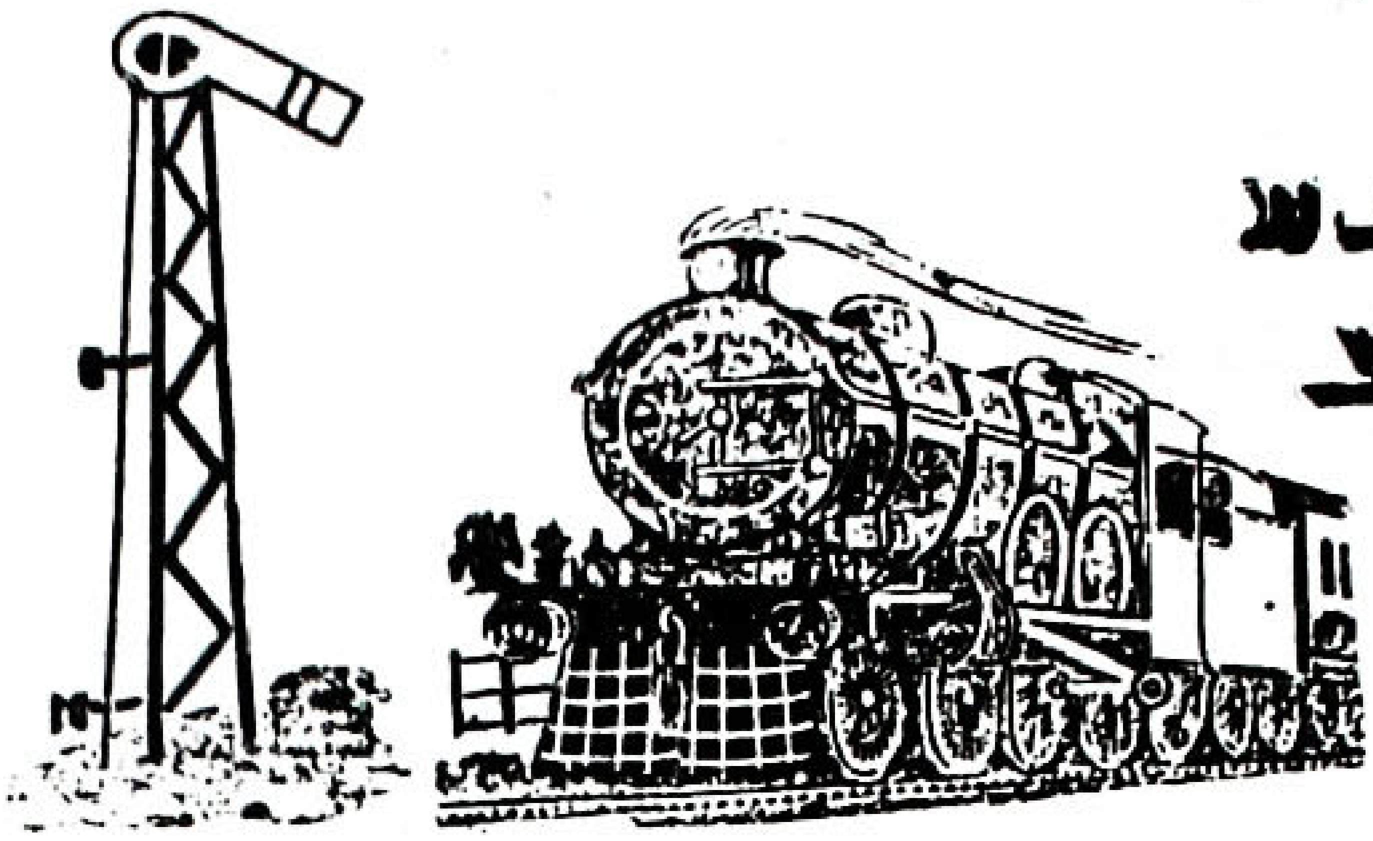

الف اللہ
۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 27-2-42

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بیم کہ از عالم جدا باش
بہر جا کہ باشی با خدا باش

شہ جیلاں مددگار تو باشد

معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سمیع الرحمن الٰہی ادام اللہ

بعد دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچا علاوہ کاشف مافیہا ہونے کے باعث مسرت ہوا
مجھے داد کی تکلیف بہت دنوں سے تھی زخم ہو گئے تھے اب زخم مل گئے ہیں مگر داد ابھی اسی طرح سے ہے
چند دنوں سے تمام بدن پر خارش شروع ہو گئی تھی پہلے سے اگرچہ کم ہے مگر بالکل گئی نہیں ہے - بارش نہیں ہوئی ہے
اور گندم کی تکلیف تمام خلق خدا کو بہت ہے - اگر خداوند چاہے کوئی اور کوئی امر مانع پیش نہ ہوا اور قابل سفر ہوا تو
اجازت رہا تو پہلی مارچ کو فرنٹیئر میل سے اجمیر شریف جانے کا قصد رکھتا ہوں - واپسی پر اگر ضرورت پڑی تو
رامپور و لکھنؤ سے بھی ہوتا آؤں - امید ہے کہ بہت عمدہ خرچ ہو جائے گا - تم نے اپنے کپڑوں متعلق کچھ نہیں لکھا
اللہ تعالیٰ صحت میں رکھیں اور تم اپنے کام میں خوب مشغول رہو اللہ تعالیٰ توفیق کرے گا - عزیز کا خیال ہر طرح سے رکھنا
امید ہے کہ تمہاری ماسی پاکپتن شریف چلی گئی ہوں گی - اللہ تعالیٰ اسے بھی صحت دے - دن بہت ہو گئے فکر ہے
باقی خیریت ہے - گھر سے سب دعائیں دیتے ہیں -

مکرمی کی خدمت میں نیاز - باقی احباب کو سلام علیک - عزیز کو دعا ترقی درجات -

درویش علی قادری خیرخواہ ساز جمید ازل

دعا بخت مجھے بھی حضرت منعم قادری
ربے صاحب سلام نظرانواں دیوالاں

مکتوب نمبر ۲۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 16.....5.....42

۸ الحج ۱۳۶۱

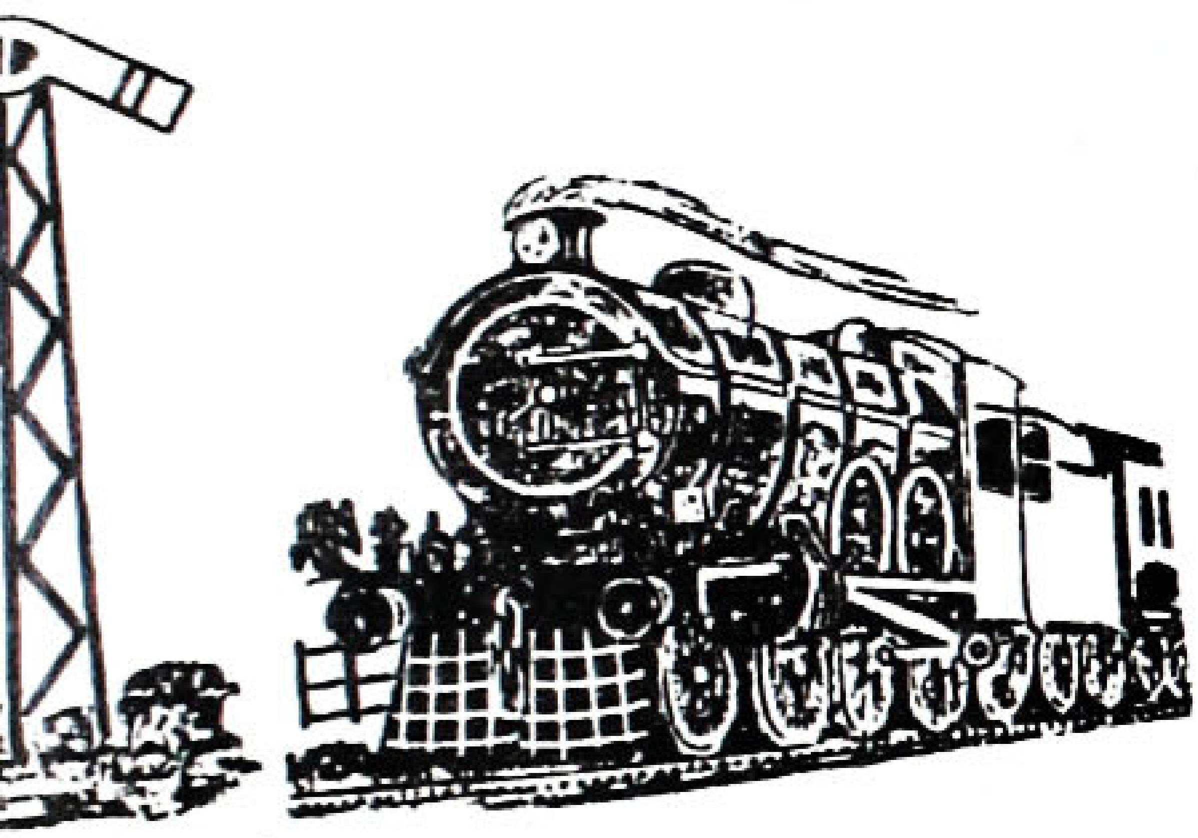

آباد رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بود کہ از عالم چند باش
پیش عاشق کہ باشی باخدا باش

سینہ جیلانیؒ مددگار تو باشد

معین الدینؒ غمخوار تو باشد

عزیز اللہ جان سلمہ الرحمن الی الیوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچکر باعث مسرت ہوا۔

آج امتحان شروع ہوا ہوگا۔ امید ہے کہ پرچہ کے متعلق تم نے آج لکھ دیا ہوگا کیونکہ کتب قدرے

اور تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول کے بندہ دن کے بعد سب ساتھیوں کے کامیاب فرمائے آمین

ہر روز کی خیر دیتے رہا کرو۔ بابا جی خیریت سے ہے۔ قاری خیریت کے سب صاحب ہیں۔

زیادہ دعا ہے سب کو ماد صاحب عزیز مرا دعا ترقی درجات۔

محبوب کا بارے آپ آرام بر شد مگر دل ہر اڑا کے دم تیرا دل خو خول سا زخیمہ ادرہ

بارہ دعا پیر حکیم

مکتوب نمبر ۶۷

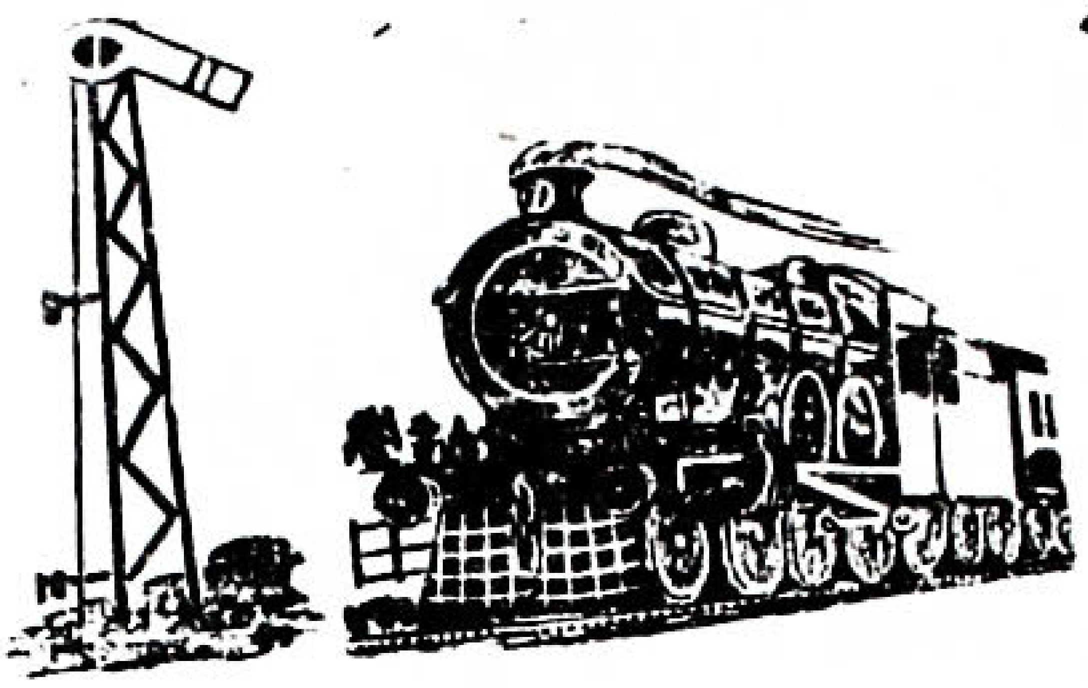

ریلوے دفتر گولڑہ

الف ۸۸

تاریخ 21-5-42

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا
نیکو بود کہ از عالم جدا باش
...

شہ جیلان رضی مددگار تو باشد
معین الدین رضی غمخوار تو باشد

عزیز از جان سعید الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعاء ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت کل بھی اور آج بھی پہونچکر باعث مسرت ہوا۔ رات دن فکر اسی طرف لگا رہتا ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیز کو مع اپنے رفقاء کے کامیاب فرمائیں۔ عزیز فضل الٰہی سوار فتح محمد صاحب راولپنڈی میں بوقت پرچے دکھلانے کیلئے آتے ہیں پہلا دوسرا جو تھا دیکھے ہیں۔ تیسرا نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کریں۔ آمین۔ کیا امتحان اب تک دے رہے۔ معلوم نہیں کس روز تک ہو رہے ہیں۔ اختیاری پرچے بھی دو رکھے ہیں گھر میں سب دعائیں دیتی ہیں۔ میں نے بعد از شریف ماں صاحب کی فاتحہ خوانی کیلئے آنا تھا۔ مگر ابھی تک طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی۔ مجبور ہوں اگرچہ بخار سے آرام ہے مگر کھانسی سے سخت تکلیف ہے دو رات دوائی سے ایک اسہال بھی ہوا اور دق بھی جیسے ریشہ وغیرہ خارج ہوا۔ پہلے کچھ آرام تھا لیکن بہت کمزوری ہے [illegible] تین چار دن سے کچھ نہیں کھایا۔ معدہ بالکل بند سا معلوم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔ اگر اسکی طبیعت ٹھیک ہوئی اور میری بھی صحت ہو گئی تب تو ابھی ہی فاتحہ خوانی کیلئے آؤں گا۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد۔ آگے سرور کو فلاں [illegible] صاحب مرحوم کا بھی سالانہ ہے۔ کل مکرمی استاد صاحب سالانہ کیا گیا۔ ختم بھی پڑھوایا گیا۔ اور کچھ [illegible] اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عبد الحق کا فرض تھا کہ قاری [illegible]

مکتوب نمبر ۱۷

ریلوے دفتر گولڑہ

الف ۱۱۱

۷۲۹

تاریخ 2-6-42

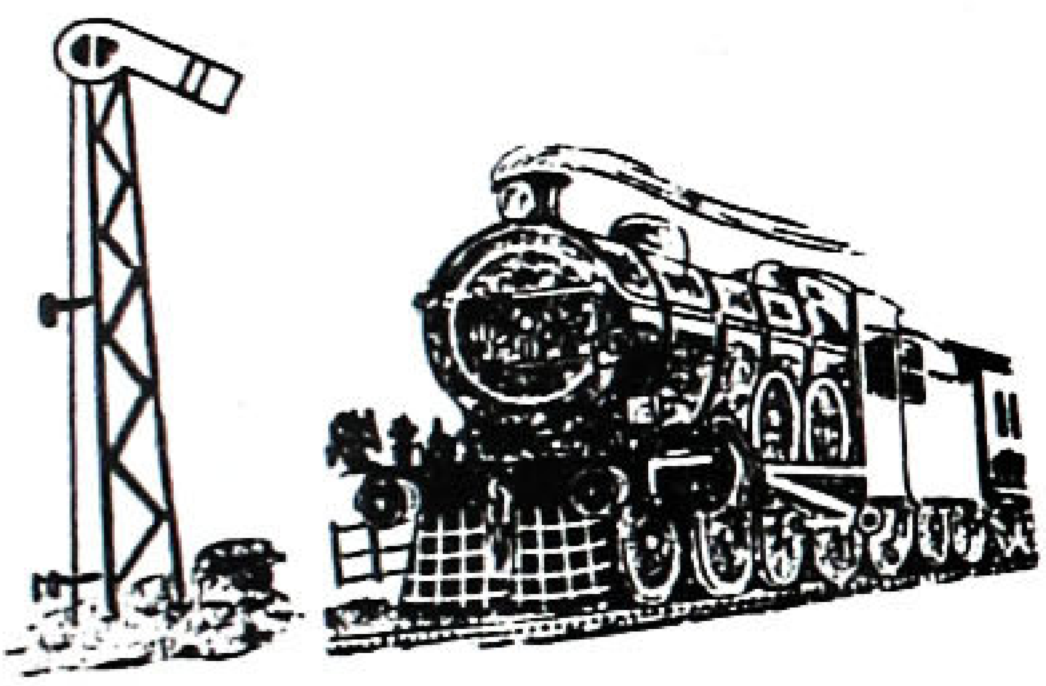

آباد خرابات کے میخانہ محمد کا

نیکو بود کہ از عالم جدا باش
بہر جا کہ باشی با خدا باش

سیّد جیلان شاہ مددگار تو باشد

معین الدین شاہ غمخوار تو باشد

عزیز از جان سید عبدالرحمٰن الیٰ یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ ملا ۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ۔ ثبت ما ئینا ہمارا
مالک حقیقی حافظ و ناصر ہو دستگیر دستگیر ہو ۔ معین معین ہو ۔
اُسکی محبت تمہارے دل میں ہو جو کہ حقیقتاً اُسکی جگہ ہے ۔ اُسکا سودا تمہارے سر میں ہو ۔ تمہاری عمر اُسکی راہ میں
بسر ہو ۔ اُسکی مخلوقات کے صحیح معنوں میں خادم ہو ۔ اُسکی رضا کے موجبات کی بارش ہو
عبودیت کے لباس سے ہمیشہ ملبوس رہو ۔ تسلیم و رضا کے خوگر رہو ۔ ہر ایک کو عزت کی نگاہ
دیکھو ۔ بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر رحم کرو ۔ ضعفاء کی امداد حتی الامکان کسی قسم کا دریغ مت کرو
اپنے عیبوں کی طرف ہر وقت دیکھو ۔ دوسروں کے عیوب پر مت نظر کرو ۔ خوف و رجا کے عالم میں
وقت گذارو ۔ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسافر چند روزہ سمجھ کر گذران کرو ۔ ہر حال و ہر آن میں اُسکی یاد سے
غافل نہ ہو ۔ اُسکی یاد کو مقصود بالذات سمجھو ۔ حصول علم سے بھی یہی مراد ہے ۔ اصلی کو ہر مقصود دل کو
کسی نے کیا اچھا کہا ہے ۔ ؎ در میکدهٔ وحدت ہوشیار نمی گنجد + در عالم بیرنگی جز یار نمی گنجد
یہ شعر دیکھنا ایسا آ کر محبوب کے شغل ہیں ۔ دل دماغ پر ہر وقت اُسکا تسلط ہو ۔ اپنے رفتار و گفتار
اُسکی طرف سے جو کچھ بھی آئے سبھی خوش ہو نا چاہئے ۔ سب کچھ اُسکی طرف سے جو مناسب ہوا ہو رہا
ہوتا ہے ۔ اُسکا کوئی بھی فعل حکمت خالی نہیں ہوتا ۔ اسکے تعلق کسی حالت میں بھی کم نہ ہونا دو

مکتوب نمبر ۷۲

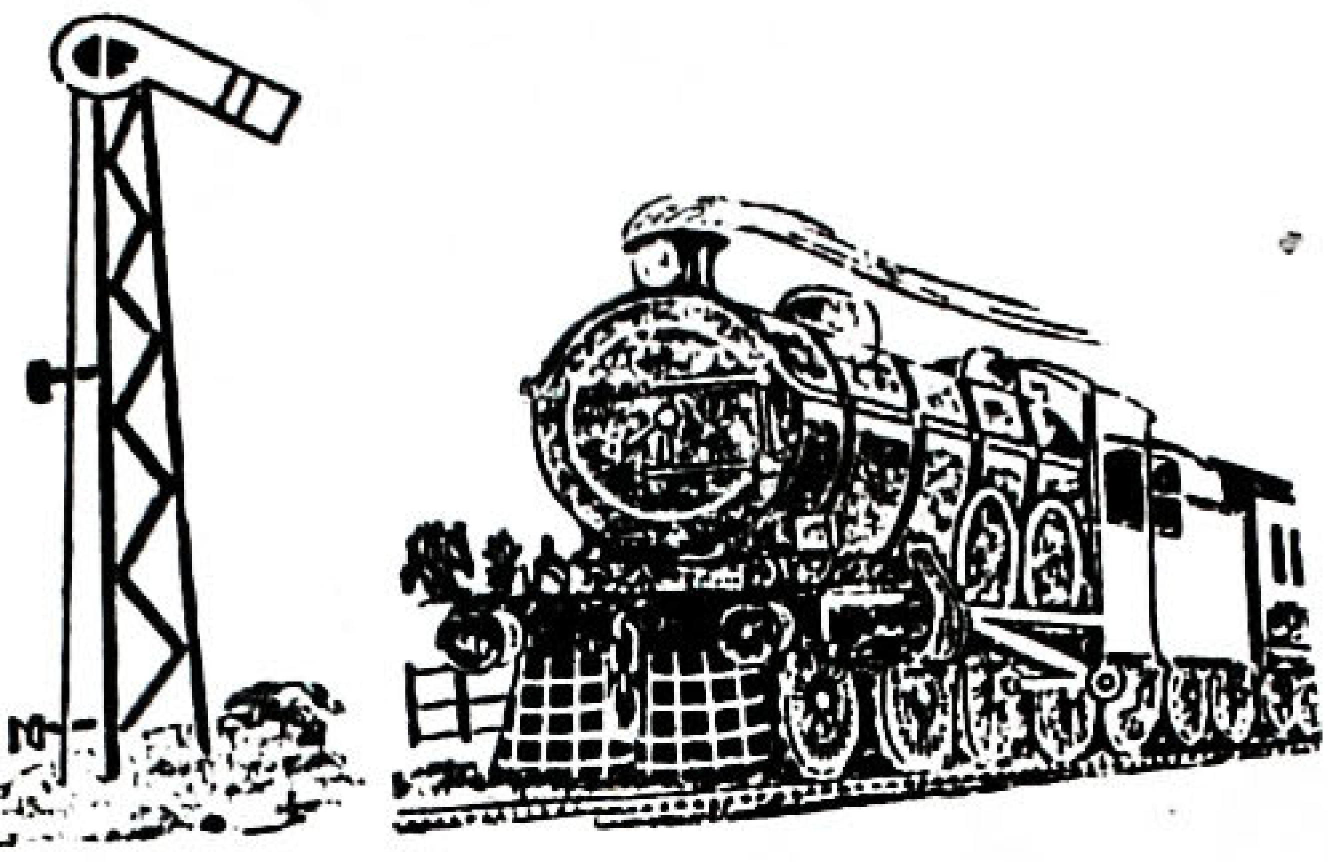

ریلوے دفتر گولڑہ

الملک للہ

۷۸۶

تاریخ 7 ... 6 ... 42

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا

نیکو بیم کہ از عالم جدا باش
بہر جا کہ باشی با خدا باش

شہ جیلاں رضی مددگار تو باشد

معین الدین رضی غمخوار تو باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمن الی یوم المیزان

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچا علاوہ حالات خیریت کے باعث مسرت ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیز کو مع اپنے تمام رفقا کے کامیاب فرمائے آمین۔

گرمی اس طرف بہت کافی ہو گئی ہے شدت لو ہے ہوا چلنے آج لگی ہے۔ حضرت عظیم قادر صاحب کا دمہ کا دورہ پھر کمت ہو گیا۔ ان کی طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے شہنشاہ کی گردن میں کئی دن سے درد ہے۔ اسے بھی اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے ہمچو مے کو ادر تو آرام ہے۔ کھانسی ابھی تک ہے۔ اللہ صحت دے

گھر میں سب خیریت سے ہیں۔ محبت سے دعا دیتے ہیں۔

یہاں سے کونسی تاریخ کونسی گاڑی پر روانگی کا قصد ہے سے مطلع کرنا۔ سب متعلقین کو دعا

والسلام

دعا گو ... خیر خواہ ...

مکتوب نمبر ۷۶

[illegible]

۷۸۶

شہ جیلانؓ مددگار باشد

3-12-42

معین الدینؓ غمخوار باشد

[illegible]

میرے عزیز تمہارا خدا حافظ ہو آمین

بعد دعا و ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچ کر علاوہ

خاطر شاد ہونے کے باعث مسرت ہوا۔ تیری صحت کیلئے رات دن فکر

رہا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نعمت صحت کلی ظاہری و باطنی عطا فرمائے آمین ۔

[illegible] باقاعدہ کرو روپیہ کی ضرورت ہو تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک رسالہ [illegible] تصنیف شدہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۸۳

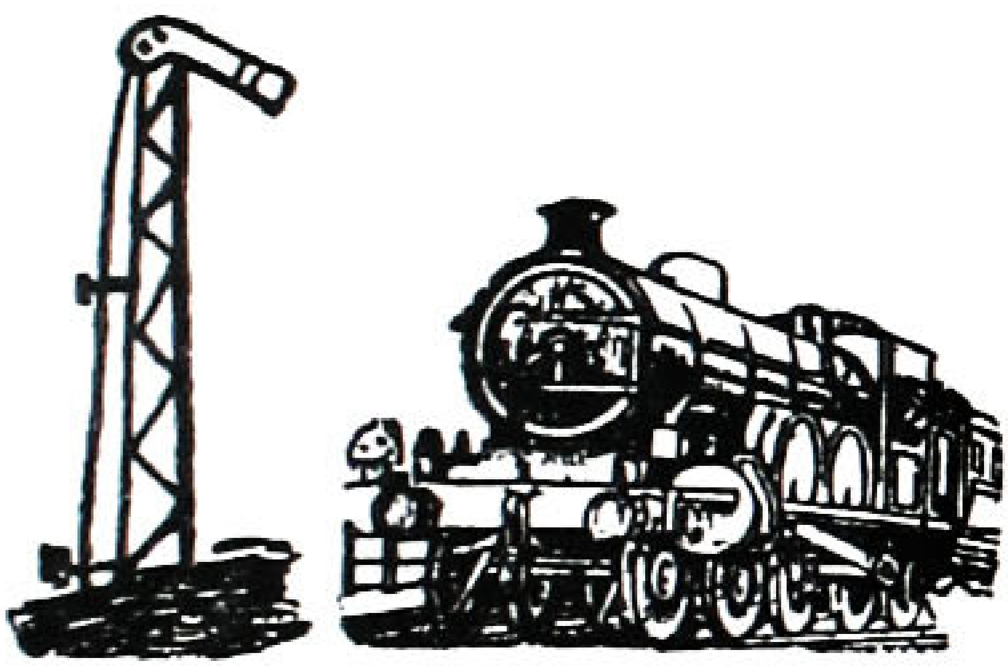

الملک للہ

۷۸٦

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ 43 / 10 / 16

آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا ۔

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

عزیز از جان سعد الرحمن ایم اے ایل ایل بی

بعد دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا رقعت نامہ پہونچ کر باعث [illegible] ہوا ۔

عزیز جس پیری کی عمر میں پہنچ چکا ہوں ۔ دل اور صدمہ دیکھ چکا ہوں ۔ دنیا فانی کا تماشہ دیکھتے جاؤ ۔ مگر

عبرت حاصل کرتے جاؤ ۔ یہ عالم بڑی جامع کتاب ہے اس میں ہر ایک سبق لکھا ہوا ہے کہ دیکھا جاتا ہے

عزیز کا گمان صدمہ ہے اور ہمیشہ رہیگا ۔ مگر مشیت ایزدی کے آگے سب سرنگوں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استقلال

عطا فرمائے جس مقصد کیلئے اس چند روزہ [illegible] ہم اسکو پورا کریں ۔ اسکی توفیق سے

ہو سکتا ہے وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین ۔

12/9 ۳ بجے [illegible] عزیز [illegible] جلیل [illegible] خون کی قے [illegible] جان دی ۔

فقط [illegible] جنازہ جہاں حضرت کا [illegible] تھا وہاں گیا ۔ [illegible]

[illegible] تھا ۔ بیماری کا نام [illegible] تھا ۔ [illegible]

[illegible] حضرت کے روضہ [illegible] اس وقت خیال [illegible] تمہاری طرف [illegible]

چہرہ کیسا نورانی [illegible] زمانہ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] بہتر ہے کہ تم یہاں [illegible]

[illegible] ۔ کئی دن سے [illegible] کو بھی بخار [illegible] تھا ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] آرام [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۸۶

۷۸۶

17-11-43

شہ جیلانی مددگار تو باشد
معین الدین غمخوار تو باشد

[illegible]

عزیز از جان خدا حافظ و ناصر ہو آمین

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ میں کل سیالکوٹ سے بر راستہ لاہور یہاں پہنچ گیا ہوں - تمہارا خط شیخوپورہ پہنچا - کیفیت معلوم ہوئی - عزیز کیا کہوں - دنیا دنیا ہے - اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور بطفیل اپنے مقبولوں کے مدعا یاب فرمائے آمین -

کل مولا بخش کا بھی خط ملا - ملاحظہ سے گذرا - مولا بخش کو [illegible] فوری یہ [illegible] قسم کی بات جس سے وہ تنگ ہو جاتی [illegible] ہرگز ہرگز نہ کرے - جب وہ مانتے ہی آ مانتے تھے - اب جب نہ مانتے تو اسکا علاج بجز خاموشی کے اور کیا ہو سکتا ہے - میری طرف سے یہ مضمون اسے سنا دینا - آئندہ کو کوئی انکی طرف سے شکایت نہ آ[illegible]

تم نے جو [illegible] کی طرف خط لکھا وہ کس قسم کا لکھا کہ جس سے وہ [illegible] تم جانتے ہو کہ اس کا کہنے والا کون ہے اور اسکے پاس کوئی کہنے والا ہو تو دن میں دو تین طرف خط ہی لکھاتی رہے - ہر وقت [illegible] تمہارا خیال تمہیں خط اسکی طرف لکھ -

جو تم مدت مدید [illegible] شریعت کی [illegible] کا خیال تھا اب خیال [illegible] ۲۲ بروز سوموار فیروزپور میل سے چلے جاؤں - [illegible] ارادہ [illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۸۷

H. Naik Mohd   Mohd Shafi & Bros.

High Class Drapers, Tailors & Outfitters.

Old Fort, Rawalpindi City.

Date 22 — 11 — 1947

No ....

بسم [illegible] جیلانی [illegible]

معین الدین [illegible]

عزیزم [illegible] عبدالرحمن ایم اے [illegible]

بعد از دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچا کر علاوہ [illegible] خوشی کا
باعث راحت ہوا [illegible] روز [illegible] آرزو [illegible] بار بار [illegible]
وہ ذات باری محض اپنے فضل و کرم سے ان عزیزان کو [illegible] خوشی و [illegible]
اور [illegible] اپنی رضا کے عنایت فرما کر [illegible] [illegible] اسے [illegible]
اپنے ذوق و شوق سے مالا مال فرما کر راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے [illegible] علم با عمل [illegible]
صاحب عرفان ہو — آمین ثم آمین

آج [illegible] پہونچ گیا [illegible] کل 23 شوال [illegible] [illegible] شریف [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] کل [illegible] شریف [illegible] استعمال [illegible]
[illegible] [illegible] سے واپس آ گیا ہوں۔

آج [illegible] قائم [illegible] [illegible] والد [illegible] انا للہ و انا الیہ راجعون
[illegible] 25 [illegible] 26 [illegible] 27 [illegible] 28 [illegible] 27
[illegible] پہونچ جاؤں گا۔

[illegible] تمام [illegible] شریف [illegible]
عزیز [illegible] [illegible] الاسلام [illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۹۱

از گوالیار لشکر
۱۲-۶-۶۶

شیخ جیلانیؒ مددگار ترا باشد
معین الدینؒ غمخوار ترا باشد

عزیز از جان سلمہ الرحمٰن السلام علیکم

امید ہے دعا شریف درجات سے واقف ہو گئے ہو [illegible] دو تین ماہ کے بعد [illegible] گوالیار [illegible] لیا ہو
تمہاری پریشانی کا اثر اپنے قلب پر [illegible] رہتا ہے [illegible]
پریشانی ہوئی [illegible] بہتر [illegible] ہو
اور تمہاری بہبود [illegible] زندگانی کا باعث ہو [illegible] نصیب ہو
یہ عوارضات ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کامیاب فرمائے [illegible] تم مقصود الحال پر
پہونچ جاؤ۔ کسی قسم کی پریشانی مت کرو۔ ہر وقت تم لوگوں کی بہبودی [illegible] دعا کرتا
[illegible]
[illegible] ختم ہونے پر [illegible]۔
کل ۱۲ [illegible] ہو جاؤں گا [illegible]
گھر [illegible] حضرت [illegible] فرمان کے مطابق [illegible]۔
ان سے [illegible] پہونچ جاؤں گا۔
عزیزہ [illegible] کا خیال بہت رکھنا [illegible] تمام لوگوں کو [illegible] تمام رفقاء کو
[illegible]
الحمدللہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

مکتوب نمبر ۹۳

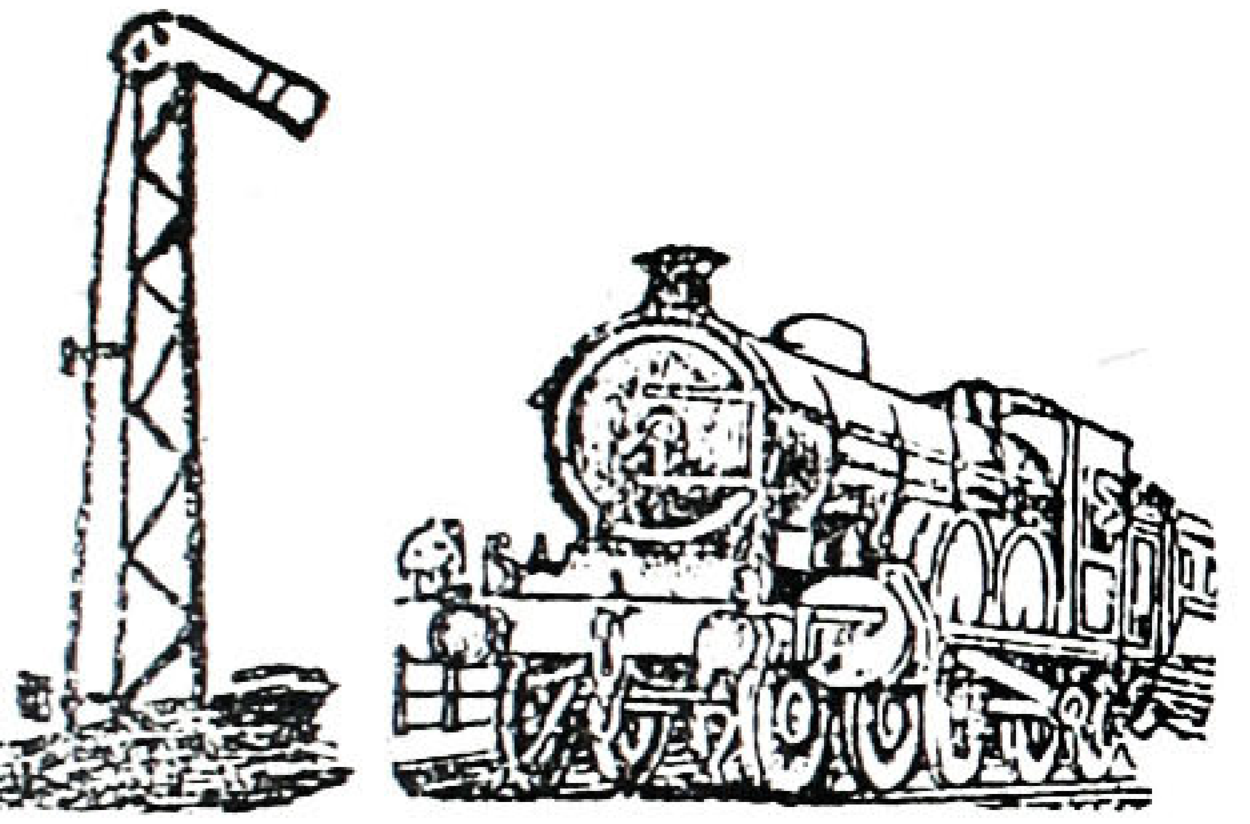

المُلکُ لِلّٰہ

۷۸۶

ریلوے دفتر گولڑہ

تاریخ ۲۲ / ۵ / ۱۹

آباد خدا رکھے میخانہ محمد ﷺ

نمیگویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

شہنشہ جیلانی مددگار تو باشد

معین الدین غمخوار تو باشد

عزیز از جان سعید الرحمن الی یوم المیزان

بعد دعا ترقی درجات کے واضح ہو کہ عزیز کا راحت نامہ پہونچا جس کا عرصہ سے انتظار تھا پہونچ کر باعث راحت قلب ہوا

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیز کو کامیاب علی احسن الطریق فرمائے اور

اپنے ذوق و شوق سے ہمیشہ مالا مال کرے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے آمین

امید ہے کہ حالات سے سب کچھ معلوم ہو گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیریت ۲ کو روانہ ہو کر کالا ہو کر [illegible]

رات کو [illegible] صبح بہاولپور یا عصر کو پہونچنے کا قصد رکھتا ہوں۔

اگر مناسب سمجھیں تو حضرت شیخ الاسلام صاحب کی خدمت میں [illegible] تاریخ مقرر کر کے اطلاع دے دیں تا کہ

وہ سواری کا انتظام کر دیں۔ [illegible] امید ہے کہ ۱۵-۱۶ تک سواری ہو جاوے گی کچھ تعجب نہیں کہ

اس سے بھی زائد ہو جائیں۔ باقی آئندہ پر مشورہ کیا جائے گا۔ اگر مناسب سمجھیں تو ۸ تاریخ مقرر کر دیں یا

۶ - الحمد للہ عزیز کو آرام ہے اللہ تعالیٰ ہر طرح سے آرام دے۔

مکرمی میاں صاحب لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں [illegible] باد رکھیں۔

[illegible] زیادہ نہیں - باقی عند التلاقی انشاء اللہ - زیادہ دعا سب احباب [illegible]

[illegible] - مکرمی شیخ الاسلام صاحب کی خدمت میں [illegible] دعوات [illegible]

[illegible] - [illegible]

باب ثالث

تشریحات

۱۔ یاد خدا (باخدا باش)

یاد خدا وہ قوت و طاقت ہے جس کے ذریعے مومن دنیا کے مصائب و آلام خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے اور روحانی منازل احسن طریقہ سے طے کرتا ہے۔ اسی لئے حضرت بابو جی صاحبؒ نے مکتوب نمبر ۲ میں اپنے بڑے لخت جگر حضرت قبلہ لالہ جی صاحب مدظلہ العالی کو تحریر فرمایا:

"بھائی کی بہبود میں کسی قسم کا تغافل نہ کرو۔ اس کو اپنا بازو سمجھو۔ مل کر یاد خدا اور خلق خدا کی خدمت میں کمر باندھو۔ اس دنیا فانی میں اسی کی یاد کے لئے آئے ہو مگر یاد وہ یاد جو کہ فی الواقع یاد ہے جو کہ صفت دل کی ہے نہ زبان کی۔ وہ چونکہ دل میں رہنے والا ہے اس لئے دل اسی کو دو تم جان و دل سے اسی کے ہو کے رہو"۔

مکتوب نمبر ۵ میں ارشاد گرامی ہے:

"عزیز من جہاں تک ہو سکے وقت کو ضائع نہ ہونے دو وقت کو غنیمت سمجھو۔ جس نے یہ وقت تمہیں دیا اسی کی یاد میں صرف کرو۔ اسی کی یاد سے تمہارا دل زندہ ہو گا چنانچہ کسی صاحب دل نے کیا ہی خوب کہا ہے"۔

کے نمیرد ہر کہ را با اوست دل

دل بدو وہ دوستدارو دوست دل

"عزیز یہ یاد رکھ کہ راحت قلبی بغیر یاد اس کی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت شیخ جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

آں یکے پرسید از روئے یقیں

از جنید اے سرور دنیا و دیں

شادیٔ دل مرد را کے حاصل است
گفت آں وقتے کہ حق اندر دل است
ذکر کن در روشنی و در غسق
تا حدیث نفس گردد یاد حق
افضل الذکر آمدہ اندر خبر
لا الہ الا اللہ اے دیدہ ور

مکتوب نمبر۳۳ میں یوں نصیحت فرمائی ہے۔

"عجز و نیاز کا تحفہ ہر وقت اپنے مالک کی بارگاہ میں پیش کیا کرو۔ کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو۔ اس کی یاد کو دل میں جو کہ واقعی اس کا مسکن ہے اس سے خالی نہ کرو"۔

مکتوب نمبر ۱۷ میں آپ نے پھر فرمایا۔

"ہر حال و ہر آن میں اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ اس کی یاد کو مقصود بالذات سمجھو"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ و اذ کر ربک کثیرا" و سبح بالعشی والابکار(آل عمران: ۴۱)

ترجمہ: کثرت کے ساتھ اپنے رب کا ذکر کرو صبح و شام تسبیح کر۔

۲۔ واذ کر ربک فی نفسک تضرعا و خیفتہ" (الاعراف: ۲۰۵)

ترجمہ: اپنے جی میں عاجزی اور خاموشی کے ساتھ اپنے رب کو یاد کر۔

۳۔ و من اعرض عن ذ کری فان لہ معیشتہ" ضنکا" (طٰہٰ: ۱۲۴)

ترجمہ: جس نے میری یاد سے منہ موڑا پس اس کی معیشت تنگ ہو

گئی۔

۴۔ واذ کرو اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون (الانفال: ۴۵)

ترجمہ: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت گنج شکرؒ کا قول :۔

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ اے درویش جن لوگوں کا دل ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتا ہے وہ مردہ ہے زندہ نہیں ہے۔ اس لئے صوفیا اس دل کو جو یاد حق سے غافل رہے زندہ نہیں شمار کرتے۔ ان کا مقولہ ہے کہ اگر وہ دل زندہ ہوتا تو ہرگز یاد حق سے غافل نہ رہتا پھر حضرتؒ نے فرمایا کہ اے درویش! ایک بزرگ تھے جب ان پر حال طاری ہوتا تو وہ اس طرح یاد حق میں مستغرق ہو جاتے کہ اگر ان کو اس وقت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا تو ان کو ذرا بھی اس کی خبر نہ ہوتی۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب ابن ملجم بدبخت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا عہد کیا تو اس کے لوگوں نے اس سے کہا کہ تو اور تیرے جیسے ہزار بھی ان کو ہلاک نہیں کر سکتے مگر ہاں جس وقت وہ نماز میں ہوں یا ذکر حق میں مشغول ہوں تو اس وقت یہ ممکن ہے۔

پس ابن ملجم بد بخت نے اس چیز کو دل میں رکھ لیا اور ایک روز جب حضرت علی رضی اللّٰہ تعالی عنه نماز پڑھ رہے تھے اور خدا کے حضور میں ایسے مستغرق تھے کہ انکو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں تھا تو ملجم بدبخت نے وار کر دیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو خون بہتا ہوا دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے پھر لوگوں نے سب بات بتائی۔ (۱)

حضرت واسطیؒ کا قول :۔

ایک صوفی حضرت واسطیؒ فرماتے ہیں کہ جب حق تعالی باطن پر غالب ہو جاتا ہے تو اس کے باطن میں کوئی احساس باقی نہیں رہتا نہ خوف کا اور نہ رجا کا۔(۲)

حضرت رومیؒ کا ارشاد :۔

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

ذکر کن ذکرے کہ غیر از دل رود
غیر منسی ذات حق در دل بود
ذکر یاد از دل بود نے از سخن
کو بود صوت و ہوائے از دہن

ترجمہ اللہ تعالی کی یاد اس طرح سے کرو کہ غیر دل سے نکل جائے صرف ذات حق دل میں باقی رہ جائے۔

ذکر تو دل کی یاد کا نام ہے باتوں میں یاد کرنے کا نام نہیں کیونکہ باتیں تو صرف منہ کی آواز اور ہوا ہوتی ہیں۔

۲۔ اخلاص یعنی بے غرض ہو کر اللہ کو یاد کرنا

شریعت و طریقت میں اس بات کا اعلیٰ مقام ہے کہ بندہ اپنے اللہ کو بغیر کسی غرض کے یاد کرے اسی لئے حضرت بابو جیؒ نے مکتوب نمبر ۳ میں فرمایا۔

"اسے اپنی کسی غرض کے لئے یاد نہ کرو۔ جب یاد کرو تو اسے اپنا مالک اور رب سمجھ کر یاد کرو۔ وہ دانا ہے با حکمت ہے۔ ہماری سب ضرورتیں وہ جانتا ہے۔ جو ہمارے مناسب ہوتی ہے وہ ہمیں دے دیتا ہے"۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ اور حضرت داتا گنج بخش صاحبؒ کا قول :۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ دعا میں فرمایا کرتے تھے۔

الھم اخباء الجنۃ والنار فی خبایا غیبک حتی نعبد بغیر واسطۃ

حضرت داتا صاحبؒ اس قول کی وضاحت یوں کرتے ہیں (اے اللہ جنت و دوزخ اپنے غیب کے پردوں میں چھپا دے تاکہ ہم کسی لالچ کے بغیر بلا واسطہ تیری عبادت کریں) چونکہ بہشت کی طبیعت کو خواہش ہے اس لئے دنیا میں اہل عقل اسی بہشت کے لئے عبادت کرتا ہے اور چونکہ ان کے دل کو محبت الٰہی سے کوئی لگاؤ نہیں۔ اس لئے لا محالہ غافل آدمی مشاہدہ الٰہی سے حجاب میں رہتا ہے۔ (۴)

حضرت ذو النون مصریؒ کا قول :۔

حضرت ذو النون مصریؒ فرماتے ہیں۔

"تین چیزیں اخلاص کی نشانیاں ہیں (۱) عوام کی مدح یا مذمت بندے کے نزدیک یکساں ہو (۲) اعمال میں وہ اپنے اعمال کو دیکھنا بھول جائے۔ (۳) یہ بھی

بھول جائے کہ وہ آخرت میں اپنے اعمال کا ثواب چاہتا ہے۔(۴)

حضرت رویمؒ کا قول :۔

ایک صوفی با صفا حضرت رویمؒ کا قول ہے۔ اعمال میں اخلاص یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے عوض دنیا و آخرت میں کوئی چیز نہ چاہے۔(۵)

حافظ شیرازیؒ کا قول :۔

تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

(تو گداگروں کی طرح مزدوری (اجرت) کی شرط پر بندگی (عبادت) نہ کر کیونکہ خواجہ یعنی اللہ تعالیٰ خود بندہ پروری کا طریقہ جانتا ہے)۔ (٦)

سیدنا پیر مہر علی شاہ کا قول :۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا ''اخلاص وہ چیز ہے کہ چاہے وہ زمین کے اندر پیدا ہو تب بھی اس کا فروغ آسمان پر تجلی کرتا ہے اور غرض و غش (دھوکہ) وہ چیز ہے کہ اس کا عروج آسمان پر بھی ہو مگر سر اس کا پستی میں ہوتا ہے اور اس کی کامیابی ناکامی ہے۔''

ذاکر جب خدا تعالیٰ کا ذکر خضوع و خشوع کے ساتھ ادا کرے اور اپنا ظاہر و باطن بہ توجہ صحیح متوجہ کرے تو دو باتوں سے خالی نہیں رہتا۔ یا تو اس کا مقصد و مطلب پورا ہو جاتا ہے یا ذوق و شوق میں ایسا مشتغل ہوتا ہے کہ دنیاوی مقاصد کا بود و نا بود یکساں جانتا ہے اور اس حال و وجدان کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔(۷)

۳۔ اللہ تعالیٰ کا ہو جانا

حضرت والاؒ نے مکتوب نمبر ۳ میں تصوف کی اس بنیادی منزل کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا۔

"مالک الملک سے تعلق پیدا کرنے سے ہمیشہ آرام میں رہو گے۔ دائمی زندگی حاصل کرو گے۔ دراصل زندہ اس وقت کہلانے کے مستحق ہو گے کہ جس وقت تم نے اس زندہ سے تعلق پیدا کر لیا۔ مختصر یہ کہ بہر حال و بہر کیف اسے نہ چھوڑو۔ اسے اپنی کسی غرض کے لئے یاد نہ کرو۔ جب یاد کرو تو اسے اپنا مالک اور رب سمجھ کر یاد کرو۔ وہ دانا ہے با حکمت ہے۔ ہماری سب ضرورتیں وہ جانتا ہے۔ جو ہمارے مناسب ہوتی ہے وہ ہمیں دے دیتا ہے"۔

عزیز! تم اسی کے ہو جاؤ جس نے تمہیں نابود سے برنگ بود کر کے ظاہر فرمایا۔ جو تمہاری سب ضرورتوں کا کفیل ہے تم کو رات دن اسی کے خیال میں رہنا چاہیے۔ تم زندہ رہو تو اسی کے لئے تم مرو تو اسی کے لئے۔ تم کھاؤ تو اسی کے لئے۔ تم پیو تو اسی کے لئے۔ غرض کہ جو کچھ بھی کرو اسی کے لئے۔ اس کی یاد سے اپنے قلب کو شاد کرو۔

"وہی تمہیں توفیق دے کہ تم اس کے ہی ہو جاؤ آمین۔ اس سے بڑھ کر تمہارے حق میں کوئی مفید اور بہتر خیر خواہی نہیں تصور کر سکتا"۔

"میرے عزیز تم اسی عزیز کے ہو رہو جو کہ سب سے غالب ہے"۔

مکتوب نمبر ۹ میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"بس فقط اسی کی ذات ہے جو کہ مہربانی فرما رہی ہے اسی کے ہو کے رہو" مکتوب نمبر ۱۳ میں یہ شعر تحریر فرمایا۔

نمی گویم کہ از عالم جدا باش
بہ ہر جائے کہ باشی با خدا باش

مکتوب نمبر ۴۲ میں اس طرح فرمایا ہے۔

"اپنے مالک سے تعلق پیدا کرنے اور اس کے احکام کو کماحقہ سمجھنے کے لئے مسافرت اختیار کر رہے ہو یہ سفر ہی دراصل تمہاری عبادت ہے"۔

اسی مکتوب میں پھر فرمایا ہے کہ۔

"تمہاری موت تمہاری زندگی سب اپنے حقیقی مالک کے لئے ہی ہو آمین"۔

مکتوب نمبر ۴۸ میں ارشاد ہے۔

"اللہ تعالٰی ہر طرح سے غالب ہی کرے۔ غالب سے تعلق پیدا کرو تاکہ سب سے غالب ہی رہو"۔

فرمان الٰہی :۔

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین (الانعام: ۱۶۲)

ترجمہ: کہو بے شک میری نماز' قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا قول :۔

حضرت ذوالنون مصریؒ سے پوچھا گیا کہ کمینہ شخص کون ہے فرمایا وہ جسے اللہ تک پہنچے کا طریقہ نہ آتا ہو اور نہ ہی وہ کسی سے دریافت کرتا ہو۔(۸)

حضرت ابوبکر شبلیؒ کا قول :۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں

حضرت شبلیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

الفقیر لایستغنی بشئی دون اللہ

یعنی فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز سے آرام نہیں پاتا اس لئے کہ اس کی ذات کے سوا اس کا کوئی مقصود و مطلوب نہیں ہوتا۔(۹)

۴۔ دل خانہ خدا

انسان کو اللہ جل مجدہ نے یہ شرف بخشا ہے کہ اس کے دل کو اپنا گھر قرار دیا ہے اسی کو حضرت والا نے اپنے مکتوب نمبر ۲۰ میں یوں واضح فرمایا ہے۔
دل جو لگانے کے قابل ہے۔ جسے فنا نہیں۔ جو مالک حقیقی ہے۔ جو ہر قسم کی دین کرتا ہے۔

"دل اس کا گھر ہے۔ اس میں کسی غیر کو جگہ مت دینا مالک ناراض ہو گا۔ اس کی ناراضگی کہیں کا نہ رکھے گی"۔

مکتوب نمبر ۱۶ میں تحریر کیا۔

"مالک کو نہ بھولنا۔ ہر وقت ہر آن اسی کو دل میں جگہ دینا"۔

مکتوب نمبر ۳۳ میں تاکید فرمائی:

"اس کی یاد کو دل میں جو کہ واقعی اس کا مسکن ہے اس سے خالی نہ کرنا"۔

حضرت والا نے مکتوب نمبر ۹۷ میں مثنوی شریف سے ایک شعر نقل فرمایا۔

پاک کن آئینۂ دل از غبار
تا نماید جلوۂ رخسار یار

(اپنے دل کو غبار یعنی غیر خدا سے پاک کر تاکہ تیرا یار یعنی اللہ سبحانہ تعالی اس میں جلوہ نما ہو جائے)۔

فرمان الٰہی:

الا من اتی اللّٰہ بقلب سلیم (الشعراء: ۸۹)

ترجمہ: مگر وہ شخص جو **اللہ کی بارگاہ میں قلب سلیم** لے کر آیا۔

حضرت ابو بکر کتانیؒ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ فہم کے طریقہ سے قلب سلیم تین طرح کا ہوتا ہے۔ پہلا دل تو وہ دل ہے جو اللہ سے ایسی حالت میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ کا کوئی شریک نہیں ہوتا اور دوسرا وہ ہے جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے اسے کوئی اور شغل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غیر اللہ کو چاہتا ہے اور تیسرا وہ ہے جو اللہ سے ملتا ہے تو اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور اسے قائم کئے ہوئے نہیں ہوتا اور اللہ کے ساتھ ہو کر وہ تمام اشیاء سے فنا ہو چکا ہوتا ہے پھر اللہ جل مجدہ کے ساتھ مل کر اللہ سے بھی فنا ہو چکا ہوتا ہے۔

حضرت شبلیؒ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم (النور: ۳۰)

تو فرمایا سر کی آنکھوں کو اللہ کی حرام کی ہوئی اشیاء سے پست کر کے رکھیں اور دل کی آنکھوں کو ہر اس چیز سے جو اللہ تعالی کے سوا ہو۔(۱۰)

حضرت گنج شکرؒ کا قول :۔

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں۔

"عاشقان حق کا دل چراغ کی طرح انوار کے قندیل میں آویزاں ہے اور اس کی روشنی سے تمام کائنات روشن ہے۔ پھر ان کو اندھیرے سے کیا ڈر۔

اے درویش! اپنے کو بھلا دینا حق تعالی کو یاد کرنا ہے اور جس دل میں اس کی یاد ہے۔ وہ دل کبھی نہیں مرے گا اور جس میں اس کی یاد نہیں ہے اس کو فنا ہو جانا ہے اور کسی نعمت کا اس پر اثر نہیں ہو گا۔

اے درویش! ایک مرتبہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز سے لوگوں نے پوچھا کہ حق تعالی کی محبت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ محبت وہ ہے کہ دین و دنیا اور اس کی چیزوں میں سوائے دوست کے کسی اور چیز سے دل نہ لگایا جائے۔(۱۱)

حضرت گنج شکرؒ کا ایک ارشاد ہے۔

اے درویش! خواجہ شمعون محب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ کیسے ولی اللہ ہیں کہ اللہ کا عرش حاجت لے کر ان کے دروازے پر آئے اور وہ اندر بیٹھے رہیں اور اپنی طاقت کے مطابق کام انجام نہ دیں پس اے درویش! خواجہ شمعونؒ کا مراد عرش سے یہی مومن کا دل ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا قلب اللہ تعالی کا عرش ہے۔(۱۲)

۵۔ سپرد خدا

اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ بندہ اپنا سب کچھ خدا کے سپرد کر دے۔ حضرت والا اپنے مکتوب نمبر ۳ میں ہر دو صاحبزادگان کو لکھتے ہیں۔

"تمہیں ہمیشہ کے لئے اسی اپنے حقیقی مالک کے سپرد کرتا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی طاقت ور نہیں اور نہ کوئی دانا ہے"۔

مکتوب نمبر ۵ میں پھر ارشاد فرمایا۔

"تمہیں اسی اپنے مالک حقیقی کے سپرد کرتا ہوں۔ وہی تمہارا نگہ بان ہو وہی تمہارا حامی و مددگار ہو۔ اسی کے تم ہو۔ وہ تمہارا ہو۔ تم اسی کی راہ میں اپنی زندگی بسر کرو تاکہ تمہاری زندگی فی الحقیقت زندگی ہو جائے۔

مکتوب نمبر ۲۰ میں یوں نصیحت فرمائی۔

"اپنا معاملہ اپنے مالک کے سپرد کرو"۔

مکتوب نمبر ۵۹ میں فرمایا۔

"تمہاری طرف فکر کرنا اگرچہ میرا بے سود ہی ہے کیونکہ جس کے سپرد ہو اسی کے سپرد ہو"۔

مکتوب نمبر ۶۴ میں ارشاد گرامی ہے۔

"گھبراؤ مت جس کے سپرد ہو اور جس کے بھروسہ پر یہ چند روزہ عارضی زندگی گزار رہے ہو اسی کو لاج ہے وہی تمہارا حامی و مدد گار ہے"۔

فرمان خداوندی :۔

۱۔ و من یتوکل علی اللہ فھوحسبہ (الطلاق: ۳)

ترجمہ۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کو کافی ہوتا ہے۔ (یعنی اللہ اس کی مکمل طور پر حفاظت اور مدد فرماتا ہے)

۲۔ و من یتوکل علی اللّٰہ فان اللّٰہ عزیز حکیم (الانفال: ۴۹)

ترجمہ: اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو بے شک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔

۳۔ قل حسبی اللّٰہ علیہ یتوکل المتوکلون (الزمر:۳۸)

ترجمہ: کہو اللہ مجھے کافی ہے اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

۴۔ و افوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیرٌ بالعباد (المومن: ۴۴)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے (پوری طرح دیکھ بھال کرنے والا ہے)

ابن سالم کا قول :۔

ابن سالمؒ فرماتے ہیں کہ ایمان کے چار رکن ہیں۔

ایک ایمان بالقدر' دوسرا ایمان بالقدرۃ' تیسرا اپنے حیلے اور طاقت سے بیزاری اور چوتھا عام امور میں اللہ سے مدد چاہنا یعنی خود کو اللہ کے سپرد کرنا)۔(۱۳)

کسی اللہ والے کا کہنا ہے کہ:

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول :۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ افتقار الی اللہ یعنی سب کچھ اللہ کے

سپرد کر دینا ہی استغناء باللہ کا سبب ہوتا ہے لہٰذا جب افتقار الی اللہ صحیح طور پر پایا جائے تو استغناء باللہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔(۱۴)

۶۔ سب کچھ رب تعالیٰ کی طرف سے ہے

حضرتؒ نے مکتوب نمبر ۲۰ میں ارشاد فرمایا۔

"دل جو لگانے کے قابل ہے وہی ہے جسے فنا نہیں جو مالک حقیقی ہے۔ جو ہر قسم کی دین کرتا ہے۔ باوجود ہماری رات دن کی نافرمانیوں کے پھر کس قدر مہربانی فرما رہا ہے۔ ہم اس کے احسانوں کے آگے سخت شرمندہ ہیں۔ سب اس کی دین ہے وہ کسقدر فیاض ہے۔

جرمہا بینی نگیری انتقام
از در حلم و کرم آئی مدام

ترجمہ۔ اے خدا تو ہمارے جرم دیکھتا ہے مگر انتقام نہیں لیتا بلکہ حلم و کرم کا سلوک فرماتا ہے۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ قال کذ الک اللہ یفعل مایشاء (آل عمران: ۴۰)

ترجمہ= کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

۲۔ ویفعل اللہ مایشاء (ابراھیم: ۲۷)

ترجمہ= اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۳۔ ان اللہ یفعل ما یرید (الحج: ۱۴)

ترجمہ= بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۔ ان ربک فعال لمایرید (ھود: ۱۰۷)

ترجمہ= بے شک تیرا رب جو چاہتا ہے کر کے رہتا ہے۔

۵۔ ذو العرش المجید فعال لمایرید (بروج: ۱۶)

ترجمہ= عرش مجید کا مالک جو چاہتا ہے کر کے رہتا ہے۔

۶۔ و کان امر اللّٰہ مفعولا (الاحزاب: ۳۷)

ترجمہ= اور اللہ کا امر پورا ہو کر رہتا ہے۔

۷۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا جوئی

اللہ جل شانہ' اور اس کے حبیب رسول اللہ ﷺ کی رضا' شریعت و طریقت کے اعلی مقاصد اور بلند ترین منازل میں سے ہے۔ حضرت والا نے اس کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے مکتوب نمبر ۴ میں لکھا ہے۔

"خدا کی رضا کے جس قدر بھی اسباب ہیں ان کو ہاتھ سے نہ جانے دو"۔

وہ صفات کہ جن کی وجہ سے تمہارا رب تم پر راضی ہو ان کے عادی ہو جاؤ"۔

مکتوب نمبر ۵ میں ارشاد فرمایا۔

"میرے عزیز! خدا تیری عمر دراز کرے با برکت کرے۔ تم سے وہ کام ہوں جن سے تمہارا رب راضی ہو۔ کیونکہ اسی کی رضا میں فلاح دارین ہے"۔

مکتوب نمبر ۱۰ میں فرمایا۔

"مالک کی رضا کی طرف ہر وقت متوجہ رہو' پڑھو تو اسی کے لئے جیو تو اسی کے لئے' مرو تو اسی کے لئے غرض کہ سب کچھ اسی کے ہو کر رہو۔

مکتوب نمبر ۳۰ میں ارشاد گرامی ہے۔

"اللہ تعالی تمہیں اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے اور اپنے کام میں کہ جس کی خاطر سفر اختیار کیا ہوا ہے اس میں اعلی درجہ کی کامیابی عطا فرمائے اور وہ کامیابی جو کہ اس کی رضا کا موجب ہو"۔

مکتوب نمبر ۵۳ میں فرمایا۔

"اللہ تعالی تمہیں اپنے موجبات رضا کی توفیق عطا فرمائے۔

مکتوب نمبر ۷۸ میں یوں دعا فرمائی۔

"اللہ تعالی ان امور کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی خوشنودی کا باعث ہوں"۔

مکتوب نمبر ۸۷ میں پھر ارشاد فرمایا۔

"ذات باری محض اپنے فضل و کرم سے آں عزیزان کو دارین میں خوش و خرم و بامراد رکھے اور موجبات اپنے رضا کے عنایت فرمائے"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ **واللّٰہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین (التوبہ: ۶۲)**

ترجمہ= اگر وہ مومن ہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا سب سے زیادہ حق ہے کہ وہ انہیں راضی کریں۔

۲۔ **یا ایھا الذین آمنوا اطیعو اللّٰہ و رسولہ ولا تولوا عنہ و انتم تسمعون (الانفال: ۲۰)**

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نہ روگردانی کرو اس سے حالانکہ تم سن رہے ہو۔

اس آیت کریمہ پر ذرا غور کریں تو نظر آتا ہے کہ آیت کے شروع میں دو ہستیوں کی اطاعت کا حکم ہے فرمان خداوندی ہے "**اطیعوا اللّٰہ و رسولہ**" اللّٰہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو مگر آگے روگردانی نہ کرنے کا حکم صرف ایک ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہے قرآنی الفاظ ہیں "**ولا تولوا عنہ**" اور رسول اللہ ﷺ سے روگردانی نہ کرو یہاں ضمیر واحد غائب لائی گئی ہے۔ اس سے یہی واضح کرنا مقصود ہے کہ اطاعت اور رضا جوئی کے

معاملے میں اللہ اور رسول ﷺ سے دوئی نہیں ہے۔ رسول ﷺ سے روگردانی کرنا اللہ سے روگردانی کرنا ہے۔ یہی صورت حال سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۲۴ میں ہے جو آگے حدیث نمبر ۳ میں درج کی گئی ہے اس کے الفاظ ہیں۔ استجیبوالله وللرسول اذا دعاکم یہاں بھی دو ہستیوں کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کا اور رسول اللہ ﷺ کا مگر "دعاکم" میں صیغہ واحد کا لایا گیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بلانا اللہ تعالیٰ کا بلانا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونا ہے۔

حدیث نبویؐ :۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

۱۔ جآء ت ملائکه الی النبی ﷺ وھونائم فقال بعضھم انه نائم و قال بعضھم ان العین نائمه والقلب یقظان فقالوا ان لصاحبکم ھذا مثلاً" فاضربوا له مثلا" فقال بعضھم انه نائم و قال بعضھم ان العین نائمه والقلب یقظان فقالوا مثله کمثل رجل بنی د ا ر ا" و جعل فیھا ما د بۃ و بعث داعیا" فمن اجاب الداعی وخل الدار واکل من المادبۃ و من لم یجب الد اعی لم یدخل الد ار ولم یا کل من الماد بۃ فقا لوا او لوھاله یفقھھا فقال بعضھم انہ' نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا فالدارالجنۃ والداعی محمد ﷺ فمن اطاع محمد ا" ﷺ فقد اطاع الله و من عصی محمد ا" ﷺ فقد عصی الله و محمد ﷺ فرق بین الناس (ا)

فرشتے نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ﷺ سوئے

ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آپ کی آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس انہوں نے کہا کہ اپنے صاحب کی مثال ہے وہ مثال بیان کرو۔

تو ایک نے کہا کہ آپ سوئے ہیں دوسرے نے کہا ہاں آپ سوئے ہیں مگر دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے گھر بنایا اس میں دعوت کا اہتمام کیا اور بلانے والے کو بھیجا' پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں آیا اور کھانا کھایا اور جس کسی نے بلانے والے کو نہ مانا وہ گھر میں نہ آیا اور نہ ہی کھانا کھایا۔

پس انہوں نے کہا کہ اس مثال کی تاویل کرو تا کہ سمجھ آ جائے تو ایک نے کہا آپ سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا ہاں آنکھ سوئی ہے مگر دل جاگتا ہے

پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں پس جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور حضرت محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

حضرت ابو موسی اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ:

۲۔ عن النبی ﷺ قال انما مثلی و مثل ما بعثنی اللّٰہ به کمثل رجل اتی قوماً فقال یاقوم انی رایت الجیش بعینی و انی انا النذ یر العریان فانجاء فاطاعه طائفه من قومه فاد لجوا فانطلقوا علی مهلهم ننجوا و کذ بت طائفة منهم فا صبحوا ماکانهم فصبحهم الجیش فا هلکهم واحباحهم فنالک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت به و مثل من عصانی و کذب بما حبت به من الحق

(بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں واضح طور پر تمہیں اس سے ڈرانے والا ہوں۔

لہٰذا اپنے آپ کو بچاؤ۔ چنانچہ اس قوم کی ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور نجات پا گئے اور ان میں ایک گروہ نے بات نہ مانی اپنی جگہ پر ڈٹے رہے علی الصبح فوج ان پر حملہ آور ہوئی پس انہیں ہلاک کر دیا۔

پس یہ مثال ہے اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی اتباع کی اور مثال ہے اس کی جس نے میری نافرمانی کی اور جھٹلایا اس چیز کو جو حق میں لے کر آیا ہوں۔

حضرت ابو سعید بن معلیؓ بیان کرتے ہیں کہ

۳۔ **کنت اُصلی فمر بی رسول اللّٰہ ﷺ فدعانی فلم آته حتی صلیت ثم اتیتهٗ فقال ما منعک ان تاتی الم یقل اللّٰہ یا ایها الذین آمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم**

ترجمہ= میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے تو مجھے بلایا مگر نماز پوری کر لینے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہیں آنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلانے پر فوراً حاضر ہوا کرو۔

مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر فقہاء کرام نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی

صحابیؓ نماز میں ہوتا اور حضور ﷺ اس کو بلاتے وہ حاضر ہو جاتا آپ کے فرمان پر عمل کر کے واپس نماز کو لوٹتا تو اس کی نماز نہ ٹوٹی یعنی وہ نماز نہ توڑتا بلکہ جہاں سے ادھوری چھوڑی تھی وہیں سے آگے مکمل کرتا۔ اسی سے فقہی اصول بن گیا "اجابتہ الرسولؐ لا یقطع الصلواۃ"

حضرت رومیؒ کا ارشاد :۔

ہر کہ دارد بر رضائے حق نظر
پس ہمین است دوستاں اہل نظر

ترجمہ= جو شخص اللہ کی رضا پر نظر رکھتا ہے، اے دوستو! وہی اہل نظر ہوتا ہے۔

ہمچو اسماعیل پیشش سر بنہ
شاد و خنداں پیش تیغش سر بنہ

ترجمہ= حضرت اسماعیل کی طرح اس کے سامنے سر رکھ دو خوشی خوشی اس کی تلوار کے سامنے سر رکھ دو۔

مردہ باید بود پیش امر حق
تا نہ آید زخم از رب الفلق

ترجمہ= اللہ کے حکم کے سامنے مردہ بن کر رہنا چاہیے تاکہ رب الفلق یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کوئی مصیبت نازل نہ ہو۔

قرآن و حدیث کے سارے دلائل ثابت کرتے ہیں کہ امتی کے لئے حضرت نبی اکرم محمد ﷺ کی رضا ہی عین رضائے الہی ہے۔ جو بھی کام حضرت آقائے دو جہاں ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو وہی دین اسلام ہے اور وہی اللہ جل مجدہ کی لطاعت اور خوشنودی ہے اس لئے کہا گیا ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
(سعدی)

اللہ کے ولی کامل حضرت ابوبکر شبلیؒ کی وفات ہوئی تو ان کے خادم خاص بندار دینوری ان کے پاس تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت شبلیؒ پر جب موت کا وقت آیا' ان کی زبان بند ہو گئی۔ اور پیشانی پر پسینہ آ گیا تو مجھے اشارے سے کہا! مجھے نماز کے لئے وضو کرا دو۔ میں نے وضو کرایا مگر داڑھی کا خلال کرنا بھول گیا۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میری انگلیوں کو اپنی داڑھی مبارک میں داخل کر کے خلال کیا۔ یہ واقعہ حضرت جعفر خلدیؒ نے سنا تو رو پڑے اور کہا ایسے شخص کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے جس نے نزع کی حالت میں زبان بند ہو جانے اور پیشانی پر پسینہ چھوٹنے کے وقت بھی داڑھی کا خلال کرنا نہیں چھوڑا (۱۵)

ذوالنون مصریؒ کا قول :۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا اللہ کو دوست رکھنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ اخلاق' افعال' اوامر اور سنن میں اللہ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کی تابعداری کرے۔(۱۶)

ایک بزرگ کا قول ہے۔ مجھے جنت میں داخلے کے مقابلے میں دو مقبول رکعتیں زیادہ محبوب ہیں۔ پوچھا گیا یہ کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ دو رکعتوں میں میرے رب عز و جل کی رضا اور محبت ہے جب کہ جنت میں میری رضا اور خواہش ہے۔ چنانچہ مجھے اپنی رضا اور خواہش کے مقابلے میں رب تعالی کی رضا زیادہ محبوب ہے۔ (۱۷)

۸۔ عبودیت اور تسلیم و رضا

عبودیت اور تسلیم و رضا شریعت کی نہایت اہم منزل اور تصوف کا بہت بڑا درجہ ہے اور شریعت پر قائم رہنے کے لئے بہت بڑا سہارا ہے۔ حضرت والاؒ نے مکتوب نمبر ۸۳ میں فرمایا۔

عبودیت کے لباس سے ہمیشہ ملبوس رہو۔ تسلیم و رضا کے خوگر رہو۔

فرمان الٰہی :۔

عبودیت کے بارے میں فرمان الٰہی ہے کہ

واعبد ربک حتی یا تیک الیقین (الحجر:۹۹)

ترجمہ= مرتے دم تک اللہ کی عبودیت اختیار کر

حدیث نبوی :۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کو اپنا رب سمجھ کر اس سے راضی رہا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول :۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا۔ ”سلام و صلوۃ کے بعد واضح ہو کہ بھلائی ہمہ تن رضا میں ہے اگر تم راضی .بقضاء الٰہی رہ سکتے ہو تو بہتر ورنہ صبر کرو“۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کا قول :۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی پسند

پر بھروسہ کیا تو پھر وہ انہی چیزوں کی تمنا کرے جنہیں اللہ نے اس کے لئے پسند کر رکھا ہے۔

بعض حضرات صوفیاء کے اقوال :۔

بی بی رابعہ بصریہؒ کا قول ہے، رضا یہ ہے کہ بندہ مصیبت میں بھی اس طرح خوش رہے جس طرح آرام میں خوش تھا۔

استاد ابو علی دقاقؒ سے ایک شاگرد نے پوچھا کہ کیا بندے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ اس پر راضی ہے؟ تو استاد نے کہا نہیں اسے اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اللہ کی رضا ہم سے پوشیدہ ہے۔ اس پر شاگرد نے کہا کہ ولی کو اللہ کی رضا کا علم ہوتا ہے۔ استاد نے پوچھا کیسے؟ شاگرد نے جواب دیا کہ جب میں اپنے دل کو اللہ پر راضی پاتا ہوں تو سمجھ لیتا ہوں کہ اللہ مجھ سے راضی ہے۔ استاد نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا۔

کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ اے اللہ مجھے ایسا عمل بتا جس کے کرنے سے تو مجھ پر راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا تو وہ کام نہ کر سکے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام عاجزی سے سجدے میں گر پڑے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی۔ اے عمران کے بیٹے! میری رضا تو اسی میں ہے کہ تو میری قضا پر راضی رہے۔

حضرات صوفیاء کہتے ہیں کہ رضا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا دروازہ ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ نے اپنی رضا سے نوازا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے۔

ابو تراب نخشبی نے فرمایا۔ جس شخص کے دل میں دنیا کی قدر و منزلت

ہو وہ رضا کا مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔(۱۸)

استاد ابو علی دقاقؒ فرماتے ہیں کہ عبودیت سے بڑھ کر کسی چیز میں شرف نہیں پایا جاتا اور نہ ہی مومن کے لئے عبودیت سے بڑھ کر کوئی اور کام زیادہ مکمل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی تعریف میں معراج کی رات یہ الفاظ کہے اور معراج کا وقت آنحضرت محمد ﷺ کے لئے دنیا میں اشرف ترین وقت تھا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام (بنی اسرائیل: ۱)

نیز فرمایا۔ فاوحی الی عبد ہ ما اوحی(النجم: ۱۰)

اگر کوئی اور نام عبودیت سے بڑھ کر بزرگی والا ہوتا تو اللہ تعالی اس نام سے حضرت رسول اللہ ﷺ کو پکارتا۔(۱۹)

۹۔ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سید الاولین و الآخرین رحمتہ للعالمین آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل' کوئی نیکی بارگاہ رب العالمین میں قبول نہیں اس لئے حضرت نے مکتوب نمبر ۹۳ میں دعائیہ انداز میں فرمایا۔

"رسول اللہ ﷺ کی محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے آمین"

فرمان الٰہی :۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ مختلف انداز سے اور مختلف احکام کے ذریعے بتلا دیا گیا ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی محبت ساری کائنات پر غالب ہونی چاہیے۔ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرو۔ ہر معاملے میں آپ ﷺ کو جج اور حکم بناؤ پھر آپ کے فیصلہ پر دل تنگ نہ کرو بلکہ اس کو ہر طرح سے تسلیم کرو۔ کہا گیا کہ آپ ﷺ ہی کی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت ہے۔ ان ساری باتوں سے یہی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ مومن صرف وہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ساری کائنات و مخلوقات سے افضل' اشرف اور محبوب ترین سمجھے۔

فرمان نبوی :۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

تم میں سے کوئی ایک بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک ماں باپ' اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ

ہو جاؤں۔(۱۹)

حدیث پاک کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والد ہ و ولد ہ والناس اجمعین

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں روایت کی ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لایومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ

ترجمہ= حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے لئے اس کے والد اور اسکی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۰۔ عقل کا تابع خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

شریعت کا بنیادی اصول ہے کہ اللہ جل مجدہ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے فرمان پر اپنی عقل اور خواہش کو غالب نہ کرو بلکہ اپنی عقل کو تابع فرمان خدا و رسول اللہ ﷺ رکھا جائے۔ اس میں حضرت والاؒ نے مکتوب نمبر۹ میں حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

"اپنی خدا داد عقل کو قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کام میں لاؤ"۔

فرمان الٰہی :۔

فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجربینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیما(النساء: ۶۵)

ترجمہ= تیرے رب کی قسم یہ لوگ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہو سکتے تا آنکہ اے حبیب ﷺ آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں جج نہ بنالیں پھر آپ جو فیصلہ کریں اس پر اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور خود کو مکمل طور پر آپ کے سپرد کر دیں (مکمل طور پر آپ کے فیصلے کو تسلیم کر لیں)۔

حضرت رومیؒ کا ارشاد :۔

عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ
حسبی اللہ گو کہ واللہ ہم کفی

ترجمہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے سامنے عقل قربان کر دو حسبی اللہ (اللہ مجھے کافی ہے) کہو

۱۱۔ وحدۃ الوجود

"وحدۃ الوجود تصوف کے بنیادی نظریات میں سے ہے اور کائنات کی ایک حقیقت ہے۔ تاہم اس کا سمجھنا ہر ایک کے بس میں نہیں ہے۔ یہ صرف خاصان بارگاہ ایزدی کی منزل ہے اہل اللہ نے اس مخفی حقیقت اور سر کائنات کی طرف اشارات سے رہنمائی فرمائی ہے حضرت والاؒ بھی مکتوب نمبر ۲۰ میں فرماتے ہیں۔

"ہم کچھ نہیں ہیں اسی کے کرشمے ہیں جو کہ نابود کو برنگ بود دکھلا رہا ہے۔ سبحان اللہ کیا رنگ دکھلایا۔ اس کے عجائبات میں مستغرق رہو۔ اسی کے مطالعہ میں محو ہو۔ تم خود اسکی کتاب ہو۔ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ جو کچھ تم اس سے حاصل کر سکتے ہو کسی اور سے نہیں کر سکتے"۔

حضرت والاؒ نے اس نازک ترین حقیقت اور سر مخفی کو حضرت رومی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے یوں بیان فرمایا ہے۔

طالب راہ خدا باش ای پسر
از رہ شیطان ملعون کن حذر

اے بیٹے راہ خدا کا طلب گار بن شیطان ملعون کی رہ سے بچ کر رہ۔

نقشہا را جملہ در آتش بسوز
بعد ازاں شمع وصالش بر فروز

ظاہر نقوش کو آگ میں جلا دے پھر اس سے اللہ کے وصل کی شمع روشن کر۔

چوں نماند نقش ہا اندر میاں
آں زماں نقاش را بینی عیاں

جب نقوش (کا حجاب) درمیان میں نہ ہو گا تو نقش بنانے والے کو ظاہر دیکھ لے گا۔

با تو گویم سر اسرار نہاں
ای برادر نقش را نقاش داں

میں تجھے مخفی اسرار میں سے ایک راز بتلاتا ہوں اے بھائی نقش کو نقاش جان لے۔

چوں ترا باشد کمال دین حق
خویش را ہرگز نہ بینی جز کہ حق

جب تجھے دین حق کا کمال حاصل ہو گا تو پھر تم اپنے آپ کو سوائے حق کے ہرگز نہ دیکھو گے۔

چوں ترا معلوم گردد از عیاں
غیر خود ہر گز نہ بینی درمیاں
ہر کہ بینی آں تو باشی بیشکے
چہ دہ و چہ صد ہزاراں چہ یکے

تو جو کچھ دیکھے گا بیشک تو خود ہی ہو گا چاہے دس ہوں لاکھوں ہوں چاہے ایک ہو۔

جملہ اجزائے تو اند اے بیخبر
ذات کلی ایں جہاں را سر بہ سر

اے بے خبر سب تیرے اجزا ہیں اس جہاں کے لئے تو مکمل طور پر ذات کلی ہے۔

گر شوی آگہ بجان خویشتن
ترک گیری آں حدیث ما و من

اگر تو اپنی حقیقت سے آگاہ ہو جائے تو ہم اور میں کی بات کو چھوڑ دے گا۔

میم را بردار' احمد شد احد
فہم کن معنی اللہ احد

میم کو مٹا دے احمد ہی احد ہو گا۔ تو اللہ احد کا معنی سمجھ لے۔

ہست ایں اسرار از جائے دگر
سر ایں را کے شناسد کور و کر

یہ اسرار کہیں اور سے ظاہر ہوتے ہیں ہر اندھا یہ راز نہیں پہچان سکتا۔

کور و کر از راہ عقبیٰ ماندہ اند
روز و شب در بند دنیا ماندہ اند

اندھے راہ عقبیٰ سے ہٹے ہوئے ہیں دن رات دنیا کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں۔

راہ مرداں راہ توحید آمدہ است
منزلش تجرید و تفرید آمدہ است

اللہ کے بندوں کی راہ توحید کی راہ ہے ان کی منزل اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا ہو جانا ہے۔

بگذر از ہستی خود یکبارگی

تا رسی در عالم بے چارگی

ایک دم اپنی ہستی کو فنا کر دے تاکہ تو عالم بے اسباب میں پہنچے۔

بت پرستی راہ شیطان آمد است

بت شکن را راہ یزداں آمد است

بت پرستی شیطان کی راہ ہے بت شکن وہ ہے جو اللہ کی راہ پر آ جائے۔

حضرت والا نے مکتوب نمبر ۲ میں بطور عنوان ایک شعر نقل فرمایا ہے جو وحدۃ الوجود کے حقائق میں سے ایک کی وضاحت کرتا ہے لکھا ہے۔

تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے

تیری ہستی کا رنگ و بو نہ رہے

حضرت والا نے مکتوب نمبر ۱۱ میں ارشاد فرمایا۔

"تم کیا ہو۔ کچھ بھی نہیں۔ مسافر ہو۔ نابود تھے۔ یہ اسکی حکمت ہے کہ نابود کو برنگ بود دکھلا رہا ہے۔ دراصل وہی آپ ہے۔ ہم برائے نام ہیں۔ ہمارا کچھ نہیں"۔

فرمان الٰہی :۔

واشرقت الارض بنور ربھا (الزمر:۶۹)

یہ رب تعالیٰ کا نور ہے جو مخلوقات ارضی کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اللہ نورالسموات والارض (النور:۳۵)

یعنی تمام آسمان اور زمین کے موجودات کی شکل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا نور ظہور فرما رہا ہے۔

هوالاول و الآخر و الظاهر والباطن (الحدید:۳)

ترجمہ= وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ "ہر چیز کا وجود و ظہور اس کے وجود سے ہے"۔(۲۲)

کل یوم هوفی شان (الرحمن:۲۹)

ترجمہ= ہر روز وہ ایک نئے انداز میں ہے۔

محی الدین ابن عربیؒ کا قول :۔

الشیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"پس وہ موجود ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ممکن واجب بالذات کا محتاج ہے اور واجب کے لئے ممکن کے علاوہ استغنائے ذاتی ہے۔ اس کا نام الہ ہے اور اس کا تعلق اس کی ذات سے ہے اور تمام محقق حقائق سے ہے خواہ اس کا وجود ہو یا عدم"(۲۳)

حضرت الشیخؒ ممکن کی اصلیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہر ممکن کے لئے جو کچھ بھی عالم خلق سے ہے اس کے لئے دو پہلو ہیں ایک وجہ اس کا سبب اور دوسری وجہ من جانب اللہ ہے تو ظلمت اور حجاب سبب کے باعث اور نور و کشف من جانب اللہ ہے اور ہر ممکن عالم امر سے ہے تو اس کے لئے حجاب کا تصور نہیں کیونکہ وہ وجہ یعنی محض سبب سے ظہور میں نہیں آیا پس وہ نور محض ہے"۔(۲۴)

ابن سینا اور طوسی :۔

وحدۃ الوجود کا مسئلہ چونکہ عوام کے لئے نہیں ہے' بلکہ خواص کا

خصوصی مسئلہ ہے اس لئے ابن سینا کا قول اور طوسی کی شرح عربی عبارت میں پیش کرتا ہوں کہ اگر خواص علماء اس کو سمجھنے یا مزید اس پر غور کرنا چاہیں تو انہیں مدد مل سکے۔ ابن سینا کی کتاب "الاشارات" کی شرح میں طوسی نے لکھا ہے۔

یرید نفی الترکیب بحسب الماھیۃ عن الواجب، فبین اولا انہ لایشارک شیئاً فی ما ھیتہٖ لان ماھیتہ ماسواہ لیس بالوجود، بل ان ما یقتضی امکان الجود فقط و حقیقتہ الواجب ھی الوجود من حیث ھو وجود واجب یشارک الوجود الممکن فی الوجود فقال واما الوجود فلیس بما ھیتہ غیر الوجود و ذ الک لان وجود الاشیاء الممکنتہ عبارۃ عن کو نھافی الخارج و ھنا امرٌ طاری علیھا مستفا و من واجب الوجود بذ اتہ فاذ ن واجب الوجود لایشارکہ شئی فی الجود الذی ھوعین ماھیتہ۔(۲۵)

حضرت حصریؒ کا قول :۔

حضرت شیخ حصریؒ فرماتے ہیں توحید کے متعلق ہمارے پانچ اصول ہیں۔

۱۔ ہر حادث شئی کی نفی کرنا

۲۔ صرف خدائے قدیم کے ساتھ ہو لینا۔

۳۔ بھائی بندوں سے علیحدگی اختیار کرنا۔

۴۔ اپنے مقام و منزل سے جدا ہونا۔

۵۔ ہر معلوم و مجہول کو بھول جانا۔

حضرت جنیدؒ کا قول :۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے توحید کے بارے میں فرمایا۔

جب عقلمندوں کی عقلیں توحید کے متعلق انتہا تک پہنچ جائیں تو ان کی انتہا حیرت پر ہوتی ہے۔(۲۶)

حضرت جنیدؒ نے فرمایا وہ توحید جو صوفیا کا طرہ امتیاز ہے وہ یہ ہے کہ تمام اشیاء حادث کو چھوڑ کر خدائے قدیم کے ساتھ مشغول ہونا' وطن سے نکلنا' نفس کی محبوب اشیاء سے منقطع ہو جانا اور معلوم و مجہول ہر شئی کو ترک کر دینا اور حق تعالی کا ان تمام کی جگہ لے لینا۔(۲۷)

سیدنا حضرت مہر علی شاہؒ کا قول :۔

ایک روز حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب فصوص الحکم کے باب " فص حکمۃ الھیۃ فی کلمۃٍ آد میۃٍ" کی تشریح فرمائی اور وحدۃ الوجود پر گفتگو فرماتے ہوئے حقیقت عالم کے بارے میں فرمایا۔

"کلمہ" کلمات کا مفرد ہے صوفیا کی اصطلاح میں کلمات سے مراد موجودات ہوتے ہیں۔ چونکہ کلمات مبادی اور حروف سے مرکب ہوتے ہیں اس لئے "اعیان ثابتہ" اور "صور علمیہ" کو حروف اصلیہ کہا جاتا ہے۔

ارادہ الٰہی بمنزلہ قلم ہے اس سے موجودات کی صورتیں حروف اصلیہ کی شکل (اعیان ثابتہ) میں صادر ہو کر وہی حروف اصلیہ وجود خارجی کی خلعت سے ترکیبی تعلق میں کلمات ہوئے۔

اعیان ثابتہ فیض اقدس کا اثر ہیں اور وہ صفت جبریہ سے ہے کیونکہ فیض اقدس' وجود اشیاء اور ان کی استعدادات کے لئے تجلی ذاتی سے عبارت ہے۔ استعدادات' ماہیات کی طرح غیر مجعول یعنی غیر مخلوق ہیں کیونکہ "الجعل لا یتخلل بین الذات والذاتیات" یعنی ذات اور ذاتیات کے درمیان جعل اور

خلق کا واسطہ خلل انداز نہیں ہوتا اور "فیض مقدس" صفات اختیاریہ میں سے ہے کیونکہ اس سے تجلی مراد ہے جو مخلوقات کی استعداد کے تقاضے کے مطابق خارج میں ظہور کا موجب ہے اور مجعول ہے کیونکہ یہ استعداد قبول روح الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور وہ "فیض مقدس" سے ہے۔

آدمیتہ آدم کی طرف منسوب ہے' اس لفظ میں کل کی اضافت جز کی طرف ہے یا عام کی اضافت خاص کی طرف ہے کیونکہ آدم کا وجود جز ہے یہ نسبت کل موجودات کے یا بہ نسبت باقی مخلوقات کے خاص ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کتاب مثالی میں سے خلاصہ علوم واقعیہ الٰہیہ جو آدم علیہ السلام کے وجود میں ثابت ہیں ان کا القا اپنے بندے شیخ اکبر پر کیا۔

ان علوم کی آدم علیہ السلام کے وجود میں امانت رکھنے کی خصوصی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے وجود میں اس کی استعداد اور قابلیت کی بنا پر علوم امانت رکھے ہیں۔ چونکہ آدم علیہ السلام کی استعداد مظہر اتم' آئینہ جمیع اسماء وصفات اور خلیفتہ اللہ ہونے کی وجہ سے ان علوم الٰہیہ کے قابل تھی لہٰذا یہ علوم آدم علیہ السلام کے وجود میں ودیعت کئے گئے۔

مندرجہ بالا تمہید کے بعد آپ نے فرمایا۔ عالم علوی و سفلی کے تمام حقائق و نظائر آدم علیہ السلام کے وجود میں ہیں مثلاً" سب سے پہلے "عالم اعلیٰ" کو لیجئے کہ اس میں تغیر و تبدل بالکل نہیں ہوتا وہاں "قلم" جسے حکما عقل اول سے تعبیر کرتے ہیں اور جو حضرت الشیخ کی اصطلاح میں "حقیقت محمدیہ ﷺ" سے عبارت ہے اس کی نظیر انسان کے وجود میں "روح قدس" ہے۔ "عرش عظیم" اس کی نظیر انسان کا جسم ہے۔ "کرسی" کی نظیر نفس انسانی ہے "بیت معمور" کی نظیر قلب انسانی ہے۔

یہ تینوں اگرچہ بالذات متحد ہیں لیکن اعتبار کے حساب سے ایک دوسرے سے الگ الگ (مغائر) ہیں۔

"ملائکہ جن کو حکماء "عقول عشرہ' سے تعبیر کرتے ہیں ان کی نظیر انسان کے وجود میں انسانی قوی ہیں۔ اب پھر اس عالم اعلی میں افلاک ہیں مثلاً" زحل اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر نفس انسانی میں قوت علمیہ ہے دوسرا مشتری اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر موخرالدماغ میں قوت ذاکرہ ہے تیسرا مریخ اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر "یافوخ" میں جو دماغ کا ایک حجرہ (Cell) ہے قوت عاقلہ ہے۔ چوتھا "شمس" اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر وسط الدماغ میں قوت مفکرہ ہے۔ پانچواں زہرہ اور اس کا فلک اس کی نظیر روح حیوانی میں قوت وہمیہ ہے چھٹا عطارد اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر مقدم الدماغ میں قوت خیالیہ ہے ساتواں قمر اور اس کا فلک ہے اس کی نظیر انسان کے جوارح (اعضاء) میں قوت حسیہ ہے۔

اب عالم استحالہ لیجیئے کہ اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ "کرہ آتش" اس کی روح گرمی اور خشکی ہے اس کی نظیر بدن انسانی میں صفرا اور اس کی روح قوت ہاضمہ ہے۔ "کرہ ہوا" کی روح گرمی اور تیزی ہے اس کی نظیر دم اور اس کی روح قوت جاذبہ ہے کرہ آب کی روح سردی و تری ہے اس کی نظیر بلغم اور اس کی روح قوت دافعہ "کرہ خاک" کی روح سردی اور خشکی ہے اس کی نظیر سودا اور اس کی روح قوت ماسکہ ہے۔

عالم تعمیر میں روحانیاں کی نظیر قوی انسانی ہیں عالم حیوان کی نظیر وہ چیز جو انسان میں احساس کرتی ہے۔ عالم نبات کی نظیر وہ چیز جو انسان میں نشوونما پاتی ہے۔

عالم جمادات کی نظیروہ چیز جو انسانی جسم میں حس نہیں رکھتی۔ زمین کے ساتوں طبقے سودا (سیاہ)' غبرا (خاکی) حمرا (سرخ) صفرا (زرد) بیضا (سفید) زرقا (چکرا ۔ نیلا) خضرا (سبز) میں سے ہر ایک کی نظیر جسم انسانی میں جلد یعنی چمڑا شحم یعنی چربی' لحم یعنی گوشت' عرق یعنی رگیں' اعصاب یعنی پٹھے' مخضلات ۔ عظام یعنی ہڈیاں ہیں۔

عالم نسب جو مقولات سبعہ (۲۴) سے عبارت ہے "عرض" کی نظیر سفید ۔ سیاہ "کیف" کی نظیر صحت اور بیماری کے حالات "کم" مثلاً پنڈلی ہاتھ سے لمبی ہے۔ "این" مثلاً گردن سر کا مکان ہے اور پنڈلی ران کا مکان ہے۔ "زمان" مثلاً ہاتھ کی حرکت کے وقت سر کا حرکت کرنا۔ "اضافت" مثلاً یہ میرا باپ ہے اور میں اس کا بیٹا "وضع" مثلاً زید کے اوپر اور اس کے نیچے۔ "فعل" مثلاً کھانا "انفعال" مثلاً سیر ہونا۔

گویا اس سارے مضمون کا خلاصہ ان شعروں میں ہے۔

عجائب نسخہ ذات الہٰی
عیاں در وے ہمہ اسرار شاھی
جہاں انسان و انساں شد جہانے
ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

خلاصہ یہ کہ ذات من حیث ھی عندالفریقین (وجودیہ و شہودیہ) غنی عن العالمین اور لیس کمثلہ شئی ہے اور ذات من حیث الاسما والصفات عندالوجودیہ عین عالم ہے بایں معنی کہ وہی ذات حق سبحانہ تعالی بطور تنزل ہر تعین میں متعین ہوئی پس فرق صرف اطلاق و تقید کا ہے یعنی مرتبہ اطلاق میں واجب اور معبود ہے اور درجہ تعین میں ممکن اور عابد۔

پس معنی وحدت الوجود کا یہ ہوا کہ وحدت ۔بمعنی یگانگی ہے وجود ۔بمعنی مصدری نہیں بلکہ مابہ الموجود اور وہ عبارت ہے ذات حق سبحانہ و تعالی سے یعنی عالم یگانگی حق سبحانہ و تعالی ہے اور بس کہ بطریق تنزل ظہور فرمایا۔(۲۸)

ایک روز ایک شخص نے حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب کی خدمت میں چند دانہ اخروٹ بطور نذر پیش کیے۔ آپ نے ایک دانہ اخروٹ کا اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا۔ سبحان اللہ اس ایک چھوٹے سے دانہ میں کامل درخت موجود و مندرج ہے یعنی اس میں دو سلسلے ہیں فاعلہ اور منفعلہ اور ہر ایک قوت اپنے اپنے اقتضاء پر موثر اور متاثر ہوتی ہے۔ اس طرح ذات حق سبحانہ و تعالی میں جمیع اسماء و صفات مندرج ہیں اور ان میں بھی دو سلسلے ہیں ایک فاعلیہ جو اسماء و صفات سے عبارت ہے دوسرا منفعلہ جو حقائق ممکنات سے عبارت ہے۔(۲۹)

سیدنا پیر مہر علی صاحب رحمت اللہ علیہ نے مزید ارشاد فرمایا کہ۔

اکثر آدمی حضرت الشیخ کی عبارت ذیل **اوجد الاشیاء وھوعینھا** سے وہم میں پڑے ہیں اور اس عبارت سے خالق و مخلوق کا اتحاد سمجھ کر حضرت الشیخ پر ناحق زبان تکفیر و تشنیع دراز کرتے ہیں حالانکہ حاشا و کلا از روئے تحقیق حضرت الشیخ کی ہرگز یہ مراد نہیں ہے کیونکہ لفظ عین کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کہا جاتا ہے کہ ہر چیز اپنی عین ہے یعنی بطریق حمل اولی چنانچہ الانسان انسان اور دوسرا معنی ”عین“ کا یہ ہے کہ ما بہ القوام یعنی وہ چیز جس کے ساتھ دوسری چیز کا قیام ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہے نہ معنی اول پس ”وھو عینھا“ کا یہ معنی ہے کہ اگر واجب کا تعلق مخلوقات سے قطع نظر کیا جائے تو مخلوق کا فی نفسہ کوئی وجود نہیں کیونکہ مخلوق از قسم ممکن کے ہے اور ممکن کا وجود و عدم یکساں ہوتا ہے۔(۳۰)

حضرت والا نے حضرت الشیخ کی اسی مندرجہ بالا عبارت کی مزید وضاحت یوں فرمائی ہے کہ میں نے ایک کتاب میں دیکھا کہ ایک شخص مجددی کہتا ہے کہ میں ایک روز حضرت سلطان العاشقین محبوب الٰہیؒ کے مزار قدس پر مراقب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آں سلطان برزخ یعنی عالم مثال میں فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم کا درس دے رہے ہیں۔ میں نے حضرت الشیخ کی عبارت اوجد الاشیاء وھو عینھا (اس نے تمام چیزوں کو ایجاد فرمایا اور وہ خود ان کا عین ہے) پیش کر کے عرض کیا کہ اس عبارت سے خالق اور مخلوق کا اتحاد مفہوم ہوتا ہے۔ حضرت موصوف نے جواب میں قدرے تامل فرمایا۔ ناگاہ حضرت الشیخ کی روح مبارک نے متجلی ہو کر افادتاً فرمایا کہ آپ جواب میں کیوں نہیں فرماتے کہ میں نے وھو عینھا (وہ خود ان اشیاء کا عین ہے) کہا ہے نہ کہ ھی عینہ (اشیاء اللہ تعالیٰ کا عین ہیں) تاکہ نقص لازم آتا۔(۳۱)

حضرت مجدد الف ثانی بزرگ ولی اور مقبول اہل اللہ ہیں لیکن ان کے مکتوب میں جو لکھا ہے کہ ہم شیخ اکبرؒ کی توحید سے اوپر گزر گئے ہیں اور شیخ کی توحید ہمارے طے شدہ مقامات سے ہے اس میں نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد صاحبؒ کو شغل اوقات نے حضرت شیخ کی کتابوں کے بالاستعاب مطالعہ کی فرصت نہیں دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے بھی مکتوبات مدنی میں ایسا ہی فرمایا ہے کہ مجدد صاحب نے تفصیلات کتب شیخ کا ملاحظہ نہیں فرمایا ورنہ ایسا نہ فرماتے ہمارے اور شاہ ولی اللہؒ کے قول کی یہ دلیل ہے کہ توحید وجودی دو قسم کی ہے۔ اول وہ جو سالک کو اثنائے سلوک بہ سبب ذہول ماسوی اللہ کے پیش آتی ہے اور اس میں استغراق عدم فرق مراتب اور اختلاف احکام بحسب درجہ امکان کا

موجب ہوتا ہے۔ اس مقام توحید کو حضرت شیخ "فتوحات" میں سالک کے نقصان سے نشان دیتے ہیں۔ دوم توحید کاملین ہے کہ انتہائے منازل میں زہول کے باعث نہیں بلکہ مشاہدات سے حاصل ہوتی ہے شیخ توحید کی اس دوسری قسم والوں سے ہیں اور **لیس فی الوجود الاھو** کے قائل (۳۲)

حضرت سیدنا مہر علی شاہؒ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ ڈسے اس مورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جاناں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تاں رب دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنڑیاں

خواجہ شمس تبریزیؒ کا قول :۔

خورشید را حاجب توئی اوسید را واجب توئی
مطلب توئی طالب توئی ہم منتھا ہم مبتدا

حضرت رومیؒ کے ارشادات :۔

چوں انائے بندہ لا شد از وجود
پس چہ باشد تو بیندیش اے جحود

ترجمہ= جب بندے کی انا فنا ہو گی تو پھر کیا باقی بچا اے منکر ذرا غور کر

گر ترا چشم است بکشا در نگر
بعد لا آخر چہ می ماند دگر

ترجمہ= اگر تیری آنکھ ہے تو کھول اور دیکھ "لا" کے بعد آخر کیا باقی رہ جاتا ہے

ایں دوئی او صاف دیدہ احول است
ورنہ اول آخر آخر اول است

ترجمہ= یہ تو بھینگے کی آنکھ ہے جو ایک کو دو دیکھتی ہے، ورنہ جو اول ہے وہی آخر ہے اور جو آخر ہے وہی اول ہے۔

تو مباش اصلا کمال این است و بس
رو درو گم شو وصال این است و بس

یعنی تو کلی طور پر فنا ہو جا کہ یہی کمال ہے اس کی ہستی میں گم ہو جا کہ وصال صرف یہ ہے۔

چیست توحیدش خدا آموختن
خویشتن را پیش واحد سوختن

یعنی خدا کی معرفت حاصل کرنا اسکی توحید ہے اور یہ کہ بندہ خود کو "واحد" اللہ تعالٰی کے سامنے جلا کر خاک کر دے۔

کل شئی ھالک جز وجہ او
چوں نئی در وجہ او ہستی مجو

یعنی اس کی ذات کے سوا ہر شئی فانی ہے اگر تو اس کی ذات میں فنا نہیں ہے تو پھر ہستی کی طلب نہ کر۔

ہر کہ اندر وجہ ما باشد فنا
کل شئی ھالک نبود جزا

یعنی جو کوئی ہماری (اللہ تعالی کی) ذات میں فنا ہو گیا تو کل شئی ھالک کا حکم اس کے لئے نہیں ہے۔

زانکہ در الاست او از لا گذشت
ہر کہ در الاست او فانی نگشت

یعنی وہ "الا" کے درجے میں ہے اور "لا" کے مرحلے سے گذر گیا ہے اور جو کوئی "الا" کے درجے میں ہو وہ فانی نہیں ہوتا۔

بانگ زد یارش کہ بر در کیست آں
گفت بر در ہم توئی اے دلستاں

یعنی اس کو یار نے آواز دی کہ دروازے پر کون ہے اس نے کہا اے محبوب دروازے پر بھی تو ہی ہے۔

گفت اکنوں چو منی ایمن در آ
نیست گنجائی دو من در یک سرا

یعنی یار حقیقی نے کہا اب چونکہ تو بھی میں بن چکا ہے تو بے خوف ہو کر اندر آ کیونکہ دو "میں" کی ایک گھر میں گنجائش نہیں ہے۔

چوں یکے باشد ہمہ نبود دوئی
ہم منی بر خیزد آنجا ہم توئی

یعنی جب سارے مل کر ایک ہو جاتے ہیں تو دوئی نہیں رہتی اور من و تو کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔

چوں ز جاں مردم بجاناں زندہ ام
نیست مرگم تا ابد پائندہ ام

یعنی میں جب اپنی جان فنا کر بیٹھا تو محبوب میں زندہ ہو گیا میری موت نہیں بلکہ میں تا ابد پائندہ ہوں۔

چوں بہ مردم از حواسات بشر
حق مرا شد سمع و ادراک و بصر

یعنی میرے بشری حواسات کی موت ہوئی تو اللہ تعالی میری سمع، ادراک اور بصر ہو گیا۔

چونکہ من من نیستم ایں دم ز ہوست
پیش این دم ہر کہ دم زد کافر وست

یعنی میں اب میں، نہیں رہا بلکہ میری زندگی اسی سے ہے لہذا جس نے بھی میرے سامنے دم مارا کافر ہو گیا۔

جملہ ما و من بہ پیش او نہید
ملک ملک اوست ملک او را دہید

یعنی ما و من سب کچھ اس کے سامنے قربان کر دو ملک اسی کا ہے اسی کے حوالے کر دو۔

اے خنک آں مردہ کز خود رستہ شد
در وجود زندہ پیوستہ شد

یعنی خوش بخت ہے وہ مردہ جو اپنے آپ سے آزاد ہو کر ہمیشہ زندہ رہنے والے کے وجود کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

اے برادر یکدم از خود دور شو

با خود آ و غرق بحر نور شو
او کہ بی یسمع و بی یبصر توئی
سر توئی چہ جائے صاحب سر توئی

یعنی تو ہی بی یسمع و بی یبصر (۳۴) کا مصداق ہے راز کیا چیز ہے تو خود راز کا مالک ہے۔

نور خواہ از مہ طلب خواہی ز خور
نور مہ ہم ز آفتاب ست اے پسر

یعنی روشنی چاند سے ہو یا سورج سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ چاند کی روشنی بھی سورج ہی کی روشنی ہے۔

چوں چراغے نور شمعے را کشید
ہر کہ دید آں را یقیں آں شمع دید

یعنی جب شمع کے نور سے چراغ روشن کیا گیا تو جس نے بھی اس چراغ کو دیکھا اس نے یقیناً" اسی شمع کو دیکھا۔

ہمچنین تا صد چراغ از نقل شد
دیدن آخر لقائے اصل شد

یعنی اسی طرح اگر سو چراغ روشن کئے جائیں تو آخری چراغ کو دیکھنا گویا اصل شمع ہی سے ملاقات کرنا ہے۔

سایہ ہائے کہ بود جویائے نور
نیست گردد چوں کند نورش ظہور

یعنی سائے جو نور کی تلاش میں ہوتے ہیں جب اس کا نور ظاہر ہوتا ہے تو سارے سائے مٹ جاتے ہیں۔

ہم چنین جویائے درگاہ خدا
چوں خدا آید شود جوینده را

یعنی یہی حال ہے درگاہ خداوندی کے طلبگار کا کہ جب خدا کا اثبات ہوتا ہے تو طلبگار "لا" (فنا) ہو جاتا ہے۔

گرچہ آں وصلت بقا اندر بقاست
لیک از اول بقا اندر فناست

یعنی اگرچہ رب تعالی کے ساتھ تیرا وصال بقا اندر بقا ہے مگر شروع میں بقا فنا کے اندر ہوتی ہے۔

بت پرستی گر بمانی در صور
صورتش بگذار و در معنی نگر

یعنی اے بندے اگر تو ظاہری صورتوں میں پھنستا رہا تو ایسا ہے کہ جیسے بت پرست ہے لہذا اس کی صورت سے آگے نکل جا اور معنی میں نگہ کر۔

مرد حجی ہمرہے حاجی طلب
خواہ ہندو خواہ ترک و یا عرب

یعنی اگر تجھے حج کرنا ہے تو حج کے لئے جانے والے کو اپنا ہمراہی بنا چاہے وہ ہندوستانی ہے، ترک ہو یا عرب ہو۔

منگر اندر نقش و اندر رنگ و بو
بنگر اندر عزم و در آہنگ او

یعنی اس ہمراہی کے ظاہری نقش اور رنگ کو نہ دیکھ بلکہ اس کے ارادے اور نیت کو دیکھ۔

در تنزل آمده آں یک وجود

بود مطلق گشت ممکن در قیود

یعنی وہ ایک ہی وجود ہے جو مرتبہ تنزل میں ہے جس کی وجہ سے وہ وجود مطلق مختلف قیود لگا کر ممکن کے درجے میں ظاہر ہوا ہے۔

چوں تنزل کرد آں ذات قدیم
گشت او در صورت انساں کلیم

یعنی اس ذات قدیم نے جب مرتبہ تنزل میں ظہور فرمایا تو وہ انسانی صورت میں کلام کرنے لگا۔

سر وحدت را نداند ہر کسے
گرچہ بینی در جہاں عاقل بسے

یعنی ہر کوئی وحدت کا راز نہیں جانتا اگرچہ جہاں میں عقلمند بہت نظر آئے ہیں۔

منطقی و فلسفی در حیرتند
آں چہ گوید عقل بر وے کاربند

یعنی منطقی اور فلسفی حیرت میں گم ہیں جو کچھ عقل کہتی ہے اس پر کاربند ہوتے ہیں۔

داند او را آں کہ قلبش پاک گشت
از محبت سینہ اش صد چاک گشت

یعنی اس کو وہی جانتا ہے جس کا دل پاک ہو اور محبت سے اس کا سینہ صد چاک ہو۔

آنچہ از دریا بدریا می رود
از ہمانجا کامد آنجا می رود

یعنی جو کچھ پانی ایک دریا سے دوسرے دریا تک بہتا جا رہا ہے جہاں سے آیا تھا وہیں واپس جاتا ہے۔

خود بخود کن میشود آنجا یکون

خود ارادہ بامراد آید بروں

یعنی کن اس جگہ خود بخود یکون ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارادہ خود با مراد ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔

شیخ کلیم اللہ جہان آبادیؒ کا قول :-

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادیؒ وحدۃ الوجود کی حقیقت اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"ہمہ موجودات را آئینہ ھای متعدد فرض کن و آنچہ می بینی در ایشاں، از کمالات محسوسہ و معقولہ، صور اسماء و صفات حق تعالی واں بلکہ ہمہ عالم را یک آئینہ فرض کن و در وے حق را بیں با ہمہ اسماء و صفات وے تا از اھل مشاہدہ باشی، چنانچہ در اول از اھل مکاشفہ بودی۔ پس ازیں برتر آئی، چناں ملاحظہ کن کہ چوں تو علام را می بینی و می و انی ذات تر محیط است بہ ہمہ و ہمہ مرتسم اند در وی۔ پس ذات تو آئینہ است مرآں ھا را در اول مشاہدہ حق سبحانہ در غیر خود می کردی، اکنوں در خود مشاہدہ می کنی

پس ازاں برتر آئی و آں ملاحظہ کن کہ ممکنات من حیث ھی غیر موجود اند۔ پس ایشاں را از میاں بیروں کن و ہمہ را صور تجلیات حق بیں۔ پس ہمہ کمال و جمال حق اند سبحانہ کہ در حق مشاہدہ می کنی۔

پس از ایں برتر آئی و وجود خود را از میاں بیروں کن و مدرک و مشاہد

حق بیں فھوالشاھد والمشھود (۳۴)

ترجمہ= تمام موجودات کو متعدد آئینے فرض کرو اور ان میں جسمانی طور پر محسوس ہونے والے اور عقل و خیال میں آنے والے تمام کمالات جو ان میں دیکھتے ہو انہیں اللہ تبارک و تعالی کے اسماء صفات کی صورتیں جانو بلکہ کل جہاں کو ایک ہی آئینہ فرض کرو اور اس میں حق تعالی کو اس کے تمام اسماء و صفات کے ساتھ دیکھو' تاکہ اہل مشاہدہ میں سے ہو جاؤ۔

چنانچہ' پہلے پہل اہل مکاشفہ میں سے ہو جاؤ گے اس کے بعد بلند مرتبہ حاصل کرتے ہوئے اس طرح ملاحظہ کرو کہ جب تم عالم کو دیکھتے اور سمجھتے ہو تمہاری ذات سب کو محیط ہے اور سب اسی میں سمائے ہوئے ہیں پس تمہاری ذات ان سب کے لئے آئینہ ہے۔ شروع میں تو نے اپنے غیر میں حق سبحانہ و تعالی کا مشاہدہ کیا اب اپنے آپ میں مشاہدہ کرو گے۔ اس کے بعد اور درجہ بلند حاصل کرو اور ملاحظہ کرو کہ ممکنات حقیقت کے اعتبار سے غیر موجود ہیں پس انہیں درمیان سے نکال دو اور سب کو تجلیات حق تعالی کی صورتیں سمجھ لو پس یہ سب حق تعالی کا کمال اور جمال ہیں انہیں حق تعالی میں مشاہدہ کرو پھر مزید بلند ہو جاؤ اور اپنے وجود کو درمیان سے نکال دو اور ہر نظر آنے اور خیال میں آنے والے کو حق جانو پس وہی شاہد اور وہی مشہود ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ کا فرمان :۔

حدیثے مشکل و سریست مغلق
کہ در کون و مکان کس نیست جز حق

ترجمہ= یہ ایک مشکل بات ہے اور سربستہ راز ہے کہ کون و مکان حق

تعالی کے سوا کوئی نہیں ہے۔

حقیقت واحدست و وحدت او
بود مرد محقق را محقق

ترجمہ= حقیقت میں وہی ایک ہے اور اس کی وحدت تحقیق کرنے والے کو صحیح طور پر معلوم ہوتی ہے۔

و لیکن ز اختلاف اعتبارات
گہے باشد مقید گاہ مطلق

ترجمہ= لیکن اعتبارات کے اختلاف کی وجہ سے وہ کبھی مقید ہے اور کبھی مطلق۔

مجرد باشی از اطلاق و مقید
اگر جلباب ہستی را کنی شق

ترجمہ= جب تو اطلاق و مقید سے مجرد ہو جائے گا تو پھر ہستی کا پردہ اٹھ جائے گا۔

چو بندی از تصاریف شیوں چشم
ترا مصدر نماید عین مشتق

ترجمہ= جب تو چیزوں کے تغیر و تبدل سے آنکھ بند کرے گا تو تجھے نظر آئے گا کہ مصدر ہی عین مشتق ہے۔

کند ہر دم بیاں ایں نکتہ را عشق
ولے عقلش نمی وارد مصدق

ترجمہ= یہ نکتہ ہمیشہ عشق بیان کرتا ہے لیکن عقل اس کو سچ جاننے سے قاصر ہے۔

نہ بخشد جان جامی را خلاصے
ز قید عقل جزم جام مردق

ترجمہ= فساد دنیا کا جام جامی کو عقل کی قید سے چھٹکارا نہیں دیتا۔

حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ وحدۃ الوجود کی حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں۔

معنی یکیست گرچہ صور مختلف فتاد
ایں نکتہ را قیاس ز بحر و حباب کن (۳۵)

ترجمہ= حقیقت ایک ہے، اگرچہ ظاہری صورتیں مختلف ہوتی ہیں، سمندر اور حباب پر اس نکتے کو قیاس کرو۔

کائنات میں موجود اشیاء کی صورتیں مختلف ہیں مگر ان کی حقیقت ایک یعنی وجود ایک ہی ہے جو مختلف صورتوں میں موجود ہے۔ یہ نکتہ سمندر کے پانی اور حباب کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے پانی میں جتنے حباب بنتے اور مٹتے رہتے ہیں ان کی حقیقت سمندر کا پانی ہوتا ہے چنانچہ حقیقت کے اعتبار سے وہ سب ایک ہوتے ہیں اور انکا اپنا حقیقی وجود نہیں ہوتا۔

حضرت جامیؒ نے مزید وضاحت ان اشعار میں فرمائی ہے۔

حسن خویش از روئے خوباں آشکارا کردہ ئی
پس بچشم عاشقاں آں را تماشہ کردہ ئی

ترجمہ= (اے اللہ) تو نے خوبصورت چیزوں میں اپنا حسن ظاہر کیا ہے اور پھر خود ہی عشاق کی نظروں سے اس کا نظارہ کرتا ہے۔

ز آب و گل عکس جمال خویشتن بنمودہ ئی
شمع، گل، رخسار و ماہ و سرو بالا کردہ ئی

ترجمہ= آب و گل میں اپنے جمال کا عکس دکھا دیا اور دنیا میں ہر خوبصورت چیز پیدا کر دی ہے۔

جرعۂ از جام عشق خود بخاک افشاندہ
ذو فنون عقل را مجنون و شیدا کردۂ

ترجمہ= اپنے جام عشق کا ایک گھونٹ خاک کے پتلے (انسان) میں ڈال کر اس عقل کے گوناگوں کمالات رکھنے والے (انسان) کو مجنوں و شیدا کر دیا ہے۔

گرچہ معشوقی' لباس عاشقی پوشیدۂ
آنکہ از خود جلوۂ بر خود تمنا کردۂ

ترجمہ= اگرچہ تو خود معشوق ہے مگر لباس عاشقی پہن رکھا ہے تو خود اپنے آپ سے جلوے کی تمنا کرتا ہے۔

بر رخ از زلف سیہ مشکیں سلاسل بستۂ
عالمے را بستۂ زنجیر سودا کردۂ

ترجمہ= چہرے پر کالی زلفوں کی زنجیریں باندھ کر ساری دنیا کو اپنے عشق کی زنجیر میں جکڑ کر رکھ دیا ہے۔

موکب حسنت نہ گنجد در زمین و آسماں
در حریم سینۂ حیرانم کہ چوں جا کردۂ

ترجمہ= (اے اللہ) تیرا نور تو زمیں و آسماں میں نہیں سما سکتا حیران ہوں کہ تو کس طرح (اہل دل کے) سینے میں سما جاتا ہے۔

میکنی جامی گم اندر عشق اسم و رسم خویش
آفریں بادا بریں رسمے کہ پیدا کردۂ (۳۶)

ہمسایہ و ہم نشین و ہمراہ ہمہ اوست
در دلق گداو شاہ ہمہ اوست
در انجمن فرق و نہاں خانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست (۳۷)

ترجمہ= ہمسایہ' ہم نشین اور ہمراہ سب وہی ہے گدا کی گدڑی میں اور بادشاہ کے فاخرانہ لباس میں صرف وہی ہے۔ (فرق) کثرت کی انجمن میں اور (جمع) وحدت کے نہاں خانے میں قسم بہ خدا سب وہی ہے۔

بخدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست
بے نشان است کہ ذو نام و نشان چیزے نیست

ترجمہ= قسم بہ خدا دونوں جہان میں خدا تعالی کے سوا کوئی نہیں ہے وہ بے نشان ہے کیونکہ نام و نشان والی ہر چیز کی حقیقت عدم ہے۔

مرزا اسد اللہ خان غالب :۔

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

نصرت نیاز بریلوی ہی کا شعر ہے۔

یار من باکمال رعنائی
خود تماشہ و خود تماشائی

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کہتے ہیں

کافی نمبر ۳

بن دلبر شکل جہان آیا
ہر صورت عین عیان آیا
کتھے آدمؑ تے کتھے شیثؑ نبی
کتھے نوحؑ کتھاں طوفان آیا
کتھے ابراھیم خلیل نبی
کتھے یوسف وچہ کنعان آیا
کتھے عیسیٰ تے الیاس نبی
کتھے لچھمن رام تے کان آیا
کتھے زکریا کتھے یحیٰ ہے
کتھے موسیٰ بن عمران آیا
ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کتھاں
کتھے اسد اللہ ذی شان آیا
کتھے حسن حسین شہید بنے
کتھے مرشد فخر جہان آیا
کتھے احمد شاہ رسولاں دا
محبوب سبھے مقبولاں دا
استاد نفوس عقولاں دا
سلطان سر سلطان آیا
تنزیل کتھاںؑ جبریل کتھاں

توریت، زبور، انجیل کتھاں
آیات کتھاں ترتیل کتھاں
حق باطل دا فرقان آیا
کل وچہ کل شے ظاہر ہے
سوہنڑاں ظاہر عین مظاہر ہے
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے
کتھاں درد، کتھاں درمان آیا
کتھے ریت پریت دا ویس کرے
کتھے عاشق تھی پردیس پھرے
کتھے گل وچ مارو کیس دھرے
لٹ دھاری تھی بستان آیا
کتھے پنڈت، جوسی، جوگی ہے
کتھے سامی تے کتھے بھوگی ہے
کتھے مصر براگی روگی ہے
کتھے بید بیاس گیان آیا

خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ مزید فرماتے ہیں۔

حسن قبح سب مظہر ذاتی
ہر رنگ میں بیرنگ پیارا
نحن اقرب راز انوکھا
و ھو معکم ملیا ہوکا
سمجھ مونجانو عالم لوکا

ہے ہر روپ وچ عین نظارا
و فی انفسکم سر الٰہی
لو دیکم فاش گواہی
ہر صورت وچ رانجھن ماہی
کیتا ناز دا ڈھنگ نیارا
حسن ازل دی چال عجیبے
طرح لطیفے طرز غریبے
آپ ہی عاشق آپ رقیبے
تھی دلبر جگ موہیں سارا
کیا افلاک عقول عناصر
کیا متکلم غائب حاضر
سب جا نور حقیقی ظاہر
کون فرید غریب وچارا

حضرت خواجہ فریدؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

حسن ازل دا تھیا اظہار
احدوں دیس وٹا تھی احمد
سلب ثبوت جتھاں سلوبے
اوتھے نہ طالب نہ مطلوبے
ہے لا یدرکہ الابصار
بیجد مطلق، مطلق بیجد

وحدۃ الوجود کو سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھنے والے اور مخالفت میں خواہ

مخواہ جھگڑا کرنے والوں کے لئے خواجہ غلام فریدؒ نے کہا۔

ملاں ویری سخت ستاون
گھڑے راز دا بھیت نہ پاون
بے وس شور وے ہن معذور
ملوانے دے وعظ نہ بھانے
بیشک ساڈا دین ایمانے
ابن العربیؒ دا دستور
عاشق مست مدام مدامی
کہہ سبحانی بن بسطامیؒ
آکھ انا الحق تھی منصورؒ

خواجہ فریدؒ وحدۃ الوجود کو ماننا فرض قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مذہب وجودی فرض ہے
بیو کل رجائی غرض ہے
ویدیم با چشم یقیں
ھذا جنون العاشقین

دیوان فرید مطبوعہ مذہبی اسلامی کتب خانہ ملتان شہر کے صفحہ نمبر ۱۳۷ کی کافی نمبر ۱۵۵ بھی نظریہ وحدۃ الوجود کی تشریح ہے صرف ایک بند ملاحظہ فرمائیں۔

کتھے راز اناالحق فاش تھیا
کتھے سبحانی دا درد پڑھیا
کتھے انی عبد رسول کہیا

سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت خواجہ فرید علیہ الرحمتہ کی ایک مشہور کافی درج ذیل ہے جس میں آپ نے وحدۃ الوجود یا ہمہ اوست کی خوب توضیح فرمائی ہے۔

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں
میڈا قلب وی توں جند جان وی توں
میڈا کعبہ قبلہ مسجد ممبر
مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکوتاں
صوم صلوۃ اذان وی توں
میڈی زہد عبادت طاعت تقوی
علم وی توں عرفان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں
میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں
میڈا سانول مٹھڑا شام سلونا
من موہن جاناں جان وی توں
میڈا مرشد ہادی پیر طریقت
شیخ حقائق دان وی توں
میڈی آس امید تے کھٹیا وٹیا
میڈا تکیہ مان تران وی توں

میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں
میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں
میڈا دکھ سکھ روون کھٹن وی توں
میڈا درد وی توں درمان وی توں
میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں
میڈے سولاں دا سامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں
میڈا بخت تے نام و نشان وی توں
میڈے ٹھڈڑے سہ تے موبجھ موبجھاری
ہنجواں دے طوفاں وی توں
میڈا اول آخر اندر باہر
میڈا ظاہر تے پنہان وی توں
میڈا فردا تے دیروز وی توں
الیوم وی توں الان وی توں
میڈا ملک ملیر تے مارو تلھڑ
میڈی دوئی زرہ تے بستان وی توں
جے یار فرید قبول کرے
سرکار وی توں سلطان وی توں (۳۸)

خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کا قول :۔

گفتم پیمبری تو یا پیر
گفتا دوئی ز راہ بر گیر
چوں نیک بدیدم آں نکو بود
من و پیمبر و پیر ہمہ او بود (۳۹)

(میں نے پوچھا کہ تو پیغمبر ہے یا پیر ہے۔ فرمایا دوئی کو دور کر۔ جب اچھی طرح دیکھا تو میں، پیمبر اور پیر سب کچھ وہی تھا)

حضرت نیاز احمد بریلویؒ کا قول :۔

از خلق جدا ہستی و ہم در ہمہ ہائی
از جملہ مبرائی و در جملہ در آئی
بے نام و نشان بودی و گنجینہ پنہاں
از بہر شناسائی خود صورت مائی
بر وحدت ذات است غرض کثرت شانت
یک شان تو خلق است و دگر شان خدائی (۴۰)

(یعنی تو خلق سے جدا بھی ہے اور سب میں مشہود بھی۔ سب سے مبرا بھی ہے اور سب میں موجود بھی۔ تو ایک مخفی خزانہ اور بے نام و نشان تھا اپنی شناسائی کے لئے ہماری صورت میں ظہور فرمایا۔ تیری وحدت ذات پر کثرت تعینات بطور عرض ہیں۔ خدائی اور خلق دونوں تیری شانیں ہیں)۔

حضرت بلھے شاہ کا قول :۔

ہک او ہے تے ہک کہاوے ہک دا بن کے رہیو یار

دوئی دور وجودوں کر کے کلھا ہو کے بہیو یار

مولانا اشرف علی تھانویؒ کا قول :۔

اب ایک مسئلہ وحدۃ الوجود ہی کا ہے اس کی وہ گت بنائی ہے الامان الحفیظ۔ مکہ مکرمہ میں ایک عالم صاحب تھے ان سے مسئلہ وحدۃ الوجود پر گفتگو ہوئی وہ کہنے لگے کہ جناب وحدۃ الوجود کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس کے ماننے سے ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ میں نے کہا کہ حقیقت سے بے خبر ہو۔ اگر معلوم ہو جائے کہ وحدۃ الوجود یہ ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے تو یہ کہو گے کہ بدون وحدۃ الوجود کے تسلیم کئے ہوئے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ کہنے لگے میں اس کے لئے گفتگو سننے کو تیار ہوں اس گفتگو کے لئے جمعہ کا دن تجویز ہوا۔ میں نے اول فن تصوف کے مطابق اصطلاحی الفاظ میں وحدۃ الوجود پر ایک جامع تقریر کی اور ان سے کہہ دیا تھا کہ میری تقریر کو اچھی طرح سن کر ذہن نشین کرتے رہیں پھر اجازت ہے کہ دل کھول کر جو آپ کے ذہن میں اشکال آویں کریں۔ وہ سنبھل کر بیٹھے اور غور سے سننا شروع کیا بعد ختم اشکالات کئے مگر اسی تقریر کے اجزا سے سب اشکال ختم ہو گئے اور تمام شبہات رفع ہو گئے۔ کہنے لگے کہ واقعی میں وحدۃ الوجود کی حقیقت ہی سے بے خبر تھا۔ آج اللہ نے تمہاری بدولت اس کی حقیقت کو منکشف کرا دیا۔ اب کہتا ہوں کہ اس کے بدون ایمان کی تکمیل ہی مشکل ہے۔ (۴۱)

حضرت بابو جیؒ کا مزید ارشاد گرامی :۔

محترم سیٹھی صاحب نے مولانا گل فقیر صاحب پشاوری کے نام لکھے گئے حضرت بابو جیؒ کے خطوں کی نقول مرحمت فرمائی ہیں جن میں مسئلہ وحدۃ الوجود

پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۴ء کو لکھے گئے خط میں ایک شعر اور پھر اس کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

الٰہی کیا کیا تو نے کہ عالم میں تلاطم ہے
غضب کی ایک مشت خاک زیر آسماں رکھدی

بس وحشت ہی وحشت ہے۔ عالم تحیر میں سب گرواں ہیں۔ نہ کوئی ساحل نظر آتا ہے اور نہ کوئی کنارہ۔ عجیب کھیل ہے اور عجیب تماشا۔ نقل میں بھی اگرچہ دکھلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی مگر جو لطف اور مزا اصل میں ہے اس کا کیا کہنا۔ صحیح ہے کہ اصل اصل اور نقل نقل۔ سب کچھ بہتر و احسن ہے' سب اسی کا وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اب بغیر اس کے اور کون اور کہاں ہے۔ حیرت نہ ہو تو کیا ہو۔ عقل کی کیا مجال کہ اس کی وہاں رسائی ہو۔ توبہ استغفراللہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۴ء کو تحریر کردہ ایک خط میں ارشاد فرمایا۔

وہی تھا اور وہی رہے گا۔ وہی ظاہر ہوا' وہی ایک ہے' وہی وحدہ لاشریک ہے سبحان اللہ باوجود ایک حقیقی ہونے کے ظہور اسقدر ہوا اور پھر وہ ایک کا ایک ہی ہے۔ سب آلائشوں سے مبرہ' منزہ پاک صاف' سبحان اللہ' سبحان اللہ۔

حیرت اندر حیرت اندر حیرت است

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۴ء کو تحریر فرمودہ خط میں لکھا ہے۔ دور حاضر میں یہ جنس نایاب' اس قلب مضطر میں جو محبت کے ولولے پیدا ہوتے ہیں ان کا کیا عرض کروں وہ ایک عجیب ہی کیفیت۔ جس کا بیان ناممکن یہ عجیب نعمت یہ عجیب کیفیت جیسی بھی ہے پھر بھی عجیب و غریب ہے کیونکہ وہاں حقیقت اور

یہاں مجاز ہر ایک ملک کے احکام اپنے اپنے سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ کیا سماں چھایا ہوا ہے اور کیا گفتگو اور کس کی؟ اس کی جو کہ فی الواقع ہے اور ہو گا۔ یہ سب کرشمے اسی ایک کے یہ ایک بھی عجیب ایک ہے ایک ہو کر پھر اسقدر ظہور پھر ایک کا ایک' عقل بیچاری کیا کرے اور کہاں تک پہنچے کسے سمجھے اور کسے سمجھائے جب خود ہی ہوش میں نہیں۔ بازی اسی کی ہے جو کہ ہے اور جسے وہ چاہے۔ حکم اسی کا۔ تصرف اس کا۔ حکومت اس کی بادشاہ وہ۔ اللہ اللہ اللہ سبحان اللہ واہ واہ واہ الحمد للہ والشکر للہ۔

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۴ء کو لکھے گئے خط میں ہے۔

ذات او بیرنگ و رنگش صد ہزار
روئے او در آن دارد صد بہار (۴۲)

(ترجمہ= اس کی ذات بیرنگ ہے اور اس کے رنگ لاکھوں ہیں اس کا رخ ایک آن میں سینکڑوں بہاریں رکھتا ہے) سبحان اللہ کیا نرالا یار۔ نرالے کی باتیں بھی نرالی۔ ایک ہو کر کیا کچھ کر رہا ہے اور کرتا چلا آیا اور کرتا چلا جائے گا پھر وہ اسی طرح کا اسی طرح حضرت کا فرمان ہے۔ (۴۳)

قد کان ومامعہ ما کان من الا کواں
الاان کما کان مشہود دل زارم

حضرت بابو جیؒ نے مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۴ء کو اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا۔

برادر عنایت ناموں نے بے حد مسرور کیا۔ مدح ہو حضرت مولانا روم کی اور بیان کرنے والا فاضل اجل وحدت الوجودی اور محب صادق ہو تو پھر لطف کیسے نہ آئے۔ ذکر یار ہو اور سوختہ جگر اسے بیان کرے با خدا بیان کرے بادفا

بیان کرے۔ صوفی المشرب کے لب و دھن سے مولانا کی تعریف میں در بے بہا نکل کر بکھریں تو پھر کیسے مزہ نہ ہو۔ کیوں وہ مجلس پر لطف نہ ہو۔ میرے مکرم واجب التعظیم کی نسبت اس ذات باری سے ہے جہاں اضداد کا اجتماع از قبیل محالات ہے۔ یہ فانی اس میں وہ باقی ہر طور پر۔ اظہر من الشمس ہے کہ ہر کہ درکان نمک رفت نمک شد بس قصہ ختم، فیصلہ اٹل سبحان اللہ۔

محترم محمد اسماعیل سیٹھی پشاوری سابق وائس چانسلر گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد نے بیان فرمایا۔

مورخہ گیارہ ستمبر ۱۹۷۳ء کو قونیہ شریف سے جناب سلیمان حیاتی دادا صاحب کا تعارفی خط لے کر ایک آسٹریلوی خاتون جو قونیہ شریف میں معلمہ تھی گولڑہ شریف میں حاضر ہوئی۔ اس دن محبوبؒ قوال نے مثنوی مولانا رومؒ میں سے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

چند باشی عاشق صورت بگو
طالب معنی شو و معنی بجو

ترجمہ= کب تک صورت کا عاشق رہے گا معنی کا طلب گار بن اور معنی تلاش کر۔

صورتے دیدی ز معنی غافلی
از صدف در را گزیں گر عاقلی

ترجمہ= تو نے ایک صورت دیکھی مگر معنی سے غافل رہا اگر تجھے عقل ہے تو صدف کے اندر سے موتی حاصل کر۔

صورت ظاہر فنا گردد بدان
عالم معنی بماند جاوداں

ترجمہ= ظاہری صورت فنا ہو جاتی ہے جب کہ عالم معنی ہمیشہ رہتا ہے۔

گفت المعنی ھواللہ شیخ دیں
بحر معنی ہاست رب العالمیں

ترجمہ= شیخ دین کا فرمان ہے کہ معنی اللہ تعالی ہے بلکہ رب العالمین معانی کا سمندر ہے۔

جناب سیٹھی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت بابو جیؒ نے انہیں فرمایا کہ اس آسٹریلوی خاتون کو ان مندرجہ بالا اشعار کا مطلب انگریزی میں بتلاؤ۔ انہوں نے عرض کیا حضور! میری ڈائری پر آخری شعر کا مطلب آپ تحریر فرما دیں تو حضرت بابو جیؒ نے لکھا کہ

"معنی سے مراد خدا' ما سوائے خدا کے سب الفاظ ہیں مراد الفاظ سے معنی ہوا کرتا ہے"۔

یعنی معانی الفاظ میں بیان ہوتے ہیں تو ساری مخلوقات الفاظ کی مانند ہیں اور اللہ تعالی کی ذات معانی کا سمندر ہے جو مخفی ہے غیب ہے جس طرح الفاظ کے ذریعے معانی کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح مخلوقات کے ذریعے خالق کائنات کا ظہور ہے اور جس طرح الفاظ مقصود بالذات نہیں ہوتے بلکہ معانی اصل مقصود ہوتے ہیں اسی طرح مخلوقات اصل مقصود نہیں بلکہ اللہ تعالی اصل مقصود ہے اس لئے صوفیاء کہتے ہیں **لا مقصود الاّاللہ لا مطلوب الا اللّٰہ لا موجود الا اللّٰہ**

۱۲- صراط مستقیم :-

صراط مستقیم ہی فلاح کا واحد ذریعہ ہے اور یہ کیا ہے حضرت بابو جیؒ نے مکتوب نمبر ۳ میں بیان فرمایا کہ کہ "سلف صالحین کے طریقہ کو صراط مستقیم سمجھو۔ اسی پر چلنے کو فلاح دارین یقین کرو"

آپ نے مکتوب نمبر ٦ میں ارشاد فرمایا "ہر وقت بلکہ ہر آن دست بدعا ہوں کہ او سبحانہ و تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے تمہیں بمع اپنے بھائی و احباء کے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"

آپ نے پھر مکتوب نمبر ۳۴ میں لکھا۔ "اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمہیں اپنے مقبولوں کے سایہ میں رکھے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے"۔

فرمان الٰہی :-

۱- اهدناالصراط المستيقم صراط النين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (الفاتحہ : ٦)

ترجمہ= "چلا ہم کو سیدھی راہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے فضل کیا' نہ وہ جن پر غصہ کیا اور نہ بہکنے والے"۔

۲- و يهدى من يشاء الى صراط مستقيم (یونس : ۲۵)

ترجمہ= "اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھاتا ہے"

۳- و انک لتد عوهم الى صراط مستقيم (المومنون : ۷۳)

ترجمہ= "اور تو تو بلاتا ہے ان کو سیدھی راہ پر"۔

۱۳۔ نماز کی ادائیگی :۔

نماز وہ عبادت ہے جو ہر حال میں فرض ہے جب تک ہوش باقی ہے نماز سے چھٹکارا نہیں۔ حضرت والا نے اپنے مکتوب نمبر ا میں اس کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا "نماز با جماعت کا اہتمام رکھنا"

فرمان الٰہی :۔

۱۔ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتا (النساء : ۱۰۳)
ترجمہ= "یہ نماز ہے مسلمانوں پر وقت باندھا حکم"

۲۔ ان الصلواۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (العنکبوت : ۴۵)
"بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے"۔

۳۔ واقیموا الصلوۃ و آ توالزکوۃ وارکعوا مع الراکعین (البقرہ : ۴۳)
ترجمہ= "اور کھڑی کرو نماز' اور زکوۃ دیا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو"۔

۴۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی (البقرہ : ۲۳۸)
ترجمہ= "خبردار رہو نمازوں سے اور بیچ والی نماز سے"۔

نوٹ= قرآن مجید میں مختلف انداز سے کم و بیش ایک سو مرتبہ نماز کا ذکر کیا گیا ہے جو نماز کی اہمیت' افادیت اور فرضیت کے لئے روشن دلیل ہے۔

حدیث نبویؐ :۔

۱۔ قال سئلت النبی ﷺ ای العمل احب الی اللہ قال الصلواۃ علی و قتھا قال ثم ای قال ثم بر الوالدین قال ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ قال

حدثنی بھن و لو استزدتہ لزاد لی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نماز جو اپنے وقت پر پڑھی جائے۔ کہا پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ' کہا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اگر اور پوچھتا تو آپ مجھے اور بھی بتلاتے۔

(صحیح بخاری مواقیت الصلوۃ)

۲۔ عن ابی ہریرۃؓ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول ارایتم لوان نہرا" بباب احد کم یغتسل فیہ کل یوم خمسا" ما تقول ذالک یبقی" من درنہ قالوا لا یبقی من درنہ شیئا" قال فذالک مثل الصلوات الخمس یمحواللہ بھا الخطایا۔

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ پانچ وقت اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کی میل کچیل ذرا بھی نہ رہے گی تو فرمایا کہ یہی پانچ وقت نماز کی مثال ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح بخاری ۔ مواقیت الصلواۃ)

۳۔ عن عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ قال صلواۃ الجماعۃ تفضل صلواۃ الفذ بسبع و عشرین درجتہ"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز با جماعت کو اکیلے نماز پڑھنے پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت

ہے۔

۴۔ قال رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلواتہ فی بیتہ و فی سوقہ خمستہ″ و عشرین ضعفا و ذالک لانہ اذ ا توضا فا حسن الوضوء تم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلواۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت بہا درجتہ و خط عنہ بہاخطیئتہ فاذ اصلی المنزل الملئکتہ تصلی علیہ ما دام فی مصلاہ اللہم صلی علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال احد کم فی صلواۃ ما انتظر الصلواۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنا پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اس لئے کہ جب بندے نے اچھی طرح وضو کیا پھر صرف نماز کی خاطر نکل کر مسجد میں آیا تو ہر قدم پر ایک گناہ معاف کیا گیا اور ایک درجہ بلند کیا گیا جب تک نماز کی جگہ پر رہا فرشتے دعا کرتے رہے اے اللہ اس پر رحمت فرما اے اللہ اس پر رحم کرنا۔ تم میں سے جو کوئی نماز کی انتظار میں رہا تو اس کو نماز ہی میں شمار کیا گیا۔

۱۴۔ توکّل :۔

توکل باطنی قوت کا نام ہے جس کے ذریعے انسان مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے توکل کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ اپنا عمل اور کوشش ترک کر دے بلکہ توکل کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق پورا عمل کرے اور کماحقہ کوشش کرے اور پھر اللہ تعالی پر بھروسہ کرے کہ وہ قادر مطلق بندے کا عمل قبول فرماتے ہوئے اس کے عمل میں تاثیر پیدا کرے اور اس کا نتیجہ ظاہر فرمائے۔

حضرت والا نے اس مفہوم کو واضح کرتے ہوئے مکتوب نمبر ۵۳ میں ارشاد فرمایا۔ ''گھبراؤ مت اپنے کام میں پوری محنت کرو کوشش کرو نتیجہ کی امید رب باری سے رکھو۔ سعی تم کرو اور توکل اس پر رکھو۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ انه لیس له سلطان علی الذین آمنوا و علی ربهم یتوکلون۔ (النحل:۹۹)

ترجمہ= ''بیشک اس (شیطان) کا ان لوگوں پر قابو نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں۔

۲۔ و من یتو کل علی اللّٰہ فھو حسبه (الطلاق:۳)

ترجمہ= ''اور جس نے اللہ پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہے''۔

۳۔ و علی اللّٰہ فتو کلوا ان کنتم مومنین (المائدہ : ۲۳)

ترجمہ= ''اور اللہ پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو''۔

فرمان نبویؐ :۔

حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں سے زیادہ غنی وہ شخص ہے جو اس چیز پر زیادہ بھروسہ کرے جو اللہ تعالی کے پاس ہے اس چیز کے مقابلے میں جو اس کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ (بحوالہ بیہقی و حاکم)

صوفیاء کرام کے اقوال :۔

شیخ ابو طالب مکیؒ لکھتے ہیں۔ "ترک تدبیر کا نام توکل ہے اور ہر تدبیر کی اصل رغبت و لالچ ہے اور ہر رغبت و لالچ کی اصل طویل امیدی ہے اور طویل امیدی در اصل دنیا میں زندہ رہنے کی محبت سے ہے اور یہی شرک ہے"۔

شیخ ابو طالب مکیؒ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ۔ "ترک تدبیر کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالی نے بندے کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اور اس کے لئے مباح کر دیا ہے اس میں تصرف کرنا ہی چھوڑ دے اب ترک تدبیر سے ان کی مراد ترک آرزو ہے اور جب کوئی بات واقع ہو گئی تو یہ کہنا کہ یہ کیوں ہوا؟ اور ایسے کیوں نہ ہوا؟ یا اگر ایسے ہوتا تو ایسے ہو جاتا۔ اس قسم کی باتیں چھوڑنا ہی ترک تدبیر ہے کیونکہ ایسا کلام علم ازلی اور قدرت نافذہ اور شہادت حکمت پر اعتراض اور جہالت کی بات ہے۔ مشیت الٰہی اور اس کے مطابق اس کے جریان حکم سے غفلت کی دلیل ہے"۔

توکل رزق حلال کے لئے جد و جہد کرنے سے منع نہیں کرتا اس لئے شیخ ابو طالب مکیؒ علم حدیث کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ۔ "جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ربیعؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو حضرت سعدؓ نے انہیں کہا "میں اپنے مال اور اہل

میں آپ کا حصہ الگ کرتا ہوں" مگر حضرت عبدالرحمنؓ نے فرمایا "اللہ تعالی آپ کے مال اور اہل میں برکت دے مجھے بازار کا راستہ دکھا دیں" چنانچہ انہوں نے دن بھر کام کیا اور کچھ پنیر لائے۔ اب اگر بازاروں میں جانے سے توکل میں نقص آتا تو حضرت عبدالرحمنؓ جو توکل کرنے والوں کے امام تھے ایسا نہ کرتے۔ بلکہ انہوں نے یہ چاہا کہ نفس پر مشقت ڈالیں اور عیش سے پرہیز کریں جیسے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاذؓ کو فرمایا۔ "تنعم (عیش کی زندگی) سے بچتے رہو اس لئے کہ اللہ کے بندے تنعم میں نہیں رہتے۔ (۴۴)

۱۵۔ الباقیات الصالحات :۔

الباقیات الصالحت سے مراد وہ چیزیں ہیں جو انسان کے مرنے کے بعد اس کی اچھی یاد کو باقی رکھیں اور موت کے بعد ایصال ثواب کا ذریعہ بنیں مثلاً" نیک اولاد، اچھے شاگرد اور صدقات جاریہ۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے حضرت مرشد رومیؒ کا شعر نقل کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ فرمایا۔

باقیات الصالحات آمد پسر
گر بود با یاد حق بعداز پدر

ترجمہ= وہ بیٹا باقیات الصالحات قرار پاتا ہے جو باپ کے مرجانے کے بعد یاد حق میں مشغول رہے۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ والباقیات الصالحات خیر" عند ربک ثوابا" (الکھف : ۴۶)

ترجمہ= "اور رہنے والی نیکیوں پر تیرے رب کے ہاں بہتر بدلہ ہے"۔

۲۔ والباقیات الصالحات خیر" عند ربک ثوابا و خیر" مرد ا (مریم:۷۶)

ترجمہ= "اور رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں بہتر بدلہ رکھتی ہیں اور لوٹ جانے کے لئے بہتر جگہ ہیں"۔

۱۶۔ عقائد اہل سنت

اس امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالی نے یہ ابتلا رکھی ہے کہ اس میں کئی فرقے اور گروہ پیدا ہوئے' ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ان میں صرف ایک گروہ اور ایک ہی جماعت یعنی اہلسنّت اہل اللہ کی جماعت ہے یہی سچے اور سیدھے عقائد والی جماعت ہے۔ اسی کو فلاح دارین نصیب ہے اس لئے حضرت بابو جیؒ علیہ رحمتہ نے اپنے مکتوب نمبر ۵ میں حضرت رومیؒ کی مثنوی شریف سے اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

علم لا بد چیست اے صاحب قبول
فقہ و تفسیر و احادیث رسول

اے مقبول بندے لازمی علم تو فقہ' تفسیر اور احادیث رسول ﷺ ہی کا علم ہے۔

مجتنب می باش از اہل ضلال
گرچہ مشہور اند در فضل و کمال

گمراہ لوگوں سے بچ کر رہو اگرچہ وہ ظاہری فضل و کمال میں شہرت رکھتے ہوں۔

فضل ظاہر را نباشد اعتبار
ز اہل سنت برگزیں ہمراز و یار

ظاہری فضیلت کا اعتبار نہیں ہوتا اہل سنت میں سے ہی ہمراز و دوست بناؤ۔

ہاں ز صحبتہائے بدکن اجتناب
در کسوف از صحبت بد آفتاب

ہاں برے لوگوں کی صحبت سے بچو' برے کی صحبت سے تو سورج کو بھی گرہن لگ جاتا ہے۔

در عقائد باش ثابت اے پسر
یاد گیر از اہل سنت سر بہ سر

اے بیٹے عقائد میں ثابت قدم رہنا اور عقائد اہل سنت کو مکمل طور پر یاد رکھنا۔

سیدنا مہر علی شاہؒ کا قول :۔

عقائد اہلسنّت والجماعت کے خلاف جس طرح فرقہ پرستوں نے مہم شروع کر رکھی ہے اس کے بارے میں حضرت سیدنا خواجہ پیر مہر علی شاہؒ صاحب نے فرمایا۔

"کفار کا مومنین کے ساتھ جنگ کرنا در حقیقت اتنا مضر نہیں جتنا کہ بد اعتقاد لوگوں کی تقریر و تحریر۔ کیونکہ کفار کے ساتھ جنگ سے بڑی تکلیف یہی ہوتی ہے کہ مومن کفار کی تلوار کے غلبہ سے مقتول ہوتے ہیں۔ لیکن ایمان رکھتے ہوئے مقتول ہونا تو ایک بڑی کامیابی ہے۔ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ انسان محل حوادث ہے جسم برباد بھی ہو جائے مگر ایمان باقی رہے تو کوئی ضرر نہیں۔ مگر جو شخص اسلام کا دعوی کرے اور محراب و ممبر پر کھڑے ہو کر واعظانہ صورت میں ناصحانہ آیات و احادیث پڑھ کر بے جا تاویلوں اور حیلہ بازیوں سے اہل سلام کے عقیدوں میں خلل پیدا کرے تو ایسے شخص کا ضرر

بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کی زبان کا ڈنگ روح اور ایمان کے لئے خطرناک اژدھا ہے جس سے متاع اسلام برباد ہوتی ہے۔

صحبت بد کا اثر برے کام کرنے سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہو سکتی کہ عقائد متواتر اسلامیہ پر ایسے حملوں کے وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں اور ہم ایسے فقرے بھی ہزار دل سے بیزار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو۔ (۴۵)

حضرت گنج شکرؒ کا قول :۔

حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے فرمایا کہ اہل سلوک فرماتے ہیں کہ جو مرید یا شیخ قانون مذہب اہلسنّت و جماعت پر نہ ہو گا اس کی کیفیت و حالت موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہ ہو گی۔(۴۶)

توحید :۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں واحد لا شریک ہے۔ وہی معبود بر حق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جملہ مخلوقات اسی کے نور کی تجلیات ہیں جو نیست سے ہست ہو کر صورت گری کر رہی ہیں۔

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

اللہ جل مجدہ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر سید نا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوا۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ کے بعد کسی طرح سے اور کسی شکل میں اگر کوئی شخص نبوت کا مدعی ہو تو وہ کذاب' ہے

کافر ہے اور جہنمی ہے اسی طرح ایسے کذاب کو ماننے والا اس کو سچا نیک اور مسلمان جاننے والا بھی کذاب' کافر ہے اور جہنمی ہے۔ قرآن کی آیات کریمہ احادیث نبویہ علی صا حبھا الصلوۃ والسلام اور دیگر دلائل تفصیلی کتب میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب خلق کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے اپنے حبیب نبی حضرت محمد ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ اس موضوع پر قرآنی آیات اور احادیث مقدسہ تفصیلی کتب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ایک طویل حدیث جو حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔ کتب احادیث میں موجود ہے۔ ہر زمانے میں علماء صلحاء اظہار محبت و عقیدت کے لئے اور آئندہ نسلوں تک دین پہنچانے کے لئے ان احادیث کو اپنی تصانیف میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ حتی کہ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی اپنی تصنیف "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ" میں باقاعدہ باب "نور محمدی کے بیان میں" قائم کیا اور ساری حدیثیں بیان کی ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی ﷺ کو اپنے نور سے پیدا نہیں فرمایا تو سوال پیدا ہو گا کہ پھر کس شئی سے بنایا جس شئی کا بھی نام لیا جائے تو لازم آئے گا کہ وہ شئی ازل میں غیر مخلوق کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ موجود تھی کیونکہ سب سے اول مخلوق تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو وہ شئی مخلوق نہ ہو گی اور ازل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کا وجود ماننا شرک ہے توحید کا راستہ صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی محمد ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا کیونکہ کوئی اور شئی موجود ہی نہ تھی۔

حضرت حبیب مصطفیٰ ﷺ کے اسماء صفائیہ میں سے ایک ہے۔
"الفاتح لما اغلق" یعنی بند چیزوں کے کھولنے والے اس کا مطلب یہ ہے کہ
حضور اکرم ﷺ ساری مخلوقات کے وجود کا افتتاح فرمانے والے اور تمام
نعمتوں اور بھلائیوں کے دروازے کھولنے والے ہیں خواہ یہ نعمتیں ظاہری ہوں
یا معنوی ہوں کیونکہ ہر چیز کا وجود حضور اکرم ﷺ کے وجود سے ہے اس
لئے آپ تمام موجودات کا اول اور اصل اور نور ہیں اور تمام موجودات کی روح
اور مدد فرمانے والے ہیں۔(۴۷)

شفاعت

فرمان خداوندی :۔

۱۔ یومئذ لا تنفع الشفاعته الا من اذن له الرحمن (طہ:۱۰۹)

ترجمہ= روز قیامت میں صرف وہی شفاعت کا نفع پائے گا جس کو رحمٰن نے اجازت دی۔

۲۔ ولا تنفع الشفاعته عنده الالـمن اذ ن (سبا:۲۳)

ترجمہ= اور خدا کے سامنے شفاعت نفع نہیں دیتی مگر اس کے لئے جس کی نسبت وہ اجازت دیدے۔

۳۔ من ذ ا الذی یشفع عنده الا باذ نه (البقرہ:۲۵۵)

ترجمہ= کون ہے جو اس کی بارگاہ میں شفاعت کرے مگر اس کی اجازت سے۔

۴۔ ما من شفیع الامن بعد اذ نه

ترجمہ= اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں۔

ان آیات قرآنیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ روز قیامت اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں وہی شفاعت کرے گا جس کو وہ اجازت عطا فرمائے گا اور وہ حضرت محمد رسول ﷺ ہی کی ہستی پاک ہے۔ شیخ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ استثناء حضرت نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ان سے مقام محمود کا وعدہ فرمایا ہے اور وہی شفاعت ہے تو آیت کا معنی اس طرح بنے گا۔

۴۔ من فاالذی یشفع عنده یوم القیامته الاعبده محمد فانه ماذ ون موعود و

يعينه الانبياء بالشفاعته

یعنی قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ شفاعت فرمائیں گے کیونکہ انہی کو اجازت ہو گی، انہی سے وعدہ کیا گیا اور سارے انبیاء کرام علیہم السلام انہی کو شفاعت کے لئے عرض کریں گے۔

شیخ حقیؒ نے فارسی کے اشعار بھی تحریر فرمائے ہیں۔

غم نخورد آنکہ شفیعش توئی
پایۂ قدر رفیعش توئی
حاصلی نیست از طاعت مرا
ہست امیدی بہ شفاعت مرا

ترجمہ= "اسے کیا غم جس کے شفیع آپ ہوں جس کی قدر بلند کرنے والے آپ ہوں اگر میری نیکیاں کچھ کام نہ آئیں تو بھی مجھے آپ کی شفاعت کی امید ہے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (میرے رب کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا کہ رب تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو میں اپنی آدھی امت کو جنت میں داخل کروں یا شفاعت کا حق لے لوں تو میں نے شفاعت کا حق لے لیا۔) انبیاء علیہم السلام شفاعت کے لئے روز قیامت ہمارے آقا نبی مکرم ﷺ کی تعین کریں گے اور سارے نبی نوع انسان آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضور فرمائیں گے ہاں میں شفاعت کے لئے ہوں اور وہ مقام محمود ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ جس کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ ﷺ مقام محمود پر تشریف لائیں گے سجدہ کریں گے اور ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے جو کلمات اسی وقت اللہ انہیں الہام

کرے گا پھر وہ اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے لئے شفاعت کا دروازے کھول دے تو اللہ تعالی یہ دروازہ کھول دے گا اور پھر ملائکہ ' رسل' انبیاء اور مومنین کو اذن شفاعت ملے گا حضور اکرم ﷺ تمام بنی نوع انسان کے سردار ہوں گے۔(۴۸)

فرمان نبوی :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ (سنو) اللہ تعالی تمہارے اگلے پچھلے سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے اور نگاہ سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان کے نزدیک ہو جائے گا۔ اس دن لوگوں کی برداشت سے باہر ان کو رنج و الم ہو گا اور حد سے زیادہ ناقابل برداشت دکھ ہو گا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم یہ مصیبت جو تم کو پہنچی ہے نہیں دیکھتے ایسے شخص کی تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب سے تمہاری شفاعت کرے۔ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے کہ آپ ابو البشر ہیں آپ کو اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ آپ میں اس نے اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو سجدہ کیا پس آپ ہماری شفاعت کریں' کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھ رہے کہ ہماری نوبت کہاں تک جا پہنچی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میرا رب آج اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اتنا غصہ و جلال آج سے پہلے کبھی آیا اور نہ

بعد میں آئے گا۔ اس نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا مگر میں نے اس کی خلاف ورزی کی نفسی نفسی مجھے تو اپنی جان کا خطرہ پڑا ہوا ہے تم لوگ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام اہل زمین کے پاس جتنے رسول بھیجے گئے آپ ان میں سے اول ہیں اللہ تعالی نے آپ کو عبد شکور فرمایا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ میرے لئے ایک دعا تھی وہ میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی۔ "نفسی نفسی" مجھے تو اپنی جان کا ڈر لگ رہا ہے' تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں اللہ کے خلیل ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں آپ بھی وہی جواب دیں گے اور "نفسی نفسی" پکاریں گے اور فرمائیں گے کہ تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

سب لوگ موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے عرض کریں گے آپ اللہ کے رسول ہیں اس نے آپ کو اپنی رسالت اور کلام کی فضیلت عطا فرمائی آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں۔

آپ نہیں دیکھتے کہ ہمارا کیا حال ہے حضرت موسی فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر ناراض ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا ناراض ہوا نہ آئندہ کبھی ہو گا اور میں نے ایک آدمی کو قتل کیا جس کے قتل کا مجھ کو حکم نہیں تھا پھر کہیں گے

"نفسی نفسی" تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہ السلام کی طرف ڈالا تھا آپ روح اللہ ہیں۔ آپ نے جھولے میں گفتگو کی آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں۔ آپ بھی پہلے نبیوں کی طرح جواب دیں گے اور "نفسی نفسی" پکاریں گے اور کہیں گے البتہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

تمام بنی نوع انسان حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے یا محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں (یعنی آپکے وسیلے سے دوسروں کے گناہ معاف کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے) آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں آپ دیکھئے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں یہ سن کر آپ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ ریز ہونگے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثناء کے وہ راز کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے گئے پھر ارشاد ہو گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے رب میری امت میری امت "امتی امتی" (یعنی میری امت پر رحم فرما) رب تعالیٰ فرمائے گا تیری امت میں سے جن پر کوئی حساب نہیں انہیں جنت کے دروازوں میں داہنے دروازے میں سے داخل کیجیئے۔(۴۹)

نوٹ! اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان حتی کہ انبیاء و رسل بھی آپ کی امت میں ہیں۔ کیوں نہ ہوں انبیاء علیہم السلام کو تو آپ ﷺ کی امت ہونے پر فخر ہے۔ (مولف)

(کوئی مسلمان) روضہ رسول مکرم ﷺ پر حاضر ہو یا دور سے زمین پر کسی بھی جگہ ہو درود شریف پڑھ کر محبوب نبی اکرم ﷺ سے شفاعت کا سوال کرے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس نے درود شریف پڑھا اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن سب سے زیادہ آپ کی شفاعت کی سعادت حاصل کرنے والا کون ہو گا تو حضور پر نور ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں سے سب سے زیادہ میری شفاعت کی سعادت پانے والا ہر وہ شخص ہو گا جس نے سچے دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا۔(۵۱)

امام نسفیؒ کا قول :۔

کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے رسولوں اور اہل خیر کا شفاعت کرنا ثابت ہے۔ اور قرآن مجید میں جہاں کفار کے لئے شفاعت کے مفید ہونے کی نفی کی گئی ہے مثلاً" قرآن میں سے **فما تنفعهم شفاعته الشافعين** اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روز قیامت شفاعت ہو گی مگر اس کا فائدہ اہل ایمان کو ملے گا۔ کفار کو فائدہ نہ ہو گا۔ کیونکہ اہل ایمان گناہ گاروں کے لئے شفاعت متواتر حدیثوں سے ثابت ہے۔(۵۲)

امتناع نظیر :۔

(یعنی نبی اکرم ﷺ کی نظیر ممکن نہیں) حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے حضور نبی اکرم کی نظیر کے امتناع (یعنی مثل کے نا ممکن ہونے)

کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فرقتین اسماعیلیہ و خیرآبادیہ میں سے شکر اللہ سعیھم۔

مقدمات

ا۔ ممتنعات ذاتیہ کا احاطہ قدرت حق سبحانہ' تعالی سے خروج کمال ذاتی باری تعالی پر دھبہ نہیں لگاتا بلکہ یہ قصور راجع بجانب قابل ہے کہ ممتنع ذاتی قبولیت کا صالح نہیں۔

۲۔ انقلاب حقائق واقعیہ کا خواہ معدودات سے ہوں مثل انسان' فرس' بقر' غنم کے' یا مرتب عددیہ سے ہوں مثل ایک دو تین چار یا مختلطہ یعنی معدود بحیثیت عروض مرتبہ عددی مثلاً زید جو اول مولود ہے بہ نسبت باقی اولاد و عمرو کے ممتنع بالذات ہے۔

۳۔ نظیر کسی چیز کی رسی کو کہا جاتا ہے کہ علاوہ مشارکت نوعی کے اوصاف ممیّزہ کاملہ میں اس چیز کے ہم پلہ ہو۔

۴۔ آنحضرت ﷺ بحسب الحقیقته الروحانیۃ النوریه اول مخلوق ہیں۔ اول ما خلق اللہ نوری (سب سے اول جس کو اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے) اول ما خلق اللہ العقل

تصریحات محققین از اہل کشف و شہود اس پر شاہد ہیں۔

کما قال الشیخ الاکبر قدس اللّٰه سره الاطهر۔ فلم یکن اقرب الیه قبولا فی ذالک الهباء الاحقیقته محمد صلی اللّٰه علیه وسلم المسماة بالعقل فکان مبده العالم باسره و اول ظاهر فی الوجود فکان وجوده من ذالک النور

الا لھی اور آپ ﷺ آخر الانبیاء بھی ہیں قال اللہ تعالی ولکن رسول اللہ و خاتم النبین۔

اہل بصیرت کو ان مقدمات مذکورہ پر گہری نظر ڈالنے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ نظیر آنحضرت ﷺ کا وجود ممتنع بالذات بدیں معنی ہے کہ خالق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایسا بنایا ہے اور ایسے کاملہ ممیّزہ مختصہ صفات کے ساتھ سنوارا ہے کہ جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ در صورت فرض وجود نظیر انقلاب حقیقت لازم آتا ہے کیونکہ فرضی نظیر کا وجود آپ ﷺ کے بعد ہی ہو گا تو لا محالہ ایسا معدود ہو گا جس کو مرتبہ ثانیہ عدوی عارض ہو اور نظیر کہلانے کا مستحق جب ہی ہو سکتا ہے کہ وصف ممیّز کامل یعنی اول مخلوقیت و ختم نبوت میں مشارک ہو تو معروض مرتبہ ثانیہ کا معروض مرتبہ اولی کا ہو۔ ایسا ہی بلحاظ ختمیت فرض کیا کہ آپ مثلاً چھٹے مرتبہ میں تو نظیر آپ کی معروض ساتویں مرتبہ کی مثلاً ہو کر معروض مرتبہ سادسہ کی ہو گی و ھو خلف ہاں اس میں شک نہیں کہ ممتنعات ذاتیہ میں سے دو قسم اولین اور قسم ثالث میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قسم ثالث کا امتناع اوصاف عارضہ کے لحاظ سے ہے اس لئے کہ محل بحث امتناع یا امکان نظیر ہے نہ امتناع یا امکان مثل۔

خلاصہ یہ کہ آئینہ احمدی ﷺ میں خالق عز مجدہ نے جداگانہ کمال دکھایا یعنی ایسا بنایا کہ نظیرش امکان ندارد (۵۳) (اس کی نظیر ممکن نہیں)

حاضر و ناظر :۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بجسدہ العنصری ہر مکان و ہر زمان میں حاضر ناظر ہونا تو یہ امر مختلف فیہ ہے فقائل و

منکر و لکل وجھتہ میرے خیال میں ظہور و سریان حقیقت احمدیہ ہر دو عالم دہر مرتبہ و ہر ذرہ ذرہ میں عندالمحققین من الصوفیہ ثابت ہے۔ اس کو حقیقتہ الحقائق کہتے اور لکھتے ہیں فھو نورہ ﷺ اولا" جو بصورت معنویہ قلب تقی نقی اور جسد شریف عنصری کے ظاہر ہوا۔

ظہور آنحضرت ﷺ بصورت مثالیہ شریفہ علی صاحبہا الصلوۃ السلام ہر مکان و ہر زمان میں احادیث صحیحیہ میں ثابت ہے جس کا اقرار واقعی آنحضرت ﷺ کا اقرار اور اس کا انکار آپ کا انکار مانا گیا ہے کما فی حدیث البخاری کتاب الایمان۔ اہل تجربہ کو ظہور کذائی مثالی کا کراتا" مراتا" (بار بار) اتفاق ہوتا رہتا ہے۔

البتہ ظہور آنحضرت ﷺ کا بجسدہ العنصری العینی کا پتہ بعض اہل مشاہدہ کے ہاں سے ملتا ہے اور بلحاظ واقعہ معراج شریف و خصائص و لوازم مختصہ جسد شریف علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے مستبعد (بعید) بھی نہیں۔(۵۴)

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ ۱۳۰۷ھ میں حجاز مقدس کے سفر پر روانہ ہوئے دوران سفر جہاز میں درود مستغاث شریف میں کلمات "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پر ایک مولوی صاحب کو اعتراض تھا۔ وہ مولوی صاحب مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں طالب علم تھے انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنے استاد مولانا حاجی رحمت اللہ مہاجر مکیؒ سے بات کی کہ پنجاب سے آئے ہوئے سید مہر علی شاہ صاحبؒ یا رسول اللہ کہہ کر ندا کرنے کو جائز کہتے ہیں تو مولانا رحمت اللہ صاحب نے آپ سے معلومات کی اور کہا کہ "یا رسول اللہ" کی ندا حاضر ناظر ہونے کی متقاضی ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ ہر جگہ حاضر نہیں ہیں اور نہ ہر ایک کے ناظر ہیں۔ یہ سن کر حضرت پیر صاحب نے جواب

دیا کہ بخاری شریف میں متفق علیہ حدیث ہے کہ نکیرین قبر میں مردہ سے چند سوالات کرتے ہیں جن میں ایک سوال یہ ہوتا ہے **ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تم اس شخص حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے تھے)۔ فرمایا اس عبارت میں لفظ ھذا بنایا گیا ہے۔ (موضوع) ایک محسوس ہونے والے دیکھے جانے والے (مبصر) اور قریب موجود ہونے والے کے لئے اور لفظ الرجل (موضوع) بنایا گیا ہے مذکر مفرد کے لئے جو نبی آدم سے ہو لھذا وہاں قبر میں محسوس مبصر قریب مرد کا ہونا ضروری ہے اور وہ خود آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہے کیونکہ جب تک کسی لفظ کے وضعی معنی ممکن ہوں غیر وضعی معنی لینا خلاف اصل ہے۔ اور جب ایک ہی وقت میں کثیر التعداد مخلوق مرتی ہے اور حدیث مذکورہ کے مضمون کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا ہر جگہ بیک وقت موجود ہونا ثابت ہوا تو کیا بعید ہے کہ روئے زمین پر ہر جگہ آپ حاضر ہوں۔ یہ سن کر حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ نے تائید فرمائی اور کہا کہ یہ تو علم لدنی ہے ہم سالہا سال سے بخاری شریف کی یہ حدیث پڑھا رہے ہیں لیکن ان معانی کی طرف کبھی ذہن نہیں گیا جو آپ نے استنباط کئے ہیں۔(۵۵)

حضرت ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے یعنی ان کے حالات سے مطلع ہے۔(۵۶)

افضل المخلوقات :۔

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا۔ فقہا و محدثین و سائر علماء

اسلام کا معتقد بہ و مجمع علیہ یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل المخلوقات ہیں۔ حتی کہ مساجد و سائر امکنہ متبرکہ و عرش و کرسی سب سے اور بحسب لسان حقیقت اعیان و اسماء سب ظہورات ہیں حقیقت محمدیہ کے بناء" علیہ افضلیت اس کی سائر صفات پر ٹھہری صفت تکوین ہو یا غیر اس کا۔(۵۷)

--- ☆☆☆ ---

علمِ غیب

خواجہ پیر مہر علی شاہؒ سے استفسار کیا گیا کہ کیا حضور اکرم ﷺ کو علم غیب عطا ہوا اور آپ کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کو علم غیب بحسب نصوص قرآنیہ اور علم ماکان و ما یکون کا از روئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام من جانب اللہ عطا ہوا ہے۔ علم غیب کلی اور بالذات علی سبیل الاستمرار خاصہ خدائی ہے اور علم غیب علی قدر الاعلام و الاعطا آنحضرت ﷺ کو عطا ہوا ہے اور آپ کو عالم الغیب بعلم عطائی وہبی کہا جا سکتا ہے۔(۵۸)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ تمام وہ خبریں جو آنحضرت ﷺ نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وہ اللہ تعالی کے علم دینے (اعلام) اور جنوانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ غیب نہیں جانتے اس لئے کہ آپ سے منفی وہ علم غیب ہے جو بلا واسطہ ہو۔ "مواہب لدنیہ میں ہے کہ آپ کا معاملہ در بارہ اطلاع غیوب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس قدر مشہور تھا اور اس قدر عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ بعض صحابہ اپنے ہمراہی کو کہتے تھے کہ چپ کر جا اور کوئی بات نہ کر۔ اللہ تعالی کی قسم اگر آپ کے پاس کوئی خبر دینے والا نہ بھی گیا تو آپ کو بطحا کے پتھر خبر دے دیں گے۔(۵۹)

امام بخاری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ خطبہ دیا' پس ابتدا خلق سے خبر دینا شروع فرمایا تا آنکہ اہل جنت کو ان کے منازل میں داخل فرمایا اور اہل نار کو ان کے منازل میں

داخل فرمایا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفق علیہ حدیث ہے۔ خدا کی قسم آنحضرت نے ہمارے سامنے ایسا خطبہ دیا جس میں قیامت تک کی کسی چیز کو نہ چھوڑا بلکہ سب کا ذکر کر ڈالا اور طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اخراج کی ہے۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً" اللہ تعالی نے دنیا میرے سامنے ظاہر کر دی ہے پس میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کی طرف دیکھ رہا ہوں زرقانیؒ نے فرمایا ہے "رفع" سے مراد اظہار اور کشف ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے اس کا میں نے احاطہ کر لیا ہے اور صحیح مسلم میں عمر بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر اس چیز کی جو ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے اور جو آئندہ ہو گی۔ پس ہم سے زیادہ عالم وہ ہے جس نے زیادہ ان چیزوں کو یاد کر لیا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی تھیں۔ مشکوۃ شریف میں ایک طویل حدیث کے اندر یہ جملہ ہے "فعلمت مافی السموات والارض" پس میں نے ہر اس چیز کو جان لیا جو آسمان اور زمین میں ہے۔ تفسیر فتح العزیز میں آیت قرآنیہ ویکون الرسول علیکم شهیدا" کی تفسیر میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں گے اس لئے کہ نور نبوت کے ذریعے ان کو اطلاع کر دی گئی ہے ہر اس شخص کی جو ان کے دین کا متدین ہے کہ وہ میرے دین کے کس درجے پر ہے' اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس سبب کے باعث وہ ترقی سے روکا گیا ہے وہ کیا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچانتے ہیں تمہارے گناہوں کو' تمہارے ایمان کے درجات کو اور تمہارے تمام نیک و بد اعمال کو تمہارے اخلاص اور نفاق کو۔

"مواھب لدنیہ" میں علامہ خطیبؒ نے لکھا ہے کہ آپ کی موت اور حیات کے درمیان اس بارے میں کوئی فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور ان کے حالات، نیتوں، عزائم اور جو خیال ان کے دلوں میں آتے ہیں ان سب کو جانتے ہیں اور یہ چیز آپ کے نزدیک بالکل ظاہر ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

حاشیہ نبراس میں ہے کہ جو شخص حبیب ازلی اور شاہد لم یزلی کو انما انابشرٌ مثلکم الخ اور و ما ادری ما یفعل بی ولابکم و قل انی لا املک لکم ضراً ولا نفعاً پر نظر کرے تمام انسانوں کے برابر خیال کرے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ مثلکم کے بعد یوحی الی نے کس قدر امتیاز پیدا کر دیا ہے لا ادری اور لا املک کامطلب ہے کہ اپنے طور پر کسی چیز کا مالک ہوں نہ ذاتی طور پر کسی چیز کو جانتا ہوں ہاں بذریعہ وحی الٰہی اور اس کے جتلانے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔(۶۰)

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ غیب اس چیز کا نام ہے جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی و استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے جو ان آیات میں مراد ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم غیب کی نفی کی گئی ہے لہٰذا اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے آپ کے لئے یا کسی اور کے لئے ایسے کسی دعوے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے مگر جو خبر حضرت پیغمبر ﷺ دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری حضرت نبی اکرم ﷺ کے اندر پیدا فرماتا ہے یا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی حس پاک پر حوادث کا انکشاف فرماتا ہے تو یہ اس علم غیب میں داخل نہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ

خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **فلا یظهر علی غیبه احد ا الا من ارتضی من رسول** ۔الجن: ۲۷ (اللہ تعالیٰ اپنا غیب صرف اسی پر ظاہر فرماتا ہے جسے رسول میں سے چن لیتا ہے) پس تمام وہ خبریں جو حضور ﷺ نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتلائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے آپ کو معلوم ہوئی ہیں اس لئے وہ ان آیات کے خلاف نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ غیب نہیں جانتے کیونکہ آپ سے اس علم غیب کی نفی کی گئی ہے جو بلا واسطہ ہو۔ طبرانی نے ابن عمر ﷺ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے ظاہر کر دی ہے پس میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں' جیسا کہ میں اپنی اس ہتھیلی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

''مواهب لدنیہ'' میں ہے کہ آپ کی وفات اور دنیوی حیات میں کوئی فرق نہیں آپ اپنی امت کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور امت کے حالات' نیتیں' ارادے اور جو خیال ان کے دل میں آتے جاتے ہیں آپ کو ان سب کا علم ہے۔

ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ کی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے یعنی ان کے حالات سے باخبر ہے۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے حضرت نبی اکرم ﷺ عام انسانوں جیسے ہیں انہیں کل کی خبر نہیں وہ کسی نقصان یا ہدایت کے مالک نہیں وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔ آقائے دو

جہاں ﷺ از خود عالم غیب نہیں مگر بذریعہ وحی اللہ کے بتلانے سے عالم غیب ہیں آپ از خود کسی چیز کے مالک نہیں مگر مالک حقیقی اللہ تعالی کی طرف سے مالک بنائے جانے کے بعد مالک ہیں۔(۶۱)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے کہ:

"یا ایھاالنبی انا ارسلناک شاھدا" (الاحزاب: ۴۵)

ترجمہ= اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ:

فکیف اذا جئنا من کل امته بشھید وجئنا بک علی ھولاء شھیدا"

(النساء: ۴۱)

ترجمہ= پس قیامت کا کیا منظر ہو گا جب ہم لے آئے ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائے آپ کو ان سب پر گواہ۔

یعنی ہر نبی اپنی امت پر بروز قیامت گواہ ہو گا اور تمام انبیاء پر ہمارے آقا و مولی حبیب مصطفیٰ ﷺ گواہ ہوں گے اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ قوت دی جائے کہ آپ ہر چیز کو دیکھیں اور معلوم فرما لیں ورنہ تو گواہی کا معیار پورا نہ ہو گا۔ دنیا کی عدالت میں وہ گواہ معتبر ہوتا ہے جو آنکھوں دیکھا اور بلا واسطہ واقعہ کا علم رکھنے والا گواہ ہو۔ تو اللہ جل شانہ کی عدالت میں ساری کائنات اور پاک نبیوں پر گواہی دینے والے کے لئے گواہی کا یہ معیار ضروری کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں آغاز خلق سے لیکر آخر تک سارے حالات بیان فرمائے حتی کہ جنتی اپنے مقام پر اور دوزخی اپنے مقام پر پہنچ گئے پس ان کو یاد رکھا اور بھول گیا جو

بھول گیا۔(۶۲)

ایک حدیث اور دیگر کئی احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا۔

بشر

سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مطلق بشر کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضرت سید نا پیر مہر علی شاہؒ نے مخدوم صدر الدین شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین دربار پیران پیر ملتان کو ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا

اس میں شک نہیں کہ اہل ایمان کے لئے ذکر آنحضرت محمد ﷺ کے بطریق تکریم و تعظیم واجب اور ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنی میں بحسب لغت عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت۔ میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہوماً" و مصداقاً" متضمن بہ کمال ہے۔ مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس سوائے اہل تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا لہٰذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام سے علیحدہ ہے۔ خواص کے لئے جائز اور عوام کے لئے بغیر زیادت لفظ دال بر تعظیم ناجائز (یعنی عوام جب تک بشر کے لفظ کے ساتھ کوئی اور تعظیم و تکریم کا لفظ نہ لائیں صرف بشر کہنا جائز نہیں)

آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو بشر کس واسطے کہا گیا؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو شرف مباشرت بالیدین عطا کیا گیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے خاص دستہائے قدرت سے بنایا)

ما منعک ان لاتسجد مما خلقت بیدی (یعنی اللہ تعالی نے ابلیس لعین کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے منع کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔)

چونکہ ملا ئکہ اس کمال آدم علیہ السلام سے بے خبر تھے ایسا ہی ابلیس بھی **فقالوا ما قالوا** فرق اتنا ہے کہ ملا ئکہ جتلانے کے بعد سمجھ گئے اور معترف بالقصور ہوئے۔ **قالوا سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا** اور ابلیس کو علاوہ قصور جہل کے غرور بھی تھا لہٰذا **ابی واستکبر الخ**

۲۔ بشر ہی کو کمال استجلاء کے لئے مظہر بنایا گیا ہے اور ملا ئکہ بوجہ نقص مظہریت اس کمال سے محروم ٹھہرے اور مظاہر اور مرایا کمالات استجلائیہ سے از گروہ انبیاء علیہم السلام سیدنا ابو القاسم آنحضرت محمد ﷺ اصالتہ" و از جماعت اولیائے کرام وارث مصرع

و انی علی قدم النبی بدر الکمالؔ

سیدنا عبدالقادر و امثالہ رضی اللہ تعالی عنھم وارثتہ" مظہر اکمل واتم لاسمہ الاعظم ٹھہرے۔

بشر ہی کے لئے تنزل اخیر ہونے کے باعث اس قدر اہتمام ہوا کہ ہیئت اجتماعیہ و ترکیبات اسمائیہ و اتصالات و اوضاع انی خمرت طینۃ آدم سے لے کر تا ظہور جسد عنصری ﷺ و اتباعہ من ا لکمل کو متوجہ کیا گیا ہے اور خدام بنائے گئے تاکہ من رآنی فقد رای الحق کا آئینہ و چہرہ علی وجہ الکمال اور پورا حق نما ہو۔ قصہ مختصر بشر ہی ہے کہ جس کو۔

گر خواہی خدا بنی در چہرہ من بنگر
من آئینہ اویم اونیست جدا از من

ہونے اور کہنے کا استحقاق حاصل ہے۔ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عارف کا بشر کہنا از قبل ذکر آنحضرت ﷺ بالاسماء المعظمہ ہوا۔ بخلاف غیر عارف کے کہ اس کے لئے بغیر انضمام کلمات تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز

نہیں ہے چنانچہ آیت کریمہ میں بشر کے بعد یوحی الی اور تشہد میں عبدہ' کے بعد رسولہ اور کلام اہل عرفان میں ہے۔

فمبلغ العلم فیہ انہ بشرٌ
و انہ خیر خلق اللہ کلھم

میرے خیال میں فریقین از علماء کرام متنازعین اہل سنت و جماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت ﷺ بالاسماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے ہرگز تصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف بشر کا اطلاق جائز کہیں۔ البتہ ان کا خیال ہے کہ بہ نظرِ تحقیر لفظ بشر کا استعمال ناجائز اور بغیر اس کے جائز۔ مگر میری رائے وہی ہے جو اوپر بیان کر چکا ہوں کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلمات تعظیم نہ چاہیئے کہ بوجہ شیوع طرف و قصد فرقہ ضالہ صرف بشر کہنے میں ایہام امر ناجائز کا ہے۔(٦٣)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شملہ میں ۱۲ ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن عید منانے اور جلوس نکالنے پر وہاں کے ایک مولوی احمد حسین نے عدم جواز کا فتوی دیا تو شملہ سے جناب محمد اسماعیل صاحب نظامی نے بذریعہ خط حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہؒ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے جواب میں فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔(۶۴)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے **والسلام علیّ یوم وُلِدتُ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ سلام مجھ پر جس دن میں پیدا کیا گیا معلوم ہوا جس دن اللہ کا محبوب بندہ پیدا ہو اس دن رب کی طرف سے سلام آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قرآن مجید میں ہے کہ اے رب ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما تاکہ ہمارے پہلے اور پچھلے سب کے لئے عید ہو جائے۔ اگر دسترخوان نازل ہونے والے دن کو عید کہا جا سکتا ہے تو حضرت آقائے دو جہان ﷺ کے یوم میلاد کو بدرجہ اعلی عید کا دن کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اس کے فضل اور رحمت کے حصول پر اہل ایمان ضرور خوشیاں منائیں تو حضرت نبی اکرم ﷺ رحمتہ للعالمین بن کر تشریف لائے لہذا اس دن مسلمانوں پر خوشی منانا واجب ہے اور زیادہ سے زیادہ خوشی منانا جائز اور مستحب ہے۔

خود آنحضرت ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ اسی دن آپ کی ولادت شریفہ ہوئی۔

"یا رسول اللہ کہنا"

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں کلمہ "الصلوۃ و السلام علیک یا محمد" اس قدر کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے ہمارے ملک کے بعض لوگ اسی قسم کی ندا و استغاثہ و استشفاع کو شرک کہتے ہیں۔ وہ اگرچہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حد ادب بہت کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں۔

کمالات محمدیہ ﷺ ایسے نہیں کہ نطق و بیان کی حد میں آ سکیں۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم شعائر اہل ایمان اور نشان اہل اسلام سے ہے سورہ اعراف میں (آیہ ۱۵۷) میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

فالذین آمنوا بہ و عزروہ و نصروہ و اتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون۔

یعنی جو لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایمان لائے آپ کی تعظیم و توقیر کی اور آپ پر نازل شدہ نور کی تابعداری کی وہی لوگ کامیاب ہیں۔ یہاں مفسرین نے عزرو کا معنی عظّموہ' و فخموہ' لکھا ہے جس کا معنی تعظیم و تکریم ہے۔ ایک اور مقام پر و تعزروہ و توقروہ فرمایا اس طرح تعلیم ادب کے لئے حکم فرمایا کہ آں حضرت ﷺ کو ایسے نہ بلاؤ جیسے ایک دوسرے کو بلاتے ہو نیز فرمایا کہ اپنی آواز کو نبی اکرم ﷺ کی آواز پر بلند نہ کرو اور ان کے گھر میں بلا اجازت نہ جاؤ۔ حد ادب نگاہ رکھو۔ ان کے سامنے کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھو۔ یہ سب احکام تعلیم ادب کے لئے فرمائے ہیں۔ مگر یہ لوگ جن کے اعتقاد میں خلل ہے کہتے ہیں کہ جب ایک شخص مر گیا خواہ وہ نبی ہو یا ولی

تو وہ معدوم ہو گیا افسوس انہوں نے آثار فیوض حق تعالیٰ کو بہت ہی کم سمجھا ہے۔

ایسی ندا و استغاثہ کیسے منع ہو سکتی ہے جس کے معنی ہوں اغثنا یا رسول اللہ شفعنا بک یا رسول اللہ اور جو مشائخ کاملین کا معمول ہے۔ شیخ محمد بو صیریؒ "قصیدہ بردہ" میں کہتے ہیں۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ
سواک عند حلول الحادث العمم

(اے سب مخلوق سے زیادہ کریم سخت حوادث کے وقت آپ کے بغیر کون ہے جس کی میں پناہ حاصل کروں)

حضرت شاہ ولی اللہؒ "قصیدہ ہجریہ" میں کہتے ہیں۔

رسول اللہ یا خیر البرایا
نوالک ابتغی یوم القضاء

(اے اللہ کی بہترین مخلوق اور اس کے رسول یوم حشرآپ کی عطا کا طالب ہوں)۔

اذا حاصل خطب مدلھم
فانت الحصن من کل البلاء

(جب کوئی خطرناک حادثہ پیش آتا ہے تو تیری ہی ذات سے مصیبت میں پناہ چاہتا ہے۔

اطیب النعم فی مدح سید العرب و العجم" میں فرماتے ہیں کہ

و صلی علیک اللہ یا خیر خلقہ
و یا خیر مامول دیا خیر واھب

(صلواۃ و سلام تم پر اے اللہ کی بہترین مخلوق اور بہترین امیدیں بر لانے والے اور بہترین عطا فرمانے والے۔

و یا خیر من یرجی لکشف زریتہ
و من جودہ قد فاق جود السحائب

(اے سب سے بہتر مصائب دور کرنے والے اور جس کی سخاوت بادلوں کی سخاوت سے بڑھ کر ہے)۔

ایصال ثواب

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آدمی فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرا نفع دینے والا علم اور تیسرا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ لہٰذا کوئی شخص نیک کام کرے اور ایصال ثواب کی دعا کرے تو فوت شدہ شخص کو ثواب ملتا ہے۔(۶۵)

علماء دیو بند کے نزدیک بھی ایصال ثواب جائز ہے اور بہتر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے ایصال ثواب کرے تو اس میں کسی اور کو شریک نہ کرے اور دیگر میت کو حضرت نبی اکرم ﷺ کے واسطہ سے ثواب پہنچائے اور ایصال ثواب ہر طریق سے جائز ہے اس میں کسی کو کلام نہیں۔(۶۶)

بعض لوگ آیت قرآنی **و لیس للانسان الاماسعی** کے پیش نظر ایصال ثواب کو ناجائز سمجھتے ہیں مگر دارالعلوم دیو بند کے مفتی اول مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ شرح فقہ اکبر میں اس اعتراض متعلق آیت **ولیس للانسان الاماسعی** کو نقل کر کے یہ جواب دیا ہے کہ اس آیت سے ایصال ثواب ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب یہ فرمایا کہ ہر ایک انسان کے لئے وہ ہے جو اس نے سعی کی تو ثواب پہنچانے والا سعی کرتا ہے اعمال خیر کا ثواب پہنچانے میں اموات کو۔ لہٰذا وہ سعی اس کی رائیگان نہ جاوے گی بموجب اس آیت کے اور جس کو اس نے ثواب پہنچایا وہ پہنچے گا۔(۶۷)

زیارت قبور :۔

اہل ایمان کی قبور کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ

کا فرمان ہے کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا مگر اب تم قبور کی زیارت کیا کرو اس سے تم کو آخرت یاد آئے گی۔ لہٰذا زیارت قبور سے یاد آخرت اور صاحب قبر کے لئے دعا مقصود ہوتی ہے اور زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب قبر کے منہ کی طرف رخ کرے اس کو سلام کہے اور اس کے لئے دعا کرے۔

مسنون طریقہ یہ ہے کہ صاحب قبر کو سلام کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ آیتہ الکرسی اور سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور پھر صاحب قبر کے لئے دعا کرے۔

امام فخرالدین رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی انسان کامل کی قبر شریف پر حاضر ہوتا ہے تو اس کے باطن پر روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور صاحب قبر کی طرف سے زیارت کرنے والے کی روح پر نور منعکس ہوتا ہے۔(٦٨)

لعن یزید :۔

بعض علماء صالحین نے یزید پر لعنت کی ہے کیونکہ اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر کفر کا ارتکاب کیا اور علماء اس شخص پر لعنت کرنے کو متفقہ طور پر جائز قرار دیتے ہیں جس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا یا اس کا حکم دیا یا اس پر راضی اور خوش ہوا۔

اور حق بات یہ ہے کہ یزید کا امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی اور خوش ہونا اور اہل بیت نبی اکرم ﷺ کی اہانت کرنا تواتر کے ساتھ ثابت ہے اس وجہ سے ہم صرف اس کے معاملے میں توقف نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان میں بھی توقف نہیں کرتے اس پر لعنت ہو اور اس کے ساتھیوں اور مددگاروں پر بھی لعنت ہو۔(٦٩)

بعض صالحین امت کا موقف یہ ہے کہ یزید اور اس کے مدد گار سب عنداللہ ملعون ہیں مگر ہمیں اپنا قیمتی وقت ان کی لعنت کی بجائے آقائے دو جہاں حبیب مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک پر درود شریف پڑھنے اور اہل بیت اطہار کی عظمتیں بیان کرنے پر صرف کرنا چاہیے۔

ایک شخص نے حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لعن بر یزید کا فتوی دیتے ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ شیخ موبہ موسفتہ محبت بنو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا ہیں پس ان کو ایذا پہنچانے والے کے حق میں پورے طور پر مجوز لعنت (لعنت کو جائز قرار دینے والے) ہیں لیکن بعض اہل علم نے اس میں تامل کیا ہے اور کہا ہے کہ آخرت کا حال معلوم نہیں ممکن ہے یزید نے توبہ کر لی ہو۔

علامہ تفتازانی نے اس کے رد میں خوب فرمایا ہے کہ قتل ذریت طیبہ اور ان کی اہانت بطور یقین اور امر مشہود ہے اور توبہ امر محتمل ہے پس احتمال و ظن یقین سے کیا نسبت رکھتے ہیں اور بہت سے دیگر محققین بھی لعن کا جواز ثابت کرتے ہیں۔ ہمارے مخلصوں میں ایک شخص کو دمشق کی سیر و سیاحت کا اتفاق ہوا ہے اس نے بیان کیا ہے کہ سارے شہر کی آلودگیاں اور خاکروبہ یزید کی قبر کے پاس ڈالتے ہیں وہ جگہ آبادی سے بہت دور ہے۔ ہاں جواز اور لزوم میں فرق ہے لعن کو عادت بنانا ضروری اور لازم نہیں۔ بہتر ہے کہ بحکم عام فرمودہ حق تعالی فلعنۃ اللہ علی الظالمین پر کفایت کی جائے۔ بجائے لعن کرنے کے اللہ اللہ کرنا اولین و آخرین کے حق میں بہتر کام ہے۔(۷۰)

۱۷۔ اولیاء اللہ

اولیاء اللہ خدائے قدوس کے وہ پاک بندے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور ان کے طریقے کو رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں صراط مستقیم قرار دیا۔ ان بندگان خدائے عز و جل کے ساتھ عقیدت و محبت کا تعلق رکھنا فلاح دارین کی ضمانت ہے۔ اس لئے حضرت والاؒ نے اپنے مکتوب نمبر ۳ میں ارشاد فرمایا۔

"اس کے مقبول بندوں کی غلامی ہمیشہ کے لئے اپنا فرض سمجھو سلف صالحین کے طریقے کو ہی صراط مستقیم سمجھو۔ اسی پر چلنے کو فلاح دارین یقین کرو"۔

مکتوب نمبر ۵ میں اولیاء اللہ کی صفات کو حضرت رومی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے یوں بیان فرماتے ہیں۔

ہم نشینی جوئی با اھل وفا
قلب شاں آئینۂ حق از صفا

اہل وفا کے پاس بیٹھنے کی کوشش کرو۔ ان کا دل صفائی میں آئینہ حق ہوتا ہے۔

در ضیا بخشی چو مہر انور اند
نصرت و یاری حق را مظہر اند

روشنی دینے میں وہ چمکتے سورج کی طرح ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت انہی سے ظاہر ہوتی۔

نصرت از خاصان درگاہ الہ

ہم زحق باشد بجو بیگاہ گاہ

(خاصان حق کی نصرت بھی حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے لہٰذا ہر حال میں اس کی طلب کر۔

استعانت گر ز مردان خدا

نا روا بودے نگفتی مصطفیٰ

اگر مردان خدا سے استعانت ناجائز ہوتی تو حبیب مصطفیٰ ﷺ نہ فرماتے کہ۔

سرکشی کردت چو دابہ در زمان

یا عباداللہ اعینونی بخواں

جس وقت تیرا جانور سرکشی کرے تو تم پکارو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

نائب حق اند در کون و مکاں

سرنتابد مہر و ماہ از امر شاں

وہ تو کون و مکاں میں حق تعالیٰ کے نائب ہیں۔ چاند سورج ان کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے۔

گفت حصری با مرید خویشتن

بر نیاید شمس غیر از حکم من

حضرت حصریؒ نے اپنے مرید سے فرمایا کہ سورج ان کے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔

چونکہ فانی گشتہ اند از خویشتن
گوش و چشم و دست شاں شد ذوالمنن

چونکہ وہ اپنے آپ سے فانی ہو چکے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی ان کے کان آنکھ اور ہاتھ بن چکا ہے۔

ھست بی یسمع و بی یبصر مدام
حال خاصان الٰہی والسلام

خاصان الٰہی کا حال اس حدیث میں ہے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تو ہمیشہ میرے ذریعے سنتے اور دیکھتے ہیں۔

مکتوب نمبر ۱۱ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"اہل اللہ کی دکانوں سے سودا خریدنا' نیاز سے جانا' نازمت کرنا' اہل اللہ کے آستانوں کی خاک' جو کہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو نہ چھوڑنا"۔

مکتوب نمبر ۲۰ میں وضاحت فرمائی۔

"اس کے مقبول جو کہ حقیقتاً" ظل الٰہی ہیں ان کے تم زیر سایہ رہو۔ مئے عرفان کے پینے والے ہو مدنی میخانے کی مے نصیب ہو"۔

مکتوب نمبر ۵۹ میں آپ نے فرمایا۔

"اھل اللہ سے خاص عقیدت رکھو ان کی نیاز میں اس کی رضا ہے"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ ان الابرار لفی نعیم علی الا رائک ینظرون (المطففین:۲۲)

ترجمہ بیشک پاک لوگ جنت میں تکیئے لگائے رب کے نظارے کریں گے۔

۲۔ الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون (یونس: ۶۲)

ترجمہ= خبردار اولیاء اللہ کو نہ تو خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

فرمان نبوی :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے، میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ بلکہ میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور عطا فرماتا ہوں اگر میری پناہ چاہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔(۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ جل مجدہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر زمین میں اس کی قبولیت قائم کی

جاتی ہے۔(۷۲)

حضرت رومیؒ کے ارشادات :۔

چوں گزیدی پیر نازک دل مباش
ست و ریزندہ چو آب و گل مباش

ترجمہ= جب تو نے پیر کا ہاتھ تھام لیا تو نازک دل نہ بن اور کیچڑ کی طرح گندہ اور کمزور نہ بن۔

گر بامر پیر رفتی ایں طریق
مست گردی عاقبت ہم زیں رحیق

ترجمہ= اگر تو پیر کے حکم سے اس راہ پر چلے تو آخر کار اس خالص شراب سے مست ہو جائے گا۔

ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد
او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد

ترجمہ= جو بھی بغیر کسی مرشد کے اس راہ میں پڑا وہ شیطانوں کی وجہ سے گمراہ ہوا اور کنویں میں جاگرا۔

گر تو بے رہبر فرود آئی براہ
گر ہمہ شیری فرو افتی بچاہ

اگر تو بغیر راہبر کے راہ چلے گا تو شیر ہوتے ہوئے بھی بے بس ہو کر کنویں میں جاگرے گا۔

اولیا را ہست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

اولیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت ملی ہے کہ وہ کماں سے نکلا ہوا تیر واپس لا سکتے ہیں۔

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضۂ اللہ نیست

پیر کا ہاتھ دور والوں تک پہنچنے سے قاصر نہیں کیونکہ اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا قبضہ قدرت ہے۔

پیر باشد نردبان آسمان
تیر پراں از کہ گردد از کماں
صورتش برخاک و جاں بر لامکاں
لامکانے فوق وہم سالکاں

پیر کا ظاہر زمین پر ہے مگر اس کا باطن لا مکاں پر ہے۔ سالکان طریقت کے وہم سے بلند لا مکاں ہے۔

شیخ نورانی ز رہ آگہ کند
نور را با لفظ ہا ہمرہ کند

نور باطن رکھنے والا شیخ راستے سے آگاہ کرتا ہے الفاظ کے ساتھ نور باطن کو ملا کر بات کرتا ہے۔

رہبر راہ طریقت آں بود
کو بہ احکام شریعت می رود

راہ طریقت کا رہبر وہ ہوتا ہے جو احکام شریعت پر عمل کرتا ہے۔

گر تو گوئی نیست پیرے آشکار
تو طلب کن در ہزار اندر ہزار

اگر پیر بظاہر ملنا دشوار ہے تو لاکھوں میں اس کو تلاش کر یعنی اس کی تلاش صدق دل کے ساتھ جاری رکھو۔

زانکہ گر پیرے نباشد در جہاں
نے زمیں بر جائے ماند نے مکاں

اس لئے کہ اگر پیر جہاں میں نہ ہو تو یہ دنیا فنا ہو جائے۔

دست گیرد بندہ خاص الہ
طالباں را می برد تا پیشگاہ

اللہ کا خاص بندہ ہاتھ پکڑتا ہے تو طلب گاروں کو منزل تک لے جاتا ہے۔

اولیا را در دروں ہم نغمہاست
طالباں را زاں حیات بے بہاست

اولیاء اللہ کے باطنی نغمات ہوتے ہیں جن کی بدولت طلب کرنے والوں کو انمول زندگی ملتی ہے۔

ہیں کہ اسرافیل وقتند اولیا
مردہ را ز ایشاں حیاتست و نما

اولیاء اللہ اپنے وقت کے اسرافیل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مردوں کو حیات ملتی ہے۔

اہل دنیا کی طاقت و قوت اس دنیا کے اسباب سے ہوتی ہے۔ اہل اللہ کی

طاقت و قوت ذات خداوندی سے ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ دنیا اور اہل دنیا پر غالب ہوتے ہیں، حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

قوت جبریل از مطبخ نبود
بود از دیدار خلاق وجود

حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت باورچی خانے یعنی دنیاوی کھانے پینے کی چیزوں سے نہیں بلکہ خلاق وجود یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے دیدار سے ہے۔

ہم چنیں ایں قوت ابدال حق
ہم ز حق داں نز طعام و نز طبق

اسی طرح ابدال حق (اہل اللہ) کی قوت کو بھی ذات حق تعالیٰ سے حاصل کردہ سمجھو دنیاوی کھانے پینے کے سامان سے نہیں ہوتی۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر

پاک ہستیوں کو اپنے آپ پر قیاس نہ کر اگرچہ ظاہر لکھنے میں شیر شیر ہوتا ہے۔

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد
کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

سب لوگ اسی وجہ سے گمراہ ہوئے بہت کم ہیں جو ابدال حق کا مرتبہ جان سکے۔

ہمسری با انبیاء برداشتند
اولیاء را ہمچو خود پنداشتند

انہوں نے انبیاء کرام علیہ السلام کے ساتھ برابری کا دعوی کیا۔ اولیا اللہ

کو اپنے جیسا سمجھ بیٹھے۔

ایں ندانستند ایشاں از عمی
هست فرقے درمیاں بے انتہا

اندھے پن کی وجہ سے یہ نہ سمجھے کہ ان کے اور ہمارے درمیان بے انتہا فرق ہے۔

ہر دو گون زنبور خوردند از محل
لیک شد زاں نیش زاں دیگر عسل

دونوں (بھڑ اور شہد کی مکھی) ایک جگہ سے خوراک لیتے ہیں مگر ایک سے زہر دوسرے سے شہد بنتا ہے۔

ہر دو گوں آہو گیا خوردند و آب
زیں یکے سرگیں شد و زاں مشکناب

دونوں طرح کے ہرن گھاس کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں مگر ایک سے پیشاب پاخانہ نکلتا ہے دوسرے سے خالص مشک۔

ہر دو نے خوردند از یک آب خود
آں یکے خالی و آں پر از شکر

دونوں (گنا اور بانس) ایک جگہ سے سیراب ہوتے ہیں مگر ایک اندر سے خالی ہوتا ہے اور دوسرا مٹھاس سے بھرا ہوا۔

صد ہزاراں ایں چنیں اشباہ بیں
فرق شاں ہفتاد سالہ راہ بیں

اس طرح لاکھوں مثالیں ہیں کہ درمیان میں ستر سال کا فرق ہوتا ہے۔

ایں خورد گردد پلیدی زو جدا

وال خورد گردد ہمہ نور خدا

ایک شخص کھاتا ہے تو پلیدی پیشاب پاخانہ نکلتا ہے دوسرا کھاتا ہے تو وہ نور خدا (علم و حکمت بنتا ہے)

مطلق آں آواز خود از شہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مطلق آواز رب تعالی (شہ) کی طرف سے ہوتی ہے اگرچہ ایک اللہ کے بندے کے منہ سے نکلتی ہے۔

عشق پاکاں درمیان جاں نشاں
دل مدہ الا بمہر دل خوشاں

پاک لوگوں کی محبت دل میں پیدا کر نیک دل لوگوں کے سوا کسی سے محبت نہ کر۔

آنکہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمیں رفتن چہ دشوارش بود

جس کی رفتار فلک پر ہوتی ہے زمین پر چلنا اس کے لئے کیا دشوار ہو سکتا ہے۔

آنچہ صاحبدل بداند حال تو
تو کہ حال خود ندانی اے عمو

اہل دل تیرا حال اس طرح جانتا ہے کہ تو خود بھی اپنے کمال سے با خبر نہیں ہوتا۔

کاملے گر خام گیرد زر شود
ناقص از زر برد خاکستر شود

ایک کامل اگر مٹی اٹھائے تو وہ سونا ہو جاتی ہے ناقص اگر سونا ہاتھ میں لے تو وہ خاکستر ہو جائے۔

خواجہ نظام الدین اولیاء کا ارشاد :۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ نے ۱۱ ذی الحجہ بروز جمعہ ۷۱۲ھ کو اپنی مجلس میں اولیاء اللہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا: مردان حق جو کھانا بھی کھاتے ہیں اس سے ان کی نیت میں حق ہوتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ' العزیز نے "عوارف المعارف" میں لکھا ہے کہ ایک درویش کھانا کھاتے ہوئے ہر لقمے کے ساتھ یہ کہتا تھا "اخذت باللہ" (یہ لقمہ میں اللہ تعالی کی خاطر لے رہا ہوں)۔(۷۳)

حضرت شیخ اکبرؒ کا قول :۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فتوحات الہیہ کے حوالے سے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کے یہ فرمودات بیان کرتے ہیں کہ۔

پھر یہاں سات مرد ہیں جن کو ابدال کہا جاتا ہے۔ ان کی وجہ سے اللہ تعالی اقالیم سبعہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ ہر ایک بدل کے لئے وہ ایک خاص اقلیم ہے اور سموات سبع کے روحانیات بھی انہیں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور سات آسمانوں میں جو انبیاء علیہم السلام سکونت فرمائیں ان کے روحانیات سے ہر ایک بدل کو قوت ملتی ہے اور وہ انبیاء علیہم السلام حضرت ابراھیم خلیل اللہ' ان کے متصل حضرت موسی ان کے بعد حضرت ہارون علیہم السلام' پھر حضرت ادریس علیہ السلام اور پھر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام اور بعد میں حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

حضرت یحیٰ علیہ السلام کا معاملہ یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے درمیان آمد و رفت رکھتے ہیں۔ ان ابدال سبعہ کے قلوب پر ان انبیاء علیہ السلام کے حقائق نازل ہوتے ہیں مگر قطب جو ایک ہے وہ حضرت محمد ﷺ کی روح پاک ہے اور آپ ہی تمام نبیوں کی مدد کرنے والے ہیں اور نوع انسانی میں اور قیامت تک جو قطب پیدا ہوں گے ان کی مدد بھی آپ ہی فرماتے ہیں۔

آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ کب نبی بنے فرمایا میں اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے اور اس لئے دنیا میں روح محمدی ﷺ کے بہت سارے مظاہر ہیں اور آپ کا کامل ترین مظہر قطب زمان ہے اور دوسرے افراد ہیں اور تیسرا ولایت محمدی ﷺ کا خاتم ہے اور چوتھا مطلق ولایت کا خاتم ہے جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور انہی کا آپ کو مسکن بھی کہتے ہیں۔(۷۴)

حضرت پیر مہر علی شاہؒ کا قول :۔

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ اولیاء اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض آدمیوں کے دل میں یہ خیال فاسد جاگزیں ہوا ہے کہ صوفیوں میں اتباع نہیں ہوتا۔ یہ خیال مشائخ کی صحبت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں راہ پا گیا ہے۔ ورنہ حق تو یہ ہے کہ صوفیاء کرام کشتگان عشق محمدی ﷺ اور سوختگان شعلہ محبت احمدی ﷺ ہیں ان کی مانند اتباع کسی اور فرقہ میں نہیں ہے۔ البتہ جب وہ وادی شریعت کو طے کر کے حقیقت کی منزل میں پہنچتے ہیں تو ان کا قدم بزم ہستی سے بلند تر ہو جاتا ہے کیونکہ فی الحقیقت

عشق کی پائیگاہ مذہب سے بلند ہے اور عشق کے بغیر ایمان معرض خطر میں ہوتا وہ لوگ ارباب کمال کے قال و مقال (باتوں) کے سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے اور قابلیت سے معذور اور کوشش سے بہت دور ہیں وہ سرشاران بادہ حق اور جانبازان رمز الست کے حالات سے آگاہ نہیں ہوتے اس لئے انکار کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کے حق میں اعتقادات فاسدہ کا اظہار کرتے ہیں۔(۷۵)

ایک دن فصوص الحکم کے سبق کے دوران حضرت سیدنا مہر علی شاہؒ صاحب نے عبارت ذیل فذالک ھوعین صفاء خلاصۃ خاصۃ الخاصۃ من عموم اھل اللّٰہ کی تشریح میں فرمایا عموم اہل اللہ سے مراد عام مومنین ہیں۔ چنانچہ آیت کریمہ اللّٰہ ولی الذین آمنوا اس معنی پر مشعر ہے خواص اصحاب بدرجہ قرب نوافل ہیں اور اس کا مطلب ہے کہ فاعل (یعنی کام کرنے والا) بندہ ہو اور حق تعالی اس کا آلہ ہو جیسا کہ حدیث لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی اکون سمعہ وبصرہ سے ظاہر ہے اور اخص الخواص اصحاب بدرجہ قرب فرائض ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ فاعل ہو اور بندہ اس کا آلہ یعنی بندہ کلی طور پر مسلوب الارادہ کالمیت عندالغاسل (یعنی بندے کا اپنا ارادہ اس طرح فنا کر دیا گیا ہو جس طرح میت اپنے نہلانے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے) اللہ تعالی کے نزدیک ہو اور بس چنانچہ فرمان الٰہی "و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللّٰہ رمی" اسی مفہوم کی خبر دیتا ہے۔

صفا صاحب قاب قوسین ہوتا ہے اور قوسین سے مراد ہر دو قوس وجوبی و امکانی ہیں یعنی احکام و آثار و جواب و امکانی ہر دو کے اس کی ذات میں متحقق (موجود) ہوں۔ عین صاحب او ادنی ہوتا ہے یعنی صاحب جمع الجمع کہ نہ اس کی جمع مانع تفرقہ ہو اور نہ اس کی تفرقہ مانع جمع یعنی اس مقام پر نہ وحدت مانع

کثرت ہوتی ہے اور نہ کثرت مانع وحدت اور اس کو صاحب ادوار ثلثہ بھی کہتے ہیں۔(۷۶)

مولانا اشرف علی تھانوی کا ملفوظ :۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اہل اللہ اور خاصان حق کی علامات اور ان حضرات کی صحبت کی برکت کو اہل بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں اسی کو مولانا (۷۷) فرماتے ہیں۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
نیک بیں باشی اگر اہل دلی

اس کا ترجمہ گلزار ابراہیم میں مولوی ابوالحسن نے کیا ہے اور خوب کیا ہے۔

مرد حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور (۷۸)

۱۸۔ وسیلہ

بندہ رب تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے لازماً" وسیلے کا محتاج ہے۔ یہ اس کی اہم ترین شرعی ضرورت ہے اس لئے حضرت بابو جی صاحب نے مکتوب نمبر ۷ میں دعائیہ کلمات فرمائے۔

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے خاص بندوں کے تمہیں راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۲۰ میں ذرا تفصیل کے ساتھ اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں۔

بھروسہ اس پر رکھو جسے کسی قسم کی فنا نہیں۔ اس کے مقبولوں کے وسیلہ سے اسی سے طلب کرو۔ در اصل وہی حاجت روا ہے اس کے وسیلے بر حق ہیں۔ یہ اس کی کمال ذرہ نوازی ہے کہ اپنے اور بندے کے درمیان واسطہ پیدا کر دیا تاکہ یہ بندہ کہیں بھٹک نہ جائے۔ اپنے ملانے والے بھیج دیئے یہ کتنا بڑا اس کا احسان ہے۔

مکتوب نمبر ۴۱ میں دعائیہ کلمات میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں بمع اپنے بھائی اور رفقاء کے جلد بطفیل اپنے مقبولوں کے کامیاب فرما کر واپس لائے"۔

مکتوب نمبر ۴۲ میں بھی یہی دعا فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے ملکہ سلیمہ عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے۔

مکتوب نمبر ۹۴ میں بھی مقبولان خدا کے وسیلے سے دعا فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبولوں کے جلد تر صحت عطا فرمائے"۔

فرمان الٰہی :۔

یا ایھا الذین آمنو اتقوا اللّٰہ وابتغواالیہ الوسیلہ (المائدہ:۳۵)

ترجمہ= اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک رسائی کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔

ولو انھم از ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفرواللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا" رحیما" (النساء:٦٤)

ترجمہ= اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں (گناہ کر بیٹھیں) اور (اے حبیب) آپ کے پاس آئیں پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول اللہ بھی ان کے لئے مغفرت مانگیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پائیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا قول :۔

ایک شخص نے حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ جہاں درود شریف پڑھا جائے کیا وہاں روح محمدی ﷺ تشریف فرما ہوتی ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ روح مبارک کا تشریف لانا اس طرح سمجھنا چاہیئے جیسے سورج اپنی جگہ پر قائم ہے لیکن اس کی روشنی ہر جگہ موجود ہے۔ روحانی سفر میں قرب و بعد عنصری (جسمانی) نہیں ہوتا۔ حقیقت محمدیہ ﷺ تمام حقائق امکانی پر مقدم اعلیٰ اکمل اور افضل ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ بعض مولویوں نے فتوی دیا ہے کہ "یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیاءً للہ نہ پڑھا جائے تو فرمایا ہم تو ملائی کام نہیں

کرتے۔ جن لوگوں کا برزخ سے تعلق ہے انہیں صحیح حال معلوم ہے۔ مفتیوں سے اگر پوچھیں تو وہ تو یہ بھی کہیں گے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی نہ کہا جائے۔ باوجودیکہ موجودات پر سیدن جود اور ماہیات پر فیضان وجود بواسطہ آں ذات پاک بابرکات ہے۔ گویا تکوین کونین آپ کے وجود سے ہے اور شیئاً للہ کا معنی سوال و استغاثہ برائے تکریم و تشریف اسم پاک ہے نہ جیسا کہ معترض کہتے ہیں کہ مسئول منہ کو وسیلہ اور وسیلہ کو مسئول منہ نہ کرنا چاہیے حالانکہ اس کلام کی نظیر قرآن مجید سورہ نساء میں موجود ہے " واتقواللہ الذی تسآء لون بہ والا رحام (النساء) تسائل از باب تفاعل یہاں بمعنی مشارکت مستعمل ہے یعنی اس خدا سے ڈرو جس کے اسم پاک کے وسیلہ سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ یہاں مسئول منہ وسیلہ فعل واقع ہوا ہے۔ اور مسئلہ سماع موتی "مدارج النبوۃ" میں مذکور ہے۔ ارواح کاملین کا عالم برزخ میں استغراق ان کے عالم شہادت میں تصرف کرنے سے مانع نہیں۔

پھر ایک شخص نے سوال کیا کہ بحق فلاں بزرگ یا بحرمت فلاں بزرگ کہنا جائز ہے یا نہ؟ تو آپ نے فرمایا دونوں جائز ہیں۔ خلق کی جانب سے خالق پر کوئی حق لازم اور ضروری نہیں لیکن رب العالمین کی جانب سے حق بطور وعدہ و احسان اس کی موہوبہ (عطا فرمودہ) نعمتوں سے ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص خدا کے ساتھ ایمان لائے' نماز پنجگانہ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزوں کی نگہ داشت کرے خدا تعالی پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ آیت قرآنی و کان حقاً علینا نصرالمومنین وغیرہ اس کے شاہد ہیں۔(۷۹)

حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے ایک اور جگہ فرمایا۔ اللہ تعالی تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اہل معرفت کے طریقوں میں داخل ہونے اور اہل اللہ کے ساتھ توسل کرنے کو تمام اہل اسلام نے اچھا اور مبارک سمجھا ہے۔(۸۰)

حضرت امام شافعیؒ کا قول :۔

آل النبی ذریعتی
وھم الیہ وسیلتی
ارجو بھم اعطی غدا"
بیدی الیمین صحیفتی (۸۱)

ترجمہ= آل نبی ﷺ میرا سہارا ہیں اور وہی میرا وسیلہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کل روز قیامت انہی کے وسیلے سے میرے دائیں ہاتھ میں میرا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

۱۹۔ استعانت

اہل اللہ سے استعانت یعنی مدد طلب کرنا شرعی حکم ہے اہل اللہ کی مدد اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مظہر ہوتی ہے اس لئے حضرت نے مکتوب نمبر ۵ میں مثنوی رومیؒ سے استناد کیا ہے اور استعانت کی شرعی حیثیت واضح فرمائی ہے۔

استعانت گر ز مردان خدا
ناروا بودے نگفتی مصطفیٰ

اگر اللہ کے بندوں سے استعانت ناجائز ہوتی تو حضرت حبیب مصطفیٰ ﷺ نہ فرماتے۔

سرکشی کردت چو دابہ در زماں
یا عباد اللہ اعینونی بخواں

جب تم سے جانور سرکشی کرنے لگے تو کہو "اے اللہ کے بندو میری مدد کرو"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۱۷ میں اس شعر کو بطور عنوان تحریر فرمایا ہے جس میں شہ جیلاں حضرت سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت سلطان الھند خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے مدد طلب کی گئی ہے وہ شعر یہ ہے۔

شہ جیلاںؒ مدد گار تو باشد
معین الدینؒ غمخوار تو باشد

آپ نے اسی مکتوب میں پھر اس کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے "مالک حقیقی حافظ و ناصر ہو دستگیر، دستگیر ہو۔ معین معین ہو۔

فرمان الٰہی :۔

یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ (البقرۃ:۱۵۳)
ترجمہ= اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد لو۔

حضرت رومیؒ کا قول :۔

ہر کہ تنہا نادر ایں رہ را برید
ہم بعون ہمت مرداں رسید

یعنی اگر کوئی شخص تنہا بھی اس راہ سے کامیابی کے ساتھ گذر گیا تو وہ بھی مردان خدا کی ہمت کا سہارا لیکر اپنی منزل تک پہنچا۔

امام غزالیؒ کا قول :۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں "جس شخص سے زندگی میں مدد طلب کی جا سکتی ہے اس سے بعد وفات بھی مدد مانگی جا سکتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی قبر شریف دعا کی قبولیت کے لئے مجرب تریاق ہے۔(۸۲)

سیدنا مہر علی شاہؒ کا قول :۔

حضرت سیدنا خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اور آیت مبارکہ و تعاو نوا علی البر والتقوی زندگان اور فوت شدگان ہر دو سے استعانت کی اجازت دیتی ہے۔ زندوں سے استعانت تو بالکل ظاہر ہے البتہ فوت شدگان سے مدد طلب کرنا اس لئے جائز ہے کہ ان کی ارواح زندہ ہیں موت اور زندگی کا زوال محض بدن پر طاری ہوا ہے۔ ہاں موت کا اثر ارواح پر یہ ہوتا ہے کہ ارواح جسموں سے جدا ہو جاتی ہیں اور مادی رکاوٹیں باقی نہیں رہتیں اور یہ چیز ان ارواح کی قوت کو اور بھی بڑھا دیتی ہے۔(۸۳)

۲۰۔ نسبت کی عظمت

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ سے سچی نسبت حاصل ہوئی ان کے قدموں کے نشان بھی صالحین کے لئے بوسہ گاہ بن گئے۔ حضرت والاؒ نے اسی نکتے کو حضرت رومیؒ کے ایک شعر کے پیرائے میں بیان فرمایا ہے یہ شعر آپ نے مکتوب نمبر۴ میں تحریر کیا ہے۔

گر تو پیوندی بہ آں شاہ شہ شوی
ذرہ گر بودی و لیکن مہ شوی

اگر تو اس شاہ (رب تعالیٰ) کے ساتھ ربط پیدا کرے گا تو تو خود بھی شاہ ہو جائے گا۔ اگر تو خاک کا ذرہ ہو گا تو اس ربط و نسبت کی وجہ سے چمکتا ہوا چاند بن جائے گا۔

فرمان الٰہی :۔

یا ایھاالذین آمنوا اتقواللّٰہ و کونوا مع الصاد قین (التوبہ:۱۱۹)

ترجمہ= اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ (النساء:۱۵۸)

ترجمہ= (بے شک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں) سارے پہاڑ خدا کی مخلوق ہیں مگر صفا و مروہ کو بی بی ہاجرہ کی نسبت حاصل ہے اس لئے انہیں اللہ کے شعائر میں سے قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مقام ابراہیم ایک پتھر ہے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت نے اس کو یہ شرف بخشا ہے کہ اس مقام پر نفل پڑھنا دعائیں کرنا دین کا اہم حصہ ہے اور رحمت خداوندی کا مرکز ہے۔

والبدن جعلنا ھالکم من شعائر اللہ (الحج:۳۶)

ترجمہ= (اور قربانی کا اونٹ کہ جس کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائر میں سے بنایا ہے۔)

سارے اونٹ اللہ تعالی نے پیدا کئے مگر قربانی کا اونٹ اپنی نسبت کی وجہ سے یہ درجہ رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے شعائر میں سے ہے۔

و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج:۳۲)

(اور جس نے اللہ کے شعائر کی تعظیم کی تو بے شک یہ دلوں کے تقوی میں سے ہے۔

پتھر اور جانور بھی پاک نسبت کی وجہ سے اللہ کے شعائر بن گئے اور اللہ کے شعائر کی تعظیم دلوں کا تقوی قرار پائی تو خود نفوس قدسیہ اللہ کے نیک بندوں کی تعظیم کیا تاثیر رکھتی ہو گی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم تو عین ایمان ہے۔

فرمان نبوی :۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گذار ہوا۔ "قیامت کب آئے گی؟" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے عرض کی میں نے کوئی تیاری نہیں کی مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو نے محبت کی (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ المرء مع من احب ہر شخص اسی کے ساتھ ہو گا جس سے اس نے محبت کی۔(۸۴) (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

حضرت رومیؒ کا قول :۔

چوں تعلق یافت نان با بوالبشر
نان مردہ زندہ گشت و با خبر

جب روٹی نے ابوالبشر کے ساتھ تعلق پیدا کیا تو مردہ روٹی میں زندگی اور شعور آ گیا یعنی انسان کی خوراک بن کر وہ انسان کے لئے زندگی اور عقل و شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بن گئی۔

وائے آں زندہ کہ با مردہ نشست
مردہ گشت و زندگی از وے بجست

(افسوس اسی زندہ پر جو مردہ کا ہمنشین بن گیا۔ خود بھی مردہ ہو گیا اور زندگی اس سے دور بھاگ گئی۔

گر ترا عقلے ست جزوی در نہاں
کامل العقلے بجو اندر جہاں

اگر تیرے اندر ذرا بھی عقل ہے تو کسی کامل عقل والے کی تلاش کر۔

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

پیر سے رشتہ جوڑو کیونکہ یہ سفر بغیر پیر بہت آفت و خوف و خطر کا سفر ہے۔

ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد

او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد

جو کوئی بغیر مرشد کے اس راہ پر چلتا ہے اس کو شیطان گمراہ کر دیتا ہے۔

چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو
ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو

پیر کے حکم کو تسلیم کرو موسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت خضر کے حکم پر چلو۔

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضہ اللہ نیست

پیر کا ہاتھ دور والوں تک بھی پہنچ جاتا ہے اس کا ہاتھ اللہ کا قبضہ قدرت ہوتا ہے۔

دوستی مقبلاں چوں کیمیا است
چوں نظر شاں کیمیائے خود کجا است

مقبولان خدا کی دوستی کیمیا کی طرح ہے بلکہ اس کی نظر جیسا کیمیا دنیا میں کہاں ملتا ہے۔

سلطان الھند خواجہ معین الدین چشتیؒ کا قول :۔

حضرت بابا گنج شکرؒ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ اجمیر شریف میں حضرت خواجہ سلطان الھندؒ کا ہمسایہ انتقال کر گیا۔ اس کی تدفین کے بعد حضرت خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا کہ جب لوگ اس کو دفن کر کے چلے گئے تو میں بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ عذاب کے فرشتے آئے اور اسی وقت حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ ظاہر ہوئے اور کہا کہ یہ شخص میرے مریدوں میں سے ہے۔ کہا گیا جناب

یہ تو آپ کے خلاف رہتا تھا حضرت خواجہ ہارونیؒ نے فرمایا خیر کیسا بھی ہے اس نے اپنے آپ کو اس فقیر کے پلے سے باندھ دیا تھا میں نہیں چاہتا کہ اس پر عذاب کیا جائے۔ حکم خداوندی ہوا اے فرشتو! اس میت کو عذاب نہ دو میں نے اسے بخش دیا۔ یہ فرما کر حضرت بابا گنج شکرؒ اشکبار ہو گئے اور کہا کہ اپنے آپ کو کسی کے پلے باندھنا بہت اچھی بات ہے۔(۸۵)

--- ☆☆☆ ---

شیخ سعدی کا ارشاد :۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و داماں آل رسول

مولانا جامی کا فرمان :

بحسن اہتمامت کار جامی
طفیل دیگراں یابد تمامی

کسی اللہ والے کا یہ شعر بھی اسی مطلب کو ثابت کرتا ہے۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

خواب میں حضرت بابو جیؒ کا ارشاد :۔

میاں منظور حسین صاحب ملتانی مرحوم بیان کرتے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا بابو جیؒ ایک نہایت شاندار محل میں اپنے احباب کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت یہ فرمائیں کہ آخرت میں نجات کے لئے بہتر ذریعہ کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کے ساتھ سچی نسبت ہی نجات اخروی کا بہتر ذریعہ ہے۔

نوٹ: میاں منظور حسین صاحب نے یہ خواب حضرت قبلہ لالہ جی مدظلہ کو سنایا اور حضرت لالہ جی نے مجھے (مولف کتاب ہذا) کو بیان فرمایا۔

حضرت سیدنا بابو جی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس سماع میں اکثر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

برا ہوں بھلا ہوں میں ہوں آپکا
میری تجھ سے نسبت بڑی چیز ہے

حضرت غوث پاک کی نسبت :۔

شیخ عبدالقادر القادری لکھتے ہیں کہ شہر برہانپور میں ایک آتش پرست خاندان کا مالدار آدمی رہتا تھا جو حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ محبت و عقیدت رکھتا تھا اور ہر سال وسیع پیمانے پر کھانا پکا کر علما و صلحا کو بلا کر گیارہویں شریف مناتا تھا۔ اس کی وفات ہوئی تو برادری والوں نے اس کی میت کو آگ میں جلانے کی پوری کوشش کی مگر اس کا ایک بال بھی آگ میں نہ جل سکا۔ وہ حیران ہوئے اور اس کی میت کو بہتے پانی میں چھوڑ دیا۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت کے ایک ولی کامل کو خواب میں فرمایا کہ فلاں فلاں شخص جو اہل اللہ کے نزدیک سعد اللہ کہلاتا ہے وہ میری معنوی اولاد میں سے ہے اس نے خود کو میری طرف منسوب کیا ہے۔ اس کی میت کو پکڑ لو نماز جنازہ پڑھو اور تدفین عمل میں لاؤ۔ بے شک اللہ تعالی نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مرید کو آگ نہ جلائے گی اور اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا(۸۶) لہٰذا جو شخص ایمان کے ساتھ مر گیا اور وہ اللہ والوں سے نسبت رکھتا تھا اس کو یقیناً" اخروی نجات ملتی ہے۔

المنقبته السابعة عشرة

فی نجاۃ فاسق بجوابه بعبد القادر فی سوال منکر و نکیر له

یروی انه کان فی نمن الغوث رجل فاسق مقر علی الننوب ولکن تمکنت محبته الغوث فی قلبه المحجوب فلما توفی نفنوه فجاء منکر و سئلا ماربک و من نبیک و ما نینک فاجا بهمانی کل سوال بعبد القادر فجاء هما الخطاب من الرب القنیر یا منکر و نکیر ان کان هنا العبد من الفاسقین لکنه فی محبته محبوبی السید عبدالقادر من الصانقین فلا جله غفرت له وه وسعت قبره بمجته و حسن اعتقانه فیه رضی اللّٰه تعالی عنه۔

سولھویں منقبت: منکر نکیر کے سوال جواب میں ایک فاسق کا عبدالقادر کہہ کر نجات پانا۔

روایت ہے کہ حضرت غوث پاک کے زمانہ میں ایک فاسق، فسق وفجور میں سرمست رہتا تھا۔ لیکن اس کو آپ سے خاص محبت تھی۔ جب وہ فوت ہو گیا اور اس کو دفن کر دیا تو منکر نکیر آ کر اس سے سوال کرنے لگے کہ تیرا رب کون ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ اس نے تمام سوالوں کے جواب میں کہا عبدالقادر ادھر رب قدیر کی طرف سے ندا آئی اے منکر نکیر اگرچہ یہ بندہ گنہگار ہے۔ مگر میرے محبوب سید عبدالقادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے اسے بخش کر اس کی قبر کو فراخ کر دیا ہے۔(۸۷)

مولانا اشرف علی تھانوی کا قول :۔

مولانا اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادیؒ سے خود اس سے زیادہ عجیب ایک حکایت سنی ہے جس میں توجیہ کی بھی ضرورت ہے اور کوئی بیان کرتا تو شاید یقین ہونا بھی مشکل ہوتا اور بہت ممکن تھا کہ میں سن کر رد کر دیتا۔ وہ یہ کہ ایک دھوبی کا انتقال ہوا جب دفن کر چکے تو منکر نکیر نے آ کر سوال کیا من ربک ما دینک من هذ الرجل وہ جواب میں کہتا کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں میں تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں اور فی الحقیقتہ یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان تھا کہ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جو ان کا خدا وہ میرا خدا جو ان کا دین وہ میرا دین اسی پر اس دھوبی کی نجات ہو گئی۔(۸۸)

کئی لوگوں کے حالات بعد از وفات علما و صلحا نے خواب اور کشف کے ذریعے معلوم کئے۔ اور بیان کئے ان کی صداقت کا معیار یہ ہے کہ انہیں بیان کرنے والے اہل علم متقی اور صالحین امت میں سے ہیں جس طرح مولانا تھانوی نے کہا کہ یہ واقعہ مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی نے بیان کیا اس لئے اس کو سچ ماننا پڑتا ہے اگر کوئی اور کہتا تو نہ مانتا۔ معلوم ہوا کہ جو لوگ اہل صدق و صفا ہیں ان پر اعتبار کیا جانا ضروری ہے ورنہ تو سارا دینی نظام منتشر ہو کر رہ جائے گا کیونکہ ہمارا دین انہی علماء و صلحا کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے براہ راست اللہ نے ہم پر قرآن نازل نہیں فرمایا۔ اساتذہ نے بتلایا کہ یہ قرآن ہے کلام الہٰی ہے اگر ان کا اعتبار نہ ہو تو کیسے پتہ چلے کہ یہ قرآن ہے خدا کا کلام ہے۔

۲۱۔ طلب علم

راہ سلوک میں طلب علم تیاری کا پہلا مرحلہ ہوتا ہے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۳ میں بزبان حضرت سعدیؒ اس کو بیان فرمایا ہے۔

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

آدمی علم کے ذریعے کمال پاتا ہے دنیاوی مرتبے مال و دولت سے نہیں۔

چو شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

شمع کی طرح علم حاصل کرنے کے لئے پگھلنا چاہیے کیونکہ بغیر علم خدا تعالی کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

خرد مند باشد طلب گار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم

ہر عقلمند علم کی تلاش کرتا ہے کیونکہ علم کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے۔

طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پئیش قطع ارض

علم کی طلب تیرے اوپر فرض ہے اور اس کے لئے دور دراز کا سفر کرنا واجب ہے۔ (۸۹)

مکتوب نمبر ۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے عزیز حصول علم کو محض ذریعہ مگر..... بفضلہ تعالی مقصد اصلی کے لئے سمجھو"۔

مکتوب نمبر ۱۳ میں لکھا ہے۔

"تم اس وقت سوائے پڑھائی کے اور کسی طرف توجہ نہ کرو"

مکتوب نمبر ۳۸ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"پڑھنے میں خوب کوشش کرو۔ اپنا ذاتی کام فی الحال یہی سمجھو"۔

فرمان الٰہی :۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین او توا العلم درجات (المجادلہ:۱۱)

تم میں سے ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے بلند مرتبہ دیا اور جنھیں علم دیا گیا ان کے لئے خاص درجات ہیں۔

۱۔ هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (الزمر:۹)

کیا عالم اور جاہل برابر ہیں؟

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

حدیث میں آتا ہے کہ علما انبیا کے وارث ہیں۔ اور یہ کہ جو کوئی طلب علم کی راہ میں چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور ملائکہ طالب علم کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زمین و آسمان میں ہر چیز عالم کے لئے دعا مغفرت کرتی ہے حتی کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔ عالم کو عابد پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح چودھویں کے چاند کو سب ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔(۹۰)

۲۲۔ علم با عمل

اس میں کوئی شک نہیں کہ عمل کے بغیر علم کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ ایسا علم جس پر عمل نہ کیا جائے موجب عذاب آخرت ہو جاتا ہے اس لئے حضرت نے مکتوب نمبر ۷ میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ علم با عمل نصیب فرمائے"۔

مکتوب نمبر ۸ میں پھر دعائیہ کلمات میں نصیحت فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ عزیزان کو علم با عمل اور موجبات رضا عطا فرما کر دارین میں خوش و خرم رکھے آمین"۔

اسی طرح مکتوب نمبر ۷۷ میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں علم با عمل نصیب فرما کر تمہاری عمر دراز بامراد کرے"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۲ میں نصیحت فرمائی۔

"علم اصلی کے حصول کی کوشش کرو۔ اس دنیا ناپائیدار میں اس کو اپنا رفیق بناؤ۔ جو پڑھو اس پر عمل کرو"۔

۲۴۔ ذوق و شوق

مکتوب نمبر ۵ میں فرماتے ہیں۔

"خدا تمہیں با ہمت کرے اور ذوق و شوق دے تاکہ اس کی وجہ سے تم دونوں بھائی اپنی منزل مقصود پر جلد پہنچ سکو"۔ آپ نے اس مکتوب میں حضرت رومیؒ کا شعر لکھا ہے۔

گر بشوق او دلت شد مبتلا
مرگ بر تو کے بود ہر گز روا

یعنی اگر تیرا دل اس ذات خداوندی کے شوق میں مبتلا ہو جائے تو تجھ پر موت نہیں آئے گی۔ (یعنی ظاہری دنیاوی موت) تو ایک ذریعہ ہو گی اخروی ابدی حیات کے لئے۔

آپ مکتوب نمبر ۱۰ میں فرماتے ہیں۔

"تمہیں رات دن شوق سے اپنے کاموں میں مشغول رہنا چاہیے"۔

مکتوب نمبر ۱۴ میں ارشاد کیا ہے۔

"جتنی زندگی مستعار نصیب ہے یہ اس کے ذوق و شوق سے گذرے"۔

مکتوب نمبر ۳۵ میں لکھا ہے۔

"شوق سے دونوں بھائی اپنے کام میں مشغول رہیں"۔

مکتوب نمبر ۴۲ میں تحریر فرمایا۔

"عزیز محنت بڑی چیز ہے اور خاص کر شوق سے جو کام کیا جائے اس میں جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے"۔

"اس کام میں بھی شوق اور ہمت اور محنت سے سعی کرو"۔

مکتوب نمبر ۴۳ میں فرمایا۔

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں عزیز کو بمع اپنے بھائی کے دین و دنیا میں علاوہ باعزت کامیابی کے اپنا ذوق و شوق عطا فرمائے جو کہ دارین کی بہبودی کے لئے باعث سعادت ہے"۔

مکتوب نمبر ۵۷ میں لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ذوق و شوق دائمی عطا فرمائے"۔

مکتوب نمبر ۸۷ میں ارشاد ہے۔

"وہ ذات باری اپنے ذوق و شوق سے مالا مال فرما کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے"۔

مکتوب نمبر ۹۳ میں فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے مقبول بندوں کے عزیز کو کامیاب علی احسن الطریق فرمائے اور اپنے ذوق و شوق سے ہمیشہ مالا مال کرے"۔

بعض صوفیائے کرام کے اقوال :۔

شوق ایک شرف والی حالت ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی جنت کا مشتاق ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ دعا میں یوں فرمایا کرتے تھے۔

خدایا! میں تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا خواہاں ہوں نیز اس بات کا خواہاں ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا شوق بخشے۔

نیز یہ بھی مروی ہے۔

جنت کو تین ہستیوں کا اشتیاق ہوا' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمارؓ اور

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شوق تو اس بندے کا خاصہ ہے جو اپنے محبوب سے ملنے کے شوق کی وجہ سے اپنی زندگی سے اکتا چکا ہو۔ ایک صوفی کا قول ہے کہ محبوب کا ذکر کرنے پر دل کا جوش میں آنا شوق ہے۔

شوق اللہ تعالیٰ کی وہ آگ ہے جسے وہ اپنے اولیا کے دلوں میں روشن کرتا ہے تاکہ وہ اس آگ سے ان تمام خیالات' ارادت' عوارض اور حاجتوں کو جلا دے جو ان کے دلوں میں ہوں۔

حضرت ابو سعید خرازؒ فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کے دل محبت سے بھر دیئے گئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوشی سے اڑنے لگے اور شوق کی وجہ سے دیوانہ وار اس کی طرف گئے۔ ایسے بیقرار مشتاق اور اپنے رب کی وجہ سے غمزدہ' فریفتہ اور افتادہ لوگوں کا کیا کہنا۔ ان کے لئے تو اللہ کے سوا کوئی تسکین کی جگہ نہیں اور نہ کوئی اور ہے جس سے الفت کریں۔

شوق میں اہل شوق کی تین حالتیں ہوتی ہیں چنانچہ بعض تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے مشتاق ہوتے ہیں جو اس نے اپنے ولیوں کے ساتھ ثواب' کرامت' فضل اور رضامندی کے متعلق کئے ہوئے ہیں۔ اور بعض وہ لوگ ہوتے ہیں جو شدت محبت کی وجہ سے اور اپنی زندگی سے اکتا جانے کی وجہ سے محبوب کی ملاقات کے شوق میں اس کے مشتاق ہوتے ہیں اور بعض وہ لوگ ہیں جو اپنے آقا کے قرب کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ اس طرح کہ وہ (اللہ) موجود ہے کبھی غائب نہیں ہوتا لہٰذا بندہ مشتاق کا دل اس کے ذکر سے لذت حاصل کرتا ہے۔(۹۱)

حضرت امام عشق مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

ہیچ کنجے بے دود، بے دام نسبت
جز بہ خلوت گاہ حق آرام نیست

کسی صاحب دل نے کہا ہے۔

وہی آبلے ہیں وہی جلن کوئی سوز دل میں کمی نہیں
جو لگا کے آگ گئے ہو تم وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے قاضی حمید الدین ناگپوریؒ کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا۔

درویش حق کی محبت کی زیادتی کے باعث ذوق و شوق میں مستغرق رہتے ہیں جب درویشوں پر حق کی محبت طاری ہوتی ہے تو پھر ان کی روح دوست کی تجلی نور کے باعث اس منزل میں ہوتی ہے کہ اس وقت ان کو دنیا کی کوئی مخلوق یاد نہیں آتی پھر یہ شعر پڑھا اور بیہوش ہو گئے۔

ہر لحظہ کہ در شوق خیال تو شوم غرق
جز روئے تو درپیش نظر جلوہ گری نیست (۹۴)

(جس گھڑی میں تیرے خیال کے ذوق و شوق میں غرق ہوتا ہوں تو پھر تیرے چہرہ انور کے سوا کوئی چیز میری نظر میں جلوہ گر نہیں ہوتی)۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

خوشا آتش شوق ارباب عشق
خوشا لذت درد اصحاب عشق

شیخ ابو طالب محمد مکیؒ لکھتے ہیں کہ مقامات محبت میں سے شوق ایک بلند ترین مقام ہے اور شوق ایسی چیز ہے کہ جس کا اسے شوق ہے اس کے علاوہ بندے کے لئے کچھ راحت و نعمت نہیں رہنے دیتا اور اہل شوق اپنے مشاہدہ

شوق کے باعث مقربین ہیں۔ حق تعالیٰ انہی کے پاس موجود ہوتا ہے اور انہی کے پاس اسے تلاش کرنے کا حکم ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔ مجھے ان کے پاس تلاش کرو جن کے دل میری وجہ سے شکستہ ہیں۔(۹۳)

قوالی :۔

حضرت قبلہ بابو جی رحمتہ اللہ علیہ نے انتہائی مہذب اور منظم طریقہ پر قوالی کا اہتمام فرمایا آپ روزانہ تقریباً" دس بجے صبح مجلس خانے میں تشریف لاتے اپنی روزانہ کی ڈاک ملاحظہ فرماتے اور ساتھ محبوب صاحب قوالی میں حمد باری تعالیٰ نعت رسول مقبول ﷺ اور منقبت سرکار غوث اعظمؒ پیش کرتے۔

ان مکتوبات میں بھی ذرا سا تذکرہ قوالی کا آیا ہے مثلاً" آپ مکتوب نمبر ۸۳ میں فرماتے ہیں کئی دنوں سے محبوب کو بھی بخار چلا آتا ہے .... کل سے قوالی نہیں کرائی کہ آرام لے۔

لاہور کا دوارکا سنگھ کبھی کبھی لاہور میں قوالی کراتا تھا محبوب صاحب کو نہایت ادب سے لاہور بلاتا تھا حضرت بابو جیؒ محبوب صاحب کو لاہور بھیجا کرتے تھے یعنی قوالی کے ذریعے احسن طریقے پر تبلیغ دین کا کام لیا جاتا تھا۔ آپ مکتوب نمبر ۵۲ میں فرماتے ہیں۔

"اس اتوار کو محبوب کو دوار کا سنگھ برائے مجلس لاہور بلوا رہے ہیں"

آپ نے مکتوب نمبر ۱۶ میں بھی کچھ اس طرح فرمایا ہے کہ

"پرسوں رات کو محبوب لاہور برائے مجلس گیا ہے"

چونکہ قوالی بطور خصوصی ہندوستان میں تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ رہا ہے اور منازل سلوک طے کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس لئے اس کی ضروری وضاحت پیش کی جا رہی ہے۔

فرمان الٰہی :-

فا ما الذ ین آمنوا و عملوا الصالحات فھم فی روضتہ یحبرون

(الروم:۱۵)

اس آیت کی تفسیر میں سید آلوسی بغدادیؒ اپنی معروف زمانہ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ وکیع اور یحیٰ ابن کثیر نے اس آیت کے لفظ "یحبرون" کی تشریح میں کہا ہے کہ ایمان والے جنت میں گیت سنتے ہیں۔

ابن حمید یحیٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ حبر کیا ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللذۃ والسماع" (یعنی لذت حاصل کرنا اور گیت سننا) (۹۴)

صوفیا کے اقوال :-

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ اس گروہ صوفیا پر تین مواقع میں رحمت نازل ہوتی ہے۔ (۱) کھانے کے موقع پر اس لئے کہ ان کا کھانا صرف فاقہ ہوتا ہے۔ (۲) مذاکرہ کے موقعہ پر اس لئے کہ یہ انبیاء کرام علیھم السلام کے احوال اور صدیقین کے مقامات ہی کا ذکر کرتے ہیں۔ (۳) سماع کے موقعہ پر اس لئے کہ یہ وجدان کے ساتھ سماع کرتے ہیں اور حق کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

ایک عارف کا قول ہے۔ تین چیزوں میں ہمارے احباب صوفیاء کرام کے وجدان سمجھے جاتے ہیں۔ (۱) مسائل کے وقت (۲) غضب کے موقع پر (۳) سماع کے وقت۔

شیخ ابو طالب مکیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا ذکر اس وجہ سے کیا ہے کہ یہ بھی بعض اہل محبت کا طریق اور بعض اہل عشق کا حال تھا۔ اگر ہم

(سماع کا) قطعی انکار کر دیں تو گویا ہم نے امت کے نوے بلند پایہ صادقین کا انکار کیا۔ البتہ بعض نا اہل بھی اس میں شریک ہو گئے ہیں جنہوں نے معاملہ کو بدل دیا ہے اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔

بعض اہل سماع کے لئے سماع ایک غذا تھی۔ وہ اسے غذا کی طرح سنتے اور مزید طاعات کرنے کے لئے اس سے قوت حاصل کرتے۔ ایسے بھی گذرے ہیں کہ سماع کے باعث دو دو اور تین تین دن تک بستر لپیٹ دیا اور فاقہ کرکے عبادت میں مصروف رہے پھر جب خوراک کی طرف میلان ہوا تو سماع کے ذریعے وجدان میں توانائی حاصل کی اور اذکار و عبادات پر طبیعت کو آمادہ کر لیا اسی طرح کھانے سے غافل ہو گئے اور نیند کی ضرورت بھی نہ رہی مگر سماع اس کو درست ہو سکتا ہے جو صاف قلب کے ساتھ سنے' گناہوں سے پاک ہو' جس نے اس میں لہو و لعب سے کام لیا تو ایسا کرنا اس کی ناقص عقلی پر دلیل ہے۔(۹۵)

حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ فرماتے ہیں۔

منع سماع نغمہ و نے می کند فقیہ
بے چارہ پے نبرد بہ سر نفخت فیہ

ترجمہ= فقیہ نغمہ و نے یعنی سازوں کے ساتھ قوالی سننے سے منع کرتا ہے۔ اس بے چارے کو کلام الہی "نفخت فیہ" کا راز معلوم نہیں۔

جب اللہ تعالی کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کا جسد خاکی تیار ہو گیا تو اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے "و نفخت فیہ من روحی" (اور میں نے اس میں اپنی روح میں سے پھونکا) اس پھونکنے سے جو آواز پیدا ہوئی وہ اصلی سر ہے جو ساری موسیقی کی بنیاد ہے۔ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں اس سر

کے اثرات موجود ہیں اور جب بھی کوئی نیک دل انسان کہیں اچھی سریلی آواز سنتا ہے چاہے درختوں کے پتوں کی آواز ہو۔ آبشار یا کسی جھرنے سے گرتے ہوئے پانی کی آواز ہو' کسی پرندے یا انسان کی سریلی آواز ہو یا آلات موسیقی کے ذریعے ظاہر ہونے والی آواز ہو تو پاک دل انسان ہر سریلی آواز میں وہی سر محسوس کرتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے باطن میں نفخ ربانی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اور وہ پاک روح رکھنے والا انسان اس سریلی آواز سے عجب روحانی لذت و کیفیت پا کر اللہ تعالی کی نورانی تجلیات میں کھو جاتا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ فرماتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **زینوا اصواتکم بالقرآن۔** اپنی آوازیں قرآن کریم پڑھنے میں مزین کیا کرو۔ اور اللہ تعالی فرماتا ہے۔

یزید فی الخلق مایشاء۔ (بڑھاتا ہے مخلوق میں جتنا چاہے)۔ مفسرین نے کہا یہ آواز کے حسن کے متعلق ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا۔ **من ارادان یسمع صوت داؤد فلیستمع صوت ابو موسی الاشعری۔** جو چاہے کہ داؤد علیہ السلام کی آواز سنے وہ ابو موسی اشعری کی آواز سنے۔

احادیث میں ہے بہشتیوں کے لئے بھی سماع ہو گا اور وہ ایسا ہو گا کہ ایک درخت سے آوازیں مختلف سروں میں آئیں گے۔ جب وہ مختلف آوازیں ملائی جائیں گی تو اس سے طبیعتوں کو بڑی لذت حاصل ہو گی۔ اور اس قسم کی آواز عام مخلوق میں عام ہوتی ہے۔ خواہ وہ آدمیوں میں ہو یا جانوروں میں۔ اس لذت کا باعث یہ ہے کہ روح لطیف ہے اور اس قسم کی آوازوں میں بھی لطافت ہے۔ تو جب روح ایسی آوازیں سنتی ہے تو جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور یہ اس گروہ کا قول ہے جس کا ذکر ہو چکا اور محققین اہل خبر اس

میں بہت کلام کرتے ہیں بلکہ سروں کو ملانے' زیرو بم کی تحقیق میں انہوں نے کتابیں لکھی ہیں اور اس فن کو بہت اہمیت دی ہے۔(۹۶)

حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں عرب قبیلہ میں گیا اور ایک امیر کے مہمان خانے میں اترا۔ میں نے وہاں ایک حبشی دیکھا جو زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں تھا۔ اس پر خیمہ لگا ہوا تھا۔ مجھے اس پر رحم آیا۔ میں نے اس کی سفارش کے لئے خیال کیا۔ پھر جب کھانا لایا گیا تو امیر بھی مہمانوں کی تعظیم کے لئے آیا تاکہ اپنے سامنے سب کو کھانا کھلائے جب میرے سامنے کھانا آیا تو میں نے کھانے سے انکار کر دیا اور عرب میں اس سے زیادہ کوئی چیز معیوب نہیں سمجھی جاتی تھی کہ مہمان کھانا نہ کھائے۔ چنانچہ امیر خود میرے پاس آیا اور کھانا نہ کھانے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے اسے کہا۔ مجھے تیری مہربانی سے بہت کچھ امید ہے۔ امیر نے کہا۔ آپ کو میرے تمام ملک میں تصرف کا حق ہے لیکن کھانا کھا لو۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے تیرے ملک کی ضرورت نہیں۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ غلام جو پابہ جولاں ہے۔ یہ مجھے دے دیا جائے اور بس۔ اس نے کہا۔ مجھے اس میں کوئی عذر نہیں اول اس کا قصور معلوم کر لیجئے۔ پھر جیسے آپ چاہیں وہ کریں۔

میں نے پوچھا تو امیر نے کہا یہ میرا غلام ہے اور نہایت خوش الحان ہے۔ میں نے اسے چند اونٹ دیئے تاکہ کھیتوں میں جا کر دانہ وغیرہ لے آئے۔ اس نے ایک ایک پر دو دو اونٹوں کا بھار لادا اور راستہ میں گاتا ہوا آیا۔ جس سے اونٹ مست ہو گئے اور دوڑتے ہوئے واپس آئے اور جتنا بوجھ لادا تھا۔ اس سے دو چند بوجھ لے آئے۔ جب ان سے بوجھ اتار لیا گیا تو وہ اونٹ ایک ایک دو دو کر کے مر گئے۔

ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ مجھے یہ سن کر تعجب ہوا۔ میں نے کہا مجھے اس بات پر دلیل کی ضرورت ہے کہ اتنے میں چند اونٹ گھاٹ پر آئے کہ پانی پئیں۔ امیر نے ان اونٹوں کے آدمیوں سے پوچھا کہ یہ کتنے روز سے پیاسے ہیں۔ انہوں نے کہا تین چار روز سے پیاسے ہیں۔ امیر نے اس غلام کو کہا کہ اب تو گا کر ان اونٹوں کو مست کر۔ اس نے گانا شروع کیا اور اونٹ اس کی آواز سن کر پانی پینا بھول گئے۔ کسی نے پانی کی طرف رخ نہ کیا اور دیوانہ وار جنگل کی طرف بھاگے اور پراگندہ ہو گئے۔ اس کے بعد امیر نے غلام کو آزاد کر کے مجھے بخش دیا۔

اور اس قسم کے مشاہدے مجھے بلوچوں میں بھی ہوئے کہ وہ گدھے اور اونٹ لے کر چلتے ہیں اور راستہ میں اپنے گانے سے انہیں مست کرتے ہیں اور خراسان و عراق میں شکاری رات کو تھال بجاتے ہیں جس سے جنگل کے ہرن کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ شکاری انہیں پکڑ لیتے ہیں۔

اور مشہور ہے کہ ہندوستان میں ایک گروہ جنگل میں جا کر سرود کرتا ہے اور انواع و اقسام کے راگ گاتا ہے جس سے ہرن اس آواز کی طرف آتے ہیں۔ یہ ان کے گرد پھر کر سرود کرتے رہتے ہیں حتی کہ وہ ہرن مست ہو کر آنکھیں بند کرتے ہیں اور سو جاتے ہیں وہ لوگ انہیں پکڑ لیتے ہیں اور شیر خوار بچوں میں یہ دستور ہے کہ جب وہ پالنے میں روتے ہیں تو ان کے پاس ان کی ماں یا کوئی انواع' اقسام کی آواز کرتا ہے وہ چپ ہو جاتے ہیں اور اس آواز کے سننے میں محو ہوتے ہیں۔ جو بچہ ایسی آواز پر روتا ہوا چپ ہو جائے' اطباء اس بچے کو زیرک کہتے ہیں۔

اور اس کا تجربہ اس سے حاصل ہوا کہ ایک عجمی بادشاہ مر گیا۔ اس کا دو

سالہ بچہ تھا وزیروں نے اسے تخت نشین کرنا چاہا۔ بزر جمہر نے کہا کہ اسے تخت نشینی سے پہلے امتحان کرنا ضروری ہے کہ اس کے حواس درست ہیں کہ نہیں تاکہ نظام مملکت کی اس سے امید ہو سکے۔ لوگوں نے پوچھا وہ امتحان کیسے کیا جائے اس نے گانے والے بلائے اور اس بچے کے آگے وہ گانے لگے بچہ خوشی میں آیا اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا بزر جمہر نے کہا یہ بچہ زیرک ہے۔ اس سے نظام مملکت کی امید ہے۔

اور عقلاء کے نزدیک جس پر آواز کی تاثیر نہ ہو وہ بے حس ہے یا جھوٹا ہے یا نفاق کرتا ہے یا آدمی اور جانوروں کے طبقہ سے خارج ہے۔

اور ایک جماعت راگ سننے کی اس وجہ میں ممانعت کرتی ہے کہ اس میں امر حق کی پیروی نہیں ہے اور فقہا کا اتفاق ہے کہ گانا سننا اس وقت جائز ہے جب راگ رنگ کا سامان موجود نہ ہو اور آواز سننے سے بری نیت ظاہر نہ ہو۔ اور اس پر وہ دلائل میں بہت سے اخبار و احادیث لاتے ہیں۔ جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ **قالت كانت عندی جاریةٌ تغنی فاستأذن عمر فلما احسه و سمعت حسه فرت فلما دخل عمر تبسم رسول اللّٰہ ﷺ قال كانت عندی جاریته تغنی فلما سمعت حسک فرت فقال عمره ابرح حتی اسمع ماكان سمع رسول اللّٰہ ﷺ فدعا رسول اللّٰہ تلک الجاریة فاخذ ت تغنی و رسول اللّٰہ ﷺ یسمع۔**

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک گانے والی لونڈی گا رہی تھی۔ اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' لونڈی نے معلوم کیا اور حضرت عمرؓ کی آواز سنی تو وہ بھاگ گئی۔ جب حضرت عمرؓ داخل ہوئے تو حضور ﷺ تبسم فرما رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ حضور

ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا۔ حضور نے فرمایا۔ ہمارے پاس ایک لونڈی گا رہی تھی۔ جب اس نے تمہاری آواز سنی تو بھاگ گئی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ میں ضرور سنوں گا جو میرے حضور نے سنا ہے۔ تو حضور ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ آ کر گانے لگی۔ اور حضور سن رہے تھے۔ اور اکثر صحابہ کرام نے ایسی روایات بیان کی ہیں۔ شیخ عبدالرحمن سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سب روایات کو اپنی کتاب السماع میں جمع کیا ہے اور اس کی اباحت کا فیصلہ کیا ہے۔

لیکن مشائخ صوفیہ نے اسے مباح کہنا عوام کا کام بتایا ہے۔ اس لئے اعمال مشائخ میں وہی کام رائج ہے جس سے ثواب اور فائدہ حاصل ہو۔ مباح کاموں میں پڑنا عوام کا ہی کام ہے یا چارپایوں کا۔ بالغ بندوں کو چاہیے کہ ایسا کام کریں جس سے فائدہ حاصل ہو۔ ایک وقت میں مقام مرو میں تھا ایک محدث نے جو ائمہ حدیث میں مشہور تھے مجھ سے کہا۔ میں نے اباحت سماع میں کتاب لکھی ہے میں نے جواب دیا۔ کہ یہ دین میں بڑی مصیبت کی بات ہے کہ ایک امام فن ایسی لہو کو جو سب جہالتوں کی جڑ ہو۔ حلال کرے۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ اگر آپ حلال نہیں جانتے تو آپ سماع کیوں کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس کا حکم چند صورتوں پر ہے۔ ایک حال پر منحصر نہیں۔ اگر دل میں حلال تاثیر ہو تو حلال ہے۔ اور اگر حرام کی تاثیر ہو تو حرام ہے۔ اور اگر مباح کی تاثیر ہو تو مباح ہے۔ اور جس کا ظاہر حکم گناہ ہے اس کے باطنی حال میں کئی وجوہ پر اس کا حکم ہے ایک چیز پر مطلق حکم کرنا محال۔ (۹۷)

امام محمد بن محمد الغزالیؒ اپنی شہرہ آفاق تصنیف احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں' یہ کہنا کہ قوالی حرام ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی قوالی سننے والوں کو اس حرام کے ارتکاب پر سزا دے گا تو یہ بات صرف عقل سے معلوم نہیں

کی جا سکتی ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش کی جائے کہ قوالی حرام ہے اور اس پر اللہ تعالی سزا دے گا۔

قوالی کی حرمت پر کوئی نص موجود نہیں ہے نہ ہی نص سے ثابت شدہ کسی حکم پر قیاس کر کے اس کی حرمت ثابت کی جا سکتی ہے تو قوالی کی حرمت کا قول باطل ہے اور یہ بھی دیگر مباحات کی طرح ایک فعل مباح ہے اس کی اباحت قیاس سے بھی ثابت ہے اور نص شرعی سے بھی ثابت ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ قوالی میں ایک اچھی آواز سنی جاتی ہے جس کا سمجھ آنے والا معنی ہوتا ہے اور اس سے دل میں تحریک ہوتی ہے جس طرح سارے انسانی حواس کے لئے لذت کو جائز رکھا گیا ہے مثلاً" آنکھیں خوبصورت پھولوں کو دیکھ کر لذت حاصل کرتی ہیں۔ زبان اچھے طعام سے لذت حاصل کرتی ہے ناک خوشبو کے ذریعے لذت حاصل کرتا ہے اس طرح کان اچھی آواز سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور کان کے ذریعے اچھی آواز اور با معنی کلام عقل اور دل کو سرور عطا کرتی ہے۔ اس پر نص شرعی گواہ ہے مثلاً" قرآن مجید میں رب تعالی کا ارشاد ہے " **یزید فی الخلق مایشاء**" اس سے اچھی آواز مراد لی گئی ہے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے ہر نبی کو اچھی آواز دے کر مبعوث فرمایا۔ حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اس قدر سریلی تھی کہ جب وہ زبور کی تلاوت کرتے تھے تو انسان' جنات' جنگلی جانور' اور پرندے بھی سننے کے لئے جمع ہو جاتے تھے اور سریلی آواز کی وجہ سے حرکت قلب میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے اتنی اموات واقع ہو جاتی تھیں کہ ایک مجلس میں چار سو تک جنازے اٹھائے جاتے تھے۔ حضرت نبی اکرم

ﷺ حضرت ابو موسی اشعریؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں آل داؤد کے آلات موسیقی میں سے ایک آلہ موسیقی دیا گیا ہے۔ نیز قرآن مجید میں بری آواز کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے " ان انکر الا صوات لصوت الحمیر" (ترجمہ: بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے) اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو اچھی سریلی آواز پسند ہے۔

آواز کا تعلق گلے سے ہوتا ہے انسانوں' پرندوں یا دیگر حیوانوں کی آواز ان کے گلے کی ساخت پر منحصر ہوتی ہے اس طرح آلات موسیقی کا معاملہ ہے۔ اچھی آواز اگر بلبل کی شرعاً" پسندیدہ ہے اس کا سننا حرام نہیں ہے۔ پتھروں پر گرنے والے پانی کی آواز سے لطف اندوز ہونا شرعاً" ممنوع نہیں ہے تو پھر آلات موسیقی سے پیدا ہونے والی آواز کس طرح مطلقاً" حرام ہو سکتی ہے۔ امام غزالیؒ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔ " قل من حرم زینۃ اللّٰہ التی اخرج لعبادہ و الطیبات من الرزق" (ترجمہ: کہہ دیجئے کس نے حرام کیا اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ظاہر کی اور رزق میں سے طیبات کو) اچھی آواز بھی ایک زینت ہے اس کو بھی حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔

امام غزالیؒ نے کئی احادیث نبویہ بطور سند پیش کی ہیں مثلاً" حضرت نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت عورتوں کا دف بجا کر استقبالیہ گیت گانا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بخاری اور مسلم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ قیام منی کے دن تھے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس دو لڑکیاں دف بجا کر گیت گا رہی

تھیں، نبی اکرم ﷺ رخ انور پر چادر ڈالے لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ آئے اور ان لڑکیوں کو جھڑک دیا اس پر حضرت نبی مکرم ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک سے چادر ہٹا کر فرمایا اے ابو بکر انہیں مت جھڑکو یہ تو عید کے دن ہیں۔

اس طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے کہ مسجد نبوی میں حبشہ کے لوگ گیت گا کر رقص کر رہے تھے جو خود آنحضرت ﷺ نے بھی دیکھا اور بی بی عائشہؓ کو بھی دکھلایا۔

اسی ضمن میں یہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس بیٹھی دو لڑکیاں بعاث کے موقعہ پر گائے جانے والے گیت گا رہی تھیں اسی اثنا میں حضرت رسول خدا ﷺ تشریف لائے اور بستر پر لیٹ گئے اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ آئے اور مجھے جھڑک کر کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ شیطان کا آلہ موسیقی؟ (مزمار) تو حضرت نبی مکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور کہا "انہیں کچھ نہ کہو" پھر جب آنحضرت ﷺ سو گئے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو آنکھ سے اشارہ کیا اور وہ دونوں وہاں سے باہر چلی گئیں۔

امام غزالیؒ تفصیلی بحث کے بعد بطور نتیجہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں اور یہ نص صریح ہے کہ گانا بجانا کلیتہ" حرام نہیں ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ صوفیاء کرام اور اللہ کے پاک بندے جن کے دل عشق الٰہی اور حب رسول ﷺ سے سرشار ہوتے ہیں قوالی ان کے شوق اور جذبے کو فروغ دیتی ہے لہٰذا ان کے لئے قوالی سننا شرعی استحباب کا درجہ رکھتا ہے۔(۹۸)

۲۵۔ والدین کی خوشنودی

اولاد کے لئے والدین کی خوشی حاصل کرنا اور ان کی رضا تلاش کرنا شریعت کا بنیادی اصول ہے حضرتؒ نے مکتوب نمبر۷۹ میں اپنے صاحبزادگان کو تحریر فرمایا۔

"تم نے میری خوشنودی کو مدنظر رکھا ہوا ہے۔ یہی تمہاری سعادت کی دلیل ہے۔

فرمان الٰہی :۔

فلا تقل لهما اف ولاتنهرهما وقل لهما قولاً كريماً و اخفض لهما جناح الذ ل من الرحمته و قل رب ارحمهما كما ربيانى صغيراً
(الاسراء:۲۴،۲۳)

ترجمہ= والدین کو اف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑکو انہیں نرم اور عزت والی بات کہو اور از روئے رحمت ان کے لئے بچھ بچھ جاؤ اور کہو اے رب ان پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

فرمان نبوی ﷺ :۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے ہجرت کرنے اور جہاد کرنے پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کا طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تو کیا تو اللہ سے اجر کا طلب گار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ تو فرمایا اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان سے حسن سلوک کر۔(۹۹)

۲۶۔ اچھا ساتھی

اچھے لوگوں کا ساتھ دینا اور اچھے لوگوں کو اپنا ساتھی بنانا کامیاب انسان کی پہلی ضرورت ہے اور اچھے ساتھی کا ملنا خدا تعالیٰ کی عطا اور خصوصی نعمت ہے۔ اچھا ساتھی کون ہوتا ہے اس کی کیا صفات ہوتی ہیں اس کی کسی قدر وضاحت حضرت والا نے اپنے مکتوب نمبر۱۱ میں یوں فرمائی ہے۔

"ہر طرح سے ہوشیار رہنا۔ ساتھی اچھا تلاش کرنا جو کہ آخر تک کام آئے۔ یہ نہ ہو کہ راستہ میں ہی جا کر چھوڑ دے"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ و حسن اولئک رفیقا ذ ا لک الفضل من اللہ (النساء:۷۰،۶۹)

(اور اچھی ہے ان کی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے۔

۲۔ کونوا مع الصادقین۔ (التوبہ:۱۱۹)

(سچے لوگوں کے ساتھی بن جاؤ)۔

فرمان نبوی ﷺ :۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔(۱۰۰)

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اچھے اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے عطر بیچنے والے اور بھٹی پھونکنے والے کی ہے۔ عطر والا تجھے خوشبو دے گا یا تو اس سے خوشبو خرید لے گا یا کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تجھے خوشبو ملے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلائے گا یا کم از کم یہ کہ اس کے پاس بیٹھنے سے تجھے بدبو ملے گی۔(۱۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے۔(۱۰۲)

حضرت رومیؒ کا قول :۔

اے فغاں از یار ناجنس اے فغاں
ہمنشین نیک جوئید اے جہاں

اے معزز لوگو! اچھا ساتھی تلاش کرو نا اہل جو تمہارا ہم جنس اور ہم کفو نہ ہو اس کی یاری سے بچو!

جاہل ار با تو نماید ہمدلی
عاقبت زحمت زند از جاہلی

(اگر نا اہل جاہل شخص تمہارے ساتھ دلی تعلق کا اظہار بھی کرے تو یاد رکھو آخر میں وہ بھی زحمت اور مصیبت کا ہی سبب بنے گا)۔

حق ذات پاک اللہ الصمد
کہ بود بہ مار بد از یار بد

(اللہ بزرگ و برتر کی ذات پاک اور اس کے حق ہونے کی قسم ہے کہ برا سانپ برے دوست سے بہتر ہوتا ہے)۔

مار بد جانے ستاند از سلیم
یار بد آرد سوئے نار جحیم

(برا سانپ تنو مند آدمی کی جان لے لیتا ہے مگر برا دوست نار جھنم کی طرف لے آتا ہے)۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ھست
پس بہ ہر دستے نباید داد دست

(انسان کی شکل میں بہت شیطان پھرتے ہیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے)۔

گفت پیغمبر عداوت از خرد
بہتر از مہرے کہ از جاہل رسد

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جاہل کی محبت سے عقلمند کی دشمنی بہتر ہے)۔

دوستی با مردم دانا نکوست
دشمن دانا بہ از نادان دوست (۱۰۳)

(عقلمند کے ساتھ دوستی اچھی بات ہے کیونکہ دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہوتا ہے)۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا قول :۔

حضرت سیدنا مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا۔ قاعدہ مشہور ہے کہ جو کوئی

کسی کے پاس بیٹھے اسی کی رنگ و بو پکڑتا ہے یعنی اس کے فیض و کرم سے خالی نہیں رہتا۔ لیکن اگر کسی کے پاس جانا نصیب ہی نہ ہو تو اس کے رنگ و بو کو کیسے پکڑ سکتا ہے۔(۱۰۴)

حضرتؒ نے ایک اور جگہ اس طرح ارشاد فرمایا۔

عام مومنین کو چاہیے کہ صالحین کی رفاقت طلب کریں اور صالحین شہدا کی اور شہدا صدیقین کی اور صدیقین انبیاء کی۔ عام آدمی کی درجہ بدرجہ ان چاروں کی رفاقت طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر کسی شخص کو بادشاہ کی مصاحبت مطلوب ہے تو پہلے اس جماعت دار کی رفاقت ضروری ہے جو ایسے رسالہ دار کی رفاقت میں ہو جسے بڑے امراء میں سے کسی امیر کی رفاقت حاصل ہو۔

اب اگر کوئی شخص ان سب وسائط اور وسائل کو ترک کر دے تو بادشاہ کی مصاحبت ممکن نہ ہو گی۔(۱۰۵)

شیخ سعدیؒ کا قول :۔

دلا گر خرد مندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلاں اختیار

(اے دل اگر تجھے عقل اور ہوش ہے تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر)۔

ترا اژدھا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

(اگر اژدھا تیرا یار غار ہو تو اس سے بہتر ہے کہ کوئی جاہل تیرا غمگسار ہو)۔

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست

کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست

(جاہل کی طرح کوئی دنیا میں رسوا نہیں ہے کیونکہ جہالت سے بڑھ کر کوئی نادانی کا کام نہیں ہے)۔

ز جاہل نیاید جز افعال بد
وزو نشنود کس جز اقوال بد

(جاہل سے صرف برائیاں سرزد ہوتی ہیں اس سے صرف گندی باتیں سننے کو ملتی ہیں)۔

امیر خسروؒ کا قول :۔

ہر کہ حق صحبت یاراں شناخت
عمر ہم اندر رہ ایشاں بباخت

(جس نے دوستوں کی صحبت کا حق پہچانا اس نے ساری عمر انہی کی راہ میں گذار دی)۔

دوست مگو آں کہ ز دو پوستی
باز نداند ادب دوستی

(اس دوغلے کو دوست نہ سمجھ جو دوستی کے آداب نہیں جانتا)۔

سفلہ ز دشمن بتر است اے عزیز
کو نبود با دل خود راست نیز(۱۰۶)

(کمینہ دوست دشمن سے بھی برا ہے کیونکہ وہ دل کی سچائی سے محروم ہوتا ہے)۔

۲۷۔ استاد کی رضامندی

شریعت نے استاد کو بھی باپ کا درجہ دیا ہے اس لئے استاد کی خوشنودی شریعت کا اہم حصہ ہے استاد کی رضا سے طالب علم کو کمال حاصل ہوتا ہے اسی لئے حضرت والا نے مکتوب نمبر۷ میں ارشاد فرمایا۔

"اپنے استاد کی رضا کو فرض اولین ہی سے سمجھو ان کی دعا کے ہمیشہ طالب رہو"۔

مکتوب نمبر۱۰ میں پھر ارشاد فرمایا۔

"تمہیں اپنے استاد صاحب کی رضا کا بھی ہر وقت خیال رکھنا ضروری ہے۔ استاد کی رضا اور دعا میں اللہ تعالی نے سب کچھ رکھا ہوا ہے۔ ایسے وقت میں ایسے سچے مخلص استاد کا ملنا ناممکن ہے۔ یہ تمہارے فقط استاد ہی نہیں بلکہ ہر قسم کے سچے خیر خواہ وفادار و جاں نثار ہیں۔

اللہ تعالی ان کا سایہ تمہارے ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے اور کوئی ایسا فعل ہم سے سرزد نہ ہو کہ جس کی وجہ سے ان کی ناراضگی کے محل ہم بنیں"۔

۲۸۔ میانہ روی

ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا حکمت و دانائی کا اولین تقاضا ہے۔ چنانچہ حضرت والا نے مکتوب نمبر ۸۷ میں ارشاد فرمایا۔

"عزیزان کو چاہئے کہ احتیاط سے چلیں۔ ہر پہلو کا خیال رکھیں میانہ روی کو سرور دو عالم ﷺ نے خیر فرمایا"۔

۲۹۔ اصلی دشمن: ابلیس لعین اور نفس پلید

ابلیس لعین انسان کا اصلی دشمن ہے جو شروع دن سے دشمنی پر کمر بستہ ہے۔ اس سے بچ کر رہنا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس لئے حضرت والاؒ نے مکتوب نمبر ۲۰ میں فرمایا۔

"جو دشمن اصلی ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے۔ اس کا خیال رکھنا اس کے داؤ میں نہ آنا۔ یہ دشمن بصورت دوست نظر آتا ہے طرح طرح کے دھوکے دیتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا اعتبار نہ کیا جائے"۔

انسان کا نفس امارہ انسان کے لئے دشمن ہوتا ہے شیطان مردود اسی کے سہارے اپنا وار کرتا ہے اس لئے حضور نے مکتوب نمبر ۷۸ میں ارشاد فرمایا۔

"اپنا نفس سب سے بڑا دشمن ہے۔ ہزار ہا قسم کے پھندے ہیں جو کہ نہایت خطرناک ہیں اس کا ہر وقت خیال رکھنا ضروری ہے"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۲۲ میں پھر تنبیہہ فرمائی۔

"ہوش کرنا۔ دھوکہ نہ کھانا۔ اہل اللہ کی دکانوں سے سودا خریدنا۔ نیاز سے جانا۔ ناز مت کرنا۔ سفر بہت طول و طویل ہے' نہایت ہی خطرناک ہے۔ دشمن ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔ دھوکہ دے گا ہر طرح سے گرانے کی کوشش کرے گا"۔

فرمان الٰہی :۔

ان الشیطان لکم عدوٌمبین (البقرہ:۱۶۸)

"بے شک شیطان تمہارے لئے کھلا دشمن ہے)۔

ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہُ عدوا (فاطر:٦)
(بے شک شیطان تمہارے لئے دشمن ہے پس اس کو دشمن ہی سمجھو)

نفس اور قرآنی آیات :۔

و اما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی (النازعات:٤٠:٤١)
(بہر حال جو بھی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کے وقت سے ڈرا اور ایک نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

و من یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون (الحشر:٩)
(اور جو اپنے نفس کی لالچ سے بچائے گئے پس وہی فلاح پانے والے ہیں)۔

ومن یوق شح نفسہ فاؤلئک ھم المفلحون (التغابن:١٦)
(اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا' ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

و ما اُبرّئُ نفسی ان النفس لا مارۃ بالسوء الا مارحم ربی ان ربی غفور رحیم (یوسف:٥٣)
(اور میں اپنے نفس کو بری قرار نہیں دیتا بے شک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے سوائے اس کے کہ میرا رب رحم فرمائے بے شک میرا رب غفور رحیم ہے)۔

فرمان نبوی :۔

اذا اراد اللہ بعبد خیراً بصرہ بعیوب نفسہ

(جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو اس کے نفس کے عیوب دکھلا دیتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی **یا داؤد عاد نفسک فان و دی فی عد او تھا۔** اے داؤد علیہ السلام اپنے نفس کے ساتھ عداوت رکھ کیوں کہ میری محبت اس کی عداوت میں ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف خواہشات کی پیروی اور لمبی لمبی آرزوؤں سے ہے۔(۱۰۷)

شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ چلتا ہے۔ (یعنی شیطان خون کی طرح انسان کی رگ رگ میں سرایت کر جاتاہے۔ آقائے حبیب کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک شیطان لگا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا۔ ہاں میرے ساتھ بھی مگر اللہ تعالی نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شیطان میرے اور میری نماز و قرات کے درمیان حائل ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ شیطان ہے اسے حزب کہا جاتا ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اعوذ باللہ پڑھ اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔

صوفیاء کرام کے اقوال :۔

حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ دل (نفس) کی بیماری کب اس کا علاج بن جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا جب نفس اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا

ہے تو اس کی بیماری خود اس کا علاج بن جاتی ہے۔

حضرت سہلؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نفس اور اس کی خواہشات کی مخالفت کی جائے۔(۱۰۸)

حضرت ابراہیم خواصؒ فرماتے ہیں۔ میں جبل لکام پر تھا وہاں پر میں نے انار دیکھے میرے نفس نے اس کی خواہش کی میں نے بڑھ کر ایک انار لے لیا جب اس کے ٹکڑے کر کے کھایا تو ترش نکلا میں اس کو چھوڑ کر چلا آیا آگے زمین پر پڑے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جس پر بھڑیں جمع ہو رہی تھیں میں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب میں کہا اے ابراہیم و علیک السلام میں نے پوچھا آپ نے مجھے کس طرح پہچانا؟ کہا جسے اللہ تعالیٰ معرفت دے اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ میں نے کہا کہ اللہ کے ہاں آپ کا مرتبہ ہے آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو ان بھڑوں سے بچائے۔ اس نے کہا آپ کا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ ہے آپ اللہ سے درخواست کرتے کہ وہ انار کی خواہش سے آپ کو بچاتا۔ اس لئے کہ انار کے کاٹنے کا درد انسان آخرت میں پائے گا اور بھڑوں کے کاٹنے کا درد صرف اس دنیا میں ہے۔(۱۰۹)

سید العشاق حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

نفس گرچہ زیرک است و خورد داں
قبلہ ش دنیا است او را مردہ داں

(نفس اگرچہ چالاک اور باریک بیں ہے مگر اس کا قبلہ دنیا ہے لہٰذا اس کو مردہ سمجھو۔

حضرت داتا گنج بخشؒ نفس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نفس کی حقیقت :۔

جاننا چاہئے کہ نفس لغت کی رو سے کسی چیز کا وجود اور اس کی حقیقت اور ذات ہے۔ لیکن لوگ اپنی عبارات میں اس کے کئی معنی لیتے ہیں۔ جو آپس میں مختلف اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ مثلاً" کوئی اسے روح کہتا ہے تو کوئی مروت و جوانمردی یا ایک اسے جسم کہتا ہے تو دوسرا خون مگر صوفیہ کے نزدیک ان معنوں میں سے کوئی بھی معنی مراد نہیں بلکہ وہ اسے شر کا منبع اور برائی کا رہنما کہتے ہیں اور اس پر ان سب کا اتفاق ہے۔ لیکن ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ ایک عین چیز ہے جو جسم میں ویسے ہی ودیعت کی گئی ہے۔ جیسے روح' اور ایک گروہ کہتا ہے۔ کہ یہ زندگی کی طرح جسم کی ایک صفت ہے۔ مگر بایں ہمہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ کمینے اخلاق اور برے افعال کا اظہار اسی کے سبب سے ہوتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں اول معاصی یعنی برے افعال اور دوسرے روی اخلاق مثلاً" تکبر و حسد و بخل و کینہ و غصہ وغیرہ شریعت و عقل میں نا پسندیدہ امور پس ریاضت و مجاہدہ سے ان برے اوصاف کو اپنے سے دفع کیا جاتا ہے۔ گناہ اوصاف ظاہری میں سے ہیں اور برے اخلاق اوصاف باطنیہ میں سے اور ریاضت افعال ظاہرہ میں سے ہے اور توبہ اوصاف باطن میں ہے۔ پس جو روی اوصاف باطن میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر کے اچھے اوصاف سے پاک ہو جاتے ہیں' اور جو بد افعال ظاہر میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ باطن کے پسندیدہ اوصاف سے دور ہو جاتے ہیں اور نفس و روح دونوں جسم میں اعیان لطیفہ (۹۲) غیر محسوسہ میں سے ہیں۔ جیسا کہ عالم میں شیاطین اور ملائکہ اور بہشت' دوزخ لیکن ان ہر دو میں سے ایک روح محل خیر ہے۔ اور دوسرا نفس محل شر۔ جس طرح محسوسات میں سے آنکھ محل نظر ہے اور کان محل شنوائی۔ اور زبان محل ذوق۔ ایسے ہی دوسرے اعیان محسوسہ اور اوصاف اور اعراض ہیں جو آدمی کے جسم میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ پس اس نفس کی خواہشات کی مخالفت تمام عبادات کا اصل اور مجاہدات کا کمال ہے اور بندہ سوائے مخالفت نفس کے حق

تعالیٰ کی طرف راہ نہیں پا سکتا اس لئے کہ نفس کی موافقت بندہ کی ہلاکت اور اس کی مخالفت بندہ کی نجات کا باعث ہے۔(۱۱۰)

۳۰۔ ڈاکو رہزن

طاغوتی قوتیں ہر روپ میں اہل ایمان کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لئے حملہ آور ہوتی ہیں۔ حضرت والاؒ نے اس خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے مکتوب نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا۔

"نفس کے دام میں آ کر اس کو کہیں فراموش نہ کر دینا یہاں ڈاکو راہ زن بہت ہیں ذرا ہوشیاری سے چلنا"۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا ملفوظ :۔

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر فقہا رحمتہ اللہ علیہم نہ ہوتے تو سب بھٹکتے پھرتے وہ حضرات تمام دین کو مدون فرما گئے فرمایا واقعی اندھیر ہوتا۔ یہ غیر مقلد بڑے مدعی ہیں اجتہاد کے' ہر شخص ان میں کا اپنے کو مجتہد خیال کرتا ہے میں کہا کرتا ہوں اس کے موازنہ کی آسان صورت یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے تم بھی استنباط کرو ان مسائل کو جو فقہا کی کتابوں میں تم نے دیکھے ہوں اور پھر فقہا کے استنباط کئے ہوئے ان ہی مسائل سے موازنہ کرو معلوم ہو جائے گا کہ کیا فرق ہے کام کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کام کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ یہ غیر مقلدی نہایت خطرناک چیز ہے اس کا انجام سرکشی اور بزرگوں کی شان میں گستاخی' یہ اس کا اولین قدم ہے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ایک شخص دہلی آیا اس وقت دہلی میں گورنمنٹ نے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی ممانعت کر دی تھی بہت جھگڑے فساد ہو چکے تھے اس شخص کی کوشش سے وعظ کی بندش ٹوٹ گئی اس نے خود وعظ کہنا شروع کیا اس کا عقیدہ تھا کہ نماز تو فرض ہے مگر وقت شرط نہیں میں نے بھی اس کا وعظ سنا تھا بڑا پکا اور کٹر غیر مقلد تھا وعظ میں کہا تھا۔ **و جعلنا من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا فا غشینا ھم فھم لا یبصرون** اور ترجمہ کیا تھا کہ کر دی ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار یعنی صرف کی اور پیچھے ایک دیوار یعنی نحو کی اور چھپا

لیا ہم نے ان کو یعنی منطق سے پس ہو گئے وہ اندھے یعنی ان علوم میں پڑ کر حقیقت سے بیخبر ہو گئے غرض کہ صرف و نحو و منطق کو بدعت کہتا تھا مگر ایک جماعت اس کے ساتھ اور اس کی ہم عقیدہ ہو گئی تھی یہ حالت ہے عوام کی ان پر بھروسہ کر کے کسی کام کو کرنا سخت نادانی اور غفلت کی بات ہے ان کے نہ عقائد کا اعتبار نہ ان کی محبت کا اعتبار نہ مخالفت کا اعتبار جو جی میں آیا کر لیا جس کے چاہے معتقد ہو گئے۔ دہلی جیسی جگہ کہ وہ اہل علم کا گھر ہے بڑے بڑے علماء صلحاء بزرگان دین کام کرتے رہے مگر جہالت کا پھر بھی بازار گرم اور کھلا ہوا ہے کیا اعتبار کیا جائے کسی کی وقت پر حقیقت کھلتی ہے جب کوئی کام آ کر پڑتا ہے یا ایسا کوئی راہ زن دین کا ڈاکو گمراہ کرنے کھڑا ہو جاتا ہے ہزاروں برساتی مینڈک کی طرح نکل کر ساتھ ہو لیتے ہیں۔(۱۱۱)

۳۱۔ غریب الوطن

حضرت نے مکتوب نمبر ۳ میں ارشاد فرمایا۔

"عزیز یہ جو تم نے لکھا کہ ہم غریب الوطن ہیں۔ کیا تم یہ بتلا سکتے ہو کہ اگر تم یہاں گولڑہ میں رہو تو پھر غریب الوطن نہ ہو گے۔ نہیں عزیز تمہارا اور ہمارا دراصل اصلی وطن اور ہے جس طرف ہم نے آخر ایک نہ ایک دن ضروری جانا ہے۔ اس عالم شہادت میں جہاں بھی ہم رہیں غریب الوطن ہی ہیں"۔

اس مسافر خانہ میں مسافرانہ ہی زندگی بسر کرو"۔

دنیا فانی ہے :۔

مکتوب نمبر ۲۰ میں لکھا ہے۔

"تم جانتے ہو کہ یہ دنیا فانی ہے۔ چند روزہ ہے۔ اس کا اعتبار کسی قسم کا نہیں ہے"۔

مکتوب نمبر ٦٦ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"دنیا فانی کا تماشا دیکھتے جاؤ اور اس سے عبرت حاصل کئے جاؤ"۔

۳۲۔ دنیا مسافر خانہ ہے

حضرت نے مکتوب نمبر ۷ میں فرمایا۔
"اس مسافر خانہ میں مسافرانہ ہی زندگی بسر کرو"۔
مکتوب نمبر ۱۱ میں بھی یہی فرمایا۔
"مسافر ہی بن کر یہ چند روزہ عمر گذارنا کیونکہ تم مسافر ہو' مسافرانہ زندگی بسر کرنا"۔
مکتوب نمبر ۳۳ میں لکھا ہے۔
"عزیز من! تم بخوبی جانتے ہو کہ اس مسافر خانہ میں ٹھکانہ نہیں۔ جانا ضروری ہے اور جانے کا وقت بھی نہیں معلوم"۔
مکتوب نمبر ۳۵ میں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے۔
"وہ دائمی جہان ہے یہ چند روزہ اس سے دل لگانا باعث نقصان ہے۔ مسافر ہو۔ مسافر ہی بن کر رہو"۔
مکتوب نمبر ۶۶ میں ارشاد کیا ہے۔
"جس مقصد کے لئے اس چند روزہ مسافر خانہ میں آئے ہو اس کو پورا کرو"۔
مکتوب نمبر ۷۱ میں پھر وہی نصیحت فرماتے ہیں۔
"اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسافر چند روزہ سمجھ کر گذارہ کرو"۔

۴۳۔ مستعار زندگی

حضرت والاؒ نے مکتوب نمبر ۴ میں دنیا کی زندگی کو محض مستعار یعنی عارضی زندگی قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

"عزیز من اس مستعار زندگی کو غنیمت سمجھو۔ وقت بہت نازک ہے کوئی کسی کا نہیں بنتا"۔

مکتوب نمبر ۱۱ میں ارشاد گرامی ہے۔

"یہ چند روزہ زندگی اگر اصلی گذر گئی تو آگے بھی مزے کرو گے ورنہ سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھ نہ ہو گا"۔

دنیا کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مکتوب نمبر ۱۱ ہی میں مزید ارشاد فرمایا۔

"میرے پر بھروسہ مت رکھو۔ میں فانی ہوں۔ چند روزہ مہمان ہوں۔ جیسے تم مسافر ویسے ہی میں"۔

حضرت والا نے مکتوب نمبر ۱۴ میں اسی نکتے کی وضاحت کے لئے حضرت شیخ سعدیؒ کا کلام پیش فرمایا ہے۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار
منہ دل دریں دیر ناپائیدار
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

(دنیا کی ناپائیدار زندگی پر بھروسہ نہ کر زمانے کے کھیل سے بے خوف ہو اس فانی جہاں سے دل نہ لگا سعدیؒ کی طرف سے یہی ایک بات یاد رکھ)۔

فرمان الٰہی :۔

و ما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور (آل عمران:۱۸۵) (الحدید:۲۰)

(دنیا تو صرف دھوکے کا سامان ہے)۔

حضرت غوث پاک کا ارشاد :۔

حضرت غوث پاک کی خدمت میں بادشاہ سنجر ملک نے ایک مرتبہ لکھ کر بھیجا کہ معلوم ہوا کہ حضرت کی خدمت میں اکثر مجمع خدام کا رہتا ہے اگر اجازت ہو تو ایک حصہ ملک کا خدام کے لئے حضرت کی خدمت میں پیش کر دوں، حضرت نے جواب میں لکھ بھیجا۔

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم(۱۱۲)

(سنجر کے سایہ بان کی طرح میرے بخت کا رخ بھی سیاہ ہو جائے اگر میں اپنے دل میں ملک سنجر کی ہوس رکھوں۔ جب سے مجھے ملک نیم شب کی خبر ملی ہے میں آدھے دن کا ملک ایک جو کے بدلے بھی خرید نہیں کرتا یعنی یہ دنیا محض آدھے دن کی دنیا ہے زیادہ دیر قائم رہنے والی نہیں اور آدھی رات کو خدائے عزوجل کی عبادت کرنے والے اللہ تعالی کی تعریف سے اس کے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل آخرت کی حیات ابدی پانے والے ہیں جس کو فنا نہیں ہو گی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا۔ دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک اجنبی یا مسافر ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو نیز صحت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کر لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی ہے اور آخرت پیش آنے والی ہے ان میں ہر ایک کے بیٹے ہیں مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہو گا عمل نہ ہو گا۔

۳۴۔ وقت کو غنیمت سمجھو

دنیا کی زندگی ہر انسان کے لئے پہلا اور آخری موقع ہے اگر یہ موقع ضائع ہو گیا تو پھر موقع نہیں ملتا یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص یہ زندگی غلط کاموں میں صرف کر دے اور سوچے کہ چلو جب دوبارہ زندگی ملے گی تو اچھے کام کر لوں گا یہ وقت یہ موقع اور یہ زندگی پھر ہاتھ نہیں آتی اس لئے حضور والا نے مکتوب نمبر ۴ میں فرمایا۔ ”عزیز من اس مستعار زندگی کو غنیمت سمجھو۔ وقت بہت نازک ہے کوئی کسی کا نہیں بنتا“۔

مکتوب نمبر ۵ میں پھر ارشاد فرمایا۔

”عزیز من ! جہاں تک ہو سکے وقت کو ضائع نہ ہونے دو وقت کو غنیمت سمجھو۔ جس نے یہ وقت تمہیں دیا اسی کی یاد میں صرف کرو“۔

حضرت نے مکتوب نمبر ۸ میں بھی یہی نصیحت فرمائی۔

”وقت کو قیمتی سمجھو اس کو رائیگاں کسی صورت بھی نہ جانے دو“۔

مکتوب نمبر ۲۰ میں پھر وضاحت فرمائی۔

”عزیز من! وقت کو رائیگاں مت جانے دو۔ یہ قیمتی چیز ہے۔ یہ پھر ہاتھ نہیں آتا“۔

فرمان نبوی :۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔(۱۱۳)

خواجہ نظام الدین اولیاؒ کا فرمان :۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ الوجود بین العد مین کا لطہر المتخلل بین الدمین ۔ اس عمر پر جس کا وجود عدم

کے حکم میں آتا ہے کیا اعتماد کیا جا سکتا ہے اور اس کو بے کاری و غفلت میں کیسے گذارا جا سکتا ہے۔ آپ نے ایک بزرگ کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ ہر حال یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اس دنیاوی عارضی زندگی سے قبل ہزار ہا سال تک معدوم رہا اور اس کے بعد نہ جانے کتنا زمانہ معدوم رہوں گا اس درمیانی وقفے میں جو تھوڑی سی زندگی ملی ہے اسے کیوں ضائع کروں اسے کیوں بے فائدہ کاموں میں صرف کروں۔(۱۱۴)

نوٹ= عربی کلمات کا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی زندگی ایسی ہے کہ اس سے قبل بھی عدم ہے اور بعد بھی عدم ہے جس طرح دو دموں کے درمیان طہر متخلل ہوتا ہے یعنی اگر عورت ایک دن ایام ماہواری کا خون دیکھے اور دوسرے دن خون نہ ہو پھر تیسرے دن خون آ جائے تو درمیان والے دن کے خون نہ آنے کو طہر متخلل کہتے ہیں اور شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ درمیان والا دن بھی خون والا دن شمار ہوتا ہے' پاکی کا دن شمار نہیں ہوتا اس طرح دنیاوی زندگی کا وجود ہے کہ اس سے پہلے بھی عدم ہے اور بعد بھی عدم تو یہ وجود بھی کالعدم ہے عارضی ہے اور فانی ہے۔

۳۵۔ قحط الرجال

ہر دور میں با کمال لوگ بہت کم رہے ہیں اور زمانہ جس قدر آقائے حبیب مکرم ﷺ کے عہد زریں سے دور ہوتا جا رہا ہے مردان خدا کا قحط بڑھتا جا رہا ہے حضرت نے مکتوب نمبر ۴۵ میں ارشاد فرمایا۔

"حضرت شیخ الجامعہ صاحب کی علالت کا حال پڑھ کر سخت فکر و صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کلی عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز فرما کر اپنی مخلوقات کو ان کے فیوضات سے فیض یاب فرماتا رہے۔ خصوصاً" ایسے وقت میں کہ قحط الرجال کا زمانہ ہے الامان الامان"۔

فرمان الٰہی :۔

اگرچہ ہر زمانے میں اہل خیر کی تعداد بہت قلیل رہی ہے' قرآن مجید میں بھی اللہ جل شانہ' نے بار بار ارشاد فرمایا۔

و قلیل من عبادی الشکور (سبا:۱۳)

(اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے تھوڑے ہیں)

حدیث نبویؐ :۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم جاتا رہے گا اور ہرج بہت ہو گا۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ فرمایا "قتل و خون ریزی"۔(۱۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہ اٹھائے گا کہ لوگوں سے علم چھین لے بلکہ وہ علما کو اٹھا لے گا۔ آخر جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیں گے ان سے مسائل کا حل مانگیں گے وہ علم

کے بغیر حل بتلائیں گے پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔(۱۱۶)

تاہم ہمارے آقا مولی حضرت حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کا عہد مبارک اس نوعیت کے اعتبار سے بھی مشرف ترین عہد تھا۔ حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب زمانے میں ہوں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔(۱۱۷)

اسی طرح حضرت مرواس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہ فرمائے گا۔(۱۱۸)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کا ضائع کرنا کیا ہے تو فرمایا کہ جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

امام بخاری نے ایک اور حدیث بیان کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کرتا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن و سنت سے اس کا حکم بخوبی جان لیا پھر اس امانت کا اٹھ جانا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ

بھی اٹھا لیا جائے گا اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا اسے پاؤں سے لڑھکایا جائے گا تو وہ پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہو گا۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہ ہو گا بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے۔ آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے۔ لیکن ایمان اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی نہ ہو گا۔(۱۱۹)

حضرت داتا صاحب کا قول :۔

بعد کے زمانے میں جس طرح قحط الرجال ہوا اس کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے فرمایا۔

"آپ پر واضح رہے کہ ہمارے اس زمانہ میں یہ علم طریقت دراصل مٹ چکا ہے۔ خصوصاً" ہمارے اس ملک میں کہ سب خواہشات نفسانی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کے راستہ سے روگرداں ہیں اور زمانہ کے علما اور وقت کے مدعیوں کے لئے اس طریقت کے خلاف ایک اور صورت پیدا ہو گئی ہے۔(۱۲۰)

حضرت بابو جیؒ کا مزید ارشاد گرامی :۔

محترم محمد اسماعیل سیٹھی پشاوری نے مولانا گل فقیر صاحبؒ کے نام لکھے گئے حضرت بابو جیؒ کے خط کی نقل عطا فرمائی جس میں حضرت بابو جیؒ نے ارشاد فرمایا۔ دور حاضرہ کی روش نہایت ہی خطرناک ہے اللہ ہی اپنا فضل فرمائے حضرت مرحوم (۱۲۱) کے اکثر ارشادات جو کہ وقتاً" فوقتاً" فرمائے اور اس وقت ان کی سمجھ نہ آئی۔ اب واقعات کے مشاہدات سے یاد آ رہے ہیں۔ اللہ نے اپنے بندوں کو پہلے ہی سے مطلع فرما دیا۔

آپ کا اتنی مدت خاموش رہنا اور چارپائی ہی پر پڑا رہنا اس کا باعث یہی

تھا جیسا کہ چند ایام پہلے فرمایا کہ بابو صاحب اب ہماری دکانیں بند ہو گئیں خریدار کوئی نہیں ہے اس وقت سمجھ نہ آئی۔ بعد چند ایام کے سمجھ آئی۔ اب بھی جس وقت اس قسم کے فقرے مختصر اور جامع یاد آتے ہیں تو بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی آنسو جاری ہیں اور آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے مکرم دل میں اضطراب اور قلق ہے وصل و ہجر یہ جو دو منزل ہیں راہ عشق کی، دل غریب ان میں خدا جانے کہاں مارا گیا۔

۳۶۔ من جَدَّ و جَد

یہ ایک حقیقت ہے کہ جدوجہد کرنے والا اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے جیسے کہ فارسی کا مقولہ ہے۔ "جویندہ یابندہ" اسی لئے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۲۰ میں فرمایا۔

"تم عزیز ہو اس لئے تمہیں پکار پکار کر کہتا ہوں کہ جس سوداگری کے لئے تم کو سفر کرایا گیا اس کا خیال رکھنا۔ اگرچہ وہ دکانیں بند ہو چکی ہیں مگر من جَدَّ و جَد صحیح فرمان ہے تلاش کرنے والے کے لئے کھلی ہوئی ہیں۔ چونکہ خریدار عام نہیں رہے اس لئے ان کے آگے پردے ڈالے گئے ہیں۔ کوئی سچا طالب آتا ہے تو وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ عزیز من! اصلی طلب پیدا کرو اس کے فضل و کرم سے ضرور کامیاب ہو گے۔

مکتوب نمبر ۶۰ میں فرمایا۔

"تم اپنی طرف سے کماحقہ محنت کرو اور اس کے ثمرات کی امید اپنے مالک حقیقی پر رکھو"۔

فرمان الٰہی :۔

یہ مفہوم قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ ان اللّٰہ لا یضیع اجرالمحسنین (التوبہ : ۱۲۱)

بے شک اللہ تعالیٰ بھلا کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۲۔ و من اراد الآخرۃ و سعی لھا سعیھا و ھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکوراً (الاسراء : ۱۹)

ترجمہ= اور جو شخص آخرت کی نیت رکھے اور اس کے لئے سچی کوشش کرے، اس حال میں کہ وہ مومن ہے تو ایسے لوگوں کی (سعی) کوشش مقبول ہے۔

۳۔ وجوہ یومئذ ناعمۃ لسعیھا راضیۃ (الغاشیہ : ۹،۸)

ترجمہ : بہت سے چہرے اس روز (قیامت کے دن) با رونق اپنی اچھی کوشش کے بہ سبب خوش ہوں گے۔

۴۔ فمن يعمل من الصالحات و هو مومن فلا كفران لسعيه (الانبیاء : ۹۴)

ترجمہ : پس جو کوئی نیک کام کرے ایسے حال میں کہ وہ مومن ہے تو اس کی سعی (کوشش) رائیگاں نہ ہو گی۔

مولانا رومیؒ کا قول :۔

چوں ز چاہے می کنی ہر روز خاک
عاقبت اندر رسی در آب پاک

اگر تو ہر روز مٹی کھود کر نکالتا رہے تو آخر کار تو پاکیزہ پانی تک رسائی حاصل کر لے گا۔ بظاہر دو چیزیں نظر آتی ہیں پہلی جدوجہد اور عمل پیہم اور دوسری یہ کہ بندہ محض مٹی کھود رہا ہے اور مٹی ہی نکال رہا ہے مگر آخر میں اس مٹی میں سے میٹھا' حیات بخش اور پاک صاف پانی حاصل ہو جاتا ہے۔

۳۷۔ میانہ روی

حسن ایک توازن کا نام ہے جب کسی چیز میں یا کسی عمل میں توازن قائم ہو جاتا ہے تو وہ چیز حسین اور وہ عمل جمیل نظر آتا ہے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے اپنی مکتوب نمبر ۴۱ میں حضرت رسول مکرم ﷺ کے فرمان والا شان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ”عزیزان کو چاہیے کہ احتیاط سے چلیں۔ ہر پہلو کا خیال رکھیں۔ میانہ روی کو سردار دو عالم ﷺ نے خیر فرمایا“

فرمان الٰہی :۔

میانہ روی کے معاملے میں مندرجہ ذیل قرآنی آیات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا“(بنی اسرائیل : ۲۹)

ترجمہ= اور اپنا ہاتھ گردن سے نہ باندھ لے اور نہ ہی بالکل کھلا چھوڑ دے کہ پھر ملامت کیا ہوا ہارا ہوا ہو کر بیٹھ جائے۔

۲۔ والذین اذآ انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما“

(الفرقان:۶۷)

ترجمہ= اور وہ لوگ کہ جب خرچ کریں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ ہی تنگی کریں اور اس کے درمیان کا راستہ سیدھا ہے۔

فرمان نبوی :۔

حضرت سید المرسلین ﷺ فرمان میانہ روی کے ایک معاملے میں ایک تو وہی ہے جس کی طرف حضرت بابو جیؒ نے اشارہ کیا ہے کہ ”خیرالامور اوسطھا“ یعنی میانہ روی کا کام سب سے بہتر ہوتا ہے دوسرا فرمان ہے ”ما عال

من اقتصد" یعنی وہ شخص تنگدست نہیں ہوتا جو میانہ روی کرتا ہے۔

کنزالعمال کے حوالے سے یہ حدیث بھی یاد رکھی جانی ضروری ہے کہ "ما احسن القصد فی العبادۃ" یعنی غنی (توانگری) میں بھی میانہ روی سے کام لینا سب سے اچھا ہے فقر میں بھی اور عبادت میں بھی میانہ روی ہی سب سے بہتر ہے۔

۴۸۔ غذا کا خیال رکھنا

انسانی غذا اس کے افکار و سیرت و کردار پر اثر انداز ہوتی ہے اس لئے اس کا حلال و طیب ہونا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے مکتوب نمبر ۴۲ میں خصوصی ہدایت فرمائی کہ۔

''آج کل بخار زیادہ ہیں۔ جو گولیاں لے گئے تھے ان کا استعمال بموجب ہدایت حکیم کرنا اور غذا کا خیال رکھنا'' آپ نے پھر مکتوب نمبر ۴۴ میں ارشاد فرمایا۔ ''آج کل بخاروں کا موسم ہے۔ کھانے پینے میں احتیاط ضروری ہے''۔

پھر آپ نے مکتوب نمبر ۴۶ میں لکھا کہ ''آج کل میعادی بخار ہیں دوائی اور پرہیز کا خیال رکھیں''۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ یا ایھاالناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً (البقرہ : ۱۶۸)

ترجمہ= ''اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے جو حلال اور ستھرا ہے''

۲۔ و کلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً (المائدۃ : ۸۸)

ترجمہ= ''اور اللہ کے دیئے کھاؤ جو حلال اور ستھرا ہو''

۳۔ فکلوا مما غنمتم حلالاً طیبا واتقوا اللہ (الانفال:۶۹)

ترجمہ= ''جو غنیمت لاؤ حلال اور ستھری وہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو''

۴۔ فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واشکروا نعمتہ اللہ (النحل : ۱۱۴)

ترجمہ= ''اللہ نے تم کو جو حلال اور پاک روزی دی وہ کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو''

حدیث نبویؐ :۔

۱۔ حدثنا علی بن عبداللّٰہ اخبرنا سفیان قال الولید بن کثیرا خبرنی انہ سمع وھب بن کیسان انہ سمع عمر بن ابی سلمتہ یقول و کنت غلاماً فی مجر رسول اللّٰہ و کانت یدی تطیش فی الصحفتہ لی رسول اللّٰہ ﷺ یا غلام سلم اللّٰہ و کل بیمینک و کل مما یلیک فما زالت تکل طعمتی بعد۔

رہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن ابی سلمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا کہ میرا ہاتھ برتن کے ہر طرف گھومتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بچے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ اس کے بعد میں اسی طریقہ پر کھاتا ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الا طعمتہ)

۲۔ عن نافع قال کان ابن عمر رضی اللہ عنہ لا یا کل حتی یوتی بمسکین یا کل معتہ فاد خلت رجلاً یا کل معہ فاکل کثیراً فقال یا نافع لا تدخل ھنا علی سمعت رسول ﷺ یقول المومن یا کل فی معی واحد والکافر یا کل فی سبعتہ امعاء۔

حضرت نافع راوی ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک کوئی مسکین نہ لایا جاتا کہ ان کے ساتھ کھانا کھائے تو میں ان کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے ایک شخص کو لے آیا جس نے بہت زیادہ کھانا کھایا تو فرمایا اے نافع اس کو آئندہ میرے پاس نہ لانا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الا طعمتہ)

صوفیاء کے اقوال :۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ فرماتے ہیں "اور جب کھائے تو کم کھائے تاکہ جگر تر ہو جائے اور لقمہ بڑا نہ اٹھائے اور اچھی طرح چبا کر کھائے

جلدی نہ کرے کیونکہ جلدی کھانے سے بد ہضمی کا خوف ہوتا ہے اور سنت کے خلاف ہے' جب کھانے سے فارغ ہو تو الحمد للہ کہے اور ہاتھ دھوئے۔

۳۹۔ فاسد خیالات

انسانی ذہن جو کچھ سوچتا ہے انسانی عمل اس کا بیرونی اظہار ہوتا ہے اس لئے شیطان کا حصہ زیادہ تر اسی ذہن پر ہوتا ہے لہٰذا خیالات و افکار کا پاکیزہ ہونا ہماری معاشرتی زندگی کو پر امن رکھنے کا ضامن ہو سکتا ہے۔ عام آدمی کے لئے اتنا ضروری ہے کہ وہ معصیت کا نہ سوچے یا منفی سوچ کو جھٹک کر مثبت فکر کو اپنائے مگر خاص اہل اللہ کے لئے یہ بھی فکر باطل ہے کہ وہ غیر اللہ کی طرف دھیان دیں یا ماسوی اللہ کو حقیقی وجود کے طور پر سوچیں۔

حضرت بابو جیؒ نے اپنے مکتوب نمبر ا میں حضرت پیر رومیؒ کا شعر نقل فرما کر اسی بات کو واضح کیا ہے۔

دل مکن از فکر باطل ہا سیاہ
از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ

یعنی اپنا دل فکر باطل سے سیاہ نہ کر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سے سوائے اسی کے اور کچھ نہ طلب نہ کر۔

آپ مکتوب نمبر ۴۳ میں تنبیہہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اگر بالفرض ایسے تم نے باتیں کی ہیں تو بہت برا کیا۔ ایسے خیالات فاسد کیوں کئے۔ توبہ کرو اور آئندہ ایسے خیالات مت لانا۔ یہ شیطانی خیالات ہیں"

فرمان الٰہی :۔

ا۔ قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنتہ والناس (الناس)

ترجمہ= آپ کہہ دیجئے میں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے خناس (شیطان) سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ جن ہو یا آدمی۔

۳۔ دنیا دار ابتلا ہے

ہر انسان اس دنیا میں امتحان اور آزمائش کے لئے آیا ہے۔ ہر ایک کے لئے یہ دنیا دار ابتلا ہے۔ حضرت والا نے مکتوب نمبر ۴ میں تحریر فرمایا:

"میری دلی خواہش اسی میں ہے کہ تم خدا کی راہ میں ہی اپنی عمر بسر کر دو۔ یہ دنیا دار ابتلا ہے"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۲۴ میں لکھا:

"عزیز من تم جانتے ہو کہ یہ دار دار ابتلا ہے۔ کس کو اس میں آرام ہے۔ وہی آرام میں ہے جو اس کی طرف سے غافل نہیں"۔

فرمان الٰہی :۔

و نبلو کم بالشر والخیر فتنة (الانبیاء:۳۵)

ترجمہ= اور ہم تم کو آزمانے کے لئے شر اور خیر میں مبتلا کریں گے۔

۲۔ انا جعلنا ما علی الارض زینته" لها لنبلوهم ایهم احسن عملا" (الکھف : ۷)

ترجمہ= بے شک ہم نے زمین کی ہر چیز اس کے لئے زینت بنائی تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ کون ان میں سے بہتر عمل والا ہے۔

۳۔ الذی خلق الموت و الحیوة لیبلو کم ایکم احسن عملا (الملک:۲)

ترجمہ= وہی اللہ جس نے موت و حیات کو پیدا فرمایا تاکہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ بہتر عمل والا ہے۔

فرمان نبوی :۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم نے ارشاد فرمایا' قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے' تاریک رات کے حصے کی مانند۔ صبح آدمی مسلمان ہو گا تو شام کو کافر اور شام کو مومن ہو گا تو صبح کو

کافر۔ لوگ اپنا دین دنیا کی خاطر بیچ دیں گے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی حدیث روایت فرمائی ہے کہ آدمی صبح کو مسلمان ہو گا اور شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہو گا تو صبح کو کافر، یعنی صبح کو اپنے بھائی کے خون' آبرو اور مال کو حرام جانتا ہو گا مگر شام ہونے پر حلال سمجھنے لگے گا اور شام کو اپنے اپنے بھائی کے خون' آبرو اور مال کو حرام سمجھتا ہو گا تو صبح کے وقت ان سب کو حلال سمجھنے لگے گا۔(۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا:۔ مومن مرد اور عورت کی جان' مال اور اولاد پر برابر آزمائش آتی ہے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت کس کی آزمائش ہوتی ہے' فرمایا انبیاء کی' پھر جو ان جیسے ہوتے ہیں ان کی۔ بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں پکا ہے تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے تو اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا ہو گا۔ یہ مصیبتیں ہمیشہ بندے کے ساتھ رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ (ان مصیبتوں پر صبر کی وجہ سے) ایسے ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔(۱۲۳)

دنیا قید خانہ ہے :۔

حضور والا نے مکتوب نمبر ۸ میں واضح فرمایا:

"دنیا ایک قید خانہ ہے' اس میں مسافرانہ و قیدیوں کی زندگی کا گزارنا ہے"۔

مکتوب نمبر ۱۱ میں تاکید فرمائی:

"یہاں تم قید ہو۔ قید خانے میں ہو۔ یہ نہیں معلوم کہ کتنی قید ہے۔ یہ اس قید کرنے والے کو معلوم ہے"۔

حدیث نبوی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ (۱۲۴)

حضرت رومی کا قول :۔

اہل دنیا جملگاں زندانی اند
انتظار مرگ دار فانی اند

ترجمہ= دنیا میں سب لوگ قیدی ہیں اور دار فانی کے ختم ہو جانے کے انتظار میں ہیں۔

صد ہزاراں امتحان است اے پدر
ہر کہ گوید من شدم سرہنگ در

ترجمہ= جو کہتا ہے کہ میں اللہ کے در کا سپاہی ہوں تو بابا! اس کو لاکھوں امتحانات سے گذرنا پڑتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کا قول :۔

یہ دنیا دار ابتلا ہے۔ غیب سے جو بلائیں اور مصائب نازل ہوتے ہیں ان کے بارے میں سب صوفیاء کرام کے احساسات کیا ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں سلطان الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں:

اے عزیز! طریق سلوک یہ ہے کہ جو کوئی محب ہو اور محبت کا دعوی کرتا ہو اور دوست کی طرف سے بلا کا آرزو کے ساتھ خواہش مند نہ ہو' وہ اہل معرفت کے نزدیک کذاب ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ہر بلائے دوست رضائے دوست ہے۔ جس روز مجھ پر بلا نازل نہیں ہوتی' میں سمجھ جاتا ہوں کہ مجھ سے نعمت چھین لی گئی۔

ما بلا بر کسے قضا نہ کنیم

تاکہ نامش ز اولیاء نہ کنیم
ایں بلا گوہر خزانہ ما است
ہر کسے را گہر خطا نہ کنیم

معنیٰ= گویا حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے کہ ہم ہر ایک کو بلا عطا نہیں کرتے جب تک وہ ہمارے اولیاء میں سے نہ ہو۔ کیونکہ بلا (ابتلا) ہمارے خزانے کا گوہر ہے اور ہر ایک کو گوہر دے کر ضائع نہیں کرے۔(۱۳۵)

۲۴۰۔ دنیا دار الحزن ہے اور فانی ہے

حضرت نے مکتوب نمبر ۵ میں ارشاد کیا ہے۔

"یہ دنیا تو دار فانی ہے۔ بے لذت غم کی جگہ ہے اس سے دل لگا کر آرام نہ پائے گا بلکہ پریشان ہو گا۔ حیران ہو گا' غمناک رہے گا۔ چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

چوں نہادی دل بریں ملک جہاں
ہست غمناکی و دل تنگی ازاں (۱۴۶)
بگذر از دنیا کہ دنیا ہیچ نیست
جز غم و اندوہ ہیچا پیچ نیست

(جب تو نے اس جہاں کی حکومت سے دل لگا لیا تو سوائے غمناکی گونا گوں اور دل تنگی کے اور کچھ نہ ہو گا)۔

دنیا سے بلند ہو جا کیونکہ دنیا کی حیثیت کچھ نہیں ہے سوائے غم اور گوناں گوں مصائب کے دنیا میں اور کیا رکھا ہے۔

مکتوب نمبر ۹ میں ارشاد گرامی ہے۔

"دل میں عہد کر لو کہ دنیا میں تکلیف اٹھانے کے لئے ہی پیدا ہوا ہوں"۔

مکتوب نمبر ۱۱ میں کسی عارف کے کلام میں سے ایک مصرعہ نقل فرما کر اس مفہوم کو واضح کیا ہے۔

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار (۱۴۷)

(اے بندے! یہ دنیا خوشی کی جگہ نہیں ہے ہوش کر)۔

فرمان الٰہی :۔

قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے۔

۱۔ فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً جزاءً بما کانوا یکسبون (التوبہ:۸۲)

(پس وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں ان کے گناہوں کا بدلہ ہو جاتا ہے)۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

انما اشکوا بثی و حزنی الی اللّٰہ (یوسف:۸۶)

(میں اپنے غم اور دکھ کا اپنے اللہ سے بیان کرتا ہوں)۔

یعنی یہ دنیا غموں اور دکھوں کی جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اس کا علاج ہے۔ دنیا کے آرام و مصائب کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام معاملات اللہ جل شانہ' کے سپرد کر دے جیسے کہ فرمایا گیا ہے۔

۳۔ لا تحزن ان اللّٰہ معنا (التوبہ:۴۰)

(غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے)۔

۴۔ و قالوا الحمد للّٰہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفورٌ شکورٌ (فاطر:۳۴)

(اور انہوں نے کہا اس اللہ کی حمد ہے جس نے ہم سے غم کو دفع کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا جزا دینے والا ہے۔

۵۔ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللّٰہ لا یحب الفرحین (القصص:۷۶)

(جب اس کو اس کی قوم نے کہا خوشیاں نہ منا (دنیا کے حال پر) بے شک اللہ تعالیٰ ایسے خوشیاں منانے والوں کو پسند نہیں فرماتا)

۶۔ ذ ا لکم بماکنتم تفرحون فی الارض بغیر الحق و بما کنتم تمرحون ادخلوا ابواب جهنم خالد ین فیها فبئس مثوی المتکبرین (المومن:۷۵)

(تم زمین میں نا حق خوشیاں مناتے اور اکڑتے تھے اب جھنم کے دروازوں میں داخل ہو کر ہمیشہ اس میں رہو پس تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانہ ہے)۔

۷۔ لقد خلقنا الانسان فی کبد (البلد:۴)

(ہم نے انسان کو تکلیف میں پیدا کیا) یعنی وہ ساری زندگی تکلیف اٹھائے گا۔

۸۔ کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام (الرحمن:۲۶)

(ہر ایک پر فنا ہے اور بقا صرف تیرے رب ذوالجلال والاکرام کو ہے۔

کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون (العنکبوت:۵۷)

(ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ پھر تم ہماری طرف لوٹ کے آؤ گے)

۹۔ کل شئی هالک الا وجهه (القصص:۸۸)

(ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات پاک کے)

۱۰۔ انما مثل الحیوة الدنیا کماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض مما یا کل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفها و ازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتها امرنا لیلا" او نهارا" فجعلنا ها حصیدا" کان لم تغن بالا مس کذالک نفصل الایات لقوم یتفکرون (یونس:۲۴)

(دنیاوی زندگی کی مثال یہ ہے کہ ہم نے پانی اتارا آسمان سے جس کے ذریعے زمین کا سبزہ نکلا جس میں سے لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں حتی کہ جب

زمین خوب شاداب و سرسبز ہو گئی اور اہل زمین نے سمجھا کہ یہ سب کچھ انہی کے تصرف میں ہے تو اس پر رات یا دن کو ہمارا حکم آیا پس ہم نے اس کو برباد کر دیا گویا کل یہاں کوئی آبادی ہی نہ تھی۔ ہم اس طرح غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول دیتے ہیں۔

حدیث نبوی :۔

ما من شئی یعیب العبد المومن من وصب او نصب او حزن او الم یہمہ الاکفر اللہ تعالی من سیاتہ

(جو بیماری یا تھکان یا غم کوئی بیقرار کرنے والا دکھ کسی مومن بندے کو لگ جاتا ہے۔ اللہ تعالی اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے)۔(۱۲۸)

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی ہر غم زدہ دل کو پسند فرماتا ہے۔(۱۲۹)

ایک حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت محبوب خدا ﷺ برابر متفکر اور محزون رہتے تھے۔(۱۳۰)

حضرات صوفیاء کے اقوال :۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غمزدہ کسی امت میں روئے تو اللہ تعالی اس کے رونے کی وجہ سے اس امت پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا قول ہے کہ ہر چیز پر زکوۃ ہے اور طول حزن عقل کی زکوۃ ہے۔

ایک صوفی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب ان کا کوئی مرید سفر کو جاتا تو وہ اسے کہتے کہ اگر کوئی غمزدہ تجھے مل جائے تو اسے میرا سلام کہنا۔

حضرت حسن بصری کی یہ حالت تھی کہ جو کوئی بھی انہیں دیکھتا یہی کہتا کہ ابھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ مومن انسان اپنے نامہ اعمال میں زیادہ تر نیکیاں غم اور فکر کرنے کی پائے گا۔

صوفیاء نے یہ بھی کہا ہے کہ جب دل میں غم نہ ہو تو دل ویران ہو جاتا ہے جیسے گھر کہ اس میں رہنے والے نہ ہوں تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔(۱۳۱)

حضرت رومیؒ کا قول :۔

روز دیدی طلعت خورشید خوب
مرگ او را یاد کن وقت غروب

(تم روزانہ چمکتے ہوئے سورج کو طلوع ہوتے دیکھتے ہو مگر تم شام کو غروب ہوتے وقت اس کی موت یعنی ڈوبنے کو یاد رکھو۔ یعنی ہر روز سورج کا طلوع ہو کر ڈوب جانا واضح دلیل ہے کہ یہ دنیا فانی ہے آج اس کا طلوع ہے تو عنقریب اس کا غروب ہو گا۔

شیخ سعدیؒ کا ارشاد :۔

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار
کہ ناگہ ز جانت بر آرد دمار

(اس کے بعد دنیا پر بھروسہ مت کر کیونکہ اچانک تیری جان ہلاکت میں پڑ جائے گی)۔

مکن تکیہ بر لشکر بے عدد
کہ شاید ز نصرت نیابی مدد

(بے شمار فوج پر بھی بھروسہ مت کر کہ ہو سکتا ہے خدا کی فتح تیری امداد نہ کر سکے)

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
نمی روید از تخم بد، بار نیک

(مت کر برائی ورنہ ایسا نہ ہو کہ اچھا دوست ذلیل ہو گندے بیج سے اچھا پھل حاصل نہیں ہو سکتا۔

بسا پادشاہان کشور نشاں
بسا پہلوانان کشورستاں

(بہت سارے ملک رکھنے والے بادشاہ ملک فتح کرنے والے بہت سارے پہلوان)

بسا تند گردان لشکر شکن
بسا شیر مردان شمشیر زن

(باہمت و سخت گردے والا لشکر بہت شیر دل مرد اور تلوار چلانے والے)

بسا ماہرویان شمشاد قد
بسا نازنینان خورشید خد

(بہت چاند سے مکھڑے والے شمشاد قد سورج کی طرح چمکتے ہوئے گالوں والے)

بسا نام دار و بسا کام گار
بسا سرو قد و بسا گلعذار

(بہت نام رکھنے اور کامیاب ہونے والے، بہت سارے لمبے قدوں والے بہت سارے پھولوں کے رخسار والے)

که کردند پیراہن عمر چاک
کشیدند سر در گریبان خاک

سب لوگوں نے اپنی عمر کا گریبان چاک کیا اور مٹی کے گریبان میں سر ڈال دیئے

چناں خرمن عمر شاں شد بباد
کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد

اس طرح ان کی عمر کی ڈھیری برباد ہوئی کہ بالکل کسی کو نشان تک نہیں ملتا

ثباتے ندارد جہاں اے پسر
بغفلت مبر عمر در وے پسر

اے بیٹے اس جہاں کو بقا نہیں ہے اس میں غفلت کے ساتھ عمر نہ گذار

مکن تکیہ بر ملک و فرماں دہی
کہ نا گہ چو فرماں رسد جاندہی

ملک اور حکمرانی پر بھروسہ نہ کر کیونکہ اچانک حکم ہو گا تو تو جان دے دے گا

منہ دل بریں دیر ناپائدار
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

اس قائم نہ رہنے والی دنیا کو دل نہ دے سعدی کی بس یہ ایک بات یاد رکھ۔

حضرت شیخ سعدیؒ مزید فرماتے ہیں۔

منہ دل بریں کاخ خرم ہوا

کہ می بارد از آسمانش بلا

(یعنی اچھی ہوا والے محل پر دل نہ لگا ہو سکتا ہے کہ آسماں سے بلا نازل ہو جائے)۔

منہ دل بریں منزل جاں ستاں
کہ در دے نہ بینی دل شادماں

(اس دل فریب جان لیوا دنیا پر فریفتہ نہ ہو کیونکہ یہاں کسی کا دل خوش نہیں ہوتا۔

۱۴۱۔ صبر و شکر

صبر و شکر بلند ترین مدارج میں سے ہیں ان سے انسان کو فاتحانہ قوتیں ملتی ہیں اور انسان بڑے بڑے مصائب آسانی کے ساتھ جھیل سکتا ہے اس لئے حضور بابو جی نے مکتوب نمبر ۸۱ میں نصیحت فرمائی۔

"تم کو ہر امر میں صبر و شکر اپنانا چاہئے صبر و شکر کیسی نعمتیں ہیں۔ ان کے حصول کے لئے سعی تم پر ضروری ہے"۔

آپ نے اپنے مکتوب نمبر ۲۶ میں اپنے بارے میں لکھا "بہر حال میں اپنے مالک کا شکر گذار ہوں"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ واصبر و ما صبرک الابالله (النحل:۱۲۷)

(اور صبر کیجئے آپ کا صبر اللہ ہی کی مدد سے ہے)

ایک اور آیت قرآنی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۲۔ ولنجزین الذین صبروا اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (النحل:۹۶)

(ہم صبر کرنے والوں کو ضرور ان کے اعمال سے کہیں بہتر جزا دیں گے)

تعلیمات قرآنی کے مطابق صبر وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معیت کا مقام نصیب ہوتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

۳۔ ان الله مع الصابرین (البقرہ:۱۵۳)

(بیشک اللہ جل شانہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

۴۔ ولربک فاصبر (المدثر:۷)

(اور اپنے رب کے لئے صبر کر)

۵۔ لئن شکرتم لازید نکم (ابراہیم:۷)

(اگر تم شکر کرو گے تو میں زیادہ (نعمتیں) دوں گا)

۶۔ و سنجزی الشاکرین (آل عمران:۱۴۵)

(اور عنقریب ہم شکر کرنے والوں کو جزا دیں گے)

حدیث نبوی :۔

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا ندا دے گا۔ حمد کرنے والے اٹھیں۔ چنانچہ ایک گروہ اٹھے گا اور ان کے لئے ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

پوچھا گیا حمد کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا جو ہر حال میں اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

"جس نے دنیا میں اپنے سے کمتر کی طرف نظر رکھی اور دین میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھا اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر لکھے گا"۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان ہوا اور اس کو بقدر ضرورت روزی دی گئی اور اس کو اللہ نے صبر و قناعت کرنے کی توفیق دی تو ایسا شخص کامیاب ہوا۔(۱۳۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی"۔(۱۳۳)

حضرات صوفیاء کے اقوال

ایک صوفی کا بیان ہے کہ میں نے ایک فقیر کو حرم مکہ میں دیکھا اس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور جیب سے ایک رقعہ نکال کر دیکھا اور پھر چلا گیا۔ دوسرے دن پھر اس نے اسی طرح طواف کعبہ کے بعد جیب سے وہی رقعہ نکالا اسے دیکھا اور پھر واپس چلا گیا۔ تیسرے دن پھر اس نے وہی عمل کیا مگر رقعہ دیکھنے کے بعد ذرا پیچھے ہٹا اور گر کر مر گیا۔ میں نے اس کی جیب سے وہ رقعہ نکالا اس پر لکھا تھا۔

واصبربحکم ربک فانک باعیننا (الطور:۴۸)

(اور اپنے رب کے حکم پر صبر کر تو بیشک ہماری آنکھوں کے سامنے ہے)(۱۳۴)

امام قشیری فرماتے ہیں صبر کی کئی قسمیں ہیں انسان کا اپنے کاموں پر صبر اور ان امور میں صبر جن میں انسان کے کردار کا دخل نہیں پھر انسان کا اپنے کاموں میں صبر دو طرح کا ہے ان امور پر صبر جن کے کرنے کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں پر صبر جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان امور پر صبر جن میں انسان کے کردار کا دخل نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے کہ انسان پر جو مصیبت اللہ کے حکم (تقدیر) سے آ جائے اسے برداشت کرنے میں صبر کرے۔(۱۳۵)

شیخ ابو طالب مکیؒ کا قول :-

یہ بھی یاد رکھیے کہ صبر میں شکر داخل ہے اور صبر دراصل شکر کو جامع ہے۔ اس لئے کہ جس نے صبر کیا وہ کسی نعمت کے ساتھ خدا کی نافرمانی نہ

کرے گا تو اس نے اس نعمت کا شکر بھی ادا کر دیا اور جس نے اللہ جل مجدہ کی اطاعت کی اس نے اطاعت پر اپنے نفس کو صابر بنایا تو اس طرح اس نے اس کی نعمت کا شکر بھی ادا کر دیا۔(۱۳۶)

شیخ سعدیؒ کا ارشاد :۔

ترا گر صبوری شود دستیار
بدست آوری دولت پائیدار

(تجھے اگر صبر حاصل ہو جائے تو پائیدار دولت تیرے ہاتھ لگ جائے گی)

صبوری بود کار پیغمبراں
نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں

(صبر پیغمبروں کا کام ہے دین والے لوگ اس سے روگردانی نہیں کرتے۔

صبوری ترا کامگاری دہد
ز رنج و بلا رستگاری دہد

(صبر تجھے کامیابی دے گا رنج و بلا سے تجھ کو چھٹکارا دے گا)

۴۲۔ خدا کی کتاب

مکتوب نمبر ۱۱ میں حضرت بابو جیؒ نے ایک بڑی حقیقت کا اظہار فرماتے ہوئے لکھا۔

"یہ زمانہ بھی خدا کی کتاب ہے۔ اس سے بھی ہر وقت سبق حاصل کرو"۔

اس حقیقت کو آپ نے مکتوب نمبر ۲۰ میں اس طرح واضح فرمایا ہے۔

"تم خود اس کی کتاب ہو اس میں سب کچھ موجود ہے جو کچھ تم اس سے حاصل کر سکتے ہو کسی اور سے نہیں کر سکتے"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ و من آیاته خلق السموات والارض و مابث فیهما من دابة (الشوریٰ:۲۹)

(اس کی آیات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ جاندار ان میں پھیلائے)۔

۲۔ و فی خلقکم و مایبث من دابته آیات لقوم یوقنون (الجاثیہ:۴)

(اور تمہاری پیدائش میں اور حیوانات میں سے جو پھیلاتا ہے ان میں نشانیاں ہیں یقین رکھنے والوں کے لئے۔

۳۔ خلق اللّٰه السموات والارض بالحق ان فی ذالك لآیته للمومنین (العنکبوت:۴۴)

(اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے نشانی ہے)۔

۴۔ قل سیروا الارض ثم انظروا کیف کان عاقبته المکذبین (الانعام:۱۱)
(کہو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا)۔

۵۔ و من آیته اللیل والنہار والشمس والقمر (حم السجدہ:۳۷)
(اور اس کی آیات میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند)۔

۶۔ سنریهم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم الحق (حم السجدہ:۵۳)

(ہم عنقریب انہیں دکھائیں گے اپنی آیات آفاق میں اور خود انہی کی جانوں میں تاآنکہ ان کے لئے حق ظاہر ہو جائے گا)۔

۷۔ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدا الخلق ثم اللّٰه ینشی النشاۃ الآخرۃ ان اللّٰه علی کل شئی قدیر (العنکبوت:۲۱)
(کہو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو اللہ نے کیسے خلق کا آغاز کیا پھر اللہ تعالی دوسری زندگی عطا فرمائے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)۔

۸۔ اولم یتفکروا فی انفسهم (الروم:۸)
کیا وہ اپنی جانوں میں غور و فکر نہیں کرتے؟)۔

۳۴۔ انسان کا اصل

بیشک انسان کا اصل فنا ہے نیستی ہے۔ یہ تصوف کا مرکزی نکتہ ہے۔ اسی لئے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۵ میں اپنے لخت ہائے جگر حضرت سیدی لالہ جی صاحب اور سیدی شاہ عبدالحق صاحب کو اس کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے لکھا۔

"تمہیں اپنا اصل یعنی نیستی نصیب ہو۔ تاکہ اپنے اصل کو پا کر اپنے محبوب حقیقی کو پا سکو"۔

۴۴۔ دنیا چند روزہ ہے

ہر انسان اس دنیا میں گنتی کے چند روز کی زندگی لیکر آیا ہے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۲۴ میں اسی کو بیان فرمایا۔

"دنیا چند روزہ ہے۔ اس کی ایک ساعت کا بھی اعتبار نہیں پھر تم کیوں غافل ہوتے ہو"۔

۴۵۔ عجز و انکساری

عجز و انکساری یعنی عبودیت ہی بندے کا حسن ہے۔ نجات کا راستہ ہے۔ رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں امن و آشتی کا اور باہمی پیار و محبت کا وسیلہ ہے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا۔

"عجز و انکساری کو وہ بہت پسند کرتا ہے اسی کا تحفہ اس کی بارگاہ میں ہر وقت پیش کیا کرو۔ تم اس کے بندے ہو۔ تمہیں بندہ بن کر رہنا چاہیے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ میرے مکرم حضرت مولانا رومیؒ نے کیا ہی خوب فرمایا"۔

بندگی آمد لباس زندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

(بندگی زندگی کا لباس ہے بندگی کے بغیر زندگی شرمندگی ہے یعنی جس طرح انسان لباس کے بغیر عریاں ہو جائے تو شرمندگی اٹھاتا ہے اسی طرح زندگی بغیر بندگی کے عریاں ہو کر شرمندگی بن جاتی ہے)۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ وھم لا یستکبرون (السجدہ:۱۵)

(وہ تکبر نہیں کرتے)۔

۲۔ ھم فی صلوتھم خاشعون (المومنون:۲)

(اور وہ اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں)

۳۔ و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا (الفرقان:۶۳)

(اور رحمن کے بندے ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں)۔

۴۔ ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیرالحق (الاعراف:۱۴۶)
(میں عنقریب ان لوگوں کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔

حدیث نبویؐ :۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرماتے سنا۔ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو گا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک شخص عمدہ لباس پہننا چاہتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالی خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ حق بات کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا تکبر کہلاتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر پانی کا مشکیزہ ہے۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین یہ آپ کی شایان شان نہیں ہے۔ فرمایا۔ جب میرے پاس اطاعت کرتے ہوئے لوگ آنے لگے تو میرے دل میں کچھ نخوت داخل ہو گئی۔ میں نے اس نخوت کو توڑنا چاہا۔ آپ مشکیزہ لے کر انصار کی ایک عورت کے حجرہ میں گئے اور اسکے برتن میں مشکیزہ انڈیل دیا۔(۱۳۷)

امام حسن رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ بچوں پر ہوا جن

کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا انہوں نے آپ کو دعوت دی آپ نے اتر کر ان کے ساتھ وہ روٹی کا ٹکڑا کھایا پھر ان کو اپنے گھر لے گئے۔ کھانا بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے۔ اور فرمایا احسان ان کا مجھ پر ہے اس لئے کہ ان کے پاس تو وہی کچھ تھا جو انہوں نے مجھے کھلا دیا اور ہمارے ہاں تو جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے زیادہ موجود ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم سے ایک نگینہ خریدا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا میری چٹھی دیکھتے ہی انگوٹھی بیچ ڈالو اور ایک ہزار آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور دو درہموں سے ایک اور انگوٹھی خریدو اور اس پر یہ حروف کندہ کراؤ۔ "خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی قدر پہچانی" (۱۳۸)

حضرات صوفیاء کے اقوال :۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ہے۔ تواضع یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کے لئے اپنے آپ کو جھکا دے اور ان سے نرم برتاؤ کرے۔

یحیی بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ تواضع ہر شخص کے لئے اچھی چیز ہے مگر مالدار کے لئے اور بھی اچھی چیز ہے اور تکبر ہر شخص میں بد نما معلوم ہوتا ہے اور محتاج میں اور بھی زیادہ برا لگتا ہے۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

تواضع ز گردن فرازاں نکو است
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

ایک صوفی بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے طواف کے دوران ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے آگے نوکر لوگوں کو اس کی خاطر طواف کرنے سے روک رہے تھے۔ اس کے بعد میں نے اس شخص کو مدت تک بغداد کے پل پر لوگوں سے سوال کرتے (بھیک مانگتے) دیکھا۔ مجھے اس پر حیرت ہوئی تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میں نے ایک ایسے مقام پر تکبر کیا جہاں لوگ انکساری کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالی نے مجھے ایسے مقام پر ذلت میں مبتلا کر دیا جہاں لوگ اپنے آپ کو اونچا کرتے ہیں۔(۱۳۹)

شیخ سعدیؒ کے چند اشعار :۔

دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق دنیا ترا دوست دار
تواضع عزیزت کند درجہاں
گرامی شوی پیش دلہا چو جاں
تواضع بود حرمت افزائے تو
کند در بہشت بریں جائے تو
تکبر بود عادت جاہلاں
تکبر نیاید ز صاحبدلاں
تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد
چو دانی تکبر چرا می کنی
خطا می کنی و خطا می کنی

۴۶۔ خود کو کمتر سمجھنا

غرور و تکبر شیطان کا بہت بڑا فتنہ ہے یہ ایسا شیطان کا جال ہے جس میں وہ بندے کو پھانس کر ہلاک و برباد کر دیتا ہے اس کا واحد علاج ہے کہ بندہ ہر حال میں خود کو کمتر سمجھے' دوسروں کو بہتر جانے' کوئی تعریف کرے تو خوش نہ ہو اگر کوئی برائی کرے تو غم نہ کرے۔ حضرت والا نے مکتوب نمبر۱ میں فرمایا۔

"جس قدر کوئی برا کہے اس پر تم خوش ہو۔ بدلہ کسی سے نہ لو"

آپ نے مکتوب نمبر۲۰ میں تاکیداً" حکم فرمایا۔

"سب کو اچھا جانو۔ اپنے آپ کو برا سمجھ' جو برا کہے اس پر ناراض نہ ہو۔ جو تعریف کرے اس پر خوش نہ ہو"۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کا ملفوظ :۔

۲۴ محرم ۷۱۴ء بروز بدھ کی مجلس میں غرور و تکبر متکبرین اور اس گروہ کا جو اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے ذکر آیا تو آپ نے کہا کہ "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آدمی کب برا بنتا ہے؟ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب وہ اپنے آپکو اچھا سمجھنے لگے۔ پھر حضرت نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ عربی کا شاعر فرزوق اور خواجہ حسن بصریؒ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔ کسی نے آواز لگائی کہ اس جماعت میں ایک بہترین آدمی ہے اور ایک بد ترین آدمی ہے اس وقت فرزوق نے خواجہ حسن بصریؒ کی طرف دیکھا اور کہا آپ نے سنا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کیا معلوم بہترین آدمی کون ہے یہ تو اللہ تعالی ہی جانتا ہے۔ فرزوق نے کہا حضرت ! بہترین آدمی آپ ہیں اور بد ترین آدمی میں ہوں۔ جب فرزوق نے

وفات پائی تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے اس کا حال پوچھا' فرزوق نے بتایا کہ جب مجھے کرسی عدالت کے سامنے لے گئے تو میں ڈر رہا تھا مگر مجھے اللہ تعالی کی طرف سے فرمان ملا کہ ہم نے تمہیں اسی دن بخش دیا تھا جس دن تم نے اپنے آپ کو بد ترین آدمی سمجھا تھا۔(۱۴۰)

حضرت داتا گنج بخش صاحبؒ کا ارشاد :۔

"اور اصل غرور دو چیزوں سے پیدا ہوتا ہے۔ خلقت کی تعریف اور مدح سے اور وہ یوں ہے کہ بندے کا فعل مخلوق کو پسند آتا ہے اس پر اس کی مدح و ثنا کرتے ہیں اور وہ اس پر مغرور ہو جاتا ہے یا وہ اپنے اس فعل سے مغرور ہو جاتا ہے جو سب کو پسند ہو اور اپنے آپ کو قابل سمجھتا ہے چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے یہ راستہ اپنے دوستوں (اولیاء) پر بند کر دیا ہے"۔

اولیائی تحت قبائی لایعرفهم غیری الا اولیائی (یعنی رب تعالی کا ارشاد ہے کہ میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں جن کو میرے اور میرے خاص دوستوں کے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔(۱۴۱)

حضرت گنج شکرؒ کا قول :۔

درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔ خرقہ پوشی کا اہل وہی شخص ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی عیب پوشی کرے اور کسی کے آگے اپنا کشف بیان نہ کرے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور سرور دو عالم ﷺ کو شب معراج خرقہ عطا کیا گیا اور صحابہ سے فرمایا کہ مجھے حق تعالی کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں یہ خرقہ تم میں سے کسی ایک کو دوں لہٰذا میں تم سے بات پوچھتا ہوں جس کا جواب حکم کے مطابق ہو گا یہ خرقہ اس کو دوں گا پھر حضور اکرم ﷺ نے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر یہ خرقہ میں تمہیں دوں تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صدق اختیار کروں گا۔ خدا کی عبادت کروں گا اور جو کچھ میرے پاس ہے راہ خدا میں صرف کروں گا۔

پھر حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا۔ میں بندگان خدا کے ساتھ عدل و انصاف کروں گا اور مظلوموں کی داد رسی کروں گا۔ جب حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے یہی سوال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا۔ میں باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کروں گا حق بات پر قائم رہوں گا اور حیا و سخاوت اختیار کروں گا۔ آخر میں حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں پردہ پوشی کروں گا۔ بندگان خدا کے عیب چھپاؤں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ خرقہ میں نے تجھے دیا۔ مجھے حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا کہ تیرے یاروں میں جو یہ جواب دے اسی کو یہ خرقہ دینا۔ یہ روایت بیان کر کے حضرت شیخ الاسلام بابا صاحبؒ اشکبار ہو گئے اور فرمایا درویشی پردہ پوشی ہے۔ درویش کو چاہیے کہ ان چار چیزوں پر عمل کرتا رہے۔

۱۔ آنکھوں کو اندھا رکھے تاکہ کسی کا عیب دکھائی نہ دے۔
۲۔ کانوں کو بہرہ رکھے تاکہ جو بات نہ سننے کی ہو اسے سن نہ سکے۔
۳۔ زبان کو گونگا کر دے تاکہ جو بات نہ کہنے کی ہو اسے نہ کہے۔
۴۔ پاؤں کو لنگڑا کر لے تاکہ جو جگہ جانے کے قابل نہ ہو وہاں نہ جا

سکے۔(۱۴۲)

شیخ سعدیؒ کا قول :۔

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو انداز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش
وگر آنکہ در غیر بد بیں مباش

(یعنی مجھے مرشد دانا حضرت شیخ شہاب الدینؒ نے ایک بحری سفر کے دوران دو باتیں فرمائیں پہلی یہ کہ اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھنے والا نہ بن اور دوسری یہ کہ دوسروں کے عیب دیکھنے والا نہ بن)۔(۱۴۳)

۴۷۔ بڑوں کی تعظیم چھوٹوں پر رحم

دین اسلام کا سنہری اصول ہے بڑوں کی تعظیم کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا اس لئے حضور نے مکتوب نمبر ۲۰ میں لکھا۔

"بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر رحم کرو۔ خود تکلیف اٹھاؤ دوسروں کو آرام دو"۔

پھر مکتوب نمبر ۷۱ میں حکم فرمایا۔

"بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر رحم کرو ضعفا کی امداد میں حتی الامکان کسی قسم کا دریغ مت کرو"۔

حدیث نبوی :۔

لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔(۱۴۴)

بعض صوفیاء کے اقوال :۔

استاد ابو علی دقاق فرماتے ہیں۔ ادب کے ترک کر دینے سے انسان دھتکارا جاتا ہے لہٰذا جس نے بساط ادب پر سوء ادبی (بے ادبی) کی اسے دروازے کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے اور جس نے دروازے پر بے ادبی کی اسے دھکیل کر جانوروں پر مقرر کر دیا جاتا ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا۔ ہمیں زیادہ علم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔(۱۴۵)

۴۸۔ خدمت خلق

قرب الٰہی کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے کے لئے خدمت خلق ہی بہتر ذریعہ ہے اس لئے حضرت نے ہدایت فرمائی اور مکتوب نمبر ۵ میں اپنی ہدایت کے ساتھ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا شعر بطور دلیل لکھا ہے۔ اور یہ شعر بھی حضرت سیدا المرسلین ﷺ کی حدیث مبارک پر مبنی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے عزیز خدا تمہیں توفیق دے کہ اس کی مخلوق کی خدمت کر سکے کیونکہ:

ہست خیرالناس آنکو نفع ناس
میرساند روز و شب ای حق شناس

(اے حق شناس! سارے لوگوں میں بہتر وہی ہے جو لوگوں کو دن رات نفع پہنچاتا ہے)۔

حضرت والا نے خدمت خلق کا حکم دیتے ہوئے مکتوب نمبر ۳ میں فرمایا۔

"اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔ اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کی کوشش کرو"۔

مکتوب نمبر ۷ میں ارشاد فرمایا۔

"اس کی مخلوقات کے سچے معنوں میں خدمت گذار بنو۔ ہر ایک کی قدر اپنے دل میں رکھو۔ اپنے آپ کو سب سے برا سمجھو"۔

مکتوب نمبر ۲۰ میں تحریر کیا۔

"اس کی مخلوق کی خدمت کرو۔ تم خادم بنو۔ وہ تم پر راضی ہو گا"۔

مکتوب نمبر ۵۳ میں اس اہم نکتے کو اس طرح واضح فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں علم با عمل نصیب فرمائے تاکہ اس سے تم خلق خدا کی خدمت کماحقہ' کر سکو"۔

مکتوب نمبر ۷۱ میں ارشاد ہوا۔

"خلاصہ یہ کہ ہر ایک سے اپنی طرف سے اچھا برتاؤ کرو اور اپنے سے اچھا جانو ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آؤ ہر ایک کو اپنے مالک کی مخلوق سمجھو"۔

فرمان الٰہی :۔

۱۔ و یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما واسیرا" (الدھر:۸)

(اور وہ اللہ کی محبت کی وجہ سے مسکین و یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں)۔

۲۔ و یو ثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (الحشر:۹)

(اور انہیں اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں چاہے خود فاقے سے ہوں)۔

فرمان نبوی :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاقہ سے ہوں۔ آپ نے ازواج مطہرات میں سے سب کی طرف باری باری پیغام بھیجا مگر سب کی طرف سے یہی جواب ملا۔ اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ بالآخر آپ نے صحابہ سے فرمایا جو شخص آج رات اس کی مہمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم

فرمائے گا۔ یہ سن کر ایک انصاری صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں۔ چنانچہ وہ اس شخص کو لیکر گھر آئے بیوی نے بتلایا کہ صرف اتنا کھانا ہے جو بچوں کے لئے کافی ہو اس صحابی نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے پر بیٹھے تو چراغ بجھا دینا تاکہ وہ سمجھے کہ ہم بھی ساتھ کھا رہے ہیں اس طرح سارا کھانا مہمان کو کھلایا اور خود بھوکے رہ گئے۔ صبح کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیری مہمان نوازی پر اللہ تعالیٰ نے تعجب فرمایا۔ (یعنی بہت پسند فرمایا)۔(۱۴۶)

۴۹۔ صاجزادگی

کسی صاحب مرتبہ شخص کی اولاد کو شیطان لعین صاجزادگی کے زعم میں مبتلا کر کے اس کو متکبر بنا دیتا ہے اور اس طرح بڑی آسانی کے ساتھ اس کو اس مرتبہ سے محروم کر دیتا ہے۔ جو اس کے والد یا خاندان کو حاصل تھا بلکہ ان کو دیگر گندے خصائل میں غرق کر دیتا ہے اس لئے حضرت نے مکتوب نمبر ۵۹ میں تنبیہہ فرمائی۔

"صاجزادگی سے اللہ تعالیٰ تمہیں بچائے۔ تم صاجزادے نہیں بلکہ غلام زادے ضرور ہو۔ اسی خیال میں رہو اور اس کو آخر تک مد نظر رکھو۔ قیامت میں حضرت کی صحیح معنوں میں غلامی کا تمغہ لیکر اٹھو"۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا قول :۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا قول ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک تو یہ چھ گھاٹیاں طے نہ کر لے تو صالحین کا رتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۱۔ ناز و نعمت کا دروازہ بند کرو اور سختی کا دروازہ کھول دو۔

۲۔ عزت کا دروازہ بند کرو اور ذلت کا دروازہ کھول دو۔

۳۔ آرام و راحت کا دروازہ بند کرو اور کوشش کا دروازہ کھول دو۔

۴۔ نیند کا دروازہ بند کرو اور بیداری کا دروازہ کھول دو

۵۔ مال داری کا دروازہ بند کرو اور فقر کا دروازہ کھول دو۔

٦۔ امید کا دروازہ بند کرو اور موت کی تیاری کا دروازہ کھول دو۔(۱۴۷)

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا ایک واقعہ :۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ انگوروں کے ایک باغ میں اجرت پر مالی کا کام کرتے تھے۔ ایک بار ایک سپاہی کا وہاں سے گذر ہوا۔ اس نے آپ سے انگور طلب کئے تو آپ نے فرمایا مجھے باغ کے مالک نے کسی کو انگور دینے کی اجازت نہیں دی۔ سپاہی نے آپ کو کوڑے سے مارنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اپنا سر جھکا دیا اور کہا۔ اس سر کو خوب مارو اس نے کافی مدت تک اللہ تعالیٰ کی نا فرمانی کی ہے۔ آخر سپاہی تھک کر چلا گیا۔(۱۴۸)

۵۰۔ اپنے عیوب پر نظر رکھنا

انسان ناقص ہے۔ عیوب سے پاک نہیں ہے اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے سے انسان دوسروں کی عیب جوئی نہیں کرتا اپنے عیوب پر نظر کرے تو ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے اپنی اصلاح اور بہتری کے لئے یہی بہتر راستہ ہے کہ انسان اپنے عیوب کو دیکھے۔ اس لئے حضرت نے مکتوب نمبر ۷۱ میں فرمایا۔

"اپنے عیوب کی طرف ہر وقت دیکھو۔ غیروں کے عیوب پر مت نظر کرو۔ خوف و رجا کے عالم میں وقت گذارو"۔

فرمان الٰہی :۔

ولتنظر نفس ما قدمت لغد (الحشر:۱۸)

(اور ہر کوئی ضرور غور کرے (دیکھے) کہ اس نے (روز قیامت کے لئے) کیا پیش کیا ہے)۔

۵۱۔ حسد

حسد ایسی بلا ہے کہ قرآن مجید میں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضرت بابو جیؒ نے اللہ تعالیٰ سے حسد کرنے والوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دائما تمہیں بمع اپنے رفقاء کے اپنے مقبولوں کے زیر سایہ رکھے اور شر اعداء و حساد زمانہ سے محفوظ رکھے آمین"

فرمان الٰہی :۔

۱۔ و من شر حاسد اذا حسد(الفلق : ۵)

ترجمہ= "اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے"

(یعنی حسد کرنے والے کے شر سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے)۔

۲۔ ام یحسدون الناس علی ما آتاهم الله من فضله (النساء:۵۴)

ترجمہ= "ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا"۔

۳۔ لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً من عند انفسهم (البقرہ : ۱۰۹)

ترجمہ= "کسی طرح تم کو پھیر کر، مسلمان ہوتے پیچھے کافر کر دیں حسد کر کر اپنے اندر سے"۔

حدیث نبویؐ :۔

ا۔ عن ابی ہریرہ ؓ عن النبی ﷺ قال أیاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسد وا ولا تدا بزوا ولا تباغضوا و کونوا عبداللہ اخواناً۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم بد گمانی سے بچو بیشک بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو نہ کسی سے حسد کرو، نہ کسی سے بغض و کینہ رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

۲۔ الحسد یا کل الحسنات کما تا کل النار الحطب

"حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

امام ابو داؤد نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے امام ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے۔

۳۔ المومن یغبط والمنافق یحسد۔

"ایمان والا غبطہ کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے"۔

یعنی ایمان والا چاہتا ہے کہ اس کے بھائی کو جو نعمت ملی ہے وہ اس کو مبارک ہو البتہ مجھے بھی ویسی نعمت میسر آ جائے مگر منافق کسی مومن کو دی جانے والی نعمت برداشت نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اس سے وہ نعمت چھن جائے۔

امام غزالی کا قول :۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حسد کسی نعمت پر ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالی کسی کو نعمت عطا فرماتا ہے تو کچھ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ نعمت چھن جائے۔ اور یہ حسد ہر حال میں حرام ہے کیونکہ یہ کفار اور منافقین کا وصف ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **ان تمسسکم حسنةٌ تسوهم و ان تصبکم سيئة يفرحوا بها**" اگر تم کو کوئی اچھی چیز مل جائے تو یہ کفار و منافقین اس کو برا جانتے ہیں اور اگر کہیں آپ کو تکلیف آ جائے تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے۔ "**ود کثير" من اهل الکتاب لو يردونکم من بعد ايمانکم کفاراً" حسداً" من عند انفسهم**" یعنی بعض اہل کتاب (یہود و نصاری) تمہارا مومن ہونے کے بعد تم کو پھر سے کافر بنانا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں تمہارے خلاف حسد ہے۔

۵۲۔ بدلہ کسی سے نہ لو

اس دنیا میں بطور عمومی یہی نظر آتا ہے کہ جب کوئی شخص احسان کا راستہ اختیار کرتا ہے' خیر کی راہ اپناتا ہے دوسروں کے ساتھ حسن معاملہ اور خیر خواہی کا سلوک روا رکھتا ہے تو کئی اطراف سے بلکہ انہی لوگوں کی طرف سے جن کے ساتھ بھلائی کی گئی ہوتی ہے' معاندانہ رد عمل کا ظہور ہوتا ہے اذیت رسانی کا وطیرہ دیکھنے میں آتا ہے۔

ان حالات میں عام فطری تقاضا یہی ہوتا ہے کہ اس کا بدلہ لیا جائے خیر عمل کو روک لیا جائے لیکن اعلی مدارج رکھنے والے اور قرب الٰہی کا مقام و مرتبہ پانے والوں کے لئے بدلہ نہ لینے اور ہر صورت میں حسن عمل کو جاری و ساری رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے اس لئے حضرت قبلہ بابو جیؒ نے مکتوب نمبرا میں ارشاد فرمایا۔ ”جس قدر کوئی برا کہے اس پر تم خوش ہو۔ بدلہ کسی سے نہ لو“

فرمان الٰہی :۔

ا۔ و لمن صبر و غفر ان ذالک لمن عزم الامور

(الشوری : ۴۳)

ترجمہ= ”اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام بڑی ہمت کے ہیں“۔

۲۔ و جزاء سیئته سیئته مثلها فمن عفا واصلح فاجره' علی اللّٰه

(الشوری : ۴۳)

ترجمہ= "اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پھر جو کوئی معاف کرے اور صلح کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالی کے ذمے ہے"۔

۳۔ و ان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللّٰه غفور رحیم (التغابن:۱۴)

ترجمہ= "اور اگر تم معاف کر دو اور در گذر کیا کرو اور بخش دیا کرو تو (جان لو کہ) بلاشبہ اللہ تعالی بہت بخشنے والا مہربان ہے"

۴۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس آل عمران:۱۳۴)

یعنی اللہ تعالی نے اپنے بلند پایہ بندوں کی شان بیان کی ہے کہ وہ غصے کو اندر ہی دبانے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہوتے ہیں۔

حدیث نبویؐ :۔

ا۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قسم رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم قسمته فقال رجل" من الانصار واللّٰه ما اراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم بهذا وجه اللّٰه فاتیت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فتمعر وجهه و قال رحم اللّٰه موسی علیه السلام لقد اوذی باکثر من هذا فصبر۔

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو ایک انصاری نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس تقسیم میں رضاء الہی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتلا دی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے زیادہ اذیت دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

اس حدیث پاک سے معلوم ہو گیا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی

اذیتیں دی گئیں مگر آپ ﷺ نے انتقام نہیں لیا بلکہ صبر کو اختیار فرمایا۔

۲۔ **قال ابوہریرۃ: قال النبی ﷺ "ابتغوا الرفعته عند اللّٰہ" قالوا و ماھی یا رسول اللہ قال "تصل من قطعک و تعطی من حرمک و تحلم عمن جھل علیک"** (حاکم و بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے ہاں بلند مرتبہ پانے کی کوشش کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے تو فرمایا جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس کے ساتھ تعلق استوار کرو جو تم کو محروم کرے تم اس کو عطا کرو اور جو تمہارے خلاف جہالت یعنی بدسلوکی کرے تم اس سے درگذر کرو۔

۳۔ **قال ﷺ "قال موسی یا رب ای عباد ک اعز علیک قال الذی اذا قد ر عفا"** (بحوالہ امام غزالی' احیاء العلوم : ۳ : ۱۸۲)

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام نے رب تعالی سے کہا کہ اے رب تیرے بندوں میں تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے فرمایا وہ جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

حضرت علی بن حسن علیہ السلام کا عمل :۔

ایک شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی آپ نے اپنی قمیص اتار کر اس کو دیدی اور فرمایا کہ اس کو ایک ہزار درہم دیئے جائیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہؒ کا فرمان :۔

جہاں اللہ تعالی حسنات و کمالات عطا فرماتا ہے اس میں بغض و عناد والے

بھی نکل آتے ہیں حضرت پیر مہر علی شاہؒ کو بھی بعض لوگوں نے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا تو آپ نے یہ شعر کہا۔

احباب بہ تکفیرم گر قلم و زباں راندند
حاشا کہ بحق شاں جز عفو روا دارم

یعنی اگرچہ دوستوں نے مجھے اپنی قلم اور زبان سے کافر کہہ ڈالا ہے پھر بھی میں ان کے حق میں عفو و درگذر سے کام لیتا ہوں۔

۵۴۔ اصلی مطلب

اس دنیاوی زندگی کا اصلی مطلب آخرت کی نجات ہے اصلی مطلب حاصل نہ ہوا تو دنیاوی زندگی بیکار ہو کر رہ جاتی ہے اس لئے حضرت والا نے مکتوب نمبر۴ میں واضح طور پر نصیحت فرمائی۔

""غرض کہ اپنے اصلی مطلب کو کسی صورت میں بھی نہ جانے دو۔ جو چیز تمہیں اس جہان میں کام آئے گی اس کے حصول میں اپنا قیمتی وقت صرف کرو""۔

مکتوب نمبر۷ میں ہدایت فرمائی۔

""اصلی مقصود کا ہر وقت خیال رکھو""

مکتوب نمبر۳۰ میں مثنوی رومیؒ سے اقتباس کرتے ہوئے اصل مقصود کو یوں بیان کیا ہے۔

ما خلقت الجن والانس بخواں
جز عبادت نیست مقصود جہاں

(قرآنی آیت ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (میں نے جن و انس کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) پڑھو معلوم ہو گا کہ اس جہان کا مقصود عبادت ہی ہے)۔

مکتوب نمبر۹۱ میں فرمایا۔

""اللہ تعالی تمہیں ہر طرح سے کامیاب فرمائے تاکہ تم مقصود اصلی پر پہنچ جاؤ""۔

۵۴۔ اصلی وطن

دار آخرت ہر انسان کا اصلی وطن ہے ہر کوئی دنیا کا سفر ختم کر کے اس اصلی وطن کی طرف چلا جاتا ہے اسی کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے حضرت والا نے مکتوب نمبر ۳ میں ہدایت فرمائی۔

"عزیز! تمہارا اور ہمارا در اصل وطن اور ہے جس طرف ہم نے آخر ایک نہ ایک دن ضروری جانا ہے۔ اصلی وطن کی طرف جانے کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے"۔

آپ نے مکتوب نمبر ۸ میں پھر ارشاد فرمایا۔

"وطن اصلی اور مقصود اصلی وہ آگے ہے۔ اس کے حصول کے لئے وسائل کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ جس طرف جانا ہے اس کا ہر وقت خیال رکھنا اور اسی کی دھن میں رہنا نہایت ضروری ہے۔

آپ نے پھر مکتوب نمبر ۱۱ میں نصیحت فرمائی۔

"اصلی وطن تمہارا وہی ہے۔ اپنے اصلی وطن کا ہر وقت خیال رکھو اور تیار رہو"۔

مکتوب نمبر ۲۱ میں آپ نے دعائیہ کلمات میں فرمایا۔

"الحمدللہ کہ عارضی منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ اسی طرح وہ قادر مطلق اصلی منزل مقصود پر بھی پہنچائے"۔

۵۵۔ کاشت کا وقت

دنیا و آخرت کے درمیان کس نوعیت کا رشتہ ہے ان کا باہمی ربط کیا ہے اس کی وضاحت حضرت والا نے اپنے مکتوب نمبر ۴ میں یوں فرمائی ہے۔

"عزیز ! یہ کاشت کرنے کا وقت ہے۔ فصل کاٹنے کا وقت آگے آئے گا"۔

حضرت نے اپنے مکتوب نمبر ۳۵ میں تحریر فرمایا۔

الد نیا مزرعته الآخرۃ پر عمل کریں

ترجمہ= دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

فرمان الٰہی :۔

ا۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ

(الزلزال:۸،۷)

(پس جس نے اچھا عمل ذرہ برابر بھی کیا وہ اس کو دیکھے گا اور جس نے برا عمل ذرہ برابر بھی کیا وہ اس کو دیکھے گا۔

۲۔ من عمل صالحاً من ذ کر او انثی و هومومن فلنحیینه حیوۃً طیبة ولنجز ینهم اجرهم باحسن ما کا نوا یعملون

اور جس مرد یا عورت نے اچھا عمل کیا اس حال میں کہ وہ مومن ہے تو ہم اس کو حیوۃ طیبہ عطا فرمائیں گے اور ہم انہیں ان کے عمل سے کہیں زیادہ بہتر اجر دیں گے۔

مندرجہ بالا دونوں آیتیں آخرت کے نظام جزا و سزا کی وضاحت کرتی ہیں پہلی آیت میں لفظ "من" سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے کہ ہر شخص کو

اس کے عمل کی جزا و سزا ملے گی اور دوسری آیت میں لفظ "وھومومن" سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم خاص ہے جو صرف اہل ایمان کے لئے ہے۔

مومنین صالحین کے لئے اللہ تبارک تعالی نے خصوصی درجہ رکھا ہے کہ وہ بطفیل حبیب مصطفیٰ ﷺ رب تعالی کی رحمتوں میں وافر در وافر حصہ پائیں گے انہیں نیک اعمال کا بدلہ صرف اعمال کے حساب سے نہ ملے گا بلکہ خدائے عز و جل نے ارشاد فرمایا "فلنحیینہ حیوۃ طیبہ" ہم انہیں لازماً حیات طیبہ یعنی ہر نقص ہر دکھ اور ہر غم سے پاک زندگی عطا کریں گے اور فرمایا "ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون" اور ہم انہیں ان کے اعمال سے کہیں بہتر ان کا اجر دیں گے۔

۵۶۔ موت کو یاد رکھنا

یہ دنیا فانی ہے مگر انسان اس کی رنگینیوں میں کھو کر اس حقیقت سے غافل ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ انسان ہمیشہ موت کو یاد رکھے۔

حضرت قبلہ بابو جیؒ نے اپنے مکتوب نمبر ا میں نصیحت فرمائی "موت کے لئے ہر وقت تیار رہو"

فرمان الٰہی :۔

ا۔ قل اللّٰہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ

(الجاثیہ : ۲۶)

ترجمہ= "تو کہہ اللہ جلاتا ہے تم کو پھر مارے گا تم کو پھر اکٹھا کرے گا تم کو قیامت کے دن تک"

۲۔ کل نفس ذائقۃ الموت و انما تو فون اجورکم یوم القیامۃ

(آل عمران : ۱۸۵)

ترجمہ= ہر جی کو چکھنی ہے موت اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن"

۳۔ این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ

(النساء : ۷۸)

ترجمہ= اگر پھر تم برجوں میں مضبوط ہو مگر موت تمہیں آ پکڑے گی جہاں تم ہو گے"

۴۔ اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولاتموتن الاوانتم مسلمون (آل عمران : ۱۰۲)

ترجمہ= ''ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیے اس سے ڈرنا' اور نہ مرو مگر مسلمان''

فرمان نبویؐ :-

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے کسی نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ فضیلت والا کون ہے تو فرمایا وہ شخص جو ان میں سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا اور زیادہ اس کی تیاری کرنے والا ہو۔ ایسے ہی لوگوں کو دنیا کا شرف بھی ملا اور آخرت کی عزت بھی ملی۔ (بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول :-

ایک خاتون نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں اپنے دل کی سختی کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ موت کو زیادہ یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا عمل :-

امام غزالیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہر رات فقہا کو جمع کرتے اور سارے مل کر موت' قیامت اور آخرت کا ذکر کیا کرتے اور پھر اس طرح روتے تھے جیسے کہ ان کے سامنے جنازہ رکھا ہے۔

حضرت کعبؓ کا قول :-

امام غزالیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے موت کو پہچان لیا اس کے لئے دنیا کے مصائب اور غم بالکل معمولی چیز بن کر رہ

جاتے ہیں۔

یہ اہل ایمان کی تخصیص ہے کہ انہیں ان کے اعمال سے کہیں زیادہ اور بہتر اجر دیا جائے گا۔ لہٰذا ان کا معاملہ کفار پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

حواشی

۱۔ حضرت بدر اسحق، اسرار الاولیا اردو ترجمہ ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکرؒ ترجمہ از پروفیسر محمد معین الدین: ۲۲۵، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۳ء

۲۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ: ۲۹۶، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۳۔ داتا گنج بخش، کشف المحجوب اردو ترجمہ از مولوی فیروزالدین: ۴۹۲، فیروز سنز ۱۹۶۸ء۔

۴۔ امام قشیری، رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ از پیر محمد حسن: ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸۔

۵۔ امام قشیری، رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ از پیر محمد حسن= ۴۱۵، ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۶۔ سید نا مہر علی شاہؒ ملفوظات مہریہ= ۷۹، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء۔

۷۔ سید نا مہر علیشاہؒ ملفوظات مہریہ= ۱۳۷، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء۔

۸۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ= ۱۲۵، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۹۔ مولوی فیروز الدین، بیان المطلوب، اردو ترجمہ کشف المحجوب= ۴۸، فیروز سنز ۱۹۶۸ء۔

۱۰۔ ابو نصر سراج طوسی، کتاب اللمع فی التصوف، اردو ترجمہ از پیر محمد حسن، ۱۴۸، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۸۶ء۔

۱۱۔ حضرت بدر اسحاق، اسرار الاولیاء اردو ترجمہ ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکرؒ ترجمہ پروفیسر محمد معین الدین= ۱۳۸ ۔ ۱۳۹، نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۳ء۔

۱۲۔ ایضاً ص= ۲۱۸

۱۳۔ امام ابو نصر سراج طوسی، کتاب اللمع فی التصوف (اردو ترجمہ)= ۴۵۵ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء۔

۱۴۔ امام ابو نصر سراج طوسی، کتاب اللمع فی التصوف (اردو ترجمہ)= ۳۲۲، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء۔

۱۵۔ ابو نصر سراج طوسی، کتاب اللمع فی التصوف، اردو ترجمہ پیر محمد حسن، ۱۲۶ مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۶ء۔

۱۶۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ= ۱۲۵، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۷۔ ابو طالب مکی، قوت القلوب اردو ترجمہ محمد منظور الوحیدی، غلام علی اینڈ سنز= ۳۳۹، ۱۹۸۳ء

۱۸۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ، ۳۹۴، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۹۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ= ۴۰۲، ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۲۰۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان ج= ۱، اردو ترجمہ ص = ۱۱۲، فرید بک سٹال لاہور ۱۹۹۱ء

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ القرآن الحکیم مع تفسیر مولانا عثمانی= ۱۱۳ے

۲۳۔ شیخ محی الدین ابن عربی، فتوحات مکیہ، اردو ترجمہ صائم چشتی= ۱۵۷، فیصل آباد، ۱۹۸۶ء

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ڈاکٹر عبدالرحمن شاہ ولی، الکندی و آراء ہ الفلسفیہ= ۳۱۹، مجمع البحوث الاسلامیہ، اسلام آباد ۱۹۷۴ء

۲۶۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ= ۵۴۲، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۱۹، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۲۹۔ ایضاً" ص ۲۳

۳۰۔ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۸۔۹، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۳۱۔ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب، ملفوظات مہریہ= ۱۱، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۳۲۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۱۳۲، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۳۳۔ اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا گیا کہ بندہ نوافل کے ذریعے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ مجھ سے سنتا ہے اور میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دیکھتا ہے۔

۳۴۔ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی، کشکول کلیمی= ۴۳، راولپنڈی ۱۹۷۸ء

۳۵۔ حضرت عبدالرحمن جامی، کلیات جامی= ۳۲۵، لاہور ۱۹۶۰ء

۳۶۔ مولانا عبدالرحمان جامی، کلیات جامیؒ= ۳۵۷، شعاع ادب لاہور ۱۹۴۰ء

۳۷۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۳۲، گولڑہ شریف، ۱۹۸۶ء

۳۸۔ خواجہ غلام فرید، دیوان فرید= ۱۱۹، قدیمی اسلامی کتب خانہ، ملتان

۳۹۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۲۵، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۴۰۔ ایضاً" ص۔ ۳۴

۴۱۔ مولانا اشرف علی تھانوی، الافاضات الیومیہ، النور بابت ماہ شوال المکرمہ ۳ مطبع اشرف المطابع، تھانہ بھون۔

۴۲۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے اس شعر میں کلام الٰہی کی مندرجہ ذیل آیت کی ترجمانی کی ہے "کل یوم ھوفی شان"

۴۳۔ "حضرت" سے مراد حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ ہیں۔

۴۴۔ شیخ ابو طالب مکی، قوت القلوب (اردو ترجمہ) ۲۹:۲، لاہور، اشاعت اول۔

۴۵۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۱۱۸، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء (ملفوظ نمبر ۱۵۶)

۴۶۔ شبیر حسن چشتی نظامی، بابا گنج شکر= ۱۰۶، آستانہ بک ڈپو دہلی، دوسرا ایڈیشن۔

۴۷۔ شیخ ابوبکر زید جل، بغیتہ السائل و غیتہ العاقل= ۱۱۹، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۵ء

۴۷۔ شیخ اسماعیل حقیؒ، تفسیر روح البیان، ۱ = ۴۰۲، مطبعہ عثمانیہ

۴۹۔ جامع ترمذی، ابواب صفتہ القیامتہ ج = ۲، اردو ترجمہ ص= ۱۴۵، قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۵۰۔ شیخ ابو بکر زید جل، بغیتہ السائل و غیتہ العاقل= ۹۵، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد ۱۹۹۵ء

۵۱۔ صحیح بخاری، کتاب العلم ج = ۱، اردو ترجمہ ص= ۱۴۹، فرید بک سٹال لاہور ۱۹۹۱ء

۵۲۔ شرح عقائد نسفی= ۴۷، بمبئی

۵۳۔ سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، فتاوی مہریہ= ۹، گولڑہ شریف، ۱۹۸۸ء

۵۴۔ سید پیر مہر علی شاہ، فتاوی مہریہ= ۵، گولڑہ شریف، ۱۹۸۸ء

۵۵۔ مولانا فیض احمد صاحب، مہر منیر= ۱۱۹، لاہور، ۱۹۷۳ء

۵۶۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۱۸، گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۵۷۔ سید پیر مہر علی شاہ، فتاوی مہریہ= ۸، گولڑہ شریف ۱۹۸۸ء

۵۸۔ سید مہر علی شاہؒ، فتاوی مہریہ :۶، گولڑہ شریف ۱۹۸۸ء

۵۹۔ سید پیر مہر علی شاہ، اعلاء واکلمتہ اللہ :۱۱۴، ۱۱۵ گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۶۰۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۱۸، گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۶۱۔ سیدنا مہر علی شاہ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۱۸، گولڑہ شریف، ۱۹۸۵ء

۶۲۔ صحیح بخاری جلد دوم کتاب بدء الخلق اردو ترجمہ مولانا عبدالحکیم ص= ۲۱۸، فرید بک سٹال لاہور ۱۹۹۱ء

۶۳۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، فتاوی مہریہ= ۴، گولڑہ شریف ۱۹۸۸ء

۶۴۔ سید مہر علی شاہؒ، فتاوی مہریہ= ۱۰، گولڑہ شریف ۱۹۸۸ء

۶۵۔ شیخ ابو بکر زید جل، بقیتہ السائل و غیتہ العاقل= ۶۰، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۵ء

۶۶۔ مفتی عزیز الرحمان عثمانی، فتاوی دارالعلوم دیوبند ۵= ۴۱۸ ۔ ۴۲۳، ملتان

۶۷۔ مفتی عزیز الرحمن عثمانی، فتاوی دارالعلوم دیوبند ۵= ۴۴۷، ملتان

۶۸۔ شیخ ابو بکر زید جل، بغیتہ السائل و غیتہ العاقل= ۶۵، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد ۱۹۹۵ء

۶۹۔ شرح عقائد نسفی= ۱۰۱ ۔ ۱۰۲، بمبئی

۷۰۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۱۲۴، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۷۱۔ صحیح بخاری ج= ۳ باب التواضع اردو ترجمہ ص= ۵۵۳ فرید بک سٹال لاہور

۷۲۔ صحیح مسلم ج= ۳، کتاب البر، اردو ترجمہ ص= ۶۸۶، قرآن محل کراچی

۷۳۔ پروفیسر محمد سرور اردو ترجمہ "فوائد الفواد"= ۲۲۱، محکمہ اوقاف لاہور ۱۹۷۳ء

۷۴۔ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۱۲، گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۷۵۔ سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، ملفوظات مہریہ= ۶۸، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۷۶۔ سید پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۵۵، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۷۷۔ مولانا سے مراد حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ ہیں۔

۷۸۔ مولانا اشرف علی تھانوی، الافاضات الیومیہ حصہ چہارم= ۵۹۶، اشرف المطابع تھانہ بھون

۷۹۔ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ، ملفوظات مہریہ= ۱۲۵، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۸۰۔ سیدنا مہر علی شاہؒ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۳۱، گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۸۱۔ مالک بے بن الشیخ داؤد، الحقائق الاسلامیہ= ۲۶، استنبول ۱۹۹۴ء

۸۲۔ سیدنا مہر علی شاہؒ، اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۱۳، گولڑہ شریف، ۱۹۸۵ء

۸۳۔ ایضاً

۸۴۔ مشکوۃ ج ۲ ص ۵۱۶ اردو ترجمہ، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی

۸۵۔ شبیر حسن چشتی نظامی، بابا گنج شکرؒ= ۸۵، دہلی، دوسرا ایڈیشن

۸۶۔ شیخ عبدالقادر، مناقب تاج الاولیاء= ۱۷، مطبعہ میمنیہ مصر

۸۷۔ الشیخ عبدالقادر القادری، تفریح الخاطر= ۵۳، سنی دارالاشاعت، شیخو پورہ

۸۸۔ مولانا اشرف علی تھانوی، الافاضات الیومیہ، النور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ء

۸۹۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے طلب علم کو حدیث کی بنیاد پر فرض کہا ہے کیونکہ حدیث نبویؐ ہے "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ"

۹۰۔ علامہ عینی، عمدۃ القاری، ۱= ۳۹، منیریہ مصر

۹۱۔ امام ابو نصر سراج طوسیؒ، کتاب اللمع فی التصوف (اردو ترجمہ)= ۱۰۹ ۔ ۱۱۰، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

۹۲۔ بدر الدین اسحاق، "ملفوظات گنج شکرؒ"= ۴۷، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۳ء

۹۳۔ شیخ ابو طالب محمد مکی، قوت القلوب= ۲۱۹، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، اشاعت اول ترجمہ محمد منظور الوجیدی۔

۹۴۔ امام آلوسی بغدادی، روح المعانی، ۲۱ : ۲۶، ادارۃ الطباعۃ المیریہ۔

۹۵۔ شیخ ابو طالب مکی، قوت القلوب (اردو ترجمہ) ۲ : ۲۲۲، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور اشاعت اول۔

۹۶۔ داتا گنج بخش علی ہجویری، کشف المحجوب : ۶۰۹ (اردو ترجمہ) لاہور ۱۴۱۳ھ

۹۷۔ ایضاً

۹۸۔ امام ابو حامد محمد بن الغزالی، احیاء علوم الدین، کتاب آداب السماع والوجد۔

۹۹۔ صحیح مسلم، کتاب البرج= ۳، اردو ترجمہ ص= ۴۲۸، قرآن محل کراچی

۱۰۰۔ مشکوۃ بحوالہ بخاری و مسلم ج= ۲ اردو ترجمہ ص= ۵۱۶، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی

۱۰۱۔ صحیح مسلم کتاب البرج= ۳' اردو ترجمہ ص= ۶۸۲' قرآن محل کراچی

۱۰۲۔ مشکوۃ المصابیح ج:۲ اردو ترجمہ ص= ۵۱۹' محمد سعید اینڈ سنز کراچی

۱۰۳۔ مولانا رومؒ مثنوی دفتر دوم اردو ترجمہ ص= ۲۰۶' ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

۱۰۴۔ سیدنا مہر علی شاہؒ' ملفوظات مہریہ= ۱۳۷' گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۱۰۵۔ سیدنا مہر علی شاہ' اعلاء کلمتہ اللہ= ۱۳۱' گولڑہ شریف ۱۹۸۵ء

۱۰۶۔ سید پیر مہر علی شاہؒ' ملفوظات مہریہ= ۶۶ ۔ ۶۷' گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۱۰۷۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ= ۳۳۰' ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد' ۱۹۸۸ء

۱۰۸۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۳۲' ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۱۰۹۔ ایضاً"

۱۱۰۔ مولوی فیروز الدین' بیان المطلوب اردو ترجمہ کشف المحجوب= ۲۹۹' فیروز سنز ۱۹۶۸ء

۱۱۱۔ مولانا اشرف علی تھانوی الافاضات الیومیہ حصہ اول= ۱۶۵' اشرف المطابع' تھانہ بھون

۱۱۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی' الافاضات الیومیہ= ۳۶۲' حصہ چہارم' اشرف المطابع تھانہ بھون

۱۱۳۔ صحیح بخاری جلد سوم کتاب الرقاق اردو ترجمہ ص= ۵۲۲' فرید بک سٹال لاہور ۱۹۹۱ء

۱۱۴۔ پروفیسر محمد سرور' اردو ترجمہ فوائد الفواد= ۱۲۰' محکمہ اوقاف لاہور' ۱۹۷۳ء

۱۱۵۔ جامع ترمذی باب ماجاء فی الھرج اردو ترجمہ ص= ۵۳' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۱۶۔ جامع ترمذی ابواب العلم ج= ۲' اردو ترجمہ ص= ۲۳۴' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۱۷۔ جامع ترمذی= ۴' ابواب الفتن' اردو ترجمہ ص= ۶۰' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۱۸۔ صحیح بخاری باب ذھاب الصالحین= ۳' اردو ترجمہ ص= ۳۲۹' فرید بک سٹال لاہور۔

۱۱۹۔ صحیح بخاری ج= ۳ باب رفع الامانۃ اردو ترجمہ ص= ۵۵۱' فرید بک سٹال لاہور۔

۱۲۰۔ مولوی فیروز الدین' بیان المطلوب اردو ترجمہ کشف المحجوب= ۲۱' فیروز سنز ۱۹۶۸ء

۱۲۱۔ حضرت مرحوم سے سیدنا پیر مہر علی شاہؒ مراد ہیں۔

۱۲۲۔ جامع ترمذی= ۲' ابواب الفتن' اردو ترجمہ ص=۵۲' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۲۳۔ جامع ترمذی= ۲' ابواب الزھد' اردو ترجمہ ص= ۱۳۱' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۲۴۔ جامع ترمذی' ابواب الزھد= ۲' اردو ترجمہ ص= ۱۰۳' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۲۵۔ شبیر حسن نظامی' خواجہ قطب الدین' ۱۰۹' دہلی ۱۳۷۶ھ

۱۲۶۔ اشعار کا ترجمہ= جب تو نے اس جہان کی حکومت سے دل لگا لیا تو سوائے غمناکی کے اور کچھ نہ ہو گا۔

دنیا سے بلند ہو جا کیونکہ دنیا کی حیثیت کچھ نہیں ہے سوائے غم اور گوناگوں مصائب کے دنیا میں کیا رکھا ہے۔

۱۲۷۔ اے بندے! یہ دنیا خوشی کی جگہ نہیں ہے ہوش کر

۱۲۸۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ از ڈاکٹر محمد حسن= ۳۱۰' ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

۱۲۹۔ ایضاً"

۱۳۰۔ ایضاً"

۱۳۱۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ از پیر محمد حسن= ۳۱۱' ادارہ تحقیقات اسلامی

۱۳۲۔ جامع ترمذی= ۲' ابواب الزھد' اردو ترجمہ ص= ۱۱۲' قرآن محل کراچی ۱۹۶۷ء

۱۳۳۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۸۰' ادارہ تحقیقات اسلامی' ۱۹۸۸ء

۱۳۴۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۸۳' ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۱۳۵۔ امام قشیری' رسالہ قشیریہ' ۳۷۸' اردو ترجمہ پیر محمد حسن

۱۳۶۔ شیخ ابو طالب مکی' قوت القلوب اردو ترجمہ محمد منظور الوجیدی= ۳۴۷' غلام علی اینڈ

سنز ۱۹۸۳ء

۱۳۷۔ امام قشیری، رسالہ قشیریہ، اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۲۵، ادارہ تحقیقات اسلامی

۱۳۸۔ امام قشیری، رسالہ قشیریہ، اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۲۷، ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۱۳۹۔ امام قشیری رسالہ قشیریہ اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۳۲۶، ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۸۸ء

۱۴۰۔ پروفیسر محمد سرور، اردو ترجمہ فوائد الفواد، محکمہ اوقاف لاہور= ۴۰۶، ۱۹۷۳ء

۱۴۱۔ مولوی فیروز الدین، بیان المطلوب اردو ترجمہ کشف المحجوب= ۹۶، فیروز سنز، ۱۹۶۸ء

۱۴۲۔ شبیر حسن چشتی نظامی، بابا گنج شکر= ۸۲، دہلی، دوسرا ایڈیشن

۱۴۳۔ سیدنا پیر مہر علی شاہؒ ملفوظات مہریہ= ۱۰، گولڑہ شریف ۱۹۸۶ء

۱۴۴۔ مشکوۃ ج ۲، باب الشفقتہ والرحمتہ علی الخلق، اردو ترجمہ ص= ۵۰۸، قرآن محل کراچی۔

۱۴۵۔ امام قشیری، رسالہ قشیریہ، اردو ترجمہ پیر محمد حسن= ۵۱۹ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۴۶۔ صحیح مسلم کتاب الاشربتہ ج ۳، اردو ترجمہ ص= ۲۲۹، قرآن محل کراچی

۱۴۷۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ= ۱۲۴، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۴۸۔ ایضاً"

فرمودات

مُسافرِ چند روزہ

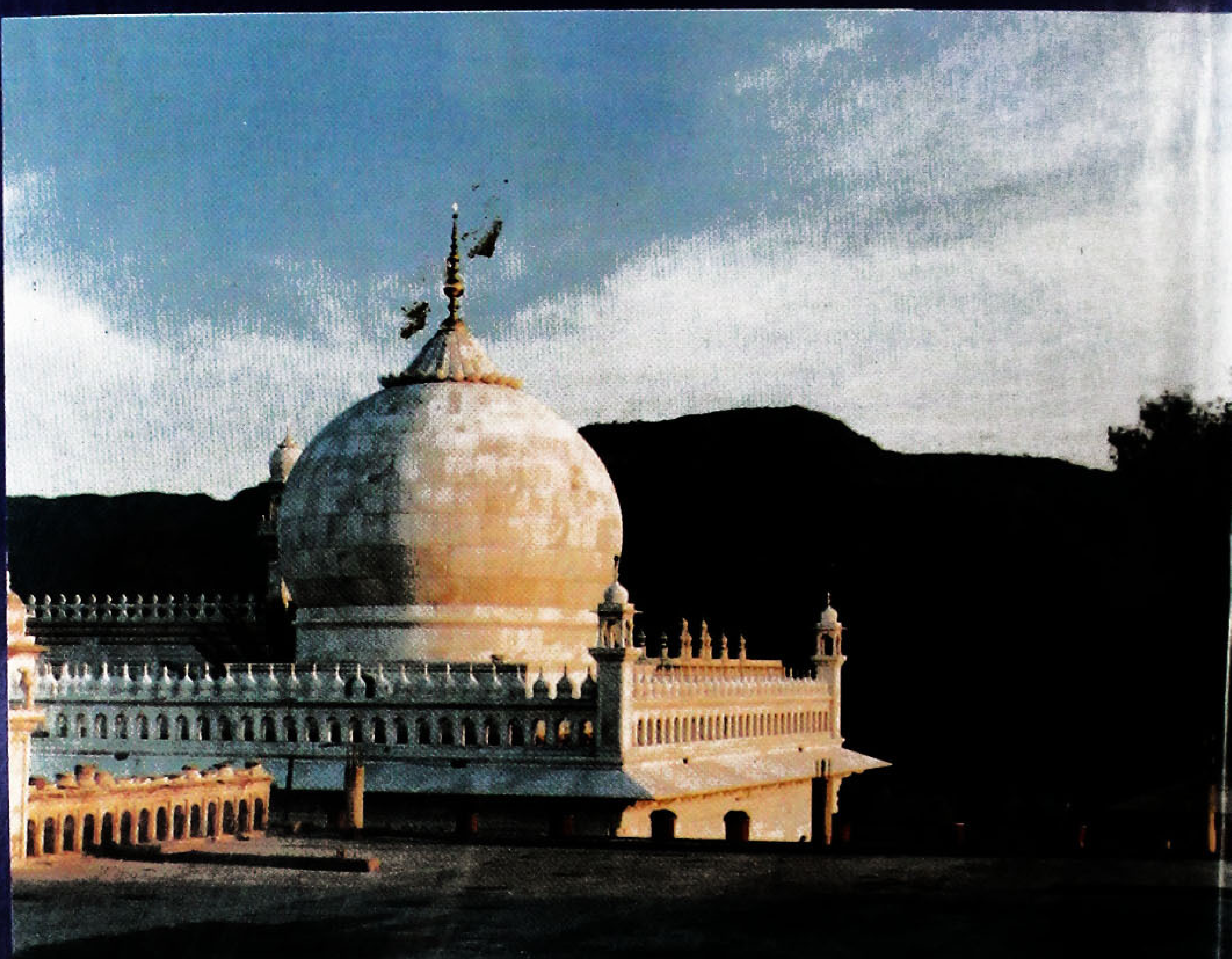

پیر صاحب گوڑہ شریف السیّد غلام محی الدّین شاہ صاحب

"بابو جی" رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب مکتوبات مختصر تشریحات کے ساتھ